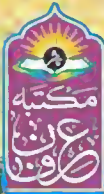


# المعجزة

محمَّد وعوَّالته



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# إلى المصطفى



محمّد بن عبد الله



مكتبة عرفان

## الفاتحہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ ۝۲ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝۳

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝۴

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝۵ صِرَاطَ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝۷

[ترجمہ] سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔

بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ جزا کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے

ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ

جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہ ہوئے۔

الصلوة والسلام على رسول الله

اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْنِيٌّ  
اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ  
إِنَّكَ لَمُنْكَرٌ مَبْنِيٌّ

(صحیح بخاری) — ○ — ○ —

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
(مسلم) — ○ — ○ —



## سید الاستغفار

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ  
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي  
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

(صحیح بخاری)

ترجمہ

یا ”اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا  
اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ کئے عہد و میثاق اور وعدے پر جہاں تک  
مجھ سے ہو سکے گا قائم رہوں گا۔ اپنے اعمال (کے وبال اور نحوست) کی برائی سے تیری  
پناہ چاہتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا اور اعتراف کرتا ہوں  
کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کئے۔ پس (اے میرے رحیم و کریم مولا)  
مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب تعارف



مولانا محمد سعید دہلوی

# تعارف

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ”مغفرت“ مانگنے والا بنائے..... اور ہم سب کو اپنے فضل سے ”مغفرت“ پانے والا بنائے.....

## حد درجہ پُرکشش

”مغفرت“ کا لفظ بہت پُرکشش ہے..... یہ لفظ سنتے ہی دل چلنے لگتا ہے، کبھی کبھار دھڑکنے لگتا ہے..... ”مغفرت“ کوئی معمولی چیز تو ہے نہیں..... قرآن مجید دکھاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں..... حضرت نوح علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں..... اور دونوں خلیل القدر پیغمبر فرما رہے ہیں کہ..... یا اللہ! اگر ہمیں ”مغفرت“ نہ ملی تو ہم تباہ ہو جائیں گے..... اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں..... اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں..... وہ دیکھیں قرآن مجید میں بہت عجیب منظر..... فرعون اپنی مکمل فرعونیت کے ساتھ ایمان لانے والے جادو گروں کو دھمکا رہا ہے..... میں تمہیں کھجور کے درختوں سے اُٹاؤں گا دوں گا..... میں تمہارے بازو اور ٹانگیں کاٹ دوں گا..... میں تمہیں سولی اور پھانسی پر اُلٹا دوں گا..... میں تمہیں سسکا سسکا کر سخت عذاب میں ماروں گا..... ایمان لانے والے جادو گروں نے کہا..... کوئی فکر نہیں! تو یہ سب کچھ کر لے..... ہماری لالچ بس اتنی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ”مغفرت“ مل جائے..... ”مغفرت“ کی تلاش میں تیرے مظالم قبول ہیں..... ”مغفرت“ کی خاطر کٹ مرنا اور لٹک کر مرنا سب منظور ہے..... وہ دیکھیں حضرت داؤد علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں.....

حضرت سلیمان علیہ السلام ”مغفرت“ مانگ رہے ہیں..... یہ سب معصوم انبیاء ہیں..... کبیرہ گناہوں سے بھی پاک اور صغیرہ گناہوں سے بھی پاک..... مگر وہ کس طرح تڑپ تڑپ کر مغفرت مانگتے ہیں..... کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو جانتے ہیں..... اتنا عظیم رب، اتنا عظیم، اتنا عظیم..... اور ہم اتنے چھوٹے تو پھر اتنے عظیم رب کا حق کیسے ادا کر سکتے ہیں؟..... اس کی عظمت اور شان کے مطابق کہاں اس کی عبادت کر سکتے ہیں؟..... یا اللہ معافی، یا اللہ مغفرت..... قرآن مجید نے اعلان فرمایا کہ..... اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ”کامل مغفرت“ عطاء فرمادی ہے..... سبحان اللہ! حضرت آقا مدنی ﷺ کی خوشی کی حد نہ رہی..... فرمایا آج تو ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے..... اور پھر مغفرت کے شکرانے میں..... عبادت بڑھادی، ریاضت بڑھادی اور محنت بڑھا دی..... کیا ہم گناہگاروں اور بے کاروں کو بھی ”مغفرت“ ملے گی؟..... یہ سوچ کر دل دھڑکنے لگتا ہے..... کبھی خوف سے ڈوبنے لگتا ہے تو کبھی امید سے مچلنے لگتا ہے..... مغفرت، مغفرت، مغفرت..... اسی مغفرت کے مانگنے کو ”استغفار“ کہتے ہیں..... استغفار کا ترجمہ ہے مغفرت مانگنا، مغفرت چاہنا، مغفرت طلب کرنا..... مغفرت کی لالچ میں یہ خواہش تھی کہ قرآن مجید کی مغفرت، توبہ اور استغفار والی آیات مبارکہ کو جمع کیا جائے..... قرآن مجید کی استغفار اور توبہ والی دعاؤں کو جمع کیا جائے..... سالہا سال تک یہ خواہش دل میں رہی..... وہاں پلتی اور بڑھتی رہی..... مگر عمل میں نہ آسکی..... اس دوران توبہ اور استغفار کے موضوع پر چند مضامین کی توفیق ملی..... الحمد للہ نتائج بہت اچھے نکلے..... پھر ”استغفار“ کی ایک مہم چلی، اس پر ”مکتوبات“ کی توفیق ملی..... ماشاء اللہ نتائج حیرت انگیز تھے..... بڑی خوشی یہ ہوئی کہ..... استغفار مہم نے ”جہاد فی سبیل اللہ“ کو بہت فائدہ پہنچایا..... مجاہدین میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ”استغفار“ کا ذوق ایک جنون کی طرح ابھرا اور دور دور تک پھیل گیا..... اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی تعریف فرماتا ہے..... جو سحری کے وقت مغفرت مانگتے ہیں..... یعنی استغفار کرتے ہیں

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَغْفِرُوا

الحمد للہ یہ کیفیت بھی مضبوط ہوئی..... فدائی مجاہدین نے درخواست کی کہ..... استغفار مہم بار بار چلائی جائے..... ایک دن میں تیس ہزار استغفار کا عمل بھی خوب رہا..... اور روزانہ ایک ہزار بار ”استغفار“ بے شمار افراد کا وظیفہ بنا..... فدائی مجاہدین کے دل آئینے کی طرح ہوتے ہیں..... اور استغفار کے مقام کو دل والے ہی سمجھتے ہیں..... محبوب کو ماننا، محبوب سے معافی مانگنا..... محبوب سے بار بار معافی اور توبہ کی عاجزانہ التجا کرنا..... اپنے کسی عمل پر ناز نہ کرنا بلکہ معافی ہی مانگتے چلے جانا..... یہ وہ عمل ہے جو دل کو مانجھ دیتا ہے..... جو نفس کو پاک کر دیتا ہے..... جو پردوں کو ہٹا کر حقائق کا چہرہ صاف کر دیتا ہے..... یہ ساری صورت حال دیکھ کر شوق مزید بڑھا کہ..... آیات استغفار کو جمع کیا جائے.....

## ایک بات سمجھیں

قرآن مجید کسی ایک موضوع کی آیات کو..... اکٹھا جمع نہیں فرماتا.....  
توحید کی آیات ہوں یا نماز کی..... جہاد کی آیات ہوں یا استغفار کی.....  
قصص والی آیات ہوں یا فکر آخرت کی..... یہ پورے قرآن میں بکھری ہوئی ہیں..... اور ایسا کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بڑا احسان فرمایا ہے..... اگر قرآن مجید میں بھی مخلوق کی کتابوں کی طرح ہر موضوع کی آیات اکٹھی ہوتیں تو..... ہم بہت سی خیروں اور بہت سے علم سے محروم ہو جاتے..... انسان کے ذہن میں جب نئی بات آتی ہے تو پچھلی بات مدھم پڑ جاتی ہے..... ہم پہلے توحید کی آیات پڑھتے جو ہمارے دماغ میں روشن ہو جاتیں..... مگر جب وہ باب ختم ہوتا اور ہم نماز کی سینکڑوں آیات کو اکٹھا پڑھتے تو توحید کا سبق دماغ میں مدھم ہو جاتا..... پھر جب جہاد کی سینکڑوں آیات شروع ہوتیں تو نماز کا سبق کمزور ہونے لگتا..... اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا کہ قرآن مجید میں تمام ضروری باتوں کو..... جگہ جگہ پر یکھیر دیا..... اس سے ہر سبق ہر وقت تازہ رہتا ہے..... اور انسان اکتائے بغیر اپنے دماغ کو روشن کرتا ہے..... اور مختلف موضوع جب باہم جڑتے ہیں..... اور ایک ایک آیت میں کئی کئی اسباق ملتے ہیں تو انسان کے ذہن کی قوت اور صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے..... اب آپ قرآن مجید کا کوئی بھی

صفحہ کھولیں..... آپ کو صرف ایک موضوع نہیں ملتا بلکہ ہر صفحہ پر انسانی ضرورت کی بہت سی ہدایات مل جاتی ہیں..... والحمد للہ رب العالمین

یہ تو صرف ایک حکمت عرض کی گئی..... جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہوتی ہیں..... انسان غور کرتا جائے تو حکمتوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں..... اب دوسری بات سمجھیں..... کیا یہ جائز ہے کہ کوئی شخص محنت کر کے قرآن مجید میں سے ایک موضوع کی آیات..... ایک جگہ جمع کر لے؟..... پھر خود بھی ان سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے..... جی ہاں! یہ جائز ہے، اچھا ہے، بہت مفید ہے..... اور بہت نافع ہے..... قرآن مجید کے کسی بھی ایک حکم کی آیات جمع کریں..... ان کو سمجھیں تو اس حکم کا پورا نظام دل و دماغ میں اتر جاتا ہے..... اور پھر جب انسان قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو..... اس میں اسے زیادہ لطف اور فائدہ محسوس ہوتا ہے.....

خصوصاً آج کل کے زمانے میں..... جبکہ افسوس ہے کہ اکثر مسلمانوں کو قرآن پاک کا ترجمہ نہیں آتا..... یعنی ان کو یہ تک معلوم نہیں کہ ان کے مالک و خالق نے ان کی ہدایت کے لئے جو دستور نازل فرمایا ہے وہ کیا ہے؟..... ان حالات میں کسی ایک موضوع کی آیات کو جمع کر کے وہ موضوع مسلمانوں کو سمجھانا پھر دوسرے موضوع کی آیات جمع کر کے وہ موضوع سمجھانا ایک مفید اور نافع خدمت ہے..... یہ قرآن مجید کو ”کاٹنا“ نہیں بلکہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے ”جوڑنا“ ہے.....

## روشنی چمکی

آیات توبہ و استغفار جمع کرنے کا شوق تھا مگر زندگی بے انگم..... بے ساحل و بے کنار..... ہمت کمزور اور وقت کی قلت..... اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ایک روشنی کی کرن نظر آئی..... ہوا یہ کہ ایک مجاہد نے بہت متاثر کیا..... اس کی قربانی، جانثاری اور شوق شہادت نے دل پر بہت اثر ڈالا..... وہ اپنی بات اور اپنی تشکیل منوا کر چلا گیا..... اور جاتے جاتے میرے لئے قرآن مجید کا ایک خوبصورت نسخہ بدیہ بھیج گیا..... ایسا بدیہ تو ویسے ہی ”متبرک“ ہوتا ہے..... اور پھر اتنی بڑی قربانی پیش کرنے والے

”مرد مؤمن“ کا ہدیہ.....

بس میں نے ارادہ کر لیا کہ ان شاء اللہ اسی ”نسخہ مبارکہ“ پر آیات استغفار جمع کرتا ہوں..... اس شہید نے ایسی کوئی وصیت یا فرمائش نہیں کی تھی..... اس نے بس خاموشی سے قرآن مجید بھیج دیا..... معلوم نہیں اس نے کیا دعا مانگی ہوگی..... لاڈلوں کے تو اپنے ناز ہوتے ہیں اور اپنے انداز..... یہ شہید بہت قربانی والا تھا..... اس نے خط میں لکھا کہ میں نے آپ کو کئی بار دیکھا ہے..... مگر آپ نے مجھے نہیں دیکھا..... اور میں آپ سے ملاقات کی سخت خواہش کے باوجود آپ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا..... اور اپنی اس خواہش کو بھی اللہ کے لئے قربان کرتا ہوں..... بس مجھے اجازت چاہیے..... وہ چلا گیا..... قرآن مجید کا نسخہ دے گیا..... اور اس کے چند دن بعد میں نے اپنے ایک بھائی کے ساتھ بیٹھ کر..... دو طرفہ تلاوت کے دوران آیات توبہ و استغفار پر نشانات لگا دیئے..... ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ اس موضوع پر بھی سینکڑوں آیات مبارکہ موجود ہیں..... عمومی تلاوت اور عمومی تفسیر کے دوران اس کا اندازہ اکثر نہیں ہو سکتا..... آیات کی فہرست تو قع سے بڑی تھی..... اس لئے پھر ہمت جواب دے گئی..... اور میں سفر و حضر میں قرآن مجید کا یہ نسخہ ساتھ لئے پھرتا رہا.....

اب یہ خواہش اور کوشش تھی کہ ان آیات کی آسان اور مختصر تشریح لکھ دی جائے..... یہ کام اگرچہ ”فتح الجواد“ کے کام کی طرح مشکل نہیں تھا..... وہ بہت علمی، احتیاط طلب اور تحقیقی کام تھا..... اور بالکل نیا اور پیچیدہ..... ویسے ”فتح الجواد“ کو عام نظروں سے پڑھا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ..... وہ بھی معمول کا کام ہے..... آیت اور اس کا ترجمہ لکھ دیا..... اور نیچے تفسیروں سے عبارتیں نقل کرتے چلے گئے..... مگر ایسا نہیں ہے..... کوئی صاحب علم جس کی عمر کے سالہا سال تفسیر کے مطالعہ اور تفسیر کی تعلیم و تدریس میں گزرے ہوں..... وہ اگر ”فتح الجواد“ کو دیکھے تو سمجھ سکتا ہے کہ..... یہ کتنا مشکل کام تھا..... ایک موضوع کی آیات لانا..... ان آیات کا ایک رخ متعین کرنا..... اس رخ کی تائید میں اسلاف کی شہادتیں جمع کرنا..... اور پھر حال کو ماضی سے جوڑنا اور..... فتنہ انکار جہاد کی ہر دلیل کو غیر محسوس طریقے سے توڑتے چلے جانا..... بس اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ کام ہو گیا..... وہ نہ میرے بس کی بات تھی اور نہ اس میں میرا



واقعی کوئی کمال تھا..... دور حاضر کے شہداء کرام کی قربانی پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ..... جہاد اس قدر ناقابل تردید دلائل کے ساتھ چمکا..... والحمد للہ رب العالمین.....

مگر ”آیات استغفار“ کا کام آسان تھا..... کوئی بھی مسلمان ”استغفار“ کا انکار نہیں کرتا..... ہاں! اس بارے میں غفلت موجود ہے..... انکار اور غفلت میں بڑا فرق ہے..... غفلت دور کرنے کے لئے دلائل سے زیادہ..... دعوت اور یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے..... کام آسان تھا مگر پھر بھی ”قرآن مجید“ کا ہر کام..... خاص آداب، خاص توجہ اور خاص وقت مانگتا ہے..... پس اسی خاص توجہ اور خاص وقت کی تلاش میں دو تین سال گزر گئے..... اور قرآن مجید کا سرخ غلاف والا نسخہ سفر و حضر میں میرے ساتھ رہا.....

### استغفار پر دوسری محنت

اس دوران فکر تو تھی کہ..... یہ کام جلد ہو اور اپنی مغفرت کا کچھ سامان ہو جائے..... چنانچہ استغفار اور توبہ کے موضوع پر..... دیگر مواد جمع ہوتا رہا..... ایک تورنگ ونور کے بعض مضامین..... دوسرا مکتوبات استغفار..... تیسرا صغ استغفار کی احادیث..... چوتھا توبہ کے متعلق احادیث..... پانچواں استغفار کی فضیلت پر احادیث..... چھٹا استغفار کے بارے میں امام غزالیؒ کے علمی شہ پاروں کی تلخیص اور تسہیل..... اور ساتواں استغفار اور توبہ کے درمیان تعلق اور فرق کی تحقیق وغیرہ.....

الحمد للہ یہ سارا کام جمع ہوتا رہا..... اس کی کتابت بھی ساتھ ساتھ چلتی رہی..... پھر اس کی ترتیب بھی طے ہو گئی..... ترتیب کے بعد بندہ نے اس سارے مسودے کو دوبارہ پڑھا تو دل میں شوق بھڑک اٹھا..... کتاب کا مسودہ اٹھا کر ایک دور دراز مسجد میں جا بیٹھا اور وہاں اس کام کو روزانہ پابندی سے کرنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا اور یوں الحمد للہ آیات پر کام شروع ہوا..... اور ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں مکمل ہو گیا.....

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

## دانشین خلاصہ

قرآن مجید کی آیات توبہ، آیات استغفار اور آیات مغفرت کو پڑھا جائے تو دل میں ایک عجیب سی روشنی چمکنے لگتی ہے..... چند مضامین کا خلاصہ پیش خدمت ہے.....

✽ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مغفرت کی طرف بلا رہے ہیں..... آ جاؤ میرے بندو آ جاؤ، میں تمہیں معاف کروں، تمہیں بخش دوں

✽ جو اللہ تعالیٰ کا جتنا مقرب ہے وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کی ”مغفرت“ اور ”معافی“ کا لالچی اور حریص ہے..... اور وہ اللہ تعالیٰ سے بار بار مغفرت مانگ رہا ہے، استغفار کر رہا ہے..... حالانکہ لگتا یوں ہے کہ ایسے لوگوں کو ”استغفار“ کی کیا ضرورت؟؟..... وہ تو بخشے بخشائے لوگ ہیں.....

✽ جو اللہ تعالیٰ سے جتنا دور ہے..... جو جس قدر نفاق میں دفن ہے وہ اس قدر ”استغفار“ سے دور ہے..... اس کے دل میں ہر چیز کی لالچ ہے..... مگر ”مغفرت“ کی لالچ نہیں..... حالانکہ ایسے لوگوں کو استغفار کی زیادہ ضرورت ہے..... مگر وہ اپنے نفاق، اپنے گناہ اور اپنی حب دنیا پر مطمئن ہیں..... اسی لئے نہ وہ معافی مانگتے ہیں اور نہ مغفرت.....

✽ مسلمان کا ایسا کوئی بھی مسئلہ نہیں جو..... استغفار سے حل نہ ہو سکتا ہو..... ناممکن سے ناممکن کام..... استغفار کی برکت سے ممکن ہو جاتا ہے..... مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلنے کا واقعہ، طور دلیل موجود ہے..... استغفار کی برکت سے شکست، فتح میں بدل جاتی ہے..... استغفار کی برکت سے فتح پکی ہو جاتی ہے..... استغفار کی برکت سے پانی، ہوا، مٹی اور آگ کا نظام..... انسان کے حق میں ٹھیک ہو جاتا ہے..... خاندانی نظام درست ہو جاتا ہے..... بائجھ پن دور ہو جاتا ہے..... اقتصادی نظام بہترین ہو جاتا ہے..... اور معاشرہ میں باہمی محبت، معافی، درگزر اور خدمت کا ماحول بن جاتا ہے.....

✽ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت پانے کی لالچ ہو تو..... اس کو دو متضاد فائدے

ملتے ہیں..... پہلایہ کہ اس میں ”تکبر“ پیدا نہیں ہوتا وہ دل سے عاجز رہتا ہے اور عاجزی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے..... اور دوسرا یہ کہ اس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اور وہ بہت طاقتور مومن بن جاتا ہے.....

✽ مجاہدین استغفار کریں تو ان کو قوت، ثبات قدمی اور فتح ملتی ہے..... اور ان کا جہاد اور کام دور دور تک پھیل جاتا ہے..... علماء استغفار کریں تو ان کے علم میں روشنی اور برکت آ جاتی ہے..... اور ان کا علم خود ان کے لئے اور دوسروں کے لئے نفع مند بن جاتا ہے.....

✽ کوئی گناہ ایسا نہیں جو..... توبہ اور استغفار سے معاف نہ ہوتا ہو..... شرط یہ کہ توبہ زندگی میں کرے..... اور سچی توبہ کرے..... جب عذاب کی علامات شروع ہو جائیں..... موت کی سکرات شروع ہو جائے..... یا جب موت آ جائے..... تب توبہ قبول نہیں ہوتی..... اس سے پہلے..... ہر گناہ کی توبہ کا دروازہ کھلا ہے..... اور سچی توبہ پر یہ بھی بشارت ہے کہ..... گناہوں کو نسیکوں سے بدل دیا جاتا ہے.....

✽ تم دیکھو گے کہ..... لوگ مال، اولاد، عورتوں، مویشیوں، گھوڑوں، زیورات اور زمینوں کے حاصل کرنے میں..... ایک دوسرے کو پیچھا دکھا رہے ہیں..... ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں..... ایسے وقت میں تم ان فانی چیزوں کو چھوڑو..... اور اپنے رب کی مغفرت اور اپنے رب کی جنت پانے کے لئے..... دوڑ لگا دو، محنت کرو، مقابلہ کرو اور ایک دوسرے سے سبقت کرو.....

✽ کلمہ طیبہ کو دل میں بٹھالو..... اس کو پکا کرو..... خود بھی پڑھو، اوروں تک بھی پہنچاؤ..... استغفار خود بھی کرو..... اس سے تمہارا کلمہ پکا اور مضبوط ہوگا..... اور دوسرے ایمان والوں کے لئے بھی استغفار کرو..... اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور استغفار کی طرف بلاؤ.....

✽ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دنیا اور آخرت میں بچتا رہے گا..... اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرے گا وہی ہر جگہ مرے گا..... اللہ تعالیٰ کا خوف نعمت ہے..... مگر ایسا خوف جس کے ساتھ اُمید بھی ہو..... خوف اور اُمید دونوں کا مشترکہ اظہار..... سچے استغفار میں ہوتا

ہے..... ایک طرف ڈر کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، مجھ سے ظلم ہو گیا، میں نے یہ کیا کر دیا..... میں تو بلاکت کی طرف جا پڑا..... یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ..... ساتھ اُمید کہ معافی مل سکتی ہے..... یا اللہ معاف فرما دے..... بخش دے، مغفرت عطا فرما..... پس جس کو یہ نصیب ہو گیا..... اس کو ایمان کا بلند مقام مل گیا.....

جو گناہ کر کے اللہ سے ڈرے ہی نہ..... وہ سخت خطرے میں ہے..... اور جو گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت سے مایوس ہو بیٹھے..... وہ اس سے بھی زیادہ خطرے میں ہے.....

❁ اسباب مغفرت کون کون سے ہیں؟..... مغفرت سے محرومی کے اسباب کون کون سے ہیں؟.....

”مغفرت“ ایک مومن کے لئے سب سے بڑا انعام ہے..... کس طرح؟

یہ سب کچھ قرآن مجید میں..... موجود ہے..... بس اتنا خلاصہ عرض کر دیا تاکہ خلاصہ..... خلاصہ ہی رہے.....

## کتنی آسانی ہوگئی

توبہ، مغفرت اور استغفار کی جو آیات جمع کی ہیں وہ..... ڈھائی سو سے کچھ زائد ہیں..... ان آیات کی تفسیر میں..... نہ تو لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اور نہ تفاسیر کے حوالے..... بس چند سطروں میں اس آیت مبارکہ کا..... توبہ، استغفار والا مضمون واضح کر دیا ہے.....

اب عام پڑھا لکھا مسلمان..... جو اردو پڑھ لیتا ہو..... آسانی سے ان آیات کا مفہوم سمجھ سکتا ہے..... اور تقریباً چار پانچ گھنٹے کے مطالعے یا تعلیم کے ذریعے..... قرآن مجید کی تقریباً تمام آیات مغفرت کو پڑھ سکتا ہے..... اور جو دین کے طالب علم اور عربی سے واقف ہیں وہ ڈھائی تین گھنٹے میں ان تمام آیات کو پڑھ سکتے ہیں..... ماشاء اللہ، لا قوۃ الا باللہ..... دیکھیں کتنی آسانی ہوگئی کہ..... اتنا اہم مضمون اور اس کی اتنی زیادہ آیات..... چند گھنٹوں کی محنت سے سمجھی جاسکیں..... آپ جانتے ہیں

کہ.....قرآن مجید بیماری بھی بتاتا ہے اور علاج بھی.....”گناہ“ بیماری ہے.....اور ”توبہ واستغفار“ علاج اور شفاء ہے.....علاج و شفاء کا مکمل نسخہ مکمل نصاب، اور مکمل ترتیب.....ان تمام آیات کو سمجھ کر پڑھنے سے ہمارے سامنے آجائے گی ان شاء اللہ

## الی مغفرت

آیات توبہ اور آیات استغفار پر مشتمل اس کتاب کا نام.....”الی مغفرت“ رکھا ہے.....یعنی مغفرت کی طرف.....اس کتاب کے دو حصے ہیں.....پہلے حصے میں قرآن مجید کی ”آیات مغفرت“.....اور قرآن مجید کی استغفار والی دعائیں.....جبکہ دوسرے حصے میں.....استغفار اور توبہ کے موضوع پر احادیث مبارکہ.....استغفار کے صیغے اور دعوت استغفار ہے.....وہ بہت کچھ جو آپ ”آیات“ میں پڑھیں گے اس کی تشریح آپ کو دوسرے حصہ کی احادیث مبارکہ میں مل جائے گی.....

## شکریہ شہید بھائی!

قرآن مجید کا نسخہ دینے والے شہید بھائی کا شکریہ.....ان کی قربانی کا گہرا تاثر اور ان کے اخلاص کی گہری حرارت نے.....خیال اور عزم کو تقویت دی.....قرآن مجید کے نسخے بدیہ میں آتے رہتے ہیں.....سب ہی بہت محترم اور بہت مبارک ہوتے ہیں.....اکثر کچھ تلاوت کر کے آگے بڑھا دیے جاتے ہیں.....مگر یہ نسخہ کئی سال ساتھ رہا.....اور الحمد للہ ایک ایسے کام کی بنیاد بن گیا جس کی مجھے خود سخت ضرورت تھی.....دل چاہا کہ اس شہید کا نام اور اس کے حالات اور قربانی بھی لکھ دوں.....مگر بہت سی وجوہات ایسی ہیں کہ نہیں لکھ سکتا.....یہ بھی شہید کی کرامت اور اخلاص ہے کہ.....یوں چھپ کر آپ سب سے محبت اور دعائیں پار رہے.....اے شہید بھائی! بہت شکریہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے.....

## دو دعائیں

کتاب کے اس تعارف کے موقع پر مسافر کا دل اپنے غفور اور مہربان رب سے دو دعائیں مانگ رہا

ہے.....

**پہلی دعاء** یا اللہ مجھے اپنی مغفرت کی ایسی شدید لالچ عطا فرما کہ میں اس کتاب سے سوائے آپ کی مغفرت پانے کے..... اور کسی بھی صلے کی کبھی بھی کوئی خواہش نہ رکھوں..... یا اللہ! کتاب کی تیاری میں معاونت کرنے والے اور پھر کتاب چھاپنے والے عزیز و احباب کو اپنی مغفرت کی ایسی شدید حرص عطا فرما کہ وہ اس کتاب کی تیاری اور اشاعت میں دل اور جان لگا کر حد درجہ مثالی محنت کریں اور اسے ہر طرح سے عمدہ تیار کریں..... یا اللہ! اپنے بعض خوش نصیب بندوں کو اپنی مغفرت کی ایسی سخت لالچ عطا فرما کہ..... وہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ تقسیم بھی کریں..... یا اللہ! اس کتاب کے پڑھنے والے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی مغفرت کی ایسی شدید لالچ عطا فرما کہ..... وہ صبح و شام، رات دن آپ سے استغفار کریں یعنی آپ سے معافی اور مغفرت مانگیں..... خصوصاً سحری کے وقت استغفار کو اپنا پختہ معمول بنائیں.....

**دوسری دعاء** یا اللہ جن کا تذکرہ پہلی دعاء میں ہوا..... ان سب کو مغفرت کی لالچ، مغفرت کا حرص اور مغفرت کی شدید خواہش دینے کے بعد..... ان کی اس لالچ، حرص اور خواہش کو پورا بھی منسرحا دے..... اور ان سب کو اپنی کامل مغفرت عطا فرما دے..... ایک بزرگ کا واقعہ پڑھا تھا..... وہ کہتے کو روٹی کھلا رہے تھے..... اور یہ اُمید رکھ رہے تھے کہ..... میں نے اس کے حرص اور لالچ کو پورا کیا ہے..... اللہ تعالیٰ تو مجھ سے زیادہ کریم اور بخشنے والا ہے..... میں اگرچہ کہتے سے بھی بدتر ہوں..... مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیا بعید کہ..... مجھے معاف فرما دے اور میری لالچ پوری فرما دے اور میری لالچ ایک ہی ہے کہ..... اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، مجھے اپنی مغفرت عطا فرما دے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

”اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف“ (آل عمران: ۱۳۳)

# إِلَى مَغْفِرَةٍ

(حصہ اول)

قرآن مجید

کی آیات مغفرت، توبہ، معافی اور استغفار  
کے مضامین کا خلاصہ اور مقبول استغفار کی قرآنی دعائیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

# سورة البقرة

کی آیات

۱۷۸ ۱۷۵ ۱۷۴ ۱۷۳ ۱۶۰ ۱۵۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۰۹ ۵۹ ۵۸ ۵۳ ۵۲ ۳۷  
۳۶۸ ۳۶۳ ۳۲۷ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۵ ۳۲۲ ۳۲۱ ۲۱۸ ۱۹۹ ۱۹۳ ۱۹۲ ۱۸۷ ۱۸۲  
۲۸۱ ۲۸۵ ۲۸۳ ۲۷۹ ۲۷۱

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے



## سورة البقرة

آیت ۳۷

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَةً فَتَابَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کلمات سکھائے، حضرت آدم علیہ السلام نے ان کلمات کے ذریعہ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے مہربان ہیں۔

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

آیت ۵۲

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

ترجمہ پھر اس (عظیم ظلم اور گناہ) کے بعد بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم شکر ادا کرو۔

آیت ۵۳

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجَلَ فَتُوبُوا

إِلَىٰ بَارِيكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِيكُمْ ۖ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ

إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے بعد معافی عطا فرمائی، جب انہوں نے شرک کیا اور پھڑے کو

معبود بنایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو توبہ کی دعوت دی، قوم نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔  
إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

#### آیت ۵۸

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا ۖ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ۖ وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ ۖ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ مفتوحہ شہر میں تواضع سے اور استغفار کرتے ہوئے داخل ہونا۔  
ترجمہ اور جب ہم نے کہا اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں سے چاہو بے تکلفی سے کھاؤ اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ یا اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما تو ہم تمہارے تصور معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو زیادہ بھی دیں گے۔  
حِطَّةٌ آجِي تَحُطُّ عَنَّا خَطَايَانَا

#### آیت ۵۹

فَبَيِّنَ الْاٰلِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرِ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلٰی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝

بنی اسرائیل نے حکم نہ مانا، داخل ہوتے وقت نہ جھکے، نہ استغفار کیا۔ اور حِطَّة جو کلمہ استغفار تھا اسکی جگہ مذاق اور تمسخر میں حِطَّة یا حَبَّة فی شَعْرَةٍ کہتے ہوئے، گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون کی وبا نازل فرمائی جس میں ہزاروں مارے گئے۔  
ترجمہ پھر ظالموں نے بدل ڈالا کلمہ بجائے اس کے جو انہیں کہا گیا تھا تو ہم نے ان ظالموں پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کیا۔

(استغفار سے عذاب ملتا ہے۔ اور استغفار نہ کرنے سے عذاب آتا ہے)

آیت ۱۰۹

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ  
أَنفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا ۚ حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۚ إِنَّ  
اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

بہت سے یہودی جن پر دین اسلام کا حق ہونا واضح ہو چکا ہے..... مگر ضد کی وجہ سے وہ خود بھی ایمان نہیں لاتے..... اور حسد کی وجہ سے یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم مسلمانوں کو کافر بنادیں..... ان یہودیوں کے ساتھ قتال کا حکم آنے تک معافی اور درگزر کا معاملہ کر دو..... اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی معافی اور درگزر کا یہ حکم کمزوری کی وجہ سے نہیں..... اللہ تعالیٰ تمہیں غالب کرنے اور یہودیوں کو ذلیل کرنے پر اب بھی قادر ہے..... مگر اس کے ہاں ایک مقرر نظام ہے اسی نظام کے تحت کچھ عرصہ صبر کا حکم دے کر پھر قتال کی اجازت مرحمت فرمادی۔

آیت ۱۲۷، ۱۲۸

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ  
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝  
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۖ وَارِنَا مَنَا سِكَتًا وَ  
تُبِّ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو انہوں نے قبولیت دعاء کے اس اہم موقع پر جو دعاء مانگی اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ کا سوال بھی فرمایا۔

**ترجمہ** اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور دعاء کر رہے تھے)

اے ہمارے رب! ہم سے قبول کر بے شک تو ہی سننے والا، جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرما نہر دار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرما نہر دار بنا اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتادے اور ہم کو معاف فرما بے شک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔

اس مبارک دعاء کے دو حصے عمومی ہیں۔ قبولیت کی دعاء..... اور معافی اور توبہ کی دعاء..... ان دونوں حصوں کو ملا کر یہ قرآنی دعاء یوں بنتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ کی دعاء..... اور ساتھ یہ اشارہ کے قبولیت کے مقامات اور قبولیت کے اوقات میں توبہ کی دعاء مانگنی چاہیے۔

آیت

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۖ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۝  
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوْا ۖ أُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمائے ہوئے ”حق“ کو چھپاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ساری مخلوق کی لعنت۔ لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور حق کو بیان کریں تو ان کی توبہ قبول ہے۔

جو لوگ ان کھلی کھلی باتوں اور ہدایت کو جسے ہم نے نازل کر دیا ہے، اس کے بعد بھی چھپاتے ہیں کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر دیا ہے یہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے (فرشتے، انسان، ساری مخلوقات) لعنت کرتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور (حق بات کو) ظاہر کر دیا، پس یہی لوگ ہیں

کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہوں۔  
(جو اس کتمان حق سے تائب ہو جائیں اور اعلائے کلمۃ اللہ شروع کر دیں تو وہ کتمان کی سزا سے بچ جائیں گے)۔

آیت ۱۷۳

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

جو شخص انتہائی مجبوری اور اضطرار میں بقدر ضرورت حرام کھا کر جان بچالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔  
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے، رحم فرمانے والے ہیں۔

آیت ۱۷۴، ۱۷۵

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ قِيمًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝  
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابُ بِالْمَغْفِرَةِ ۖ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل فرمائے ہوئے احکامات کو چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیاوی مفادات حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی محبت اور مغفرت نصیب نہیں ہوگی۔ دین کا علم ہونے کے باوجود حق کو چھپانا اور دین کو بیچنا ایسا جرم ہے جو مغفرت سے محرومی کا سبب ہے۔

آیت ۱۷۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَآذَاءُ  
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۚ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

**ترجمہ** اے ایمان والو! فرض ہوا تم پر (قصاص) برابری کرنا مقتولوں میں، آزاد کے بدلے  
آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پس جسے اس کے بھائی کی  
طرف سے کچھ بھی معاف کیا جائے تو دستور کے موافق مطالبہ کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے  
ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے پس جو اس کے بعد  
زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے.....

یعنی اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر آسانی فرمادی..... چاہو تو قاتل سے قصاص لے لو اور چپا ہو تو  
قصاص معاف کر کے دیت لے لو..... اور چاہو تو سب کچھ معاف کر دو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ  
سہولت اور مہربانی اس امت سے پہلے کسی امت پر نہیں تھی۔ یہودیوں کے لئے قصاص لازمی تھا، دیت  
اور معافی کی اجازت نہ تھی اور نصاریٰ پر دیت یا معافی لازمی تھی قصاص کی اجازت نہ تھی۔  
آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ..... قتل جیسے خطرناک گناہ میں بھی معافی کی گنجائش موجود  
ہے..... باجمعی معافی کی بھی..... اور سچی توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ سے معافی کی بھی..... دلیل اس کی یہ ہے کہ  
آیت مبارکہ کے آغاز میں اے ایمان والو! فرمایا گیا ہے۔

آیت ۱۸۲

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ  
رَّحِيمٌ ۝

جو شخص کسی غلط اور ناجائز وصیت پر، ورنہ اور اہل وصیت میں شریعت کے مطابق صلح کرادے تو  
اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ تو گناہ گاروں کی بھی مغفرت فرماتا ہے تو جس نے اصلاح کی غرض سے ایک



برائی کو مٹایا وہ مغفرت کا زیادہ مستحق ہوگا۔

### آیت ۱۸۷

أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّقْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ  
لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ  
فَالْتَنَبَاهُ لِبَشِيرِ وَهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ  
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا  
تُبَاشِرُوا وَهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ  
يُبَيِّنُ اللَّهُ لِّلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○

ابتداء میں رمضان المبارک میں رات کو سونے کے بعد جاگ کر کھانے پینے اور بیوی سے ملنے کی  
اجازت نہیں تھی۔ بس جیسے ہی نیند آئی سب چیزیں ممنوع۔ بعض حضرات سے اس پر عمل نہ ہوسکا اور وہ  
اپنی بیویوں سے مل لئے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت نادم ہوئے اور توبہ کی۔ اس پر  
اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ کے لئے حکم میں آسانی فرمادی کہ رمضان المبارک کی  
راتوں میں بیوی سے ملنے کو جائز فرمادیا۔

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ۔

پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف کر دیا۔

### آیت ۱۹۲، ۱۹۳

فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○  
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ بِلَهُ ۖ فَإِنْ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا  
عَلَى الظَّالِمِينَ ○

مسلمانوں سے جنگ اور قتال کرنے والے کافر بھی اگر توبہ کر لیں، اور اسلام لے آئیں تو ان کی توبہ قبول ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر کسی طرح کی زیادتی کی اجازت نہیں۔ فَإِنْ انْتَبَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ

آیت ۱۹۹

ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

مناسک حج کے دوران استغفار کا حکم۔ عرفات ضرور جایا کرو اور پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ عرفات سے طواف کے لئے مکہ مکرمہ آیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (قریش مکہ، عرفات نہیں جاتے تھے اور اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے)۔

آیت ۲۱۸

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجْهَهُدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ کیلئے ہجرت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے اشہر حرم میں کفار پر حملہ کر دیا۔ ان کو تردد تھا کہ اس جہاد کا اجر ملے گا یا نہیں؟ تو اس آیت میں ان سے مغفرت اور اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا گیا۔

آیت ۲۲۱

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَا أَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَا تُنْكَحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ يَدْعُوْنَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُوْا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

مشرکوں اور کافروں سے نکاح نہ کرو، وہ جہنم کی طرف کھینچتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت اور مغفرت کی طرف بلاتے ہیں۔ پس نکاح کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کا اتباع کرو تا کہ تمہیں مغفرت اور جنت ملے۔

### آیت ۲۲۲

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى ۖ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَظْهَرْنَ ۚ فَإِذَا تَظَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔

**ترجمہ** بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں اور محبت فرماتے ہیں بہت پاک رہنے والوں سے۔

### آیت ۲۲۵

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ تمہاری فضول قسموں پر، جہاں زبان سے قسم نکل جائے مگر دل کا قصد اور ارادہ نہ ہو، پکڑ نہیں فرماتے۔ وہ غفور ہے کہ لغو اور بے ہودہ قسموں پر پکڑ نہیں فرماتا اور حکیم ہے کہ پکڑ میں جلدی نہیں فرماتا شاید بندہ توبہ کر لے۔

### آیت ۲۲۶

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۚ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اگر کوئی قسم کھالے کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا تو اگر چار مہینے کے اندر قسم سے رجوع کر لیا اور بیوی کے پاس گیا تو بیوی اس کے نکاح میں رہے گی اور وہ قسم کا کفارہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ غفور ہے بخشنے والا ہے جو اس نے اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی پھر توبہ اور رجوع کر لیا۔

### آیت ۲۳۵

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ  
عَلِمَ اللَّهُ أَنْكُمْ سَتَذْكُرُوهُنَّ وَلَكِنْ لَا تُؤَاعِدُوهُنَّ نِيًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا  
مَعْرُوفًا ۖ وَلَا تَعْرُضُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی باتیں جانتا ہے۔ پس ناجائز ارادہ سے بچتے رہو اور اگر ناجائز ارادہ دل میں کر لیا تو اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور اگر کسی ایسے گناہگار پر جس نے توبہ نہ کی، عذاب نہ ہوا تو اس سے مطمئن نہ ہو جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے، سزا میں جلدی نہیں فرماتا۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝  
یقین کرو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔

### آیت ۲۳۷

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا  
فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوا الَّذِي بَيْنَهُمَا عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ  
لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اگر نکاح میں مہر مقرر ہو چکا مگر خاوند نے خلوت سے پہلے بیوی کو طلاق دے دی تو ایسی صورت میں..... خاوند پر مقرر شدہ مہر کا آدھا حصہ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔ لیکن اگر بیوی یہ آدھا حصہ بھی معاف

کر دے تو جائز ہے تب خاوند کے ذمہ کچھ لازم نہیں ہوگا..... یا خاوند معافی کا اجر حاصل کرے اور آدھے کی بجائے پورا مہر دے دے تو یہ بھی بہت اچھا ہے..... اور معاف کر دینا یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ مسلمانوں میں نکاح اور طلاق کے معاملات چلتے رہتے ہیں، مگر ان معاملات میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ معافی اور احسان کے معاملے کو اختیار کرنا چاہئے..... بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہے ہیں..... اس لئے باہمی عداوت اور دشمنی کی جگہ باہمی احسان اور معافی کا معاملہ کرو اور ان معاملات میں غلطی کر کے اپنی آخرت کا نقصان نہ کرو..... ایک قول یہ بھی ہے کہ..... مرد اگر معافی کا معاملہ کرے اور پورا مہر ادا کرے تو یہ اس کے لئے تقویٰ کے زیادہ قریب ہے..... کیونکہ طلاق وہ دے رہا ہے، اس میں عورت کا کوئی دخل نہیں..... وہ تو نکاح میں آچکی ہے اب مرد ہی بہتری سے پہلے اس کو طلاق دے رہا ہے تو ایسی صورت میں احسان کرتے ہوئے مہر بھی پورا ادا کرے۔

وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبَ لِلتَّقْوَىٰ

اور تم معاف کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

آیت ۲۶۳

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَفِيْرٌ حَلِيْمٌ ۝

**ترجمہ** نرم جواب دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو اور اللہ تعالیٰ غنی اور تحمل والا ہے۔

یعنی مانگنے والے کو نرمی سے جواب دینا اور اس کے اصرار اور تنگ کرنے پر درگزر کرنا، اس خیرات سے بہتر ہے جو دے کر کسی کو ستایا جائے، یا شرمندہ کیا جائے یا طعنہ دیا جائے..... دوسرا مطلب یہ ہے کہ نرم جواب دینا اور اس نرم جواب کے صلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت پانا یہ اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد کسی کو ایذا پہنچائی جائے..... خلاصہ یہ ہوا کہ صدقہ خیرات اخلاص کے ساتھ دیا جائے۔ دینے کے بعد احسان جتنا کر اور ایذا پہنچا کر اسے ضائع نہ کیا جائے اور اگر دینے کی ہمت نہ ہو تو مانگنے والے کو نرم جواب دے کر معذرت کی جائے اور اس پر سختی نہ کی جائے۔ ایسا رو یہ اختیار کرنا

مغفرت اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### آیت ۲۶۸

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۚ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا  
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

شیطان تمہیں ڈراتا ہے زکوٰۃ اور خیرات دو گے تو مفلس ہو جاؤ گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ سمجھاتے ہیں کہ زکوٰۃ، صدقہ، خیرات سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور مال میں ترقی اور برکت ہوتی ہے۔  
**ترجمہ** شیطان تمہیں وعدہ دیتا ہے تنگ دستی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ اور اللہ تمہیں اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ (وعدہ مغفرت)

### آیت ۲۷۱

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ  
وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

صدقہ چھپا کر دینا یا گناہوں سے معافی اور مغفرت کا ذریعہ ہے۔  
**ترجمہ** اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو اچھی بات ہے اور اگر اسے چھپا کر دو اور فقیروں تک پہنچا دو تمہارے حق میں وہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ دور فرما دے گا۔

### آیت ۲۷۹

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِمَحْزَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ  
أَمْوَالِكُمْ ۖ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝

سود کی حرمت کا حکم نازل ہونے کے بعد بھی سو نہیں چھوڑتے تو پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے لئے اعلان جنگ ہے۔ ہاں اگر توبہ کر لو تو قبول ہے اور تمہارا اصل مال تمہارے لئے ہوگا۔ ”وَإِنْ تُبْتُمْ“

### آیت ۲۸۳

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخْفَوْا  
بِحٰسِبِكُمْ بِهٖ اللّٰهُ ۚ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيْرٌ ۝

مغفرت اور عذاب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، پس جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے۔

### آیت ۲۸۵

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ۚ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ  
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نَقْرُقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۚ  
غُفْرٰنَكَ رَبَّنَا ۚ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

اللہ تعالیٰ سے وفاداری، دین اسلام سے وفاداری اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگنے پر مشتمل قرآن مجید کی سکھائی ہوئی دعاء۔ قرآن کا تلقین فرمودہ ایک استغفار۔

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ

ہم نے (اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرنے کی نیت سے) سنا اور ہم نے مان لیا۔ اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔



لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا  
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۗ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِكْرَامَنَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِنَا ۗ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا ۖ وَاعْفِرْ لَنَا ۖ  
وَارْحَمْنَا ۖ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اللہ تعالیٰ سے معافی، مغفرت، نصرت، رحمت، آسانی مانگنے کا طریقہ۔ استغفار پر مشتمل بڑی جامع  
قرآنی دعا۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِكْرَامَنَا حَمَلْتَهُ عَلَى  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَ  
ارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ۔ اے ہمارے رب! ہم پر  
بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر رکھا تھا۔ اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ  
بوجھ نہ اٹھوا جسکی ہم میں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پہ رحم فرما۔  
تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کے مقابلے میں تو ہماری مدد فرما۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

# سورة آل عمران

کی آیات

۱۲ ۱۷ ۲۱ ۲۸ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۳۱ ۷ ۲۱  
۱۹۵ ۱۹۳ ۱۵۹ ۱۵۷ ۱۵۵ ۱۵۲ ۱۱۷ ۱۳۶ ۱۳۵

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة آل عمران

آیت ۱۶

اَلَّذِيْنَ يَتَعٰوِلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

لوگ دنیا کی چیزوں پر فریفتہ ہوتے ہیں، عورت، بیٹے، سونا چاندی کے ڈھیر، قیمتی گھوڑے، مویشی، کھیت۔ حالانکہ یہ وقتی فائدے کی چیزیں ہیں، ہمیشہ کی کامیابی نہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لئے جو کچھ تیار فرمایا ہے وہ ان چیزوں سے بہت بہتر ہے۔ وہ ہے ہمیشہ کی جنت، حوریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا۔ یہ دائمی نعمتیں جن متقی بندوں کے لئے ہیں انکی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار۔ اہل تقویٰ کی دعا۔

رَبَّنَا اِنَّا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہیں پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

آیت ۱۷

الصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِیْنِ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحٰرِ ۝

ان کامیاب ایمان والوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں۔ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحٰرِ اور وہ رات کے آخری حصہ میں استغفار کرنے والے ہیں۔ رات

کے آخری حصہ میں اٹھ کر استغفار کرنے کا بڑا مقام ہے۔

### آیت ۳۱

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

رسول اللہ ﷺ کی اتباع اسباب مغفرت میں سے ہے۔

**ترجمہ** کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع داری کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ تعالیٰ بخشے والا مہربان ہے۔  
جو شخص حضور ﷺ کی اتباع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور ﷺ کے اتباع کی برکت سے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

### آیت ۸۹

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا ۗ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

وہ لوگ جن پر اسلام کا برحق ہونا واضح ہو گیا۔ مگر پھر وہ اپنے تکبر، حسد، حب جاہ اور حب مال کی وجہ سے ایمان قبول نہیں کرتے۔ اور وہ لوگ جو ایمان قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسی ہے۔ اور ان پر فرشتے اور مسلمان بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ عذاب میں جلیں گے۔ لیکن جو ان میں سے سچی توبہ کر لیں تو ان کے لئے مغفرت اور معافی کا دروازہ کھلا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ ایسے سخت مجرموں اور شدید ترین باغیوں کو دنیا کا کون سا بادشاہ معافی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ اس غفور کی پناہ گاہ ہے کہ اس قدر شدید جرائم اور بغاوتوں کے بعد بھی اگر مجرم نادام ہو کر سچے دل سے توبہ اور نیک چال چلن اختیار کر لے تو سب گناہ فوراً معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

آیت ۹۱، ۹۰

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ اِزْدَادُوا كُفْرًا لَّنْ تَقْبَلَ تَوْبَهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ۝

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِّثْلُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ۝

وہ جنہوں نے حق کو پہچان لیا مگر اسے قبول نہ کیا اور اپنے کفر پر اڑے رہے اور اسی کفر پر مرے ایسے لوگ اگر موت کے غرغره کے وقت توبہ کریں یا مرنے کے بعد توبہ کریں یا ویسے ہی زبان سے رکی الفاظ کہیں تو انکی توبہ قبول نہیں۔ ایسے لوگ زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دیں تو قبول نہیں ہوگا۔ دنیا میں بھی کوئی کافر اگر زمین بھر سونا خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ذرہ برابر وقعت نہیں، نہ ہی آخرت میں یہ عمل کسی کام آئے گا۔ عمل کی روح ”ایمان“ ہے۔ جو عمل روح ایمان سے خالی ہو وہ مردہ عمل ہے جو آخرت کی ابدی زندگی میں کام نہیں دے سکتا۔ (توبہ اور مغفرت سے محروم طبقہ)

آیت ۱۲۹، ۱۲۸

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝  
وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

توبہ قبول فرمانا، کسی کی مغفرت کرنا اور کسی کو عذاب دینا یہ صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ غزوہ احد کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے مشرکین میں سے بعض کے لئے نام لے کر بددعا فرمانے کا ارادہ کیا تو یہ حکم نازل ہوا، کہ انجام کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں ممکن ہے ان میں سے بعض توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کو آپ ﷺ کا غلام اور اسلام کا جانا زسپاہی بنادے۔

## آیت ۱۳۳

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۖ أُعِدَّتْ  
لِلْمُتَّقِينَ ۝

اللہ تعالیٰ کی مغفرت پانے کے لئے دوڑو، خوب محنت اور سبقت کرو۔

**ترجمہ** اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف، جس کا عرض آسمان اور زمین ہے۔

## آیت ۱۳۴

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ  
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

دوسروں کو معاف کرنا یعنی بدلہ نہ لینا یہ بھی اسباب مغفرت و جنت میں سے ہے۔

## آیت ۱۳۵

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ  
وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

ورثاء جنت یعنی کامیاب مسلمانوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب ان سے کوئی بے حیائی یا گناہ کا کام ہو جاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں۔

**ترجمہ** اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ کریں یا اپنے حق میں ظلم کریں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہ بخشنے والا ہے اور اپنے کیے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا  
وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

اوپر کی آیات میں جو صفات ذکر ہوئیں۔ وہ سب اسباب مغفرت ہیں۔ مثلاً تقویٰ، خوشی اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا، غصہ ضبط کرنا، لوگوں کو معاف کرنا۔ گناہ ہو جائیں تو ذکر و استغفار کرنا۔

وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ  
أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے اللہ والے رفقاء نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کیا۔ اس جہاد میں جب ان پر کوئی تکلیف، آزمائش یا ظاہری شکست آئی تو وہ نہ گھبرائے، نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ دشمن کے سامنے دبے۔ بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر استغفار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی اور نصرت مانگنے لگے۔ اللہ والے مجاہدین کا استغفار..... قرآن مجید کا بیان فرمودہ بہت مؤثر استغفار:

”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ“

”اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے قدم جمادے اور کافروں کے مقابلہ میں ہمیں مدد عطا فرما۔“

یعنی جہاد کے شدائد اور مصائب میں نہ گھبراہٹ کی کوئی بات کہی، نہ مقابلہ سے ہٹ جانے اور نہ

دشمن کی اطاعت قبول کرنے کا ایک لفظ زبان سے نکالا۔ بس یہی بولے کہ یا اللہ جو تکلیف یا شکست آئی ہے وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہے آپ ہمارے گناہ اور زیادتیاں معاف فرما دیجئے اور ہمیں جہاد میں ثابت قدمی اور نصرت عطا فرمائیے۔

### آیت ۱۵۲

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِأِذْنِهِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأُمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِمَّنْ بَعْدَ مَا أَرْسَلَكُمْ مَّا تُحِبُّونَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَّفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۚ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

غزوہ احد میں تمہیں فتح مل رہی تھی مگر تمہاری غلطی اور کوتاہی کی وجہ سے معاملہ الٹ گیا۔ مگر جو غلطی تم سے ہوئی اللہ تعالیٰ اسے بالکل معاف فرما چکا اب کسی کو جائز نہیں کہ اس غلطی کی وجہ سے تم کو الزام دے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر فضل فرمانے والا ہے۔

”وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ“

### آیت ۱۵۵

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۚ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

غزوہ احد میں جن مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے۔

”وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ“

### آیت ۱۵۷

وَلَيْنِ قَاتَلْتُمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝



اے مسلمانو! کافروں اور منافقوں کی طرح یہ نہ کہا کرو کہ فلاں شخص اگر جہاد میں نہ جاتا تو نہ مرتا۔ جہاد میں قتل ہونا اور مرنا تو مغفرت کا سبب ہے، اور یہ ان چیزوں سے بہت بہتر اور افضل ہے جو زندہ لوگ دنیا میں جمع کرتے ہیں۔

**ترجمہ** اگر تم اللہ کی راہ میں مارے گئے یا مر گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی مغفرت اور رحمت اس چیز سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔  
(جہاد میں شہادت یا موت یہ اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۱۵۹

فِيمَا رَحِمَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ فَكُنْتَ قَدْ غَلَبَ الْقَلْبُ لَا تُفَضُّوا مِنْ حَوْلِكُمْ  
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

حضور اقدس ﷺ کو حکم کہ آپ اپنے مخلص رفقاء کی غلطی معاف فرمائیے۔ اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے۔

”فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ“

”آپ انہیں معاف کیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے“۔ (تاکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور مغفرت ملے)

نبی کا امتیوں کے لئے، امیر کا مامورین کے لئے اور بڑوں کا چھوٹوں کے لئے استغفار۔

آیت ۱۹۳

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ  
لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مِنَ الْآبِرَارِ ۝

عقل والوں (اولوالالباب) کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگتے ہیں خوب استغفار کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک جامع استغفار جس میں حسن خاتمہ کی دعا بھی ہے۔

”رَبَّنَا فَاعْفُرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْآبَرَارِ“  
 ”اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔“

آیت ۱۹۵

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلٌ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی  
 بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَاَلْدٰیْنِیْنَ هَاجِرُوْا وَاٰخِرِیْنَ مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْدُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ  
 وَقَتْلُوْا وَقَتِّلُوْا لَا کُفْرَانَ عَنْهُمْ سِیِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلَہُمْ جَنَّتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا  
 الْاَنْہٰرُ ۚ فَاَوْبَآءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰہُ عِنْدَہُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرنا، گھروں سے نکالا جانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکالیف اٹھانا، قتال فی سبیل اللہ کرنا اور شہید ہونا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہیں۔  
**ترجمہ** پھر جب لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور مارے گئے ضرور میں ان سے ان کی برائیاں دور کروں گا اور انہیں جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔  
 ”لَا کُفْرَانَ عَنْهُمْ سِیِّئَاتِهِمْ“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

# سورة النساء

کی آیات

۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة النساء

آیت ۱۶

وَالَّذِينَ يَأْتِيهِمَا مِنْكُمْ فَادُّوهُمَا ۖ فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

اگر دو مرد آپس میں بدکاری کریں یا مرد اور عورت زنا کریں تو انہیں سزا دے کر ان کے بعد اگر وہ بدکاری سے توبہ کر لیں اور آئندہ کو اپنے اعمال کی درستی کر لیں تو اب ان کے پیچھے نہ پڑو اور انہیں طعنہ دے کر نہ ستاؤ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور ان پر مہربانی فرمانے والا ہے۔

”إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا“

آیت ۱۸، ۱۷

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝  
وَلَيْسَ بِالتَّوْبَةِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ الشَّيْءَاتِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِسْلَامَ وَلَا الَّذِينَ يُمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

وہ افراد جن کی توبہ قبول کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود پر لازم فرمایا ہے۔ اور وہ افراد جن کی توبہ بالکل قبول نہیں۔

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ ضرور توبہ قبول فرماتے ہیں ان لوگوں کی جو جہالت کی وجہ سے برا کام کرتے

ہیں، اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، تو ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو برے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے، اس وقت کہتے ہیں کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اسی طرح ان لوگوں کی بھی توبہ قبول نہیں ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔  
(یعنی نزع کی حالت میں اور مرنے کے بعد توبہ قبول نہیں ہے)۔

### آیت ۲۵

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلاً أَنْ يَنْفِكِ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتِيلَتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ ۖ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ  
فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَأَتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۖ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَفِّحَاتٍ  
وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ ۖ فَإِذَا أُحْصِنَ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى  
الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۖ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۖ وَأَنْ تَصِيدُوا خَيْرٌ  
لَّكُمْ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اچھا ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرو، لیکن اگر اس کی استطاعت نہیں اور برائی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو باندی سے بھی نکاح کر سکتے ہو، صبر کرو تو اچھا ہے، تاکہ اولاد آزاد رہے، بہر حال اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے وہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ "وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ"۔

### آیت ۲۷، ۲۶

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ الَّذِينَ سَنَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۖ وَاللَّهُ  
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

وَاللّٰهُ يُرِيدُ اَنْ يَّتُوبَ عَلٰیكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهْوٰتِ اَنْ يَّمْلِكُوْا مِمَّا لَا

عَظِيْمًا ۝

اللہ تعالیٰ نے یہ جو احکامات بیان فرمائے ہیں کہ۔ بدکاری حرام ہے، نکاح حلال ہے، اور پھر نکاح کی تفصیلات کہ کن سے جائز ہے اور کن سے حرام یہ سب کچھ اس لئے تاکہ تمہیں ہدایت، مغفرت اور توبہ کا راستہ نصیب ہو اور تم شہوت پرست گمراہ لوگوں کے ہاتھوں گمراہ ہونے سے بچ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ تمہاری توبہ قبول فرمائیں اور تم پر اپنی توبہ یعنی توبہ اور رحمت فرمائیں۔ ”وَيَتُوبُ عَلٰیكُمْ“۔ ”وَاللّٰهُ يُرِيدُ اَنْ يَّتُوبَ عَلٰیكُمْ“۔ توبہ اگر ان معاملات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرو گے تو ہدایت سے محروم، انبیاء علیہم السلام کے راستہ سے دور اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے محروم ہو جاؤ گے۔

آیت ۳۱

اِنْ تَجْتَنِبُوا كَبٰٓرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّٓاَتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا

كَرِيْمًا ۝

جو لوگ بڑے گناہوں سے بچیں گے اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹے گناہ جو انہوں نے بڑے گناہ تک نہ پہنچنے کے لئے کیے ہوں معاف فرما دیتے ہیں۔

**ترجمہ** اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے، اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔  
(کبیرہ گناہوں سے بچنا اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۴۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرُبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا

جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْنَ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ اَوْ جَاءَ

أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَاطِطِ أَوْ لَهَسْتُمُ النَّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا  
طَبِيبًا فَأَمَسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے وقت تیمم کی اجازت دے دی اور مٹی کو پانی کے قائم مقام کر دیا اس لئے کہ وہ اپنے بندوں کو سہولت اور معافی دینے والا ہے اور بندوں کی خطائیں بخشنے والا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے نماز میں نشہ کی حالت میں جو کچھ غلط پڑھا گیا وہ بھی معاف فرما دیا ہے۔

آیت ۴۸

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ  
فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝

مشرک کے لئے بالکل بخشش نہیں، اس کی سزا دائمی عذاب ہے۔ البتہ شرک سے نیچے جو گناہ ہیں صغیرہ کبیرہ سب قابل معافی ہیں، اللہ تعالیٰ جس کی مغفرت چاہے اس کے صغیرہ کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے کچھ عذاب دے کر یا بلا عذاب دیئے اشارہ اس طرف ہے کہ یہود چونکہ کفر و شرک میں مبتلا ہیں اس لئے وہ مغفرت کی توقع نہ رکھیں۔

آیت ۶۴

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝

منافق لوگ اپنے معاملات کا فیصلہ ”طائفوت“ سے کراتے تھے یعنی رشوت خور یہودیوں سے۔ ان کو اس سے روکا گیا کہ اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول کریم ﷺ کے فیصلے سے حل کرایا کرو۔

مگر وہ نہ مانے۔ ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ اگر وہ اپنی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول نبی کریم ﷺ بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرماتا اور ان پر رحمت فرماتا..... رسول کریم ﷺ جس کے لئے استغفار فرمائیں اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ ایمان پر ہو اور خود بھی اپنی غلطی پر نادم ہو۔

#### آیت ۹۲

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۚ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ فَدِيَّةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۚ تَوْبَةٌ مِّنَ اللَّهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

قتل خطا یعنی غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دیا تو اس میں معافی اور توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ یہ توبہ کا کفارہ اللہ تعالیٰ کے حضور۔ ”تَوْبَةٌ مِّنَ اللَّهِ“۔ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوانے کے لئے۔ اور دوسرا کام مقتول کے ورثاء کو خون ہسا (دیت) کا ادا کرنا ہے یہ ان ورثاء کا حق ہے جسے وہ معاف بھی کر سکتے ہیں۔ مگر کفارہ کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

#### آیت ۹۶، ۹۵

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝



دَرَجَتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً كَثِيرَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنے والے مسلمانوں کے درجے بہت بڑے اور بلند ہیں ان مسلمانوں سے جو جہاد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، جہاد کرنے والوں کے لئے اس نے اجر، مغفرت اور رحمت کے جو وعدے فرمائے ہیں وہ ضرور پورے فرمائے گا۔ یا یہ کہ مجاہد کے ہاتھ سے نادانستگی یا غلطی سے اگر کوئی مسلمان قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا، اس اندیشہ سے جہاد سے مت رکھو۔ (جہاد فی سبیل اللہ اسباب مغفرت میں سے ہے)۔

آیت ۹۹، ۹۸

إِلَّا الْمُسْتَظْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا

يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝

قُلْ وَلَيْكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا ۝

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں کہ دل سے تو سچے مسلمان ہیں مگر کافروں کی حکومت میں ہیں۔ اور کافروں کے خوف کی وجہ سے اسلام پر کھل کر عمل نہیں کر سکتے اور نہ ہی حکم جہاد کی تعمیل کر سکتے ہیں۔ ایسے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ وہاں سے ہجرت کریں۔ اگر وہ ہجرت نہیں کریں گے تو ان کا ٹھکانہ جسم ہے۔ لیکن جو مسلمان ضعیف ہیں، بہت بوڑھے، عورتیں، بچے کہ نہ وہ ہجرت کی ترتیب بنا سکتے ہیں اور نہ ان کو ہجرت کا راستہ ملتا ہے تو ایسے لوگ قابل معافی ہیں۔

”قُلْ وَلَيْكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُو عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا“

پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

**فائدہ** مسلمان جس ملک میں دین اسلام پر کھلا عمل نہ کر سکے، فرائض اسلام کی تکمیل نہ کر سکے اس کے لئے وہاں سے ہجرت فرض ہے، سوائے ان لوگوں کے جو معذور اور بے بس ہوں۔ (حقیقی کمزوری اور بے بسی اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۱۰۰

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرْعًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ  
بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ  
اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

جو ہجرت کے لئے نکلا اگر راستہ میں انتقال کر گیا، تو اس کے لئے ہجرت کا اجر و ثواب پکا ہے اور  
اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

آیت ۱۰۱، ۱۰۲

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۗ وَلَا تَكُنْ  
لِلْغَائِبِينَ خَصِيمًا ۝  
وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

فیصلہ کرنے میں انصاف لازمی ہے۔ کوئی نیک ہو یا بد، مسلمان ہو یا کافر سب کے درمیان اللہ تعالیٰ  
کے حکم کے مطابق انصاف سے فیصلہ کیا جائے اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری نہ کی جائے۔ اگر  
تحقیق سے پہلے کچھ طرف داری کسی خائن کی کر لی ہے تو اس پر استغفار کریں، اللہ تعالیٰ سے معافی  
مانگیں، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔

آیت ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوًّا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝  
وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝  
وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَزِمْ بِهِ بَرِيئًا فَقَدْ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا  
مُبِينًا ۝

کوئی کبیرہ گناہ کرے یا صغیرہ۔ کوئی ایسا گناہ کرے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑے مثلاً تہمت لگانا۔ یا ایسا گناہ کرے جو خود اپنی ذات تک محدود رہے۔ ان تمام گناہوں کا علاج استغفار اور توبہ ہے۔ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔

گناہ کو اپنا دشمن سمجھو کیونکہ گناہ کا نقصان گناہ گار ہی کو پہنچتا ہے اور اس کی سزا بھی اسی کے لئے ہے۔ (پس توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرو)۔

جس نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کیا پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دی تو اب اس کا جرم دگنا ہو گیا۔ اصلی گناہ بھی اپنے سر اور جھوٹی تہمت کا مزید گناہ اٹھالیا۔

اس لئے گناہ کر کے دوسروں کے ذمہ نہ ڈالو بلکہ توبہ کرو۔ (استغفار اور توبہ پر اہم مضمون)

#### آیت ۱۱۶

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

مشرک بغیر توبہ کے مرگیا تو اب اس کے لئے مغفرت کی کوئی امید نہیں ہے۔ (مغفرت سے محرومی کے اسباب)

#### آیت ۱۲۹

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوا هَآ كَالْمَعْلَقَةِ ۚ وَإِنْ تَصْلَحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

اگر کسی کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں تو یہ بات اس کے بس میں نہیں ہوگی کہ قلبی محبت اور ہر معاملہ میں سب کے ساتھ برابر کا سلوک رکھے۔ مگر ظلم بھی جائز نہیں کہ کسی ایک طرف بالکل جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکا دو۔ حتیٰ الوسع کوشش کرو کہ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ اور برابری کرو۔ باقی جو کچھ بس میں نہیں تو

اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

”قَالَ اللَّهُ كَانَ عَفُورًا رَحِيمًا“

آیت ۱۳۷

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَرَادُوا كُفْرًا اللَّهُ يُكِنُّ اللَّهُ  
لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيُهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝

وہ لوگ جو ظاہر میں مسلمان ہوئے مگر دل سے ایمان قبول نہیں کیا اور آخر میں اسی جہالت پر مر گئے  
تو ان کے لئے مغفرت اور نجات نہیں ہے، صرف ظاہر کی مسلمانی کچھ کام نہ آئے گی۔ اس آیت میں  
یہودیوں کی طرف اشارہ ہے کہ وہ پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر پھڑپھڑے کی عبادت کر کے  
کافر ہو گئے پھر توبہ کر کے مومن ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منکر ہو کر کافر ہوئے اس کے بعد  
رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کر کے کفر میں ترقی کر گئے۔ (مغفرت سے محرومی کے اسباب کفر اور  
کفر پر موت)

آیت ۱۳۶، ۱۳۵

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝  
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ  
الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرنا نفاق کی دلیل ہے۔ اور منافق کافروں سے بھی بدتر  
ہیں کہ جہنم کے سب سے نچلے (یعنی سخت ترین) درجے میں ہوں گے۔ لیکن ایسے کچھ منافق بھی اگر سچی  
توبہ کریں، اپنے اعمال درست کریں، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کو مضبوط پکڑیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل  
کریں اور ریاکاری وغیرہ جیسی بیماریوں سے اپنے دین کو پاک صاف رکھیں تو ان کی توبہ قبول ہے اور وہ

دنیا و آخرت میں ایمان والوں کے ساتھ شمار ہوں گے۔

آیت ۱۳۸، ۱۳۹

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝

إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخَفُّوهُ أَوْ تُعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ۝

کسی کا کوئی عیب معلوم ہو تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہئے۔ یہی غیبت ہے جو منع ہے۔ البتہ مظلوم کے لئے رخصت ہے کہ وہ ظالم کا ظلم لوگوں سے بیان کرے۔ ایسی بعض صورتوں میں غیبت منع نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اگر مظلوم صبر کرے اور بخش دے تو یہ زیادہ افضل اور اس کے حق میں بہتر ہے۔ ”إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا“۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بڑی قدرت والا ہے۔ (دوسروں کو معاف کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے، معاف کرو، معافی پاؤ)

آیت ۱۵۲

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ

أُجُورَهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا رَحِيمًا ۝

جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب رسولوں پر اور انہوں نے کسی رسول کو جدا نہیں کیا کہ ان پر ایمان نہ لائیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بڑے اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ ”وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا رَحِيمًا“۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سچا اور مقبول ایمان سبب مغفرت ہے)

آیت ۱۵۳

يَسْأَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنِزَلَ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ

مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الضُّعْفَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ  
مِنْ مَبْعَدٍ مَا جَاءَهُمْ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْا عَنْ ذَلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَى سُلْطَانًا مُبِينًا ۝

یہودیوں نے مطالبہ کیا کہ رسول کریم ﷺ بھی آسمان سے ایسی لکھی لکھائی کتاب لائیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لائے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ یہودیوں کی عادت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اس طرح کے مطالبے کر کے ستاتے ہیں۔ انہوں نے بچھڑے کو بھی معبود بنایا مگر پھر بھی ہم نے ان کو بالکل ختم نہیں کیا بلکہ کچھ سزا دے کر معاف فرمایا۔ ”وَعَفَوْا عَنْ ذَلِكَ“ پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا۔

آیت ۱۶۸

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝

وہ لوگ جو حضور اقدس ﷺ کے منکر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ان اوصاف کو بھی چھپایا جو تورات میں مذکور ہیں۔ یعنی انہوں نے کفر بھی کیا اور ظلم بھی کیا ان کے لئے مغفرت اور ہدایت نہیں ہے۔ (کفر اور کتمان حق مغفرت سے محرومی کے اسباب ہیں)۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

# سورۃ المائدہ

کی آیات

۳ ۹ ۱۲ ۱۳ ۱۵ ۱۸ ۳۳ ۳۴ ۳۹ ۴۰  
۲۵ ۶۵ ۷۱ ۷۲ ۹۵ ۹۸ ۱۰۱ ۱۱۸

کہ رمضان میں توبہ، استغفار و مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة المائدة

آیت ۳

حَرَّمَ عَلَيْنَا الدَّمَ وَالْخِنْزِيرَ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ  
وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۖ وَمَا ذُبِحَ عَلَى  
النُّصَبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فُسْقٌ ۖ الْيَوْمَ يَبْسُ الَّذِينَ كَفَرُوا  
مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ  
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ  
مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۖ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

آیت مبارکہ کے شروع میں حرام چیزوں کو بیان فرمایا مگر آخر میں یہ رخصت دی کہ جو شخص مضطر یعنی  
بھوک پیاس کی شدت سے بے تاب، مجبور اور لاچار ہو اور اسکے پاس کوئی حلال چیز کھانے کے لئے  
موجود نہ ہو تو ایسی حالت میں اگر وہ حرام چیز کھاپی کر جان بچالے، بشرطیکہ صرف ضرورت کی مقدار  
استعمال کرے، اس سے زیادہ نہیں اور لذت مقصود نہ ہو تو، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اپنی بخشش اور مہربانی  
سے اُسے معاف فرمادے گا۔ یعنی وہ چیز تو حرام ہی رہی مگر مجبوری کے وقت اُسے کھاپی کر جان بچانے  
والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم نہ رہا۔ یہ بھی مغفرت کی ایک شان ہے۔

آیت ۹

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝



ترجمہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ یعنی نہ صرف اُنکی اُن کوتاہیوں کو معاف فرمادیں گے جو اُن سے بشری کمزوری کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔ بلکہ اُن کو عظیم الشان اجر و ثواب بھی عطا فرمائیں گے۔ ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں۔

### آیت ۱۲

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، تمام رسولوں پر ایمان لانا، دشمنوں کے مقابلہ میں رسولوں کی جان و مال سے مدد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اخلاص سے اپنا حلال مال خرچ کرنا یہ سب اسباب مغفرت ہیں۔  
لَا تُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ۔ بنی اسرائیل کے بارہ نقباء سے یہ عہد لیا گیا۔

### آیت ۱۳

فِيمَا نَقَضْتُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعْنُهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِۦ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِۦ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَآئِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

یہودیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو توڑا تو اس عہد شکنی کی وجہ سے ان کو درج ذیل سزائیں دی گئیں

①..... لعنت..... یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومی.....

- ⑤..... قساوت قلبی..... یعنی دلوں کا سخت ہو جانا، دل سخت ہو جائیں تو خیر اور نصیحت قبول نہیں کرتے
- ⑥..... اللہ تعالیٰ کے کلام میں تحریف کرنے کا مرض.....
- ⑦..... اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے بعض حکموں کو بالکل نظر انداز کرنے کا مرض.....
- ⑧..... خیانت کا عادی ہونا.....

مگر جو تھوڑے سے لوگ ان میں سے ایمان لے آئے وہ ان تمام سزاؤں اور امراض سے محفوظ رہے..... عذاب زدہ یہودیوں کی چونکہ عادت ہے کہ وہ ہر معاملہ میں بحث الجھاتے ہیں اور خیانت کرتے ہیں تو اب ان کی ایک ایک بات کا جواب دینا اور ان کی ایک ایک خیانت کا پردہ چاک کرنا ضروری نہیں فاعف عنہم واصفح اچھا یہ ہے کہ ان کے ساتھ بحث میں نہ الجھا جائے چشم پوشی اور درگزر سے کام لیا جائے اس طرز عمل کے بے شمار فوائد ہیں۔

ویسے تو بعد میں ان کے ساتھ قتال کا حکم نازل ہو گیا..... مگر اب بھی بعض اوقات ایسے حالات آتے ہیں کہ یہی طرز عمل اپنا نا ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہر معاملہ میں بحث کا خود مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے..... دوسرا مطلب فاعف عنہم کا یہ ہے کہ ان میں سے جو تھوڑے سے افراد ایمان قبول کر چکے ہیں ان کے ساتھ معافی کا معاملہ کیا جائے گا اور ماضی کی کسی بات پر ان کو نہ پکڑا جائے نہ طعنہ دیا جائے..... واللہ اعلم بصواب

### آیت ۱۵

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

**ترجمہ** اے اہل کتاب بے شک تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو بہت سی چیزیں تم پر ظاہر کرتا ہے جنہیں تم کتاب میں چھپاتے تھے اور بہت سی چیزوں سے درگزر کرتا ہے بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشن اور واضح کتاب آئی ہے.....

یعنی یہود و نصاریٰ، اللہ تعالیٰ کے جواہر کلمات چھپاتے تھے حضور اقدس ﷺ نے تشریف لا کر ان میں سے اکثر کو بیان فرما دیا..... مگر بعض وہ احکامات جن کی اب ضرورت نہیں ان سے درگزر فرماتے ہیں یعنی ان کو بیان نہیں فرماتے..... و یعفو عن کثیر کا مطلب یہ ہوا کہ بعض باتیں جو اب ضروری نہیں رہیں ان کے بارے میں درگزر فرماتے ہیں..... دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ تمہارے ساتھ معافی اور درگزر کا معاملہ فرماتے ہیں اور تمہاری بہت زیادہ پکڑ نہیں فرماتے۔

بہر حال معافی کے لفظ میں داعی کی دو صفات بیان فرمادیں.....

①..... غیر ضروری باتوں میں نہ الجھنا.....

②..... عمومی طور پر معافی اور درگزر کے طرز عمل کو اپنانا، جب تک قتال شروع نہ ہو.....

### آیت ۱۸

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلُ خَلْقٍ يُغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ خود کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا محبوب کہہ کر اپنے لئے مغفرت اور کامیابی کو لازمی قرار دے۔ کسی کو مغفرت اور بخشش دینا یا عذاب دینا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

”يُغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ“

### آیت ۳۳، ۳۴

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ

لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

وہ لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ جنگ کریں، یعنی وہ کفار جو مسلمانوں پر حملہ کریں۔ اور وہ لوگ جو زمین پر بد امنی پھیلائیں۔ اس میں ہر طرح کے فادی آگئے۔ مرتدین کا قتل، رہزن، ڈاکو، ناحق قتل، اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت وغیرہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں سخت سزا اور عذاب ہے۔ لیکن اگر گرفتاری سے پہلے سچی توبہ کر لیں اور ہتھیار ڈال دیں تو ان کی توبہ قبول ہے، اُن حقوق کے متعلق جو اُن پر اللہ تعالیٰ کے تھے۔

آیت ۳۹

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

کوئی مرد یا عورت چوری کرے تو انکی سزا باتھ کاٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ سچی توبہ کر لیں یعنی اپنے کئے پر نادم ہوں، آئندہ چوری نہ کرنے کا عزم رکھتے ہوں، چوری کا مال مالک کو واپس کر دیں۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو چکا ہے تو اس کا ضمان دیں یا مالک سے معاف کرائیں تو انکی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہے۔ اور انہیں آخرت میں اس جرم کی سزا نہیں ملے گی۔

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

آیت ۴۰

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اللہ تعالیٰ ہی حقیقی بادشاہ اور مالک ہے اور اسی کو یہ اختیار ہے کہ جسے مناسب جانے معاف فرمادے اور جسے سزا دینا چاہے سزا دے۔

”يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ“

آیت ۴۵

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ  
وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ  
وَمَن لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

قصاص لینا حق ہے لیکن اگر کوئی معاف کر دے تو خود اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔  
فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ۔ پھر جس نے معاف کر دیا وہ گناہ سے پاک ہو گیا۔ دوسروں کو  
معاف کرنا، مغفرت اور معافی پانے کا ایک سبب ہے۔

آیت ۶۵

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلُهَا جَنَّتِ  
النَّعِيمِ

اہل کتاب اگر اپنے اتنے جرائم کے باوجود آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں اور تقویٰ اختیار کریں  
تو ان کے لئے مغفرت اور جنت ہے (اس زمانہ کے اکثر اہل کتاب نے ایسا نہیں کیا اس لئے ناکام  
ہو گئے) ایمان اور تقویٰ اسباب مغفرت ہیں۔

آیت ۷۱

وَحَسِبُوا إِلَّا تَكُونُ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا  
كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

یہودیوں کی شقاوت اور بد نصیبی کہ ان کے بڑے بڑے جرائم کے بعد اللہ تعالیٰ نے انکو توبہ کی توفیق  
دی۔ اور توبہ قبول فرمائی مگر پھر وہ اندھے ہو کر گمراہیوں میں جا پڑے۔

”ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ“

اس لئے وہ سزا سے بے فکر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال دیکھتا ہے اور اُن کو امت محمدیہ کے ہاتھوں سزا دلوا رہا ہے۔

آیت ۷۴

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

تین خدا ماننے والے تثلیث کے قائل نصاریٰ کے کئے کا فر ہیں۔ یہ اگر اپنے اس غلط عقیدہ سے باز نہ آئے تو ان کو جہنم کی دردناک سزا ملے گی۔ مگر استغفار اور توبہ کا دروازہ ان کے لئے بھی کھلا ہے۔ استغفار کریں، اور توبہ کریں اور غفور رحیم ”رب“ کی مغفرت و رحمت کے مستحق بن جائیں۔  
”وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ“

آیت ۹۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۖ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَدًّا  
فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بِلِغِ الْكَعْبَةِ أَوْ  
كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۖ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا  
سَلَفٌ ۖ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۖ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

حالت احرام میں شکار پکڑنا اور مارنا حرام ہے..... اگر کسی نے شکار پکڑا تو چھوڑ دے اور اگر مار دیا تو اب اس کی سزا یہ ہے کہ وہ صاحب تجربہ معتبر افراد سے اس جانور کی قیمت لگوائے اور اسی قیمت کا مویشی (بکری، دنبہ، گائے، اونٹ وغیرہ) حدود حرم میں لے جا کر ذبح کرے اور خود اس میں سے نہ کھائے، یا اسی قیمت کا غلہ لے کر محتاجوں میں اس طرح تقسیم کرے کہ ہر محتاج کو ایک صدقہ فطر کی مقدار ملے..... یا ان محتاجوں کی تعداد میں روزے رکھ لے.....

عفا اللہ عنہ سلف یعنی اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے جس نے شکار مارا ہو وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا اور جو آئندہ جان بوجھ کر ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا.....

### آیت ۹۸

إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

خوب سن لو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی اگر سینہ زوری سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تو وہ ”شدید العقاب“ ہے اور اگر غلطی اور بھول چوک سے تقصیر ہوئی ہے تو وہ غفور رحیم ہے۔

### آیت ۱۰۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ ۚ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا

جِئْتُمْ يُنْزَلُ الْقُرْآنُ تُبْدَلْ لَكُمْ ۖ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

حضور اکرم ﷺ سے زیادہ اور فضول سوالات نہ کیا کرو۔ ماضی میں جو کر لئے وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیئے اب آئندہ ایسا نہ ہو۔

”عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ“

### آیت ۱۱۸

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی مجرم کو سزا دیں گے تو یہ عین عدل و حکمت پر مبنی ہوگا اور اگر بالفرض کسی کو معاف فرمائیں گے تو یہ کسی کمزوری یا مجبوری کی وجہ سے نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزیز یعنی غالب ہیں کوئی مجرم آپ سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الانعام

کی آیات

۵۳ ۱۲۰ ۱۲۵ ۶۵

سورة الاعراف

کی آیات

۲۳ ۱۴۳ ۱۵۱ ۱۵۳ ۱۵۵ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۷ ۱۶۹ ۱۹۹

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الانعام

آیت ۵۴

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ  
الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مِّنْ عَمَلٍ مِّنْكُمْ سُوءٌۭا۟ يَّبْجِهَالَةٌ ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعْدِهَا وَأَصْلَحَ ۚ فَأَنَّهُ  
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

توبہ اور مغفرت کے بارے میں اہم اعلان۔ بہت عظیم بشارت۔

**ترجمہ** اور ہماری آیتوں کے ماننے والے جب آپ کے پاس آئیں تو کہہ دیجئے کہ تم پر سلام ہے، تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے۔ جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے کوئی برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

”فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ“

یہ جو فرمایا بَجْهَالَةٌ کہ جو کوئی ناواقفیت سے برائی کرے اس میں شاید یہ غرض ہو کہ مؤمن جو برائی یا گناہ کرتا ہے۔ خواہ نادانستہ یا جان بوجھ کر، وہ اصل میں اس برائی اور گناہ کے انجام بد سے ایک حد تک ناواقف اور بے خبر ہو کر کرتا ہے۔ اگر گناہ کے تباہ کن نتائج کا پوری طرح اندازہ ہو تو کون شخص ہے جو اسے کرنے کی جرأت کرے۔ مؤمن پر ایک عارضی جہالت طاری ہوتی ہے تو گناہ ہو جاتا ہے مگر جب وہ

سوچتا ہے تو فوراً توبہ اور استغفار کی طرف لپکتا ہے۔

### آیت ۱۲۰

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيَجْزَوْنَ يَمَّا كَانُوا  
يَقْتَرِفُونَ ۝

**ترجمہ** تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں غنقریب اپنے  
کیے کی سزا پائیں گے۔  
چھپے ہوئے گناہ اور علانیہ گناہ۔ جسم کے گناہ اور دل میں پختہ نیت کے گناہ۔ وغیرہ

### آیت ۱۲۵

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْهُ أَوْ دَمًا  
مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ  
بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

جو حالتِ اضطرار میں جان بچانے کیلئے بقدر ضرورت حرام کھالے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والے  
مہربان ہیں۔ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

### آیت ۱۲۵

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ  
فِي مَا آتَاكُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ۚ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ نے زمین پر تم کو اپنا نائب بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو دوسرے بعض پر فضیلت دی تاکہ

تمہیں آزمائے کہ کون ان حالات میں اپنے رب کا کتنا حکم مانتا ہے۔ پھر جو اس آزمائش میں ناکام ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سر یلع العقاب۔ جلدی سزا دینے والا ہے۔ اور جو کامیاب رہے مگر ان سے تھوڑی بہت کوتاہی ہو گئی ہو ان کے لئے اللہ تعالیٰ غفور ہے اور جو مکمل کامیاب رہے ان کے لئے رحیم ہے۔

”إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الاعراف

آیت ۲۳

قَالَ رَبِّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کا مقبول استغفار۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلقین فرمودہ مؤثر استغفار.....

”رَبِّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے.....

آیت ۱۴۳

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي إِلَيْكَ فَقَالَ لَنْ تَرَانِي  
وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ  
جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ  
الْمُؤْمِنِينَ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میں آپ کی زیارت اپنی آنکھوں سے کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن آپ پہاڑ کی طرف دیکھتے رہیں اگر پہاڑ قائم رہا تو آپ مجھے دیکھ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو آپ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہوئے

اور شوق میں بے تاب ہو کر زیارت کی جو درخواست کی تھی اس پر توبہ کرنے لگے۔

”سُبْحَنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ“

آپ کی ذات پاک ہے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں (اپنے زمانہ کے لوگوں میں)۔

### آیت ۱۴۹

وَلَمَّا سَقَطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِنْ لَّمْ يَرَحْمَنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ

لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے پچھڑے کو معبود بنالیا تھا۔ وہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے بعد..... اپنے کیے پر شرمندہ اور نادم ہوئے۔ ان کے دلوں سے باطل کا جوش ٹھنڈا ہوا اور اپنے اتنے بڑے گناہ کو دیکھ کر ان کے ہاتھوں تک کی جان نکلنے لگی تو انہوں نے ان الفاظ میں استغفار کیا.....  
(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

”لَئِنْ لَّمْ يَرَحْمَنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“

اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو بے شک ہم تباہ ہونے والوں میں سے ہوں گے۔

### آیت ۱۵۱

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلَا تَجْعَلْ فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تورات لے کر اپنی قوم میں واپس آئے تو دیکھا کہ وہ تو پچھڑے کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شدید غم و غصہ طاری ہوا۔ اسی میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر بھی غصہ کرنے لگے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی معذوری بیان فرمائی کہ میں نے قوم کو بہت سمجھایا۔ لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی النام مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اب آپ

میرے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے ان کو مجھ پر ہنسے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان مجرموں، ظالموں میں شمار نہ کریں۔ ان کا عذر سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لئے اور ان کے لئے استغفار فرمایا۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلَاخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“

اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمائیے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

### آیت ۱۵۳

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

جو کوئی برا کام کرے، گناہ کرے، حتیٰ کہ کفر و شرک جیسا جرم کرے پھر توبہ کر لے اور ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ ”غفور رحیم“ ہے اس کے ہاں معافی، مغفرت اور رحمت کی کوئی کمی نہیں۔

### آیت ۱۵۵

وَإِخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّإِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنَّ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی غلطیوں پر ایک بڑی سخت آزمائش آئی۔ اس آزمائش کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء مانگی اور اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے استغفار فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت آ گئی۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

”أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ“

یا اللہ تو ہی ہمارا تھا سننے والا ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے زیادہ بخشنے

والا ہے۔

## اجتماعی آزمائش یہ تھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے سر منتخب افراد کو کوہ طور پر لے گئے تھے۔ وہاں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا۔ مگر وہ کہنے لگے کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں ہم یقین نہیں کر سکتے۔ اس پر سخت زلزلہ آیا اور بجلی کڑکی۔ وہ سب کانپ کر مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت پریشان ہوئے کہ قوم والے سمجھیں گے کہ ان کے نمائندوں کو میں نے مار دیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء مانگی اور استغفار کیا تو ان سب کو دوبارہ زندگی مل گئی۔ معلوم ہوا کہ اجتماعی مشکلات کا حل بھی تو جہاں اللہ اور استغفار ہے۔

آیت ۱۶۲، ۱۶۱

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ اسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ  
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ  
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنْ  
السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ مفتوحہ شہر میں استغفار کرتے ہوئے داخل ہوں اس کی برکت سے گناہ معاف ہوں گے اور مزید فتوحات ملیں گی۔ مگر انہوں نے یہ حکم نہ مانا تو آسمان سے ان پر عذاب نازل ہوا.....

**ترجمہ** اور جب انہیں حکم دیا گیا کہ تم اس شہر میں جا کر رہو اور زبان سے یہ کہتے جاؤ خطہ (ہم تو بہ کرتے ہیں۔ ہمیں بخش دے) تو بخش دیں گے ہم تمہاری خطائیں اور زیادہ دیں گے نیکی کرنے والوں کو۔ سوان میں سے ظالموں نے دوسرا لفظ اس کے سوا بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا۔ پھر ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔

### آیت ۱۶۷

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لِيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مَنْ يَسُوءُ لَهُمْ سُوَاءَ الْعَذَابِ ۖ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

یہودیوں کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ”سریع العقاب“ جلد عذاب دینے والا ہے اگر تم نافرمانی پر لگے رہے تو وہ قیامت تک تم پر ایسے افراد مسلط فرماتا رہے گا۔ جو تمہیں سخت سزا دیں گے..... اور اللہ تعالیٰ ”غفور رحیم“ بخشنے والا مہربان ہے۔ تم جب بھی نافرمانی سے باز آ جاؤ گے تو تمہیں مغفرت اور رحمت نصیب ہوگی۔ کوئی کیسا بھی سخت مجرم ہو جب نادم ہو کر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور رحمت ملنے میں دیر نہیں ہوتی۔

### آیت ۱۶۹

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَذْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلَهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ وَكَرِهُوا مَا فِيهِ ۖ وَالْأَخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

ان نالائقوں کا بیان جو جراثم سے باز نہیں آتے، توبہ استغفار نہیں کرتے مگر یقین رکھتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ ایسے لوگوں کے لئے مغفرت نہیں ہے جب تک کہ سچی توبہ نہ کر لیں۔



**ترجمہ** پھر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے (وہ اس کتاب کے احکامات کو بیچ کر اور بدل کر) اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں معاف کر دیا جائے گا۔

**آیت ۱۹۹**

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

**ترجمہ** عادت اختیار کر دو رگزر کی اور نیکی کا حکم دے اور کنارہ کر جاہلوں سے.....  
یعنی غفو و رگزر کی عادت اپنائے، سخت گیری اور تند خوئی سے پرہیز کیجئے..... لوگوں کیلئے آسانی کیجئے..... حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: یسر واولا تعسر واولا آسانی کرو، تنگی نہ کرو۔ (بخاری)  
حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: واعف عن ظلمک جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو.....  
بعض سلف فرماتے ہیں کہ..... اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ”مکارم اخلاق“ یعنی اعلیٰ ترین اخلاق کی تعلیم فرمائی ہے اور قرآن مجید میں مکارم اخلاق کی تعلیم پر اس سے زیادہ جامع آیت اور کوئی نہیں ہے.....

①..... معافی، آسانی اور رگزر کی عادت.....

②..... اچھے کاموں کا حکم اور دعوت..... اچھے کام وہ ہوتے ہیں جن کو شریعت قبول کرے اور عقل پسند کرے.....

③..... جاہل لوگوں سے کنارہ کشی..... یعنی ان کی جہالت کا جواب جہالت سے نہ دیا جائے ان سے بحث نہ کی جائے اور ان کے معاملہ میں تحمل سے کام لیا جائے.....

فرمایا:

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ

اس سے جوڑو جو تم سے توڑے، اس کو دو جو تم سے روکے اور اس کو معاف کرو جو تم پر ظلم کرے.....

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

## سورة الانفال

کی آیات

۴۲ ۷۰ ۶۹ ۳۸ ۳۳ ۲۹ ۴

## سورة التوبة

کی آیات

۱۰۲ ۹۱ ۸۰ ۷۲ ۶۱ ۴۳ ۳۷ ۱۵ ۱۱ ۵ ۳  
۱۳۶ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۰۶ ۱۰۴ ۱۰۳

کے مضافین توبہ، استغفار و مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الانفال

آیت ۴

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

مالِ غنیمت میں جھگڑانہ کرو، اور ایسے بچے اور کامل مومن بنو..... جو ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں..... آپس میں صلح صفائی سے رہیں، ذرا ذرا سی بات پر جھگڑانہ ڈالیں، اپنے جذبات اور اپنی رائے پر نہیں اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلیں، اللہ تعالیٰ کی آیات اور احکام سن کر ان کا ایمان و یقین مضبوط ہو۔ نماز کے مکمل پابند ہوں، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کریں، اسی کے نام پر مال و دولت خرچ کریں۔ ایسے ایمان والوں کے لئے بڑے بڑے درجات، مغفرت اور عزت والی روزی کا وعدہ ہے.....

(اسباب مغفرت کا بیان)

”وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ“

آیت ۲۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ  
يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ توڑو۔ جو مال و اولاد پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھ کے ”تقویٰ“ اختیار کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قوت فیصلہ، غلبہ، معافی اور مغفرت عطا فرمائے گا.....

**ترجمہ** اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ ڈرتے رہو گے (یعنی مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کا

حکم نہیں توڑو گے) تو اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ عطاء فرمائے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔  
(تقویٰ اختیار کرنا..... دین کی خاطر مال و اولاد کی قربانی دینا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہے)

## آیت ۳۳

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝

**ترجمہ** اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔

اہل مکہ کہتے تھے کہ یا اللہ! اگر دین اسلام برحق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا ہمیں اور درد ناک عذاب سے تباہ فرما۔ اس پر فرمایا گیا کہ عذاب سے دو چیزیں مانع ہیں۔ ایک رسول ﷺ کا وجود مبارک۔ اور دوسرا بعض لوگوں کا استغفار..... اہل مکہ طواف میں غفرا تک، غفرا تک کہتے تھے۔ یا مکہ میں جو کمزور لوگ مسلمان موجود تھے وہ استغفار کرتے تھے۔ گناہگار نادم رہے تو پکڑا نہیں جاتا اگرچہ بڑے سے بڑا گناہ ہو۔

## آیت ۳۸

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ۚ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝

کافر اگر اسلام دشمنی اور کفر سے باز آجائیں تو ان کے پچھلے جرائم معاف کر دئے جائیں گے۔  
”يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ“

## آیت ۶۹

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

غزوہ بدر میں شریک مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی گئی کہ..... مال غنیمت پر جھگڑا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اور اسیران بدر کو فدیہ لے کر نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔ اس پر مسلمان سخت ڈر گئے کہ اب ہم نے مال غنیمت اور اسیروں کے فدیہ کو ہاتھ تک نہیں لگانا۔ تب فرمایا گیا کہ جو حلال طیب مال غنیمت اور فدیہ تمہیں ملا ہے وہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ تمہاری نیت چونکہ نیک تھی تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے تمہاری وہ غلطی معاف فرمادی گئی۔

#### آیت ۷۰

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي آيِدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ ۖ إِن يَتْلَمْ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

غزوہ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہونے والے افراد کے لئے اعلان کہ..... اگر تمہارے دل میں واقعی ایمان اور خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہیں فدیہ میں دیئے ہوئے مال سے زیادہ مال اور اپنی مغفرت عطا فرمائے گا.....

بعض قیدیوں نے کہا تھا کہ ہم قریش کے لشکر میں مجبور کر کے لائے گئے تھے ہمارا ارادہ مسلمانوں سے لڑنے کا نہیں تھا..... یا یہ کہ ہم تو پہلے سے مسلمان تھے۔ ان کو فرمایا گیا کہ اگر واقعی مسلمان ہو یا مسلمان ہو جاؤ گے تو دنیا میں مال بھی ملے گا اور مغفرت و رحمت بھی..... (ایمان سبب مغفرت ہے)

#### آیت ۷۲

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

ایمان، ہجرت، جہاد، مہاجرین کی نصرت یہ سب اسباب مغفرت ہیں۔

”لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة التوبة

آیت ۳

وَاَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحُجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۚ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

اعلان براءت کے عظیم الشان موقع پر مشرکین کو توبہ کا موقع اور دعوت۔

**ترجمہ** پس اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر نہیں مانتے تو جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہیں جھکا سکو گے..... یعنی کفر و شرک سے توبہ کر لو تو دنیا آخرت دونوں سنور جائیں گی، توبہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا جزیرۃ العرب کو کفر و شرک سے پاک فرمانے کا جوارادہ ہے وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہے گا۔

آیت ۵

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُواهُمْ وَاحْصَرُوا ۚ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَفَلَوْا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

جب حرمت والے مہینے ختم ہو جائیں تو ان عہد شکنی کرنے والے مشرکین کو جہاں پاؤ مارو، پکڑو، گھیرو اور ان پر اچھی طرح گھات لگاؤ کہ کوئی بچ نہ جائے۔ لیکن اگر یہ توبہ کر لیں اور اسلامی برادری میں داخل

ہو جائیں جس کی بڑی علامت نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا ہے تو پھر مسلمانوں کو ان سے لڑنے اور انہیں گھیرنے مارنے کا کوئی اختیار نہیں۔

”إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ“

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں.....

### آیت ۱۱

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۖ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اس قدر دشمنی، ظلم اور جرائم کے باوجود بھی اگر یہ مشرکین اپنے کفر و شرک سے توبہ کر لیں۔ اور سچی توبہ کی علامت ظاہر کریں کہ نماز اور زکوٰۃ کا پورا اہتمام کریں تو وہ اسلامی برادری کا معزز حصہ بن جائیں گے۔ انہیں امن و سلامتی کے ساتھ ساتھ وہ تمام حقوق بھی ملیں گے جو پرانے مسلمانوں کو ملتے ہیں.....

### آیت ۱۵

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۖ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

جب مسلمان، اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہیں تو اس مبارک عمل کے بے شمار فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ ان دو آیات میں چھ فوائد کا بیان ہے جن میں سے چھٹا فائدہ یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے بہت سے کافر اور مجرم توبہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اسلام قبول کر کے ہمیشہ ہمیش کی ناکامی سے بچ جاتے ہیں۔ ”وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ“ اور اللہ تعالیٰ توبہ نصیب فرمائے گا جس کو چاہے گا۔ یعنی مسلمانوں کے جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے بہت سے کافروں کو سچی توبہ کا موقع ملتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا، بہت تھوڑے دنوں میں سارا عرب صدق دل سے اسلام میں داخل ہو گیا۔ جہاد کفر کے غرور کو توڑتا ہے تو توبہ کی راہیں کھلتی ہیں۔

## آیت ۲۷

ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

جہاد فی سبیل اللہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر نصرت اترتی ہے۔ سکینہ نازل ہوتا ہے، کافروں کو سزا ملتی ہے۔ اس سے کافروں کا توبہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور ان میں سے کئی کو سچی توبہ نصیب ہوتی ہے۔

**ترجمہ** پھر اس کے بعد جسے اللہ تعالیٰ چاہے توبہ نصیب کرے گا اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

## آیت ۳۳

عَفَا اللَّهُ عَنْكَ ۚ لِمَ أَذْنَتْ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَّبِعَنَّ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۝

غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین جھوٹے عذر بیان کر کے مدینہ میں ٹھہرنے..... اور جہاد میں نہ جانے کی اجازت مانگتے تو آپ ﷺ چشم پوشی فرما کر اجازت دے دیتے کہ ان کے ساتھ جانے میں مسلمانوں کا نقصان ہی ہوگا۔ اس پر فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اجازت نہ دیتے تو اچھا تھا تا کہ ان کا انفاق کھل جاتا۔ انہوں نے جانا تو کسی حال میں نہیں تھا جب چھٹی نہ ملنے کے باوجود یہ گھر بیٹھے رہتے تو ان کا جھوٹ کھل جاتا.....

فرمایا:

”عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذْنَتْ لَهُمْ“

اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا، آپ نے ان کو کیوں رخصت دی.....

آیت کے الفاظ سے اندازہ لگائیں کہ معافی اور مغفرت کیسی پسندیدہ اور غظیم نعمتیں ہیں کہ اپنے محبوب نبی ﷺ کو خطاب کے آغاز میں معافی کے لفظ سے دل کی خوشی عطا فرمائی۔



## آیت ۶۶

لَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنَّ نَعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ يُعَذِّبُ طَائِفَةٌ  
بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ○

**ترجمہ** (اے منافقو!) بہانے مت بناؤ تم تو کافر ہو گئے ایمان لانے کے بعد..... اگر ہم تم میں سے بعض کو معاف کر دیں گے تو بعض کو عذاب بھی دیں گے کیونکہ وہ جرم کرتے رہے ہیں..... یعنی جھوٹے بہانے بنانے سے کام نہیں چلے گا تم لوگوں کو نفاق کی اور دین کا مذاق اڑانے کی مزا ضرور ملے گی..... ہاں جو تم میں سے توبہ کر لے گا اور نفاق چھوڑ کر خالص ایمان پر آ جائے گا اسے اب بھی معافی مل جائے گی.....

## آیت ۷۴

يَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا ۚ وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ  
يُمَالُّونَ يَتَالُؤُا ۚ وَمَا تَقَمُّوْا إِلَّا أَنْ أَغْنِيَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا  
يَكْ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا  
لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

منافقین نے کفریہ باتیں بھی کی ہیں۔ آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ آپ ﷺ کے احسانات کی وجہ سے یہ آج خوشحالی میں ہیں اس کے باوجود انہوں نے آپ ﷺ سے دشمنی کی اور آپ ﷺ کو ستایا۔ پھر ان تمام جرائم کے باوجود اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ ورنہ دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا..... بعض روایات میں ہے کہ ”جلاس“ نامی ایک شخص یہ آیت سن کر سچے دل سے تائب ہوا اور اپنی آئندہ زندگی خدمت اسلام میں قربان کر دی۔

## آیت ۸۰

إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

منافقین کیلئے آپ ﷺ حتیٰ بار بھی استغفار کریں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت نہیں مل سکتی کیونکہ وہ اپنے کفر پر قائم ہیں۔

## آیت ۹۱

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

جو لوگ واقعی کمزور، بیمار، معذور یا مفلس ہیں اور اسی واقعی عذر کی وجہ سے جہاد میں نہیں جاسکتے۔ اور پیچھے گھر رہتے ہوئے کوئی شرارت نہیں کرتے کہ غلط خبریں پھیلائیں یا جہاد میں جانے والوں کا حوصلہ پست کریں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہیں بلکہ معافی و مغفرت ہے۔  
”وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ“

## آیت ۱۰۲

وَاخْرُؤْنَ اعْتَرِفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ۚ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ایک طرف وہ منافقین ہیں جو اپنے جرائم کو نفاق کے پردے میں چھپاتے ہیں اور اپنے نفاق پر سختی سے اڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ناقابل معافی ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ مسلمان ہیں جو نیک اعمال بھی کرتے ہیں اور ان سے برے کام اور غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں مگر وہ اپنی غلطی پر نادم ہوتے ہیں اور اس کا

اقرار کرتے ہیں..... مثلاً وہ چند مسلمان جو نفاق کی وجہ سے نہیں بلکہ سستی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں نہیں گئے۔ بعد میں اپنی اس غلطی پر بڑے پشیمان تھے۔ ان میں سے کئی نے خود کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا۔ ماضی میں ان کے نیک اعمال بھی بہت تھے مثلاً سابقہ غزوات میں شرکت۔ تو اس آیت میں ایسے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے معافی کی امید دلائی ہے۔

**ترجمہ** اور کچھ اور بھی ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے، انہوں نے اپنے نیک اور بد کاموں کو ملا دیا ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے قیامت تک خوشخبری ہے جو نیکیاں کرتے ہیں مگر ان سے غلطیاں اور گناہ بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ اپنے گناہ کو جائز نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس پر اڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا دل اقرار کرتا ہے کہ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے، اس پر وہ توبہ اور استغفار کرتے ہیں۔ اور صدقہ دے کر پاکی حاصل کرتے ہیں۔

**آیت ۱۰۳**

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

صدقہ گناہوں کے اثرات سے پاک صاف کرتا ہے اور اموال کی برکت بڑھاتا ہے اور اس زمانہ میں صدقہ کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی دعاء بھی ملتی تھی۔ جس میں صدقہ لانے والوں کے لئے بڑے سکون اور اطمینان کا سامان تھا۔ اب بھی مسلمانوں کے امام کو چاہئے کہ صدقہ لانے والے مسلمانوں کے لئے دعاء کیا کرے۔

**ترجمہ** آپ ان کے مال سے صدقہ لیجئے کہ اس سے ان کے ظاہر کو پاک اور ان کے باطن کو صاف کر دیں اور انہیں دعاء دیں۔ بے شک آپ کی دعاء ان کے لئے تسکین ہے اور اللہ تعالیٰ

سننے والا، جاننے والا ہے۔

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے، یعنی اس پر پکڑ اور مؤاخذہ باقی نہیں رہتا لیکن ممکن ہے کہ گناہ کے طبعی اثرات کی ظلمت اور کدورت کچھ باقی رہ جاتی ہو جو نیکیاں کرنے سے عموماً اور صدقہ دینے سے خصوصاً زائل ہو جاتی ہے۔

### آیت ۱۰۴

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ  
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اہل ایمان کے لئے بشارت، توبہ اور صدقہ کی ترغیب..... بعض لوگوں کی توبہ اور صدقہ قبول نہ ہونے کی وجہ۔  
کتنا بڑا فضل ہے کہ..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ اور صدقہ بھی قبول فرماتے ہیں۔ طہارت، پاکی اور تزکیہ کے یہ دونوں دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ”التواب“ ہے توبہ قبول فرمانے والا اور ”الرحیم“ ہے مہربان..... دوسرا اشارہ یہ ہے کہ توبہ اور صدقہ قبول فرمانا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے..... اور وہی جانتا ہے کہ کس کی توبہ سچی اور صدقہ احسانا ص سے ہے۔ اسی لئے منافقین کی توبہ اور ان کا صدقہ قبول نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

### آیت ۱۰۶

وَأَخْرَوْنَ مُزْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ  
حَكِيمٌ ۝

غزوہ تبوک سے رہ جانے والے چند مسلمان۔ جنہوں نے اپنا حال آپ ﷺ کو بیان کر دیا۔ یہ

تین حضرات تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا معاملہ فی الحال موقوف ہے اس پر ان حضرات سے مسلمانوں نے قطع تعلق کر لیا۔ پچاس دن بعد ان کی توبہ بھی قبول ہو گئی۔

**ترجمہ** کچھ اور لوگ ہیں، جن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے خواہ انہیں عذاب دے یا انہیں معاف کر دے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

آیت ۱۱۲

الْتَّائِبُونَ الْعِبَدُونَ الْحَدَّثُونَ السَّائِحُونَ الرُّكُعُونَ السُّجُدُونَ الْأَمِرُونَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○

وہ مخلص اور مجاہد ایمان والے..... جن کی جان اور مال کو اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ اور ان کے لئے بڑی عظیم کامیابی کی بشارت دی ہے۔ ان کی پہلی صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ ”التائبون“

آیت ۱۱۳، ۱۱۴

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ  
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ○  
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِابْنِهِ إِيَّاهُ عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ○

مسلمانوں کے لئے بالکل جائز نہیں کہ ان مشرکین کے لئے استغفار کریں جو حالت شرک میں مر چکے ہیں۔ خواہ وہ ان کے بہت قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے والد کے لئے استغفار کا معاملہ ہے تو دراصل..... انہوں نے اپنے والد سے اس کا وعدہ فرمایا تھا لیکن بعد میں جب ان کو یقین ہو گیا کہ..... یہ اللہ تعالیٰ کا پکا دشمن ہے تو اس کے لئے استغفار ترک

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ  
مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ  
رَحِيمٌ ۝

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ  
عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا  
إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی بارش۔ توبہ یعنی خاص مہربانی، خاص توجہ۔

غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ پر آپ کے ان رفقاء پر جنہوں نے ایسی مشکل گھڑی اور ایسے کٹھن حالات میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا..... یہ اللہ تعالیٰ کی توبہ یعنی خاص توجہ کا فیضان تھا کہ وہ ایسے حالات میں ثابت قدم رہے۔

اور پھر ان تین صحابہ کرام کو بھی توبہ مل گئی جن کا معاملہ ملتوی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ یعنی خاص توجہ فرمائی۔ اس توجہ کی برکت سے انہوں نے سچی توبہ کی..... اللہ تعالیٰ تواب ہیں۔ توبہ قبول فرمانے والے تو ان کی توبہ بھی قبول فرمائی۔

(ان دو آیات میں توبہ کا لفظ اپنی بہت سی شعاعوں اور معانی کے ساتھ جلوہ گر ہے)

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ نے نبی کے حال پر توبہ نازل فرمائی یعنی رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی ﷺ کا ساتھ دیا۔ بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ نازل فرمائی۔ (یعنی اپنی خاص توجہ سے انہیں ثابت قدم رکھا) بے شک وہ ان پر شفقت کرنے والا

مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر بھی (توبہ نازل فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود کشادگی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کوئی پناہ نہیں سوا اسی کی طرف آنے کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر توبہ نازل فرمائی (یعنی خاص توجہ فرما کر ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی) تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ان آیات میں جن تین حضرات کی توبہ کا بیان ہے..... مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی مستند کتاب میں ان کی توبہ کا پورا واقعہ پڑھ لیں۔

### آیت ۱۲۶

أُولَٰئِكَ يَرْوُونَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

آزمائیں اس لئے آتی ہیں تاکہ بندوں کے دل نرم ہوں اور وہ توبہ اور نیکی کی طرف متوجہ ہوں مگر جن کے دلوں میں نفاق پوری طرح اتر چکا ہے ان کو بار بار کی آزمائشوں کے باوجود..... توبہ کی توفیق نہیں ملتی یہ حد درجہ شقاوت ہے۔

**ترجمہ** کیا وہ (منافقین) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورۃ یونس

کی آیات

۹۰ ۹۱ ۹۸ ۱۰۷

سورۃ ہود

کی آیات

۳ ۱۱ ۴۱ ۴۲ ۵۲ ۶۱ ۷۵ ۸۸ ۹۰ ۱۱۳

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة یونس

آیت ۹۰، ۹۱

وَجُوزْنَا بِبَنِي إِسْرَءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا حَتَّى إِذَا  
أَذْرَكُهُ الْغَرَقُ قَالَ أَمُنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ وَأَنَا مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ  
الَّذِينَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ

فرعون نے اپنے لشکر سمیت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا پیچھا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے پار فرمایا۔ مگر فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے وسط میں پہنچا تو پانی مل گیا اور وہ سب ڈوبنے لگے، اس وقت فرعون نے جان بچانے کے لئے ایمان کا اقرار کیا..... اسے فرمایا گیا کہ ساری عمر نافرمانی کرتا رہا اب عذاب دیکھ کر توبہ کرتا ہے، ایمان لاتا ہے۔ ایسا ایمان مقبول نہیں..... روح نکلتے وقت اور عذاب دیکھنے کے بعد جو ایمان لایا جائے اسے ایمان غرہ، ایمان باس اور ایمان یاس کہتے ہیں..... جو مقبول اور نافع نہیں.....

آیت ۹۸

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً آمَنْتْ فَفَتَفَعَلَهَا إِيْمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا  
عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ

عذاب الہی کی علامات ظاہر ہونے کے بعد کسی قوم کو ایسا ایمان لانے کی نوبت نہ آئی جو عذاب کو ٹال

دیتا..... مگر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم عذاب کی علامات دیکھ کر سچے دل سے ایمان لے آئی ان کا یہ ایمان قبول کر لیا گیا..... اور وہ عذاب الہی سے بچ گئے۔

**ترجمہ** سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان نفع نہ دیتا سوائے یونس (علیہ السلام) کی قوم کے کہ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔

**آیت ۱۰۷**

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُرِيدْ ذَاكَ يُخَيِّرْ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ  
يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اسے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں نال سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ جس پر اپنا فضل و رحمت فرمانا چاہے کسی کی طاقت نہیں کہ اسے محروم کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اور ان بندوں کے گناہ بھی بخش دیتا ہے اور مہربانی بھی فرماتا ہے۔  
”وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة ہود

آیت ۳

وَاِنْ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوْا اِلَيْهِ يُغْفِرْ لَكُمْ مَّا تَعْمَلُوْنَ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى  
وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝

استغفار اور توبہ کی دعوت..... اور استغفار اور توبہ کے فوائد۔

**ترجمہ** اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو (یعنی گناہوں کی بخشش کا سوال کرو) پھر اس کی طرف توبہ (یعنی رجوع) کرو تا کہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھا فائدہ پہنچائے اور جس نے بڑھ کر نیکی کی ہو، اس کو بڑھ کر بدلہ دے.....

استغفار کے چند فائدے بیان ہوئے مثلاً دنیا میں اطمینان اور قلبی سکون والی زندگی..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ پانا..... نیک اعمال کا قبول ہونا اور ان پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ملنا..... بے شک توبہ اور استغفار سے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ نعمتوں اور مقامات کی حفاظت ہوتی ہے۔

آیت ۱۱

اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَاَجْرٌ کَبِیْرٌ ۝

اللہ تعالیٰ کے جو بندے تکلیف اور مصیبت کے وقت صبر کرتے ہیں اور امن، خوشی اور راحت کے وقت شکر اور نیک اعمال بجالاتے ہیں..... وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت کا

انعام پاتے ہیں۔

تکلیف کے وقت صبر اور خوشحالی کے وقت نیک اعمال یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں۔

### آیت ۴۱

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ حَجَّرتُهَا وَمُرْسُهَا ۖ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کشتی پر سوار ہو جاؤ کچھ فکر مت کرو اس کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نام کی برکت سے ہے۔ ڈوبنے کا کوئی اندیشہ نہیں میرا رب مؤمنین کی کوتاہیوں کو معاف کرنے والا اور ان پر بہت مہربان ہے۔

”بِسْمِ اللّٰهِ حَجَّرتُهَا وَمُرْسُهَا ۖ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ“

کشتی وغیرہ پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ یا یہ آیت پڑھ لینی چاہئے۔

### آیت ۴۷

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي

أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

طوفان کے وقت حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ بھی..... میرے اہل میں سے ہے۔ اور میرے اہل کو بچانے کا آپ نے وعدہ فرمایا۔ اس پر حکم آیا کہ اے نوح! وہ آپ کے اہل و عیال میں شامل نہیں ہے جن کو ہم نے بچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے عمل خراب ہیں (کفر و شرک میں مبتلا ہے) آپ کو اس بارے میں سوال نہیں کرنا چاہئے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کا نپ اٹھے اور فوراً توبہ کی۔ (قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک مؤثر استغفار)

”رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ

مِنَ الْخَاسِرِينَ“

اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے سوال کروں اس چیز کا جو مجھے

معلوم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

آیت ۵۲

وَيَقُومِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ  
يُرِيذُكُمْ قُوَّةً إِلَى قَوْلِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مَجرِمِينَ ۝

استغفار کی دعوت اور اس کے بعض فوائد۔

توبہ استغفار کی برکت سے قحط دور ہوگا، وقت پر خوب بارشیں برسیں گی..... اور تمہاری قوت میں اضافہ ہوگا۔ مالی اور بدنی قوت، روحانی اور ایمانی قوت، مادی اور خاندانی قوت بڑھ جائے گی۔  
**ترجمہ** (حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا) اور اے قوم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور تم نافرمان ہو کر نہ پھر جاؤ۔

آیت ۶۱

وَالِی مَمْنُونٍ صَاحِبًا ۚ قَالَ یَقُومِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهُ ۚ هُوَ  
اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَغَمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوبُوْا اِلَیْهِ ۚ اِنَّ رَّبِّیْ  
قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کی دعوت دی۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا کر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور رجوع کے لئے بلایا اور ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت نزدیک ہے اور ہر بات خوب سنتا ہے اور جو توبہ و استغفار صدق دل سے کیا جائے اسے سن کر قبول فرماتا ہے۔  
**ترجمہ** اور ممنون کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا! اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے بنایا اور تمہیں اس میں

آباد کیا پس اس سے معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب نزدیک ہے قبول کرنے والا۔

### آیت ۷۵

إِنَّ إِلٰهَهُمْ لَحَلِيمٌ أَوَّْاهٌ مُّنِيبٌ ۝

**ترجمہ** بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بردبار، نرم دل اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے.....

آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات بیان فرمائی ہیں: الحلیم: بردبار..... بُر اسلوک کرنے والوں سے جلدی بدل نہ لینے والے..... ایذا پہنچانے والوں کی ایذا برداشت کرنے والے..... اپنی نافرمانی کرنے والوں سے درگزر کرنے والے  
اواہ..... اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ آہیں بھرنے والے  
منیب..... توبہ کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ رجوع کرنے والے.....

### آیت ۸۸

قَالَ يٰ قَوْمِ اَرَاۤءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّىْ وَرَزَقَنِىْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفْكُمْ اِلٰى مَا اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ۚ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ ۚ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِىْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَئِيسُ ۝

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہاری اصلاح چاہتا ہوں..... میرا اور کوئی مقصد نہیں باقی مجھے اس میں کامیابی ملتی ہے یا نہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے..... میں اسی کی توفیق سے دعوت دیتا ہوں، اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتا ہوں اور ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں..... انابت رجوع الی اللہ اور توبہ کو کہتے ہیں..... دین کے داعی کے لئے یہی صفات اور یہی سوچ لازمی ہے..... حضرت شعیب علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں..... اہل

دین اور اہل دعوت کے لئے بہت بڑی دعاء اور توفیق و توبہ کا خزانہ ہیں.....

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

**ترجمہ** اور مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور

اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں.....

**آیت ۹۰**

وَأَسْتَغْفِرُكَ رَبِّكُمْ ثُمَّ تُؤَيُّوهُ إِلَى اللَّهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو توبہ اور استغفار کی دعوت دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ”رحیم“ یعنی بہت مہربان اور ”ودود“ محبت فرمانے والا ہے۔ کیسا ہی بڑا اور پرانا مجرم جب سچے دل سے اس کی بارگاہ میں رجوع ہو کر معافی چاہے تو اپنی مہربانی سے معاف فرما دیتا ہے بلکہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔

**آیت ۱۱۲**

فَأَسْتَغْفِرْهُمْ كَمَا أُمِرْتُ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

آپ ﷺ اور وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر کے آپ کی محبت اختیار کی..... اللہ تعالیٰ کے دین، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے جمے رہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الرعد

کی آیات

۶ ۷ ۸

سورة الحجر

کی آیات

۲۹ ۵۰

سورة يوسف

کی آیات

۲۹ ۵۳ ۹۲ ۹۷ ۹۸

سورة ابراهيم

کی آیات

۱۰ ۳۶ ۴۱

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة یوسف

آیت ۲۹

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ۖ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝

عزیز مصر نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو ہی قصور وار ہے اپنے گناہ کی معافی مانگ۔

”وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ“

معافی مانگنے سے مراد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو یا حضرت یوسف علیہ السلام سے معافی مانگو.....

آیت ۵۳

وَمَا أُتْبِئِي نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ۖ إِلَّا مَرَحِمُ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

**ترجمہ** میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے، مگر جس پر میرا رب

مہربانی کرے بے شک میرا رب غفور رحیم ہے۔ بڑا بخشنے والا مہربان۔

یعنی انسان کا نفس عمومی طور پر اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد ہے جو نفس کو برائی سے روکتی ہے۔ میں نے بھی جو اپنی صفائی اور براءت بیان کی ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خصوصی توفیق اور فضل سے ہے۔ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ سے اشارہ کر دیا کہ نفس امارہ جب توبہ کر کے

”نفسِ لوامہ“ بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی پچھلی تقصیرات اور غلطیاں معاف فرما دیتا ہے بلکہ رفتہ رفتہ اپنی مہربانی سے اسے ”نفسِ مطمئنہ“ کے مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

### آیت ۹۲

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب اپنی غلطی اور ندامت کا اظہار کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں معاف فرما دیا۔ اور ان کے لئے استغفار فرمایا۔  
 ”لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“  
 آج تم پر کوئی الزام (پکڑ) نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ (حاضر جمع کے لئے استغفار کرنے کے قرآنی الفاظ)  
 ”يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“

### آیت ۹۷

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد محترم سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کی۔  
**ترجمہ** انہوں نے کہا اے ہمارے والد! گناہ بخشو! (یعنی ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے بے شک ہم ہی خطا کار تھے)  
 یعنی توجہ اور دعاء کر کے اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہ معاف کرائیے، ہم سے بڑی بھاری خطائیں ہوئی ہیں، مطلب یہ تھا کہ پہلے آپ معاف کر دیں، پھر صاف دل ہو کر بارگاہِ الہی میں ہماری مغفرت کی دعاء فرمائیے.....

معلوم ہوا کہ اپنے بڑوں اور اللہ تعالیٰ کے مقربین سے اپنے لئے استغفار کرانا چاہئے۔ مگر شرط یہ ہے

کہ اپنے گناہوں پر ندامت ہو اور خود بھی استغفار کرتے ہوں۔

آیت ۹۸

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے وعدہ فرمایا:

ترجمہ: کہا، میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے معافی مانگوں گا بے شک وہ غفور رحیم ہے۔

یعنی قبولیت کی گھڑی میں استغفار کروں گا، مراد اس سے جمعہ کی شب یا تہجد کا وقت تھا۔ معلوم ہوا کہ ان اوقات میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے استغفار کا اہتمام کرنا چاہئے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الرعد

آیت ۶

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثَلُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

یہ کافر ضد اور استہزاء میں کہتے ہیں کہ ہم ایمان نہیں لاتے ہم پر جلدی عذاب لے آؤ حالانکہ پہلی امتوں پر عذاب کے واقعات ان کے سامنے ہیں۔ ان پر بھی عذاب لانا کوئی مشکل نہیں مگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے گناہ اور جرائم معاف فرمانے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی شان مغفرت عذاب کو روکے ہوئے ہے۔ لیکن جب ظلم اور شرارتوں کا سلسلہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا بھی ہے۔

آیت ۲۷

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْوَلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

ہدایت اسے ملتی ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے..... ہدایت برائے اہل انابت  
ترجمہ اور کافر کہتے ہیں، اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری..... کہہ دیجئے! اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسے اپنے تک پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے.....

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنَاكَ فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا اُمَمٌ لِّتَتْلُوْا عَلَيْهِمُ الَّذِیْٓ اَوْحٰیْنَا اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ

مَتَابِ ۝

**ترجمہ** کہہ دیجئے وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے

اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

”هُوَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة ابراهيم

آیت ۱۰

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِى اللَّهِ شَكٌّ فَأَطِِرِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ  
مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُخْرِجَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ قَالُوا إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ  
أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأُنْزِلْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۝

اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتے ہیں تاکہ تمہیں مغفرت عطاء فرمائیں اور تمہیں دنیا کے اس عذاب سے بھی بچائیں جو کفر و شرارت پر قائم رہنے والوں پر نازل ہوتا ہے۔

**ترجمہ** ان کے رسولوں نے کہا، کیا تمہیں اللہ میں شک ہے، جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے کچھ گناہ بخشے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔

آیت ۳۶

رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ عَصَانِىْ فَاِنَّكَ  
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی۔ یا اللہ مجھے اور میری اولاد کو بتوں سے بچا لیجئے..... یہ بت اور صورتیاں بہت سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا سبب بنی ہیں۔ یا اللہ ان میں سے جو خالص توحید پر آگیا وہ میری جماعت میں شامل ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو آپ غفور رحیم ہیں۔ آپ اپنی بخشش اور مہربانی سے اسے توبہ کی توفیق دے سکتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

اپنے لئے، اپنے والدین اور تمام ایمان والوں کے لئے استغفار۔ (قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک جامع استغفار)

”رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ“

اے ہمارے رب..... مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو حساب قائم ہونے کے دن بخش دے۔

یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی۔ انہوں نے اپنے والد کے لئے بعد میں استغفار ترک فرما دیا تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الحجر

آیت ۴۹، ۵۰

يَبَيِّنُ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ

میرے بندوں کو اطلاع کر دیجئے کہ اگر تم میرے ہو جاؤ گے تو میں غفور رحیم ہوں بخشنے والا مہربان۔  
اور اگر میرے مخالف بنو گے تو میرا عذاب بڑا دردناک ہے۔  
بہت عظیم الشان بشارت ہے کہ گناہ گاروں کو اپنا بندہ قرار دے کر اپنی مغفرت اور رحمت کی بشارت  
دی تاکہ وہ سچی توبہ کر کے..... واقعی اللہ تعالیٰ کے بندے بن جائیں۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الاسراء

کی آیات

۳۳ ۳۵

سورة النحل

کی آیات

۱۱۹ ۱۱۵ ۱۱۰ ۱۸

سورة المريم

کی آیات

۶۰ ۴۷

سورة الكهف

کی آیات

۵۸ ۵۵

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة النحل

آیت ۱۸

وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

**ترجمہ** اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے بخشنے والا مہربان۔

یعنی تمہارے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود مغفرت و رحمت فرما کر تمہیں اپنی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان نعمتوں کا پورا شکر تو تم ادا کر ہی نہیں سکتے۔ لہذا شکر ادا کرنے میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرماتا ہے اور تھوڑے سے شکر پر بہت سا اجر عطا فرماتا ہے۔ یا یہ کہ جو شخص ناشکری سے توبہ کر کے شکر گزار بن جائے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و رحمت عطا فرماتے ہیں۔

آیت ۱۱۰

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر کفار نے شدید مظالم ڈھائے اور انہیں کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا۔ بعض مسلمانوں نے مجبور ہو کر صرف زبان سے کلمہ کفر کہہ لیا، اس کے بعد انہوں نے ہجرت کی، جہاد کیا اور بڑی استقامت کے ساتھ اسلام پر ٹٹے رہے، ان کے بارے میں فرمایا گیا اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ

پچھلی خطا معاف ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوئی۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت و جہاد اسباب مغفرت ہیں۔

**ترجمہ** پھر بے شک تیرا رب ان کے لئے جنہوں نے سخت آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کرتے رہے اور قائم رہے بے شک تیرا رب ان باتوں کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

### آیت ۱۱۵

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ نے تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ چیز بھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو پھر جو کوئی بھوک کے مارے مجبور ہو جائے نہ وہ باغی ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، بخشنے والا مہربان۔  
یعنی حقیقی مجبوری بھی اسباب مغفرت میں سے ہے۔

### آیت ۱۱۹

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

توبہ کے بارے میں کھلا اعلان، عظیم الشان فضل اور سخاوت۔  
**ترجمہ** پھر تیرا رب ان کے لئے جو جہالت (یعنی نادانی) سے برے کام کرتے رہے، پھر اس کے بعد انہوں نے توبہ کر لی اور سدھر گئے بے شک تیرا رب اس (توبہ) کے بعد یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔ ”لَغَفُورٌ رَحِيمٌ“

جہالت یعنی نادانی سے اس لئے فرمایا کہ..... انسان جو گناہ اور نافرمانی بھی کرتا ہے خواہ جان بوجھ کر کرے وہ فی الحقیقت بے عقل اور نادان بن کر رہی کرتا ہے۔ جب بندہ توبہ کر لے اور نیک اعمال میں لگ جائے تو اللہ تعالیٰ گذشتہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ کتنے ہی سخت گناہ کیوں نہ ہوں۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الاسراء (بنی اسرائیل)

آیت ۲۵

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۖ إِنَّ تَكُونُوا ضَالِّينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلَّهِ الْإِيبِينَ

غَفُورًا ۝

**ترجمہ** تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ (توبہ اور

رجوع) کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ ”فَإِنَّهُ كَانَ لِلَّهِ الْإِيبِينَ غَفُورًا“

یعنی والدین کی تعظیم، ان کی خدمت اور ان کے سامنے تواضع یہ سب کچھ دل سے ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے احوال جانتا ہے۔ اگر تم واقعی دل سے نیک اور سعادت مند ہوئے اور کبھی وقتی طور پر والدین کے معاملہ میں کچھ کمی کوتاہی ہو گئی، پھر اس پر توبہ اور رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ دل کی درستگی، دل کی اصلاح اور دل میں اچھی نیت یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں۔

آیت ۲۴

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۖ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ

بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝

**ترجمہ** ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے

ہیں اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بے

شک وہ حلیم و غفور ہے، تحمل والا، بخشنے والا۔

یعنی ایسی عظیم ذات کہ تمام مخلوقات جس کی تسبیح اور عبادت میں لگی ہوئی ہیں، تم اس کے لئے شریک ٹھہراتے ہو، اس کے لئے (نعوذ باللہ) اولاد ثابت کرتے ہو، یہ ایسی گستاخی تھی کہ تمہیں فوراً ہلاک کر دیا جاتا لیکن وہ ”حلیم“ ہے جلدی نہیں پکڑتا اور ”غفور“ ہے کہ توبہ کر لو تو معاف کر دیتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الكهف

آیت ۵۵

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ  
سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝

یہ کفار مکہ جو ایمان نہیں لارہے اور اپنے کفر سے توبہ استغفار نہیں کر رہے۔ یہ دراصل اپنے اوپر  
عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ ان پر بھی پہلی قوموں کی طرح عذاب آجائے۔ پھر ایسا ہی ہوا اور  
انہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر عذاب کا منظر دیکھ لیا۔

**ترجمہ** اور جب ان کے پاس ہدایت آئی تو انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے معافی مانگنے  
سے کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ انہیں پہلی امتوں کا سا معاملہ پیش آئے، یا عذاب  
ان کے سامنے آجائے۔

آیت ۵۸

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهم بِمَا كَسَبُوا الْعَجَلُ لَهُمُ الْعَذَابُ طَبَل  
لَّهُم مَّوْعِدًا ۖ لَنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْيِلًا ۝

اللہ تعالیٰ ”الغفور“ ہیں، بخشنے والے اور ”ذو الرحمة“ ہیں، رحمت و مہربانی فرمانے والے۔  
یعنی کفار و معاندین کے کرتوت تو ایسے ہیں کہ عذاب پہنچنے میں ذرا بھی تاخیر نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ کا تحمل  
اور مغفرت فوری عذاب نہیں آنے دیتے۔ وہ اپنی رحمت سے ایک خاص وقت تک ڈھیل دیتا ہے اور

سخت سے سخت مجرم کو بھی موقع دیتا ہے کہ وہ توبہ کر کے اپنے گناہ بخشوالے اور ایمان قبول کر کے رحمت کا مستحق بن جائے۔

**ترجمہ** اور تیرا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے اگر ان کے کئے پر انہیں پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی عذاب بھیج دیتا پر ان کے لئے ایک وقت مقرر ہے (تب) اس کے سوا کوئی پسند کی جگہ نہ پائیں گے۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة مسریم

آیت ۴۷

قَالَ سَلِّمْ عَلَيَّ ۖ سَأَسْتَغْفِرَ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ میں آپ کے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے..... پھر یہ وعدہ پورا فرمایا اور استغفار کیا مگر پھر جب معاملہ واضح ہو گیا تو ترک کر دیا۔

آیت ۶۰

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝

**ترجمہ** مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے پس وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا.....

یعنی توبہ کا دروازہ کسی مجرم کے لئے بند نہیں۔ یہ نمازوں کو ضائع کرنے والے اور شہوات میں پڑنے والے مجرم بھی اگر سچی توبہ کریں اور اعمال صالحہ کا راستہ اختیار کریں تو ان کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ توبہ کے بعد جو نیک اعمال کریں گے تو ان میں ان کے ساتھ سابقہ جرائم کی وجہ سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی..... یعنی توبہ کرنے والا بالکل ویسا ہے جیسا کہ گناہ نہ کرنے والا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورۃ الانبیاء

کی آیات

۸۸ ۸۷

سورۃ المؤمنون

کی آیات

۱۱۸ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹

سورۃ طہ

کی آیات

۳۳ ۸۲ ۷۳ ۴۰

سورۃ الحج

کی آیات

۶۰ ۵۰

کہ رمضان توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة ط

آیت ۴۰

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ  
عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ ۖ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ  
سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يٰمُوسَىٰ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ۔ اس میں فرمایا گیا ”وَقَتَلْتَ نَفْسًا“ اور آپ نے ایک شخص کو مار ڈالا..... ”فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ“ پھر ہم نے آپ کو غم سے نجات دی..... یعنی جب آپ کے ہاتھ سے ایک قبیلے مارا گیا تو آپ کو دو پریشانیوں ہو گئیں ایک یہ کہ..... اس قتل پر آخرت میں مواخذہ ہوگا، پکڑ ہوگی۔ اور دوسرا یہ کہ دنیا میں بھی اس پر گرفتاری ہوگی..... اللہ تعالیٰ نے دونوں غموں اور پریشانیوں سے نجات دی، اخروی پریشانی سے اس طرح کہ توبہ کی توفیق بخشی جو قبول ہو گئی اور دنیوی پریشانی سے اس طرح کہ فرعون کی مملکت سے نکال کر آزاد علاقے مدین پہنچا دیا.....

آیت ۷۳

إِنَّا أَمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ  
وَأَبْقَىٰ ۝

فرعون نے جب اپنے جادو گروں کو دھمکی دی کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا، لٹکا دوں گا تو انہوں نے کہا ہم ایسے صاف اور واضح دلائل دیکھ کر اب تیری خاطر کفر پر نہیں رہ سکتے، ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے

مقابلے میں تیری کوئی پروا نہیں..... تو جو کچھ کر سکتا ہے کر گزرتو زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہے کہ ہمیں قتل کر دے تو ہمیں اس کی فکر نہیں، ہم اب آخرت کی ہمیشہ کی زندگی اور کامیابی کو اپنا مقصد بنا چکے ہیں دنیا کے رنج و راحت کی کوئی فکر نہیں تمنا صرف یہ ہے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے خصوصاً وہ گناہ جو ہمیں تیرے خوف سے زبردستی کرنا پڑا، یعنی حق کا مفت بلہ جادو سے کیا..... ہمیں اپنے رب کی رضا اور مغفرت چاہئے۔

**ترجمہ** بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہ بخش دے اور جو تو نے ہم سے زبردستی جادو کرایا اور اللہ تعالیٰ بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے۔

## آیت ۸۲

وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝

اللہ تعالیٰ تو بہ کرنے والوں کے لئے ”عَفَّار“ ہے۔

**ترجمہ** بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر ہدایت پر قائم رہے۔

پچھلی آیت میں ان کا بیان تھا جو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانتے اور سرکشی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اب اس آیت میں ان کا بیان ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت نازل ہوتی ہے یعنی کتنا ہی بڑا مجرم ہو اگر سچے دل سے تائب ہو کر ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کر لے اور پھر موت تک اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بخشش اور رحمت کی کمی نہیں۔

## آیت ۱۲۳

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا بَعْدَ بُعْثِكُمْ لِبَعْضِ عَذَابٍ ۚ فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَن

اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَىٰ ۝

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔

**ترجمہ** پھر اس کے رب نے اسے نوازا دیا (یعنی اپنا قرب عطا فرمایا) پھر اس کی توبہ مقبول فرمائی اور رہنمائی فرمائی (کہ کس طرح توبہ پر قائم رہنا ہے)۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الانبياء

آیت ۸۷، ۸۸

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝  
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْعَمَّةِ ۖ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝

ان دو آیات میں حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کو بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر غصہ میں وہاں سے نکل گئے۔ ان کو اندازہ نہ تھا کہ اس پر ان کی پکڑ ہوگی۔ پھر جب مچھلی نے ان کو نگل لیا تو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید بیان کی اور اپنی خطا پر استغفار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے استغفار کو قبول فرمایا اور انہیں اس تنگی اور مصیبت سے نجات دی۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں، جب وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح اور استغفار کے الفاظ یہ تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

**ترجمہ** کوئی معبود (اور حاکم) نہیں سوائے تیرے، تو بے عیب ہے، بے شک میں تھا گناہگاروں میں سے۔

یہ ایسے جامع الفاظ ہیں کہ..... ان میں تہلیل بھی ہے، تسبیح بھی ہے اور استغفار بھی ہے۔ احادیث میں اس دعاء کی بہت فضیلت آئی ہے اور امت نے ہمیشہ پریشانیوں اور مصیبتوں میں اس کو مجرب پایا ہے۔ (یہ قرآن مجید کا بیان فرمودہ استغفار ہے اور اس میں اسم اعظم کی تاثیر ہے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الحج

آیت ۵۰

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

**ترجمہ** پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے مغفرت (یعنی بخشش) اور عزت کی روزی ہے۔

ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں۔

آیت ۶۰

ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ  
غَفُورٌ ۝

مظلوم اگر ظالم سے برابر کا بدلہ لے۔ پھر ظالم اس پر دوبارہ زیادتی کرنے آجائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس مظلوم کے ساتھ ہوگی۔ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں نے مشرکین مکہ کی ایذا کا بدلہ لیا پھر مشرکین مکہ دوبارہ زیادتی کرنے آگئے، احد اور احزاب میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے۔

”إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ“

یعنی اگر مسلمان برابر کا بدلہ لینے میں کوئی غلطی کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے، بخشنے والے ہیں۔ اور دوسرا اس میں یہ اشارہ ہے کہ بندوں کو بھی آپس میں اپنے ذاتی معاملات میں معافی اور درگزر کی صفت اپنانی چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة المؤمنون

آیت ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱

إِنَّهٗ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَبِيرٌ  
الرَّحِيمِ ۝

فَاتَّخَذُوا لَهُمْ سَخِرًا حَتَّىٰ آنَسُوا كُفْرَهُمْ ذُكِّرُوا وَلَٰكِنْ تَكُنُونَ ۝  
إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا ۖ إِنَّهُمْ هُمُ الْفَٰرِقُونَ ۝

دنیا میں استغفار کرنے والے مؤمنین کا عظیم الشان مقام، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کے سامنے ان کی تعریف فرمائیں گے اور ان کی کامیابی کا اعلان فرمائیں گے۔

**ترجمہ** میرے بندوں میں سے ایک گروہ تھا جو کہتے تھے، اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو بہت رحم کرنے والا ہے۔

پس تم (کافروں) نے ان کی ہنسی اڑائی، یہاں تک کہ ان کے پیچھے تم میری یاد بھول گئے اور تم ان سے ہنسی ہی کرتے رہے، آج میں نے انہیں ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی میں کامیاب۔

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ مقبول استغفار)

”رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَبِيرُ الرَّحِيمِينَ“

کفار اور منافقین دنیا میں خود کو مطمئن اور کامیاب سمجھتے ہیں۔ اور ان مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو

دعاء اور استغفار میں لگے رہتے ہیں۔



وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان سے مغفرت اور رحمت کا سوال کریں۔  
(استغفار کا تاکیدِ حکم)

**ترجمہ** اور کہو اے میرے رب! معاف کر اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔  
(قرآن مجید کا تلقین فرمودہ استغفار)

”رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ“



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة النور

کی آیات

۵ ۱۰ ۲۲ ۲۶ ۳۱ ۳۳ ۳۴

سورة الفرقان

کی آیات

۶ ۷ ۸

سورة الشعراء

کی آیات

۵۱ ۸۲ ۸۶

کہ رمضان توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة النور

آیت ۵

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

بدکاری کی جھوٹی تہمت لگانے والے فاسق ہیں، اور اب آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہیں ہوگی۔ یعنی وہ ایسے امانت دار شرفاء کی جماعت سے نکل گئے جن کی گواہی اسلامی عدالت میں قبول کی جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ کر لیں اور سدھر جائیں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ وہ انہیں بخش دے گا اور ان کا شمار فاسقوں، نافرمانوں میں نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ رحیم ہے کہ مہربانی فرما کر انہیں توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن آئندہ ان کی گواہی قبول ہوگی یا نہیں؟ اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

آیت ۱۰

وَأُولَٰئِكَ فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝

اگر خاوند اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس میں عام قانون سے الگ ایک قانون ہے جسے ”لعان“ کہتے ہیں۔ جس کی تفصیل اس آیت سے پچھلی دو آیات میں ہے۔ اس آیت میں یہ فرمایا گیا کہ..... لعان کا یہ حکم اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان تو ابیت اور حکمت کا مظہر ہے۔ اگر یہ حکم نہ ہوتا تو خاوند اور بیوی میں سے جھوٹے کا پردہ فاش ہو جاتا اور شرعی سزا بھی کسی فریق پر جاری ہوتی، لیکن رحمت الہی نے دونوں کو ڈھانپ لیا کہ جو سچا ہے وہ سزا سے بچ گیا اور جو جھوٹا ہے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور مہلت دی گئی کہ وہ اپنی زندگی میں سچی توبہ کر لے۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے ہیں۔

**ترجمہ** اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا، حکمت والا ہے (تو کیا کچھ نہ ہوتا)۔

**آیت ۲۲**

وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِيَ الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ  
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

حضرت سیدہ مطہرہ عائشہ صدیقہؓ پر نبیؐ پر تہمت لگانے والوں میں بعض مسلمان بھی نادانی سے شامل ہو گئے تھے۔ ان میں حضرت مسطحؓ بھی تھے۔ یہ مسکین تھے، مہاجر تھے اور بدری تھے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کے خالہ زاد بھائی یا بھانجے تھے۔ اس واقعہ سے پہلے حضرت صدیق اکبرؓ ان کی مالی امداد فرمایا کرتے تھے۔ واقعہ انک کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے قسم کھائی کہ آئندہ مسطح کی امداد نہیں کروں گا۔ اسی طرح بعض دوسرے مالدار صحابہ نے بھی قسم کھائی کہ تہمت میں حصہ لینے والوں کو کبھی صدقہ، خیرات نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی، یعنی تم میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی مقام اور مالی وسعت عطا فرمائی ہے انہیں لائق نہیں کہ ایسی قسمیں کھائیں، ان کا ظرف بہت بڑا اور ان کے اخلاق بہت بلند ہونے چاہئیں۔ بہادری تو یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا جائے، محتاج رشتہ داروں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں پر خرچ نہ کرنے کی قسم کھانا بزرگوں اور بہادروں کا کام نہیں۔ تمہاری شان یہ ہونی چاہیے کہ غلطی کرنے والوں کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت اور معافی عطا فرمائے گا۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے؟ اس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا:

اے میرے رب! میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرمائیں۔ پھر اپنی قسم کا کفارہ دیا اور کہا:

اب میں کبھی خرچہ بند نہیں کروں گا۔ چنانچہ امداد جاری فرمادی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ پہلے سے دگنی کردی۔

دوسروں کو معاف کرنا اسباب مغفرت میں سے ہے۔ معاف کرو، معافی پاؤ۔

”وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ“

آیت ۲۶

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ

لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

پاک اور باکر دار لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو گندے لوگ ان پر کرتے ہیں۔ اور ان گندے لوگوں کی باتوں اور تہمتوں پر صبر کرنے کی وجہ سے پاک لوگوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جو ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں عزت والی روزی مقرر فرمادی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت پر شکر اداء کرتی تھیں.....

فرمایا:

”خُلِقْتُ طَيِّبَةً وَوُعِدْتُ مَغْفِرَةً وَرِزْقًا كَرِيْمًا“

کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ”طیبہ“ یعنی پاکیزہ فرمایا، اور ان کے لئے مغفرت اور عزت والی روزی کا وعدہ فرمایا۔

**ترجمہ** ناپاک عورتیں، ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد، ناپاک عورتوں کے لیے

ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں، وہ

لوگ صاف ہیں ان باتوں سے جو یہ (گندے لوگ ان کے بارے میں) کہتے ہیں، ان کے

لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

آیت ۳۱

آیت ۳۳

وَلَيْسْتَغْفِرَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ لَا يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۚ

وَأَتَوْهُمْ مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي أَنشَأَهُمْ وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيَّتَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنِ ارْدُنْ  
تَحْصَنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَن يُكْرِهْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مَنَّ بَعْدَ  
إِكْرَاهِهِمْ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

جاہلیت میں بعض لوگ اپنی باندیوں سے بدکاری کا پیشہ کراتے تھے۔ رئیس المنافقین ابن ابی کے پاس بھی کئی باندیاں تھیں جن سے بدکاری کرا کر پیسہ کماتا تھا۔ ان میں سے بعض باندیاں مسلمان ہو گئیں تو انہوں نے یہ گناہ کرنے سے انکار کیا۔ اس پر وہ ملعون ان پر تشدد کر کے انہیں مجبور کرتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ کام تو ویسے ہی حرام اور ناجائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی ناپاک اور حرام ہے۔ لیکن جب باندیاں بھی نہ چاہیں اور انہیں مال کی خاطر اس پر مجبور کیا جائے تو اس گناہ کی شدت، سزا اور شامت اور بڑھ جاتی ہے۔ لیکن وہ مجبور مسلمان باندیاں جن کو ظلم و تشدد کے ساتھ اس کام پر مجبور کیا جاتا ہے ان کے لیے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔  
(حقیقی مجبوری اور بے بسی اسباب مغفرت میں سے ہے)۔

آیت ۶۲

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ  
يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذَنْ لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ  
لَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

حقیقی ایمان والے وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب کسی اجتماع کام میں شریک ہوں مثلاً جہاد، جمعہ، عیدین، مشورہ وغیرہ..... تو آپ ﷺ کی اجازت کے بغیر اٹھ کر نہ جائیں۔ ان میں سے جو کسی عذر کی وجہ سے اجازت مانگتے ہیں وہ ایمان والے ہیں..... اور آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ جس کو مناسب سمجھیں رخصت اور اجازت مرحمت فرمائیں..... اور آپ ﷺ جس کو چھٹی یا رخصت دیں اس

کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، بخشنے والا مہربان۔

اجتماعی کام اور آپ ﷺ کی صحبت سے محرومی..... خواہ کسی عذر کی وجہ سے ہو ایک نقصان ہے۔

آپ ﷺ ان کے لئے استغفار فرمائیں گے تو اس کی برکت سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے گی۔

استغفار کا ایک ثمرہ اور فائدہ یہ معلوم ہوا کہ اس کی برکت سے بڑے نقصانات کی تلافی ہو جاتی ہے۔





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الفرقان

آیت ۶

قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

کافر کہتے ہیں کہ قرآن مجید (نعوذ باللہ) ایک گھڑی ہوئی کتاب ہے، جس میں سوائے پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں، اس آیت مبارکہ میں انہیں جواب دیا گیا کہ یہ کتاب اس اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے جو آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں اور خفیہ حقائق کو جانتا ہے، وہ غفور اور رحیم ہے اور یہ اس کی مغفرت اور رحمت کا فیض ہے کہ ایسی عظیم الشان، رہنما کتاب نازل فرمائی ہے، جس میں علم، عمل اور کامیابی کا ہر راز موجود ہے جو بھی اس کتاب میں غور کرے گا وہ سمجھ لے گا کہ یہ کتاب کسی انسان کی تیار کردہ نہیں ہو سکتی۔ پھر جو اتنی روشن دلیلیں دیکھ کر انکار کرتے ہیں ان کو اکثر فوراً سزا نہیں دیتا وہ غفور رحیم ہے۔

آیت ۷۰

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۖ

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

پچھلی آیت میں تین بڑے گناہوں اور ان کی سزا کا تذکرہ ہے:

❶ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود بنانا.....

❷ کسی کو ناحق قتل کرنا.....

زنا کرنا.....

جوان تینوں میں مبتلا ہو گا وہ جہنم کی سخت آگ میں دگنا عذاب جھیلے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہوتا رہے گا..... اس آیت میں فرمایا۔

**ترجمہ** مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے سوان کو بدل دے گا، اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی سچی توبہ سے یہ تینوں گناہ معاف ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں کی توفیق ملے گی اور مسلسل توبہ کی برکت سے ان کے گناہوں کے برابر ان کو نیکیاں عطا فرمادی جائیں گی۔  
سبحان اللہ! کتنا بڑا احسان اور کتنی عظیم سخاوت اور مغفرت ہے۔

**آیت ۷**

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝

پچھلی آیت میں ان کافروں کی توبہ کا تذکرہ تھا جو ایمان لے آئیں، اس آیت میں ان مسلمانوں کا تذکرہ ہے جن سے حالت اسلام میں گناہ ہو جائیں وہ بھی جب توبہ کرے یعنی پھر برے کام سے تو اللہ کے یہاں جگہ پائے۔

**ترجمہ** اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کئے تو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔  
یعنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت میں جگہ پاتا ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الشعراء

آیت ۵۱

إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَتَنَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

مغفرت اتنی بڑی نعمت ہے کہ..... اس کی خاطر ہر قربانی حاضر ہے۔ فرعون کے حب دو گروں نے جب ایمان کا اعلان کیا تو فرعون نے انہیں مارنے، کاٹنے اور لڑکانے کی دھمکیاں دیں۔ انہوں نے کہا: موت اور سب قبول ہے تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت مل جائے۔

**ترجمہ** (وہ جادوگر بولے) ہم اس بات کی طمع (یعنی غرض) رکھتے ہیں، ہمارا رب ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ اس لئے کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے ہیں۔

(یعنی فرعون کے سامنے بھرے مجمع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر سب سے پہلے ہم نے ایمان قبول کیا)

آیت ۸۲

وَالَّذِي أَظْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان کہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی طمع رکھتا ہوں۔

**ترجمہ** اور وہ (اللہ) کہ مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخش دے۔

یعنی کسی معاملہ بھول، چوک یا اپنے درجہ کے موافق خطا، و تقصیر ہو جائے تو اسی کی مہربانی سے معافی

کی توقع ہو سکتی ہے، کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔

آیت ۸۶

وَاعْفِرْ لِأَنِّي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے مغفرت مانگی..... بعد میں اس کی ممانعت ہو گئی تو یہ دعاء ترک فرمادی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة القصص

کی آیات

۶۷ ۶۸

سورة النمل

کی آیات

۳۶ ۳۷ ۱۱

سورة الروم

کی آیات

۳۱ ۳۲

سورة العنكبوت

کی آیات

۷

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة النمل

آیت ۱۱

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

پچھلی آیت میں فرمایا کہ اے موسیٰ آپ نہ ڈریں۔ کیونکہ میرے حضور میں رسول نہیں ڈرا کرتے..... یعنی میرے ہاں تو صرف ظالموں کو ڈرنا چاہئے اور آپ رسول ہیں آپ کیوں ڈریں۔ اس آیت میں سمجھایا کہ ظالم بھی اگر توبہ کر لیں تو ان کے لئے ہماری مغفرت و رحمت کا دروازہ کھلا ہے..... پھر ان کو بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

**ترجمہ** مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اے نیکوں سے بدل دیا ہو تو میں بخشنے والا

مہربان ہوں۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچ کر خوف اور خطرہ صرف ان کو ہونا چاہئے جو کوئی زیادتی اور گناہ کر کے آئے ہوں۔ لیکن اگر وہ بھی برائی کے بعد سچی توبہ کر لے اور نیکیاں کر کے برائی کے اثر کو مٹا دے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمانے والا ہے۔

آیت ۴۴

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا قَالَتْ إِنَّهُ

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۖ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمِينَ ۖ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ملکہ بلقیس کی توبہ۔

”رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“

**ترجمہ** کہنے لگی اے میرے رب میں نے (کفر و شرک کر کے) اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور

میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہوئی، جو سارے جہاں کا رب ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک جگہ تشریف فرما تھے، راستہ میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا یہ چمکدار شیشہ دور سے یوں نظر آتا تھا جیسے پانی لہرا رہا ہو، اور ممکن ہے کہ شیشے کے نیچے واقعی پانی ہو۔ ملکہ بلقیس وہاں پہنچی تو اس نے پانی سمجھ کر پنڈ لیاں کھول لیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شیشے کا فرش ہے پانی نہیں۔ بلقیس کو اپنی عقل کا قصور اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی عقل کا کمال معلوم ہوا۔ وہ جان گئی کہ دین کے معاملہ میں بھی جو یہ سمجھے ہیں وہی صحیح ہوگا۔ گویا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو متنبہ فرمایا کہ سورج اور ستاروں کی چمک دیکھ کر ان کو خدا سمجھ لینا ایسا ہی دھوکہ ہے، جیسے آدمی شیشہ کی چمک دیکھ کر پانی کا گمان کر لے۔

آیت ۴۶

قَالَ یَقَوْمِ لِمَ تَسْتَغْفِرُونَ بِالْسَّبِیْئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

تُرْحَمُونَ ○

حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو استغفار کی طرف بلایا۔

**ترجمہ** (حضرت صالح علیہ السلام نے) کہا اے میری قوم بھلائی سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے (یعنی گناہوں کی معافی اور بخشش کیوں نہیں مانگتے) تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو بہت سمجھایا اور وہ نہ مانی تو آپ نے ان کو عذاب سے ڈرایا۔ وہ ضد میں آ کر کہنے لگے کہ اگر آپ سچے ہیں تو جلدی عذاب لے آئیں۔ اس پر

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایمان اور توبہ کی بھلائی پر تو آئے نہیں النابرائی یعنی عذاب کو جسلدی مانگ رہے ہو، عذاب آیا تو تمہارا کچھ بھی نہ بچے گا، ابھی موقع ہے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت و حفاظت میں آ جاؤ..... شمر استغفار، رحمت الہی ”لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ“





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة القصص

آیت ۱۶

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استغفار

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دیجئے دراصل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک ظالم قبطی کو گھونسا مارا تھا، جس سے وہ مر گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اندازہ نہیں تھا کہ ایک گھونسے سے وہ مر جائے گا..... اس پر بہت نادم ہوئے کہ بے قصور خون ہو گیا..... حالانکہ وہ قبطی کافر، حربی تھا، ظالم تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نیت بھی قتل کرنے کی نہیں صرف تنبیہ کی تھی..... مگر پھر بھی سخت پریشان اور نادم ہوئے اور سمجھے کہ اس میں کسی درجہ تک شیطان کا دخل ہے، انبیاء علیہم السلام کی فطرت ایسی پاک و صاف ہوتی ہے کہ نبوت ملنے سے پیشتر ہی وہ اپنے ذرہ ذرہ عمل کا محاسبہ کرتے ہیں، اور ادنیٰ سی لغزش یا خطائے اجتہادی پر بھی حق تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگتے ہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنی تقصیرات کا اعتراف کر کے معافی چاہی جو دے دی گئی۔

**ترجمہ** کہا اے میرے رب: بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے پھر اے

بخش دیا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے.....

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝

**ترجمہ** پھر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے سو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہوگا..... یعنی آخرت کی کامیابی صرف ایمان اور عمل صالح سے ہے، اب بھی جو کوئی کفر و شرک سے توبہ کر کے ایمان لایا اور نیکی اختیار کی، اللہ تعالیٰ اسکی پہلی خطائیں معاف فرما کر اسے کامیابی عطا فرما دیں گے.....

اللہ تعالیٰ کے شہنشاہانہ کلام میں ”عسیٰ“، امید کا لفظ یقین کے معنی میں ہوتا ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة العنكبوت

آیت ۷

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ  
الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

**ترجمہ** اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے گناہوں کو ان پر سے اتار دیں گے  
اور انہیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے.....

پچھلی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز، غنی اور بے پروا ہے..... اس  
آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ غنی اور بے نیاز ہونے کے باوجود اپنی رحمت اور مہربانی سے تمہاری محنتوں کی  
قدر فرماتا، انہیں قبول فرماتا ہے اور ان پر تمہیں معافی، مغفرت اور انعام عطا فرماتا ہے..... آخرت  
میں ایمان کی برکت سے نیکیاں ملیں گی اور برائیاں معاف ہوں گی..... ایمان اور اعمال صالحہ سبب مغفرت  
و کفارہ ہیں.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الروم

آیت ۳۱

مُذِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اہل اسلام کیلئے غلبہ حاصل کرنے کے اصول ارشاد فرمائے..... ان میں سے ایک اصول تو بہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہنا ہے.....

**ترجمہ** اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ.....

آیت ۳۳

وَإِذَا مَسَّ النَّاسُ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا آذَاهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشِيرُ كُونَ ۝

بعض لوگوں کا ”رجوع الی اللہ“ صرف مصیبت کے وقت ہوتا ہے، جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو دوبارہ کفر و شرک میں جا پڑتے ہیں.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الاحزاب

کی آیات

۵ ۳۳ ۳۵ ۵۰ ۵۹ ۷۰ ۷۱ ۷۳

سورة فاطر

کی آیات

۷ ۲۸ ۲۹ ۳۳ ۴۱

سورة لقمان

کی آیات

۱۵

سورة سبا

کی آیات

۲ ۴ ۹ ۱۵

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة لقمان

آیت ۱۵

وَإِنْ جَاهَدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي  
الدُّنْيَا مَعْرُوفَانِ ۚ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت.....

وَ اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ

اُن لوگوں کی راہ چلو جو میری طرف رجوع رہتے ہیں..... انابت میں تو بہ بھی شامل ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الاحزاب

آیت ۵

أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

**ترجمہ** انہیں ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارو، اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی پورا انصاف ہے پس اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تمہیں اس میں بھول چوک ہو جائے تو تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن وہ جو تم دل کے ارادہ سے کرو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.....

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور انصاف کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت اس کے حقیقی باپ کی طرف کی جائے، اگر کسی نے کسی کو ”لے پالک“، یعنی منہ بولا بیٹا بنالیا تو شرعی احکام میں وہ اس کا باپ نہیں بن گیا..... اور اگر باپ معلوم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں ان کو انہی القاب سے یاد کرو..... ہاں اگر بھول کر یا نادانستہ اگر کسی کی نسبت اس حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کر دی تو وہ معاف ہے، بھول چوک کا گناہ کسی چیز میں نہیں، ہاں جان بوجھ کر غلطی کا گناہ ہے..... اس میں بھی اللہ تعالیٰ چاہے تو بخش دے..... اور یہ حکم نازل ہونے سے پہلے جو غلطی کی وہ بھی معاف ہے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے.....

لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنْفِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

اپنے وعدوں کو سچا کرنے والے مؤمنین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے گا اور منافقین کو اگر چاہے تو سزا دے اور چاہے تو معاف فرمائے اور توبہ کی توفیق دے اس کی مہربانی سے کچھ بعید نہیں إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.....

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ  
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ  
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ  
وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

**ترجمہ** بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور اللہ عاجب نسی کرنے والے مردوں اور عاجب نسی کرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ دار مردوں اور روزہ دار عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے..... (آیت مبارکہ میں اسباب مغفرت کا بیان ہے)



## آیت ۵۰

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي أَتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ حَتَّىٰ  
 أَقَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَدَنُكَ عَمَّتِكَ وَبَدَنُ خَالِكَ وَبَدَنُ خَلَّتِكَ الَّتِي  
 هَاجَرَ مَعَكَ ۚ وَأَمْرًا ذُو مُمْنَةٍ إِنْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ  
 يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي  
 أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

رَحِيمًا

**ترجمہ** اور ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور باندیوں کے بارے  
 میں مقرر کیا ہے تاکہ آپ پر کوئی دقت نہ رہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.....

## آیت ۵۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ  
 جَلَابِئِسِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

**ترجمہ** اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ لٹکالیں اپنے اوپر  
 تھوڑی سی اپنی چادریں (یعنی چہرے ڈھانپ لیا کریں) یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی  
 جائیں، پھر نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے.....

یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپا لیا کریں..... روایات میں ہے کہ اس آیت کے  
 نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے  
 لئے کھلی رہتی تھی..... پردہ کو اس بات کی علامت قرار دیا گیا کہ یہ آزاد مسلمان عورت ہے باندی نہیں، یہ  
 صاحب عزت، نیک بخت ہے، بد ذات نہیں.....

”وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا“

اللہ تعالیٰ بخشنے والے ہیں، جو ماضی میں اس بارے میں غلطی ہوگئی یا پردے کے مکمل اہتمام کے باوجود جو کمی رہ جائے اسے معاف فرمانے والے ہیں اور رحیم ہیں کہ مسلمان عورتوں کو اپنی رحمت اور مہربانی سے حفاظت کا ایسا بہترین انتظام پردے کی صورت میں عطا فرمایا.....

آیت ۷۰، ۷۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

يُضْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

عَظِيمًا

**ترجمہ** اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو تا کہ وہ تمہارے اعمال کو درست کرے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی.....

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور زبان سے سیدھی، سچی، درست اور پرکھی بات کہے اس کو مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں..... تقویٰ اور زبان کی اصلاح یہ اسباب مغفرت میں سے ہیں.....

آیت ۷۳

لِيَعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک امانت عطا فرمائی..... ایمان اور احکام الہی..... یعنی اس کی امانت، پس جنہوں نے اس امانت کی مکمل حفاظت کی اور اسے ٹھیک طریقے سے اٹھایا ان کے لئے توبہ یعنی اللہ تعالیٰ

کی خاص توجہ اور مہربانی کا انعام ہے..... اور جنہوں نے امانت کی حفاظت کی مگر ان سے اس کے اٹھانے میں کچھ کوتاہی رہ گئی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہے اور جنہوں نے غفلت، ضد اور شرارت سے اس امانت کو ضائع کر دیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے.....

**ترجمہ** ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی، پھر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھا لیا، بیشک بڑا ظالم، بڑا نادان تھا..... تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی فرمائے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة سبا

آیت ۲

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا  
وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝

**ترجمہ** وہ (اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم والا بخشنے والا ہے..... یعنی آسمان و زمین میں سے مخلوقات، اعمال اور احکامات کے آنے جانے کا ایک سلسلہ جاری ہے..... اللہ تعالیٰ کو ان سب کا علم ہے..... جو چیزیں زمین میں جاتی ہیں مثلاً بارش کا پانی، مردہ لاشیں، کھیتی کے بیج وغیرہ اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے مثلاً سبزہ، درخت، معدنیات وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف سے آتا ہے مثلاً بارش، وحی، فرشتے، تقدیر، احکامات وغیرہ اور جو کچھ آسمان کی طرف چڑھتا ہے مثلاً: ارواح، دعائیں، اعمال، فرشتے وغیرہ..... یہ سارا نظام اللہ تعالیٰ کی مغفرت، بخشش اور رحمت سے چل رہا ہے وہ اپنے ان اولیاء کے لئے غفور اور رحیم ہے جو زمین پر بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندہ رکھتے ہیں اور آسمان سے آنے والے احکامات کو اپناتے ہیں اور ان کے اچھے اعمال آسمانوں پر چڑھتے ہیں..... (واللہ اعلم بالصواب)

آیت ۳

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

کافر کہتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی، کہہ دیجئے کہ میرے رب کی قسم قیامت ضرور آئے گی تاکہ

انصاف ہو جائے اور لوگوں کو انکی نیکی اور بدی کا پھل مل جائے پس جو شخص ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کو مغفرت اور عزت والی روزی ملے گی اور جنہوں نے کفر کے لئے بھاگ دوڑ اور محنت کی ان کو دردناک عذاب ملے گا.....

**ترجمہ** (قیامت ضرور آئے گی) تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے انہیں کیلئے مغفرت اور عزت والا رزق ہے.....  
(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

### آیت ۹

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ نَسْأًا  
نُخْسِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطُ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ  
عَبْدٍ مُّذْنِبٍ ۝

اہل انابت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے بندے ہی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو سمجھتے ہیں اور ان نشانیوں سے دنیا کے فانی ہونے اور آخرت کے لازمی ہونے کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں  
**ترجمہ** کیا وہ آسمان اور زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے آگے اور پیچھے ہے اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا دیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں۔

### آیت ۱۵

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتْنِي عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ  
وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝

**ترجمہ** بے شک قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں نشانی تھی (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قدرت

کی نشانی، کہ جسے دیکھ کر وہ ایمان لاتے اور شکر کرتے) دائیں بائیں  
دو باغ اپنے رب کی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو..... عمدہ شہر رہنے کو اور رب غفور یعنی بخشنے  
والا رب..... (مگر انہوں نے نصیحت نہ مانی اور شکر گزاری اختیار نہ کی تو ان پر عذاب آ گیا اور تمام نعمتیں  
زائل ہو گئیں۔

رب غفور بخشنے والا رب فرما کر اشارہ دیا کہ اگر تم ایمان لاؤ گے اور شکر گزاری اختیار کرو گے تو پھر  
جو کوتاہیاں تم سے ہو جائیں گی، انکی معافی کا نظام موجود ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا دروازہ  
ہر وقت کھلا رہتا ہے..... اللہ تعالیٰ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایسا سخت نہیں پکڑتا بلکہ اپنی مہربانی سے  
معاف فرماتا ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة فاطر

آیت ۷

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

قیامت ضرور آئی ہے، دنیا کے فانی عیش و آرام کے دھوکے میں نہ پڑو اور بڑے دھوکے باز یعنی شیطان کے فریب میں نہ آؤ وہ تمہارا دشمن ہے، تم بھی اس سے دشمنی کرو وہ تو اپنے ماننے والوں کو جہنم میں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے.....

پس جو شیطان کی موافقت کریں گے ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو اس کی مخالفت کر کے ایمان اور اعمال صالحہ کو اپنائیں گے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے.....

**ترجمہ** جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے.....

(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

آیت ۲۸

وَمِنَ النَّاسِ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ ۖ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ  
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝

**ترجمہ** اور اسی طرح آدمیوں اور زمین پر چلنے والے جانوروں اور چوپایوں کے بھی مختلف

رنگ ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں..... بیشک اللہ تعالیٰ عزیز یعنی غالب اور غفور یعنی بخشنے والا ہے

یعنی انسانوں میں سب اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا علم اور سمجھ والوں کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی دو طرح ہے وہ عزیز یعنی زبردست بھی ہے کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی کہ گناہ گار کو بخشے..... پس بندے کو اللہ تعالیٰ کا ڈر بھی ہو اور اللہ تعالیٰ سے امید بھی.....

### آیت ۳۰

لِيُؤْفِقَهُمْ أَجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کے احکامات کو مانتے ہیں، اس کی کتاب کو یقین اور عقیدت سے پڑھتے ہیں اور اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھلم کھلا اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں تو حقیقت میں یہ لوگ ایک ایسی تجارت کر رہے ہیں جس میں نقصان اور خسارے کا امکان ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ شکور یعنی قدردان ہے جو ان کے اعمال کو قبول فرماتا ہے اور غفور ہے کہ بہت سے گناہ معاف فرماتا ہے اور تھوڑے اعمال پر بھی بطور بخشش زیادہ اجر عطا فرماتا ہے.....

**ترجمہ** تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بدلے پورے دے اور زیادہ دے اپنے فضل سے بیشک وہ غفور یعنی بخشنے والا، شکور یعنی قدردان ہے.....

### آیت ۳۳

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝

اہل جنت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے.....

**ترجمہ** اور کہیں گے شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا بیشک ہمارا رب غفور یعنی



بخشنے والا شکور یعنی قدردان ہے.....

یعنی ہم سے دنیا کا اور حشر کا غم دور فرمایا اور ہمارے گناہوں کو بخشا اور ہمارے اعمال کی قدر فرما کر انہیں قبولیت عطا فرمائی..... اہل جنت دیکھ لیں گے کہ گناہ معاف ہو چکے اور اعمال قبول کر لئے گئے تو بے ساختہ کہیں گے کہ یقیناً ہمارا رب غفور ہے، شکور ہے.....

### آیت ۴۱

إِنَّ اللَّهَ يُنْسِكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ  
مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اتنے بڑے آسمان اور اتنی بھاری زمین سب اپنی اپنی جگہ، اپنے مقرر کردہ مراکز اور مقام پر قائم ہیں..... اگر یہ چیزیں اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کس میں طاقت ہے کہ ان کو قابو کر سکے، اللہ تعالیٰ کی اتنی عظیم قدرت دیکھ کر بھی بہت سے لوگ کفر و شرک کا جرم کرتے ہیں..... اس جرم کا تقاضا تو یہ تھا کہ زمین و آسمان کا سارا نظام تباہ و برباد کر دیا جاتا..... مگر اللہ تعالیٰ حلیم اور غفور ہیں..... ان کے تحمل کی وجہ سے سارا نظام تھما ہوا ہے اور انکی بخشش کی وجہ سے آباد ہے، اگر ہر گناہ پر پکڑیں تو دنیا ویران ہو جائے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الصافات

کی آیات

۱۳۳ ۱۳۲

سورة الزمر

کی آیات

۵ ۸ ۱۲ ۲۳ ۳۳ ۳۵ ۵۲ ۵۳

سورة يسين

کی آیات

۱۱ ۳۶ ۴۲

سورة ص

کی آیات

۲۳ ۳۵ ۳۳ ۳۵ ۳۳

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة یسین

آیت ۱۱

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝

**ترجمہ** بے شک (اے نبی) آپ اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے، بس خوشخبری دیں اس کو معافی کی اور عزت والے ثواب کی.....  
(قرآن مجید کو ماننا اور اللہ تعالیٰ سے بن دیکھے ڈرنا یہ سب اسباب مغفرت میں سے ہے)

آیت ۲۶، ۲۷

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ يَلَيْتُ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝  
بِمَا غَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝

وہ صالح مرد جو اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے دوڑتا ہوا آیا کہ اے میری قوم! رسولوں کی بات مانو اور انہیں نہ جھٹلاؤ..... قوم نے اس کی بات نہ سنی بلکہ اسے بے دردی سے قتل کر دیا، جیسے ہی اس کو شہید کیا گیا حکم آیا کہ فوراً جنت میں داخل ہو جاؤ.....

جیسا کہ احادیث میں آیا ہے شہداء کی ارواح قیامت سے پہلے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہیں..... جنت میں پہنچ کر اس نے اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح سے گناہوں کو معاف فرما

دیا اور کس طرح سے ایسا اکرام و اعزاز عطا فرمایا تو کہنے لگا! ہائے میری قوم کو میرا یہ حال معلوم ہو جائے تو وہ سب ایمان لے آئیں.....

**ترجمہ** (اس سے) کہا گیا جنت میں داخل ہو جا اس نے کہا اے کاش: میری قوم بھی جان لیتی کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں کر دیا.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الصافات

آیت ۱۳۳، ۱۳۴

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ○

لَلْبَيْتِ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اگر وہ کثرت سے تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک اس کے پیٹ سے نہ نکل پاتے..... حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح میں استغفار بھی تھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

**ترجمہ** پس اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھا تو وہ اس کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة ص

آیت ۲۳، ۲۵

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعَجْتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي  
بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۖ وَظَنَّ دَاوُدُ  
أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝  
فَعَفَوْنَا لَهُ ذَلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَّآبٍ ۝

حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایک مقدمہ آیا، آپ نے اس کا فیصلہ فرمادیا اور اسی وقت آپ کو خیال آیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے تنبیہ ہے چنانچہ فوراً استغفار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے سجدہ میں گر پڑے..... اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو معافی عطا فرمادی.....

**ترجمہ** اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے پس وہ معافی مانگنے لگے اپنے رب سے اور سجدہ میں گر پڑے اور توبہ کی..... پھر ہم نے ان کو وہ بات معاف کر دی اور ان کے لئے ہمارے ہاں مرتبہ اور اچھا ٹھکانہ ہے.....

آیت ۳۳

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ ۖ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝

**ترجمہ** اور ہم نے سلیمان کو آزمایا تھا اور اس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر وہ (توبہ کرتے

ہوئے) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار قسم کھائی کہ آج رات اپنی سب بیویوں کے پاس جائیں گے اور پھر ہر بیوی ایک بیٹا بنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا..... اس موقع پر انہوں نے ”ان شاء اللہ“ نہ کہا اس پر یہ آزمائش آئی کہ کسی بیوی نے بچہ نہ جنا صرف ایک بیوی نے ایک ادھورا دھڑ جنا یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے اور ”ان شاء اللہ“ نہ کہنے پر استغفار کیا..... بلند اور قریبی مقام والوں کو ایسی چھوٹی بات پر بھی تنبیہ کی جاتی ہے.....

### آیت ۳۵

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

**ترجمہ** (حضرت سلیمان علیہ السلام نے) کہا! اے میرے رب مجھے معاف کر دیجئے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرمائے کہ میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو بیشک آپ بڑے عنایت کرنے والے ہیں.....

حضرات انبیاء علیہم السلام کا اس قدر استغفار کرنا، استغفار کی اہمیت سمجھنے کے لئے کافی ہے اور یہ کہ اپنی دعا اور حاجت مانگنے سے پہلے استغفار کرنا اس دعا کی قبولیت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے.....

### آیت ۴۴

وَحُذِّبِيكَ ضِعْفًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُثْ ۖ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۖ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

أَوَّابٌ ۝

**ترجمہ** اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو کا ٹھالے کر مار لے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو بلے شک ہم نے ایوب کو برداشت کرنے والا پایا وہ بڑے اچھے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے.....

حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری کی حالت میں کسی بات پر ناراض ہو کر قسم کھالی تھی کہ تندرست ہو گئے تو اپنی بیوی کو سوکڑیاں ماریں گے..... اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قسم کو سچا کرنے کا طریقہ ارشاد فرما دیا کیونکہ بیوی بے قصور اور حالت مرض کی خادمہ تھی..... اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی تعریف فرمائی کہ وہ بڑے اچھے بندے ہیں اور ان کی سب سے پیاری صفت ”رجوع الی اللہ“ ہے کہ اتنی بڑی مصیبت میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے رجوع نہ کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے جڑے رہے اور اسی کی طرف رجوع کرتے رہے.....

آیت ۶۶

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝

**ترجمہ** (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کا پروردگار اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، غالب بڑا معاف کرنے والا ہے.....

یعنی اللہ تعالیٰ ایسا عزیز (غالب) ہے کہ اس کے زبردست قبضہ سے کوئی نکل کر بھاگ نہیں سکتا اور وہ ایسا غفور (بخشنے والا) ہے کہ اس کی لامحدود رحمت اور مغفرت کو کوئی محدود نہیں کر سکتا..... پس قیامت کا دن آنے والا ہے اور تم نے اس اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے جو غالب بھی ہے اور بخشنے والا بھی.....





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الزمر

آیت ۵

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ  
وَسَعَرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝

اللہ تعالیٰ ”عزیز“ ہے ”غفار“ ہے

**ترجمہ** اس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا، وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تارنوع کر دیا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے خوب سن لو! وہی (اللہ تعالیٰ) غالب بخشنے والا ہے.....

هو العزيز وہ غالب ہے اور قادر ہے ان لوگوں کو عذاب دینے پر جو سورج اور چاند کی تسخیر سے سبق نہیں لیتے اور انہیں مسخر کرنے والے رب کو نہیں مانتے۔

الغفار وہ بخشنے والا ہے ان لوگوں کو جو غور کرتے ہیں اور زمین و آسمان اور چاند، سورج کی تدبیر کرنے والے رب پر ایمان لاتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان عفو و مغفرت ہے کہ اتنا بڑا نظام چل رہا ہے ورنہ لوگوں کی گستاخیاں اور جرائم تو ایسے بھی ہیں کہ سب کچھ فوراً درہم برہم کر دیا جاتا.....

آیت ۸

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضَرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ

يَنْعُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلْ يَدَهُ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ  
قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝

کافر کی توبہ، انا بہت اور رجوع الی اللہ وقتی ہوتا ہے، مصیبت آئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع ہو گیا اور جب مصیبت ٹل گئی تو پھر کفر، شرک اور جرم میں لگ گیا ایسے افراد کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

**ترجمہ** اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کر کے پکارتا ہے، پھر جب وہ کوئی نعمت اسے اپنی طرف سے عطا کرتا ہے تو جس کے لئے پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اس کے لئے شریک بناتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے کہہ دیجئے! اپنے کفر میں تھوڑی مدت عیش کر لے بیشک توجہنیوں میں سے ہے.....

**آیت ۱۷**

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ  
عِبَادِ ۝

جو طاغوت سے بچے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اس کے لئے بڑی خوشخبری ہے.....  
ترجمہ: اور جو لوگ شیطانوں کو پوجنے سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے ان کے لئے خوشخبری ہے.....

**آیت ۳۵، ۳۴، ۳۳**

وَالَّذِينَ جَاءُوا بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝  
لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝  
لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيََهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا  
يَعْمَلُونَ ۝

جو سچ لائے یعنی نبی اور جنہوں نے اس سچ کی تصدیق کی یعنی ایمان والے..... یہ سب اہل تقویٰ اور اہل احسان ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ عطا فرمائے گا اور غسلی سے جو برا کام ہو گیا وہ معاف فرمائے گا.....

**ترجمہ** اور جو سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی پرہیزگار ہیں ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس موجود ہوگا یہ ہے بدلہ نیکی والوں کا تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے وہ برائیاں دور کر دے جو انہوں نے کی تھیں اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کا اجر دے ان نیک کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے.....

**کلامِ ابرکت** جو سچی بات لے کر آیا وہ نبی اور جس نے سچ مانا وہ مؤمن ہے ان آیات میں سچ کی تصدیق کرنے والوں کا اولین مصداق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

روی عن علی رضی اللہ عنہ اذ قال: والذی جاء بالصدق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی صدق بہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ (المدارک)  
سچائی کی تصدیق کرنا اسباب مغفرت میں سے ہے

آیت ۵۳، ۵۴

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ  
الدُّنُوْبَ بِحَمِیْعٍ ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝  
وَ اَنْیَبُوْا اِلٰی رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُوْنَ ۝

کافروں، مشرکوں، منافقوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان رحمت والا اعلان.....

**ترجمہ** کہہ دیجئے! اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب

کی طرف رجوع کرو اس کا حکم مانو، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہیں مدد بھی نہ مل سکے گی..... یعنی سب کے لئے توبہ کی عمومی سہولت اور دعوت.....

یہ آیت ارحم الراحمین کی بے پناہ رحمت اور غفور و درگزر کی عظیم شان کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج مریضوں کے لئے شفاء کا نسخہ ہے اس آیت کو سننے کے بعد کسی کے لئے اللہ تعالیٰ سے ناامید ہونے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی..... خواہ وہ کتنا بڑا کافر، مشرک یا کتنا بڑا فاسق، فاجر، بدمعاش اور گناہ گار ہو..... آؤ اور موت سے پہلے توبہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تمہارے تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے.....

**کلام برکت** جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا جو کفار دشمنی میں لگے رہے تھے سمجھے کہ لاریب یعنی یقیناً اس طرف اللہ ہے..... یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی، دشمنی کی، لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کئے..... تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ قبول نہ کرے، ناامید مت ہو، توبہ کرو اور رجوع ہو، بخشے جاؤ گے، مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی اس وقت کی توبہ قبول نہیں.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة حم السجدة

کی آیات

۶ ۲۲ ۳۲ ۴۳

سورة المؤمن

کی آیات

۳ ۷ ۸ ۹ ۱۳ ۲۲ ۵۵

سورة الجاثية

کی آیات

۱۲

سورة الشورى

کی آیات

۵ ۱۰ ۱۳ ۲۳ ۲۵  
۲۶ ۳۲ ۳۷ ۴۰ ۴۳

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة المؤمن

آیت ۳

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهِيهِ  
الْمَصِيرُ ۝

ترجمہ (اللہ تعالیٰ) گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا قدرت والا ہے، اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے.....

غافر الذنب گناہوں کو معاف فرمانے والا قابل التوب توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی توبہ قبول کر کے گناہوں سے ایسا پاک و صاف کر دیتا ہے گویا کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا اور مزید یہ کہ توبہ کو مستقل عبادت قرار دے کر اس پر اجر عطا فرماتا ہے.....

ہاں جو نہ مانیں ان کے لئے شدید العقاب سخت عذاب دینے والا بھی ہے.....

آیت ۷، ۸، ۹

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ  
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ  
تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝  
رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ  
وُذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
وَقِهِمُ السَّيَّئَاتِ وَمَنْ تَعِيَ السَّيَّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

وہ ایمان والے جو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہتے ہیں، ان کی شان ایسی بلند ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں..... وہ مقرب فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کا طواف کرتے ہیں..... توبہ کرنے والے اہل ایمان کے لئے یہ کتنی عظیم سعادت ہے کہ زمین پر ان سے جو کوتاہیاں اور گناہ ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فرشتے ان کے لئے غائبانہ معافی مانگتے ہیں..... اور فرشتے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم بنائیں کرتے تو معلوم ہوا اس کام پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں.....

**ترجمہ** (جو فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پس معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر اور انہیں آگ کے عذاب سے بچالے اے ہمارے رب ان کو جنتوں میں داخل کر جو ہمیشہ رہیں گی..... جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ان کو جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور انکی اولاد میں سے نیک ہیں بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو اس دن برائیوں سے بچائے گا سو اس پر تو نے رحم کر دیا..... اور یہی بڑی کامیابی ہے.....

### حملۃ العرش اور مقرب فرشتوں کا نائب ایمان والوں کے لئے استغفار

(قرآن مجید کی بیان فرمودہ ایک دعا جس میں نائب اہل ایمان کے لئے استغفار بھی ہے)

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ، رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

أَبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَعِيَ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.

آیت ۱۳

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنْزِلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۖ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝

صرف اہل انابت ہی سمجھتے ہیں۔

**ترجمہ** وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل فرماتا ہے اور سمجھتا وہی ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کرتا ہے.....

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی بہت سی نشانیاں تمہیں دکھاتا ہے پس جن کے قلوب میں انابت الی اللہ ہے وہ فوراً تسلیم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو پالیتے ہیں۔

وَمَا يَعتَبِرُ بِآيَاتِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ يَتُوبَ مِنَ الشَّرِّ وَيَرْجِعْ إِلَى اللَّهِ (المداہک)

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے وہی لوگ سبق حاصل کرتے ہیں جو شرک سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں

آیت ۴۲

تَذَكَّرُ نَبِيٍّ لَا كُفْرًا بِاللَّهِ وَاشْرَكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَأَنَا أَذْغَوْكُمُ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ۝

آل فرعون میں سے ایمان لانے والے مرد نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم مجھے کفر اور شرک کی طرف بلاتے ہو جبکہ میں تمہیں اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو عزیز یعنی غالب، غفار یعنی معاف فرمانے والا ہے..... پس جس میں یہ دو صفات ہوں وہی اس قابل ہے کہ اسے معبود بنایا جائے، اس سے ڈرا جائے



اور اس سے امید رکھی جائے.....

معلوم ہوا کہ دعوت دینے میں خوف اور امید دونوں پہلو سامنے لائے جائیں اور امید کا پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمانے والے، معاف فرمانے والے، بخشنے والے ہیں.....

ترجمہ: تم مجھے اس بات کی طرف بلا تے ہو کہ میں اللہ کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ اسے شریک کروں جسے میں جانتا بھی نہیں اور میں تمہیں غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں.....

### آیت ۵۵

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ سَبِّحْ مَحْمَدٍ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

استغفار کا ایک بڑا اثر ہے کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اترتی ہے.....

ترجمہ: پس صبر کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ کا (نصرت والا) وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ پر استغفار کیجئے اور شام اور صبح اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے.....

### کلام برکت

”حضرت رسول اللہ ﷺ دن میں سو سو بار استغفار کرتے، ہر بندے کی تقصیر اس کے درجہ کے موافق ہے اس لئے ہر کسی کو استغفار ضروری ہے.....“

آیت مبارکہ میں ایک جامع نصاب بیان فرمایا گیا..... یعنی آپ ﷺ تسلی رکھیں جو وعدہ آپ کے ساتھ ہے ضرور پورا ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں آپ کو اور آپ کے طفیل آپ کے متبعین کو سر بلند رکھے گا، ضرورت اس کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی سختیوں اور حالات پر صبر کریں اور جن سے جس درجہ تقصیر اور کوتاہی کا امکان ہو اس کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہیں اور ہمیشہ دن رات، صبح و شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور تحمید کا ورد رکھیں، ظاہر و باطن میں اس کی یاد

سے غافل نہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی مدد یقینی ہے..... حضور اقدس ﷺ کو استغفار کا حکم فرما کر دراصل آپ کی اُمت کو استغفار کا امر فرمایا گیا ہے..... نصرت حاصل کرنے کا یہ نصاب تین چیزوں پر مشتمل ہے۔

①..... صبر

②..... استغفار

③..... صبح و شام تسبیح و تہجد یعنی نماز کا حکام



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة تمسجہ

آیت ۶

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَاستَقِيمُوا إِلَيْهِ  
وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ۖ وَوَيْلٌ لِلْمُصْرِثِينَ ۝

استغفار کا حکم توحید کے حکم کے ساتھ بذریعہ وحی آیا ہے.....

**ترجمہ** آپ ان سے کہہ دیں کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں میری طرف (بذریعہ وحی) یہی حکم آتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے پس اس کی طرف سیدھے چلے جاؤ اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے.....

یعنی مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ تم سب کا معبود اور حقیقی حاکم صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں لہذا تم سب پر لازم ہے کہ اپنے تمام حالات اور معاملات میں سیدھے اسی ایک معبود کی طرف رخ کر کے چلو اور اس کے راستہ سے ذرا ادھر ادھر قدم نہ ہٹاؤ..... اور جو ماضی میں گناہ اور غلطیاں ہو گئیں یا آئندہ جو کمی کوتاہی تم سے ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کر کے معافی اور بخشش حاصل کرو.....

آیت ۲۴

فَإِنْ يَصْذِبُوا فَالْتَأَرْ مَتَّوِي لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا لَهُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۝

توبہ، استغفار اور صبر اگر دنیا کی زندگی میں کریں تو فائدہ ہے، مرنے کے بعد آخرت میں نہ صبر

کرنے کا کوئی پھل ملے گا اور نہ معافی مانگنے کا کوئی فائدہ.....

**ترجمہ** پس اگر وہ (اللہ تعالیٰ کے دشمن کفار، آخرت میں) صبر کریں۔

تو بھی ان کا ٹھکانہ آگ ہے..... اور اگر وہ معافی چاہیں گے..... تو انہیں معافی نہیں دی جائے گی.....

### کلام برکت

یعنی دنیا میں بعض بلا (یعنی مصیبت) صبر سے آسان ہوتی ہے، وہاں صبر کریں یا نہ کریں جہنم (ان) کا گھر ہو چکا اور بعض بلا (یعنی آفت و مصیبت) منت خوشامد کرنے سے ظلتی ہے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں، کوئی قبول نہیں کرتا.....

### آیت ۳۲

نُزِّلَا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝

غفور اور رحیم رب کی طرف سے ایمان والوں کا اکرام۔

**ترجمہ** (یہ ساری نعمتیں) بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے..... یعنی وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے اور پھر اس پر ڈٹے رہے ان کو جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں ان کو وہ سب کچھ ملے گا جس کی خواہش اور رغبت ان کے دل میں ہوگی یا جو کچھ وہ زبان سے مانگیں گے..... یہ سب کچھ ان کے لئے غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہوگی وہ غفور جس نے ان کو بخش دیا اور وہ رحیم جس نے ان پر اتنی عظیم مہربانی فرمائی.....

### آیت ۴۳

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ

الَيْنِي ۝

اللہ تعالیٰ ”ذو مغفرۃ“، یعنی بخشنے والا اور ”ذو عتاب“، یعنی دردناک عذاب دینے والا ہے.....

**ترجمہ** آپ سے وہی کہتے ہیں جو آپ سے پہلے سب رسولوں سے کہہ چکے ہیں تیرے رب

کے یہاں معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دردناک.....

یعنی منکرین کا جو معاملہ آپ کے ساتھ ہے کہ آپ کا انکار کرتے ہیں، آپ کو ستاتے ہیں یہی ہر زمانہ کے منکرین کا اپنے پیغمبروں کے ساتھ معاملہ رہا ہے..... آپ بھی پہلے پیغمبروں کی طرح صبر کرتے رہیں، نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ لوگ توبہ کر کے راہ راست پر آ جائیں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی اور مغفرت ہے اور کچھ اپنے انکار اور ضد پر قائم رہیں گے..... ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس دردناک عذاب ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الشورى

آیت ۵

تَكَادُ السَّهُوتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ  
يَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں.....  
**ترجمہ** قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ جائیں، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے  
ہیں اور ان کے لئے جو زمین میں ہیں مغفرت مانگتے ہیں، خوب سن لو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے  
والا، نہایت مہربان ہے.....

یعنی آسمان، اللہ کی عظمت اور جلال کے زور سے پھٹ پڑیں..... یا فرشتوں کے بوجھ سے ٹوٹ  
گریں..... یا مطلب یہ ہے کہ جب مشرکین، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کیلئے اولاد  
بناتے ہیں تو یہ اتنی بڑی گستاخی اور اتنا عظیم جرم ہے کہ اس سے آسمان بھی پھٹ پڑیں مگر اللہ تعالیٰ کی  
شان مغفرت و رحمت اور فرشتوں کی تسبیح اور استغفار کی برکت سے یہ نظام چل رہا ہے..... فرشتے زمین  
والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور مہلت مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ فرشتوں کی دعا  
قبول فرما کر ایمان والوں کو معاف کرتا ہے اور کافروں کو ایک عرصہ کے لئے مہلت دیتا ہے.....

آیت ۱۰

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ  
أُنِيبُ ۝

**ترجمہ** اور جس بات میں بھی تم اختلاف کرتے ہو پس اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں یعنی سب اختلافات اور جھگڑوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد..... میرا تو یہ اعلان ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف ہر معاملہ میں میرا رجوع ہے۔

اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب

آیت ۱۳

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝

### دو خوش نصیب طبقے

①..... وہ جنہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے لئے چن لیتے ہیں اور منتخب فرما لیتے ہیں.....

②..... وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور انابت کرتے ہیں، ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا راستہ عطا فرما دیتا ہے.....

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (اپنی طرف کھینچ لیتا ہے) جسے چاہے..... اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع کرتا ہے.....

آیت ۲۳

ذٰلِكَ الَّذِي يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكَ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ

عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۖ وَمَن يَعْتَرِفْ حَسَنَةً نَّدَلَهُ فِيهَا حُسْنًا ۖ إِنَّ اللَّهَ  
عَفُورٌ شَكُورٌ ۝

اللہ تعالیٰ ”غفور“ ہیں گناہوں کو معاف فرمانے والے اور ”شکور“ ہیں نیکیوں کی قدر کرنے والے.....

**ترجمہ** اور جو کوئی نیکی کمائے گا تو ہم اس میں اس کے لئے بھلائی زیادہ کر دیں گے بیشک اللہ بخشنے والا قدر دان ہے.....

یعنی انسان جب بھلائی اور نیکی کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی کو بڑھاتا ہے، آخرت میں تو اجر و ثواب کے اعتبار سے اور دنیا میں مختلف طریقوں سے..... اور ایسے افراد کے گناہوں اور لغزشوں کو بھی معاف فرماتا ہے..... آیت کے آغاز میں ارشاد تھا کہ اے نبی مکہ والوں سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اپنی اس دعوت اور محنت پر کوئی اجر و صلہ نہیں مانگتا صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ تم سے میرے جو نبی اور خاندانی تعلقات ہیں کم از کم ان کو تو نظر انداز نہ کرو..... اور کچھ نہیں تو کم از کم قرابت داری کا لحاظ رکھتے ہوئے ظلم اور اذیت پہنچانے سے تو باز رہو..... بس تم سے کم از کم اتنا مطلوب ہے لیکن اگر تم اس سے بڑھ کر نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کی قدر فرمائے گا، ان کو بڑھائے گا اور مغفرت سے نوازے گا.....

**آیت ۲۵**

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں

**ترجمہ** اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو



یعنی نبی کا کام اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اس کے بعد بندوں کا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندہ سے دنیا اور آخرت میں اس کے حال اور اعمال کے مطابق معاملہ فرماتا ہے جو توبہ کرتے ہیں ان کی توبہ قبول فرماتا ہے اور باوجود سب کچھ جاننے کے کتنی برائیوں سے درگزر کرتا ہے..... اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ کبیرہ گناہوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صغیرہ گناہوں کو بغیر توبہ، دیگر نیک اعمال کی برکت سے معاف فرما دیتا ہے.....

### آیت ۳۰

وَمَا آصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝

اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ اپنی رحمت سے معاف فرما دیتے ہیں **ترجمہ** اور تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے.....  
یعنی بندوں پر دنیا میں جو سختی اور مصیبت آتی ہے وہ ان کے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور بہت سے گناہ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرما دیتے ہیں، اگر ہر گناہ پر پکڑتے تو زمین پر کوئی نہ بچتا..... مومن بندے کو اپنے جن گناہوں کی سزا دنیا میں مل گئی اس پر آخرت میں ان شاء اللہ کوئی پکڑ نہیں ہوگی

### آیت ۳۲

أَوْ يُؤْخَذُ بِقَبْضٍ غَيْرِ ۚ فِيمَا كَسَبُوا وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝

اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو معاف فرماتے ہیں **ترجمہ** یا ان کے اعمال کے سبب انہیں تباہ کر دے اور اللہ تعالیٰ بہت سوں کو معاف بھی کر دیتا ہے۔

یعنی سمندر اور دریا میں چلنے والے بڑے بڑے جہاز جو پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں..... اللہ تعالیٰ چاہے تو ہوا کو روک دے تب یہ بادبانی جہاز اپنی جگہ کھڑے رہ جاتے ہیں..... پانی اور ہوا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہے تو مسافروں کے برے اعمال کی وجہ سے ان جہازوں کو غرق کر دے اور ایسے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ بہت سے افراد کے گناہ معاف فرما کر انہیں غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں۔

### آیت ۳۷

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ○

غصہ کے وقت معاف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ صفت ہے

**ترجمہ** اور وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں.....

یعنی اللہ تعالیٰ کی دائمی اور ابدی نعمتوں کے مستحق وہ ایمان والے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہیں اور بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں..... اور غصہ کے وقت اس غصہ کو نافذ کرنے کی بجائے معاف کر دیتے ہیں.....

### آیت ۴۰

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةً مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

الظَّالِمِينَ ○

ظلم کا بدلہ لینا بھی درست ہے اور بعض مقامات پر بہت اچھا ہے لیکن جو بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دے اس کے لئے بڑا اجر ہے.....

**ترجمہ** اور برائی کا بدلہ ویسے ہی برائی ہے پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی تو اس کا اجر

اللہ کے ذمہ ہے بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا.....

یعنی اللہ تعالیٰ کی دائمی نعمتوں کے مستحق ایمان والوں کی ایک صفت یہ ہے کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں..... اور برے سلوک کے بدلے میں برا سلوک ہی کیا جاتا ہے..... لیکن اگر وہ باوجود طاقت کے معاف کر دیں تو اس پر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب ملے گا بشرطیکہ معاف کرنے سے بات سنو رتی ہو..... (لیکن اگر معاف کرنے سے دین کا، یا مسلمانوں کا نقصان ہو تو بدلہ لینا زیادہ بہتر ہے)

آیت ۴۳

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

صبر کرنا اور معاف کرنا یہ بڑی ہمت، عزیمت اور اجر والا عمل ہے.....

**ترجمہ** اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے.....

یعنی غصہ کو پی جانا اور ایذا میں برداشت کر کے ظالم کو معاف کر دینا بڑی ہمت اور حوصلہ کا کام ہے..... حدیث میں ہے جس بندہ پر ظلم ہو اور وہ محض اللہ کے واسطے اس سے درگزر کرے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھائے گا اور مدد کرے گا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الجاثية

آیت ۱۴

قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا  
يَكْسِبُونَ ۝

**ترجمہ** ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ درگزر کریں ان سے جو امید نہیں رکھتے ایام الہی کی تاکہ وہ ایک قوم کو بدلہ دے اس کا جو وہ کرتے رہے.....

یعنی وہ بددین لوگ جو 'ایام اللہ' اللہ تعالیٰ کے دنوں سے بے فکر ہیں..... وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید اور اس کے عذاب سے بے پرواہ ہیں..... ایسے لوگ اگر مسلمانوں کو ایذا پہنچائیں تو مسلمان ان سے بدلہ لینے کی فکر نہ کریں، اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں وہ ان کی شرارتوں پر ان کو سزا دے گا اور ایمان والوں کو ان کے صبر و تحمل اور عفو و درگزر کا پورا بدلہ دے گا.....

بعض مفسرین کے نزدیک یہ "حکم جہاد" نازل ہونے سے پہلے کا حکم ہے جبکہ بعض کے نزدیک مراد یہ ہے کہ جہاں جہاد کا موقع نہ ہو وہاں یہ طرز عمل اختیار کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی قوت معمولی باتوں پر اشتعال میں ضائع نہ ہو..... اس سے جہاد کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ یہاں اس انتقام سے روکا گیا ہے جس سے اصل مقصود اعلیٰ کلمۃ اللہ نہ ہو بلکہ محض ذاتی غصہ اتارنا ہو.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة محمد

کی آیات

۳۳ ۱۹ ۱۵ ۲

سورة الحجرات

کی آیات

۱۳ ۱۲ ۱۱ ۵ ۴ ۳

سورة الاحقاف

کی آیات

۳۱ ۲۱ ۱۵ ۸

سورة الفتح

کی آیات

۲۹ ۱۴ ۱۱ ۵ ۲ ۱

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الاحقاف

آیت ۸

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفْعِلُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔

**ترجمہ** کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے (یعنی قرآن مجید کو) خود بنایا ہے کہہ دیجئے! اگر میں نے اسے خود بنالیا ہے تو تم مجھے اللہ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے وہ ہی بہتر جانتا ہے جن باتوں میں تم لگ رہے ہو میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے.....

یعنی یہ کفار آپ ﷺ پر اتنی سخت بات کرتے ہیں کہ نہ خود باللہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے کہ آپ ﷺ خود بنالائے ہیں..... ان کو بتایا جائے کہ بالفرض اگر میں ایسا کروں کہ اپنی گھڑی ہوئی بات کو اللہ تعالیٰ کا کلام قرار دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچائے گا؟..... تم جو یہ باتیں اور الزامات لگا رہے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں لہذا تم اپنے انجام کی فکر کرو..... اللہ تعالیٰ غفور ہے اس کی توبہ کا دروازہ کھلا ہے، ان باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو بخشنے جاؤ گے اور تمہاری اتنی سخت باتوں کے باوجود جواب تک تمہیں ہلاک نہیں کیا گیا تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے فوراً انہیں پکڑنا.....

وَوَضَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ يَدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمَلُهُ  
وَفَضْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۖ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي  
أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ ۖ وَ  
اصْلَحْ لِي فِي دِينِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

اللہ تعالیٰ کے مقبول، سعادت مند بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرتے رہتے ہیں.....  
**ترجمہ** یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو اس نے کہا! اے  
میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کیا اور میرے  
والدین پر اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح  
کر بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں ہوں  
(قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ پر مشتمل جامع دعاء)

إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

یعنی سعادت مند آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جو احسانات اللہ تعالیٰ کے اس پر اور اس کے والدین پر ہو چکے  
ان کا شکر ادا کرے اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگے، اور اپنی اولاد کے لئے  
بھی نیکی کی دعاء مانگے اور اپنے گناہوں پر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی بندگی، فرمانبرداری اور  
عاجزی کا اعتراف کرے.....

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ  
الْجَنَّةِ ۖ وَعَدَ الصِّدِّيقِ الذِّي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

اوپر والی آیت میں جن لوگوں کا بیان تھا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان کی نیکیاں قبول اور خطائیں معاف فرمادی جاتی ہیں.....

**ترجمہ** یہی وہ لوگ ہیں جن سے ہم وہ نیک عمل قبول کرتے ہیں جو انہوں نے کیئے اور معاف کرتے ہیں ہم ان کی برائیاں، اہل جنت میں (ان کو) شامل کر کے یہ وعدے کے مطابق ہے جو ان سے کیا گیا تھا.....

یعنی شکرگزاری اور نیک اعمال کی توفیق مانگنا، اولاد کی نیکی کی دعاء کرنا، توبہ کرنا، اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا اعلان کرنا، یہ بڑے پسندیدہ اعمال ہیں..... بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ آیات مبارکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں..... مگر ان کا حکم اور فضیلت سب کے لئے عام ہے.....

### آیت ۳۱

يَقُومُونَ اٰجِبُوْا اِذَا دَعٰى اللّٰهُ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُّنُوْبِكُمْ وَاُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ  
اِلَيْهِۭ ۝

جنت کی ایک جماعت نے رسول نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید سنا، یہ سب ایمان لائے اور واپس اپنی قوم میں گئے وہاں جا کر قوم کو بھی ایمان کی تبلیغ کی..... اور بتایا کہ ایمان لانے کی برکت سے مغفرت بھی ملے گی۔

**ترجمہ** اے ہماری قوم، اللہ کی طرف بلانے والے کو مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا.....  
(ایمان سبب مغفرت ہے)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة محمد

آیت ۲

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ  
كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے بعد اب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول دین صرف ”دین محمد ﷺ“، یعنی اسلام ہے..... جو اس دین کو قبول کرے اس کی نیکیاں قبول اور گناہ معاف اور جو اس دین کو قبول نہ کرے اس کی کوئی نیکی مقبول نہیں اور نہ اس کے گناہوں کی معافی کا کوئی ذریعہ ہے۔

**ترجمہ** اور جو ایمان لائے اور انہوں نے بھلے کام بھی کئے اور ایمان لائے اس پر جو محمد (ﷺ) پر اترا ہے اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو مٹا دے گا اور ان کا حال درست کرے گا.....

یعنی اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کی عادت چھڑا کر ان کا حال سنوارتا ہے اور انہیں نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی ان کی کوتاہیوں سے درگزر فرما کر ان کو اچھے حال میں رکھتا ہے.....

کلام برکت

پہلے زمانہ میں ساری مخلوق ایک شریعت کی مکلف نہ تھی اس وقت (یعنی اب) سب جہان کو ایک حکم ہے (یعنی اب ساری دنیا کے لئے ایک ہی شریعت کو ماننے کا حکم ہے) اب سچا دین یہی ہے اور بڑے بھلے کام مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی، لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

(اسلام یعنی دین محمد ﷺ پر ایمان لانا سب مغفرت ہے)

### آیت ۱۵

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرَ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝

آخرت کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک ”مغفرت“ بھی ہے.....

**ترجمہ** احوال اس جنت کا جس کا وعدہ ہوا ہے پر ہیزگاروں سے، اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جو بگڑنے والا نہیں اور نہریں ہیں دودھ کی جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کے واسطے اور نہریں ہیں صاف شہد کی اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور اپنے رب کی مغفرت.....  
یعنی سب خطائیں اور گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کریں گے وہاں پہنچ کر کبھی گناہوں کا تذکرہ تک نہ ہوگا کہ جس سے انہیں تکلیف پہنچے یا سزا کا اندیشہ رہے.....

### آیت ۱۹

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلِّبَكُمُ وَمَثُوكُمُ ۝

”لا الہ الا اللہ“ پر مضبوط رہو اور ”استغفار“ میں لگے رہو..... مرنے کے بعد نہ ایمان کا مائے گانہ تو بے نفع دے گی..... دنیا ہی میں ”لا الہ الا اللہ“ پر ایمان لاؤ اور استغفار کو اپنا تو آخرت میں کامیابی ہے..... سب سے افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ اور سب سے افضل دعا ”استغفار“ ”لا الہ الا اللہ“ کامیابی

کے لئے لازمی شرط اور استغفار کے ذریعہ ”لا الہ الا اللہ“ کی مغبوطی..... ”لا الہ الا اللہ“ خود بھی کہو اور دوسروں کو بھی دعوت دو اور استغفار اپنے لئے بھی کرو اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی.....

**ترجمہ** پس خوب یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور استغفار کرو اپنے گناہوں پر اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لئے اور اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لوٹنے اور آرام کرنے کی جگہ کو جانتا ہے.....

یعنی حضور اقدس ﷺ کو خطاب فرما کر امت کو استغفار کا حکم فرمایا..... اور خود آپ ﷺ بھی کثرت سے استغفار فرماتے تھے..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ ﷺ توحید پر چکے رہیں اور اپنے لئے اور اپنے تابعین کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہیں.....

**آیت ۳۲**

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝

کفر پر مرنے والے کفار کی مغفرت سے محرومی کا سبب ہے..... کفر خود بھی برا لیکن جو کافر دوسروں کو بھی دین سے روکتے ہیں ان کی سزا سخت ہے.....

**ترجمہ** بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے اور کافر ہی رہے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا.....



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الفتح

آیت ۲۱

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝

لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

غزوہ حدیبیہ میں حضور اقدس ﷺ کو جو ”فتح“ حاصل ہوئی..... اس فتح کے انعام میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چار عظیم الشان نعمتیں عطا فرمائیں..... ان چار بڑی جلیل القدر نعمتوں میں سے پہلی نعمت ”مغفرت“ ہے..... کہ آپ ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ”مغفرت“ عطا فرمادی گئی..... آپ ﷺ ہر قسم کے گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہیں..... مگر پھر بھی آپ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ”استغفار“ کرتے تھے یعنی مغفرت مانگتے تھے..... یہ نعمت ”فتح میں“ کے موقع پر، بطور انعام آپ ﷺ کو عطا فرمادی گئی..... کہ آپ ﷺ کے بلند مقام کے لحاظ سے جن باتوں کو آپ ﷺ کے مقام سے کم سمجھا جاسکے وہ سب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر معاف ہیں..... آپ ﷺ نے اس خوشخبری پر فرمایا آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

قیامت کے دن جب سب انبیاء علیہم السلام ابتدائی شفاعت سے معذرت کر لیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخلوق سے فرمائیں گے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ جو خاتم النبیین ہیں اور جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے..... ان کے سوا یہ کسی کا کام نہیں..... اس کے بعد حضور ﷺ سے

درخواست کی جائے گی تو آپ شفاعت فرمائیں گے..... اس آیت مبارکہ سے ”مغفرت“ کا مقام اور اس کی اہمیت کو سمجھا جائے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی جائے اور استغفار کیا جائے.....

**ترجمہ** بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کو کھلم کھلا فتح عطاء فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے اور اپنی نعمت آپ پر مکمل کر دے اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے.....

### آیت ۵

لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ يُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ قُوًى عَظِيمًا ۝

اس عظیم الشان فتح کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک مجاہدین کے لئے بھی بڑے بڑے انعامات کا اعلان فرمایا جن میں سے ایک انعام ”کفارہ سینات“ یعنی گناہوں کی معافی بھی ہے..... اور ان انعامات کو اللہ تعالیٰ نے ”فوز عظیم“ یعنی بڑی کامیابی قرار دیا..... معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل کامیابی یہ ہے کہ کسی مؤمن کو مغفرت اور جنت مل جائے.....

**ترجمہ** تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان پر سے ان کے گناہ دور کر دے اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی کامیابی.....

### آیت ۱۱

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِآلِسَيْنَاهُمْ فَمَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

استغفار کی جھوٹی درخواست کرنے سے معافی نہیں ملتی..... جب آپ (ﷺ) مکہ مکرمہ کے لئے

تشریف لے جا رہے تھے تو کئی دیہاتی گنوار مشرکین کے خوف سے گھروں میں بیٹھ گئے وہ سمجھتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ اس سفر سے زندہ واپس نہیں آئیں گے..... اس آیت میں ان کے نفاق کا پردہ چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ جب آپ واپس مدینہ منورہ پہنچیں گے تو یہ افراد آپ کے پاس حاضر ہو کر ساتھ نہ جانے کے جھوٹے بہانے گھڑیں گے اور آپ ﷺ سے درخواست کریں گے کہ ”فاستغفرلنا“ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں..... ان کی یہ بات دل سے نہیں صرف زبان سے ہوگی.....

### آیت ۱۴

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ يَعْفِرُ لِمَنۢ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۢ يَّشَآءُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کسی کی مغفرت کرنا یا کسی کو عذاب دینا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار اور قبضہ میں ہے..... البتہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت اس کے غضب سے آگے ہے..... پس جو دل سے مغفرت چاہتا ہو اور مانگتا ہو تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے.....

**ترجمہ** اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے.....

### آیت ۲۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ مَعَهُۥ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكٰفِرِيْنَ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكْعًا سٰجِدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۚ سَيُمَآهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْطًا فَازْرَوْهُ فَاسْتَعْلَظَ ۚ فَاَسْتَوٰى ۚ عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجَبُ الزَّرَّاعُ لِيَّغِيْظَ بِهِمُ الْكٰفِرَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

آیت مبارکہ کے شروع میں حضرات صحابہ کرام کے اوصاف اور فضائل کا بیان ہے۔ جب کہ آیت مبارکہ کے آخر میں ان کے لئے بڑے عظیم انعام کا اعلان ہے کہ..... اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے..... اسی لئے اہل سنت کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرام ”عدول“ ہیں..... اور تمام صحابہ کرام ”مغفور“ ہیں..... اللہ تعالیٰ نے ان سب کی مغفرت کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس لئے وہ سب کامیاب اور جنتی ہیں.....

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا  
منہم میں ”من“ بیان یہ ہے..... اور مغفرت اور اجر ا کی تین اظہار عظمت کے لئے ہے..... یعنی بڑی مغفرت اور بڑا اجر.....



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الحجرات

آیت ۳

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ  
لِلتَّقْوَى ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

حضور اقدس ﷺ کی تعظیم اور ادب یہ اسباب مغفرت میں سے ہے.....

**ترجمہ** بے شک جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے حضور، یہی لوگ  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے..... ان کے لئے مغفرت اور بڑا  
اجر ہے.....

یعنی جو لوگ حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تواضع اور ادب و تعظیم سے بولتے ہیں اور اپنی آوازیں  
آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ادب، تقویٰ اور طہارت  
کے لئے منتخب فرمایا ہے ان کے اس عمل کی برکت سے ان کے گناہ معاف ہوں گے اور انہیں بڑا بھاری  
ثواب ملے گا.....

آیت ۵، ۴

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝  
وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

کچھ لوگ آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، آپ ﷺ اندر حجرہ میں تھے وہ باہر



سے آوازیں دینے لگے..... یہ بڑی بے عقلی کی بات تھی ان کو سمجھایا گیا کہ انہیں آپ ﷺ کے باہر تشریف لانے تک صبر کرنا چاہیے تھا، بہر حال جو بات بے عقلی اور نادانی میں ہو گئی تو اللہ تعالیٰ ”غفور رحیم“ ہے..... انہیں چاہیے کہ اپنی غلطی پر نادم ہوں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آئندہ ایسا رویہ اختیار نہ کریں.....

**ترجمہ** بے شک جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس نکل کر آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے.....

## آیت ۱۱

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا  
نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْبِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا  
بِالْأَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الظَّالِمُونَ ۝

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں کہ اس سے دوسرے کی توہین یا حقارت ہو اور ایک دوسرے کو ناپسندیدہ القابات سے نہ پکاریں..... ماضی کے گناہوں پر ایک دوسرے کو طعن نہ دیں..... جو ان کاموں میں مبتلا ہو وہ توبہ کر لے جو توبہ نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ظالم شمار ہوگا.....

**ترجمہ** اے ایمان والو! ایک قوم (یعنی کچھ لوگ) دوسری قوم (یعنی دوسرے کچھ لوگوں) سے ٹھٹھا نہ کرے (یعنی ان کا مذاق نہ اڑائے) شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں شاید وہ (کہ جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے) ان سے بہتر ہوں اور ایک دوسرے کو طعن نہ دو اور ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے نام نہ دو، ایمان لانے کے بعد

گناہگاری برانام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں.....

### آیت ۱۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا  
وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَتُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝

مسلمان ایک دوسرے سے بدگمانی نہ کریں، ایک دوسرے پر تہمتیں نہ لگائیں، ایک دوسرے کے عیبوں کو نہ ٹٹولیں، ایک دوسرے کی غیبتیں نہ کریں..... اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور ان تمام گناہوں اور بری عادتوں سے توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے.....

**ترجمہ** اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو، کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور بھید (یعنی راز) نہ ٹٹولو کسی کا اور نہ کوئی کسی کی غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو (پس اسی طرح غیبت کرنے کو بھی ناپسند کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے.....

### آیت ۱۳

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ  
فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنَ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ  
عَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

وہ لوگ جو ظاہری طور پر مسلمان ہو جائیں مگر ایمان ان کے دل میں نہ اترا ہو وہ اگر مکمل فرمانبرداری کا راستہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ان کی پچھلی کمزوریوں کی وجہ سے ان کے اعمال کو نہیں کاٹا

جائے گا..... یعنی انہیں پورا ثواب دیا جائے گا.....

**ترجمہ** کہتے ہیں گنوار (دیہاتی، بدو) کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کہہ دیجئے تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو تو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم والا ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الذاریہ

کی آیات

۱۸

سورة ق

کی آیات

۸ ۳۱ ۳۲ ۳۳

سورة الحديد

کی آیات

۲۰ ۲۱ ۲۸

سورة النجم

کی آیات

۳۲

سورة المجادلة

کی آیات

۲ ۱۲ ۱۳

کے مضافین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة ق

آیت ۸

تَبْصِرَةً ۖ وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝

**ترجمہ** سمجھانے اور یاد دلانے کو اس بندہ کے لئے جو رجوع کرے۔

پچھلی آیات میں آسمان وزمین کی بہت سی علامات اور نشانیاں بیان فرمائیں اس آیت میں سمجھایا کہ جو بندے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں انہیں کے لئے ان سب نشانیوں میں بصیرت، نصیحت اور یاد دہانی کا سامان ہے.....

آیت ۳۱، ۳۲، ۳۳

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝

هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيفٍ ۝

مَنْ حَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝

جنت کا پکا وعدہ ہے ان کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور رجوع کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حدود اور احکام کی حفاظت کرنے والے ہیں..... اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اور جن کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور جھکا رہتا ہے

**ترجمہ** اور جنت اہل تقویٰ کے لئے قریب لائی جائے گی کہ کچھ فاصلہ نہ ہوگا یہی ہے جس کا تم

سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر رجوع کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے لئے جو کوئی اللہ تعالیٰ

سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔

یعنی جنت ان سے دور نہ ہوگی، وہ اسے بہت قریب سے دیکھیں گے..... اس کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا اور گناہوں سے محفوظ ہو کر اس کی طرف رجوع ہوئے اور بے دیکھے اس کے عذاب سے ڈرے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے خوف زدہ ہوئے اور ایک پاک صاف رجوع ہونے والا دل لے کر حاضر ہوئے..... یہ لوگ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے فرشتے ان کو سلام کریں گے اور ان کے پروردگار کا سلام ان کو پہنچائیں گے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الذاریات

آیت ۱۸

وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○

استغفار کا بہترین وقت، تہجد یعنی سحری کا وقت ہے..... اس وقت استغفار کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے..... بے شک سحری کے وقت کا استغفار بہت مقبول اور بڑی غنیمت ہے..... وہ افراد جن کے ایمان اور تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور ان کو جنت عطاء فرمائی ان کی ایک صفت یہ بیان فرمائی..... وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وہ رات کے آخری پہر یعنی سحری کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگتے تھے..... یعنی سحری کے مبارک وقت میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف کر لیا کرتے تھے..... رات کو اکثر حصہ عبادت میں گزارنے کے باوجود ان میں تکبر اور عجب پیدا نہ ہوتا بلکہ وہ جس قدر عبادت کرتے اس سے ان کی شان بندگی بڑھ جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی التجاء کرتے ہیں..... اللهم اجعلنا منهم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة نخبم

آیت ۳۲

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۖ  
هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ فَلَا  
تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۝

اہل احسان یعنی نیک لوگ وہ ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں مگر کچھ  
آلودگی تو ہر انسان کو ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت بہت وسیع ہے..... اپنی پاکی بیان نہ کرو  
بلکہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگو وہ تمہارے حالات کو خوب جانتا ہے.....

**ترجمہ** (اہل احسان یعنی بھلائی والے وہ ہیں) جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے  
بچتے ہیں، مگر کچھ آلودگی..... بے شک آپ کا رب بڑی وسیع بخشش والا ہے، وہ تمہیں خوب  
جانتا ہے جب تمہیں زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں بچے تھے پس  
اپنی پاکی بیان نہ کرو وہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الحديد

آیت ۲۰

إِغْلُظُوا أُنْمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ  
وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ  
حُطَامًا ۚ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۚ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ  
الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝

آخرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت اور رضا بھی تیار فرمائی ہے اور اپنا سخت عذاب بھی.....  
آخرت کی یہ مغفرت اور عذاب انسان کی دنیا کی زندگی پر موقوف ہے..... دنیا ظاہری طور پر جسمسدار،  
سرسبز و شاداب اور دل کو کھینچنے والی ہے..... پس جس نے اسے دل دے دیا اور اسی کا ہور ہادہ آخرت میں  
ناکام..... اور جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا میں نہ پھنسا اور یہاں سے اپنے ساتھ ایمان اور اعمال صالحہ  
لے کر گیا وہ آخرت میں مغفور اور کامیاب..... دنیا پر غور کرو یہ بالکل اس طرح ہے جیسے بارش کے  
بعد..... ہر طرف سبزہ اور ہریالی نظر آتی ہے..... مگر یہ چند روزہ ہوتی ہے کچھ دنوں بعد سبزہ سوکھ کر  
زرد ہو جاتا ہے اور پھر چورا چورا ہو کر ختم ہو جاتا ہے..... یہی حال دنیا کا ہے ابتداء میں بڑی چمک دمک  
مگر پھر کمزوری، دیرانی، تباہی اور خاتمہ..... پس ایک غفلت مند اس چند روزہ دھوکے میں کس طرح  
پھنس سکتا ہے.....

دنیا کا ہر انسان یا آخرت کے عذاب کی طرف جا رہا ہے یا وہاں کی مغفرت کی طرف.....

**ترجمہ** جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زیبائش اور ایک دوسرے پر اس میں

فخر کرنا اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں زیادتی چاہنا ہے، جیسے بارش کی حالت کہ اس کے سبزہ نے کسان کو خوش کر دیا پھر وہ خشک ہو جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ چورا چورا ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اسباب کے اور کیا ہے.....

### آیت ۲۱

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۗ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

ایک انسان نے جو کچھ کرنا ہے اسی دنیا کی زندگی میں کرنا ہے اس لئے فانی چیزوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور سبقت کرنا کچھ فائدہ مند نہیں..... اس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت پانے کے لئے محنت، کوشش، سبقت اور مقابلہ کرو..... موت سے پہلے ایسا سامان تیار کر لو جو تمہیں آخرت میں مغفرت اور جنت دلا سکے..... یہ جنت بہت بڑی، اگر آسمان وزمین دونوں کو ملا کر رکھا جائے تو اس کے برابر جنت کی چوڑائی ہوگی..... جب چوڑائی کا یہ عالم تو لمبائی کتنی ہوگی؟ یہ اللہ ہی جانے..... یہ جنت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان والوں کو ملے گی.....

**ترجمہ** اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان وزمین کے عرض کے برابر ہے، ان کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے.....

### آیت ۲۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِّن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

ایمان اور تقویٰ اسباب مغفرت ہیں..... یہ خطاب اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کو ہے کہ تمہیں اپنی اپنی کتاب اور نبی پر ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے دو گنا اجر ملے گا اور تمہیں قیامت کے دن نور عطاء ہوگا اور مغفرت نصیب ہوگی.....

**ترجمہ** اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ دے گا تمہیں دو حصے اپنی رحمت سے اور تمہیں ایسا نور عطاء کرے گا جسکو تم لئے پھر واد تمہیں معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے مہربان.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة المجادلہ

آیت ۲

الَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَسَابِغُهُمْ مَاءُهنَّ أَمْهَتُهُمْ ۖ إِنَّ أَمْهَتُهُمْ إِلَّا الَّتِي  
وَلَدَتْهُمْ ۖ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں اگر کوئی اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں ہے تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ عورت اب ہمیشہ کے لئے اپنے خاوند پر حرام ہوگئی..... ان آیات میں ”ظہار“ کا حکم بیان منسرمایا کہ..... بیوی کو ماں کہنے سے وہ حقیقی ماں نہیں بن جاتی..... حقیقی ماں تو وہ ہوتی ہے جس نے جنما ہو..... ہاں چونکہ خاوند نے بدتمیزی کی اور ایک جھوٹی اور بے ہودہ بات اپنی بیوی سے کہہ دی تو اس کی سزا اسے ملے گی اور وہ یہ کہ کفارہ کے طور پر ایک غلام آزاد کرے..... اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے سے مجبور ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے..... یہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ اپنی بیوی سے مل سکتا ہے اور ان کے درمیان طلاق نہیں ہوگی..... آیت کے آخر میں فرمایا گیا کہ وان الله لعفو غفور اور بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے.....

یعنی جاہلیت میں جو ایسی حرکت کر چکے وہ معاف ہے، اب ہدایت ملنے کے بعد ایسا مت کرو اگر غلطی سے کر لو تو توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معاف کراؤ اور عورت کے پاس جانے سے پہلے کفارہ ادا کرو..... یا مطلب یہ ہے کہ ظہار کرنے والا جب کفارہ ادا کر دے تو اس کے لئے معافی اور بخشش ہے..... للمظاہر بالكفارة

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ ذَلِكُمْ  
خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

منافقین حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے کان میں بے فائدہ باتیں کرتے تاکہ لوگوں میں اپنی بڑائی جتائیں کہ ہم خاص لوگ ہیں اور آپ ﷺ سے الگ خاص باتیں کرتے ہیں..... اسی طرح بعض مسلمان بھی کچھ باتوں میں آپ ﷺ سے سرگوشی کرتے ہوئے اتنا وقت لے لیتے کہ دوسروں کو آپ ﷺ سے بات کرنے کا وقت نہ ملتا..... اس وقت یہ حکم آیا کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ سے سرگوشی کرنا چاہے وہ پہلے صدقہ دے کر آیا کرے اس میں کئی فائدے ہیں..... صدقہ دینے والے کو اجر ملے گا، اسے گناہوں سے پاکی ملے گی، فقراء کا فائدہ ہوگا، محصل اور منافق کی تمیز ہوگی کیونکہ منافق نہ صدقہ دیں گے اور نہ آپ ﷺ کا وقت ضائع ہوگا..... ہاں جو صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے لئے معاف ہے..... جب یہ حکم اتر تو منافقین نے بخل کی وجہ سے یہ عادت چھوڑ دی اور مسلمان بھی سمجھ گئے کہ زیادہ سرگوشیاں کرنے کی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے، اس لئے پیشگی صدقہ کا حکم فرمایا ہے..... ماحول درست ہو گیا تو بعد میں یہ حکم تبدیل فرما دیا گیا جیسا کہ اگلی آیت میں ہے.....

**ترجمہ** اے ایمان والو! جب تم رسول (ﷺ) سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور زیادہ پاکیزہ بات ہے پس اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے.....

یعنی صدقہ دینے کی استطاعت نہیں تو اس حکم سے معافی ہے.....

ناداری اور مجبوری اس معاملہ میں معافی کا ذریعہ ہے.....

ءِ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيَّ نَجْوٰكُمْ صَدَقْتُمْ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللّٰهُ  
عَلَيْكُمْ فَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا  
تَعْمَلُوْنَ ۝

سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے کا جو حکم تھا، اس کا مقصد حاصل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم معاف فرما دیا بشرطیکہ جو دین کے مستقل احکامات ہیں ان کی مکمل پابندی کرو..... نماز اور زکوٰۃ کی پابندی..... اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت.....

**ترجمہ** کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے، پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو اب نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الممتحنة

کی آیات

۱۲ ۷ ۵ ۴

سورة السافقون

کی آیات

۶ ۵

سورة الحشر

کی آیت

۱۰

سورة الصف

کی آیت

۱۲

کہ مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الحشر

آیت ۱۰

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

اپنے لئے اور اپنے سابقین کے لئے استغفار کا عظیم الشان فائدہ..... بعد میں آنے والے اپنے پہلوں کے ساتھ ملحق کر دیئے جاتے ہیں اگر وہ ان سے محبت رکھیں اور ان کے لئے استغفار کریں..... مال فئے کا حکم بیان ہو رہا ہے کہ اس میں ان کا بھی حصہ ہے جو بعد میں آئیں مگر وہ ایسے ہوں کہ اپنے سابقین کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہوں اور مسلمانوں کے لئے اپنے دل میں بغض نہ رکھتے ہوں..... ترجمہ: اور (مال فئے) ان کے لئے بھی ہے جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) کہتے ہیں..... اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے، اے ہمارے رب بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے.....

کلام برکت

یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے ہے جو انگوں کا حق مانے اور انہی کے پیچھے چلیں اور ان سے بیر نہ رکھیں.....

قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک مؤثر استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الممتحن

آیت ۵۴

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ هُمْ إِنَّا بُرَآءُ  
مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كُفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ  
وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَا اسْتَغْفِرَنَّ لَكَ  
وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ  
الْمَصِيرُ ۝  
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفُ رَحْمَةً لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

کفار سے تعلقات کے معاملہ میں ہر مومن کو..... حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء کا طریقہ  
اختیار کرنا چاہیے انہوں نے کفار سے کھلم کھلا دشمنی، عداوت اور برأت کا اعلان کیا..... اور صاف فرما دیا  
کہ جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں..... ساتھ انہوں نے یہ دعاء بھی مانگی:  
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ  
كَفَرُوا وَاعْفُ رَحْمَةً لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے ہمارے رب ہم نے کفار سے قطع تعلق کر کے تیری ذات پر بھروسہ کیا ہے اور اپنی قوم سے  
ٹوٹ کر تیری طرف رجوع کیا ہے..... اور ہمیں یقین ہے کہ سب نے واپس تیری طرف لوٹنا ہے.....  
یا اللہ ہم کو کافروں کے واسطے آزمائش کا مقام اور تختہ مشق نہ بنالیں ان کو ہم پر ایسا غلبہ نہ دے کہ ہماری  
کمزوری اور بے بسی دیکھ کر خوش ہوں اور خود کو حق پر سمجھیں..... اور یا اللہ ہمارے گناہوں کو معاف

فرما، کوتاہیوں سے درگزر فرما..... بے شک تو غالب، حکمت والا ہے اور تیرے غلبے اور حکمت سے یہی امید اور توقع ہے کہ اپنے وفاداروں کو دشمنوں کے مقابلہ میں مغلوب اور رسوا نہ ہونے دے گا.....

قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک والہانہ اور موثر استغفار

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَافْعَلْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

آیت ۷

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مَوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

کفار سے ترک تعلقات کے بارے میں..... حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ایمان والے رفقاء کے طریقہ پر چلو..... اگر اس کے خلاف کرو گے اور اللہ کے دشمنوں سے دوستیاں لگاؤ گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے، اللہ تعالیٰ کو کسی دوستی یا دشمنی کی کیا پروا، وہ غنی اور ہر طرح کی خوبیوں کا مالک ہے..... اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کفار جن کے ساتھ آج تمہیں دوستی سے منع کیا جا رہا ہے وہ کل ایمان لے آئیں تب ان میں اور تم میں خوب محبت قائم ہو جائے گی.....

اللہ تعالیٰ قادر ہے..... اور اس کی مغفرت و رحمت کا دروازہ کھلا ہے، اس لئے جو بھی سچی توبہ کر کے آتا ہے اسے قبول کیا جاتا ہے اور اس حکم کے بارے میں تم میں سے جس سے کوئی کمی کوتاہی ہوئی ہو وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے..... الحمد للہ فتح مکہ کے بعد تقریباً سب مکہ والے مسلمان ہو گئے اور جو کل تک جان کے دشمن تھے وہ مسلمانوں کے جان نچھاور کرنے والے دوست بن گئے.....

**ترجمہ** امید ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں جن سے تمہیں دشمنی ہے دوستی قائم کر دے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے.....

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
وَأَرْجُلِهِمْ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ ۝

جو مسلمان عورتیں آپ ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوں ان سے ان چھ چیزوں پر بیعت قبول فرمائیے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے.....

①..... شرک نہیں کریں گی.....

②..... چوری نہیں کریں گی.....

③..... بدکاری نہیں کریں گی.....

④..... اپنی اولاد کا قتل نہیں کریں گی.....

⑤..... بہتان نہیں گھڑیں گی، یا اولاد کے نسب کے بارے جھوٹ نہیں بولیں گی.....

⑥..... نیک کاموں میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہیں کریں گی.....

یہ ”آیت بیعت“ کہلاتی ہے..... حضور اقدس ﷺ کے پاس عورتیں بیعت کے لئے آئیں تو آپ ﷺ یہی اقرار لیتے تھے..... مگر یہ بیعت زبانی ہوتی اس میں کبھی کسی عورت کے ہاتھ نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو مس نہیں کیا..... واستغفر لھن بیعت قبول فرما کر آپ ﷺ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں کہ ان سے ماضی میں جو کوتاہیاں ہو گئیں یا آئندہ جو کمی کوتاہی ان احکامات پر عمل میں ہو جائے اس پر..... ان کے لئے مغفرت مانگیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے استغفار کی برکت سے ان کی کوتاہیاں معاف فرمائے گا.....

آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ..... شیخ کو اپنے مریدین (مردہوں یا خواتین) کے لئے استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے.....

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الصف

آیت ۱۲

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۚ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ایک ایسی کامیاب اور نفع بخش تجارت جو مغفرت بھی دلواتی ہے اور عذاب الہی سے بھی بچاتی ہے..... وہ ہے ایمان والوں کا اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا..... جہاد فی سبیل اللہ اسباب مغفرت میں سے ہے..... مزید اس پر جنت کے محلات کا بھی وعدہ ہے..... اور اس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح بھی ہے..... یعنی ہمیشہ کی کامیابی اور نفع دلانے والی تجارت ہے یغفر لکم ذنوبکم بخش دے گا وہ تمہارے گناہ.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة المنافقون

آیت ۵

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوُوا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ  
يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝

منافق کے دل میں ”استغفار“ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی..... مدینہ منورہ میں جب بعض منافقین کی کوئی خیانت کھل جاتی تو خیر خواہ لوگ اسے کہتے کہ اب بھی وقت نہیں گیا آؤ! رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر..... اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کراؤ، حضور اقدس ﷺ کے استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف فرما دے گا تو وہ اپنے غرور و تکبر کی وجہ سے سر ہلا اور مٹکا دیتے..... بلکہ بعض بد نصیب تو صاف کہہ دیتے کہ ہم کو رسول اللہ کے ”استغفار“ کی ضرورت نہیں ہے.....

**ترجمہ** اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ استغفار کریں (یعنی تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں) تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ رکتے ہیں ایسے حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں.....

آیت ۶

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۚ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ  
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

اگر آپ ﷺ ان منافقین کے لئے استغفار کریں تب بھی ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی نہیں

ملے گی کیونکہ وہ خود معافی نہیں چاہتے اور نہ مغفرت کے طلب گار ہیں.....

**ترجمہ** برابر ہے ان کے حق میں کہ آپ ان کے لئے معافی مانگیں یا نہ مانگیں اللہ انہیں

ہرگز معاف نہ فرمائے گا..... اللہ تعالیٰ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة الطلاق

کی آیت

۵

سورة التغابن

کی آیت

۹ ۱۲ ۱۷

سورة الملك

کی آیت

۲ ۱۲

سورة التحریم

کی آیت

۱ ۴ ۵ ۸

کے مضامین توبہ، استغفار، مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة التغابن

آیت ۹

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا  
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ  
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ایک دن آنے والا ہے، اس دن کا نام ہے ”یوم التغابن“، یعنی ہار، جیت کا دن..... نفع اور نقصان ظاہر ہونے کا دن..... یہ قیامت کے دن کا ایک نام ہے..... اس دن وہ جیت جائے گا جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ ہوں گے..... اور وہ ہار جائے گا جو ایمان اور اعمال صالحہ سے محروم ہوگا..... اس دن جہنمی ہار جائیں گے، ہارنا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں اور اسباب کو بے موقع خرچ کر کے اصل سرمایہ بھی کھو بیٹھے اور جنتی جیت جائیں گے اور جیتنا یہ کہ ایک ایک کے ہزاروں پائے..... جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ ہوں گے، اس دن اس کے گناہ بھی معاف..... اور جس کے پاس ایمان اور اعمال صالحہ نہیں ہوں گے..... اس کی نیکیاں بھی برباد.....

(ایمان اور اعمال صالحہ اسباب مغفرت ہیں)

**ترجمہ** جس دن تمہیں جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہ دن ہار جیت کا ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیاں اتار دے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے.....



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَضَعُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

معاف کرو، معافی پاؤ..... بخشو، بخشے جاؤ.....

**ترجمہ** اے ایمان والو بے شک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، پس ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے:

یعنی اہل اور اولاد اگر آخرت کی ناکامی کا ذریعہ بن رہے ہوں..... یا ان کو خواہش اور اصرار ہو کہ تم جب داد و جہرت سے رکے رہو..... یا وہ تمہیں دنیا میں ایسا پھنسا دیں کہ تم دین اور آخرت سے غافل ہو جاؤ تو ایسے اہل اور اولاد تمہارے دشمن ہیں..... پس تم ان کے شر سے بچتے رہو یعنی ان کی غلط باتیں نہ مانو..... ہاں تدبیر یہ کرو کہ..... اپنا دین بھی بچاؤ اور ان کے ساتھ میں معافی اور درگزر کا رویہ رکھو..... اس میں بے شمار فائدے ہیں..... اور ان اچھے اخلاق پر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ مہربانی فرمائے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا وہ غفور رحیم ہے.....

آیت مبارکہ میں بعض کا لفظ آیا ہے..... جس سے معلوم ہوا کہ سب بیویاں اور اولادیں ”دشمن“ نہیں ہوتیں.....

بہت سی بیویاں اور اولادیں اچھی بھی ہوتی ہیں..... دین اور آخرت کا فائدہ پہنچانے والی..... دوسری بات یہ کہ معاف کرنا، درگزر کرنا اس حد تک ہو جس کی شریعت نے اجازت دی ہے.....

إِنْ تَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝

انفاق فی سبیل اللہ..... یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں عمدہ مال، دل کی خوشی کے ساتھ خرچ کرنا یہ اسباب مغفرت میں سے ہے..... اور اس کی برکت سے مال بھی خوب بڑھتا ہے.....

**ترجمہ** اگر تم قرض دو، اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ اسے تمہارے لئے دگنا کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا قدر دانِ تحل والا ہے.....



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الطلاق

آیت ۵

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهُ اَجْرًا ۝

تقویٰ اسباب مغفرت میں سے ہے۔

**ترجمہ** (عورتوں کی عدت کے مسائل بیان فرمائے ہیں) یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو تمہاری طرف

نازل کیا ہے..... اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس پر سے اس کی برائیاں اتار دیتا ہے اور

اسے بڑا اجر عطا فرماتا ہے.....



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة التحريم

#### آیت ۱

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ  
رَّحِيمٌ ۝

حضور اقدس ﷺ نے ایک مباح قسم کھالی اس پر فرمایا گیا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کی خاطر اپنے اوپر کسی حلال چیز کو حرام کرنے کی تکلیف نہ کریں اور اس بارے میں قسم نہ کھائیں..... اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے وہ تو بڑے بڑے گناہ معاف فرما دیتا ہے..... آپ ﷺ سے تو کوئی گناہ بھی نہیں ہوا ایک خلاف اولی بات ہوئی جو معاف فرما دی گئی.....

**ترجمہ** اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے.....

#### آیت ۲

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۚ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ  
وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ۝

ازواج مطہرات میں سے دو کو توبہ کو حکم فرمایا گیا کہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک معاملہ میں تم دونوں کے دل غلطی کی طرف مائل ہو چکے ہیں..... اس لئے توبہ کرو اور آئندہ ایسی بے اعتمادی سے پرہیز کرو.....

## آیت ۵

عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنْ أَن يَبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكَ مُّسْلِمٍ مَّوَدَّكَ قَبِيْلٍ  
تَبِيْلٍ عَبْدٍ سَبِيْحٍ سَبِيْحٍ تَبِيْلٍ وَأَبْكَارًا ۝

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پسندیدہ اور مبارک عورتیں جو حضور اقدس ﷺ کی زوجہ بننے کی اہل ہو سکیں..... ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے والی ہوں اسی سے توبہ کی فضیلت، ضرورت اور مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے.....

**ترجمہ** اگر نبی تمہیں طلاق دے دے تو بہت جلد اس کا رب اس کے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں دے دے گا فرمانبردار، ایمان والیاں، نماز میں کھڑی ہونے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ رکھنے والیاں، بیوائیں اور کنواریاں.....

## آیت ۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمْ  
سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْغِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا  
لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اے ایمان والو! خالص اور سچی توبہ کرو..... ایسی صاف توبہ کہ واپس اس گناہ کی طرف لوٹنے کا خیال ہی ختم ہو جائے..... ایسی توبہ کرو گے تو تم پر سے گناہوں کا بوجھ اور وبال مٹ جائے گا..... تمہیں جنت ملے گی، قیامت کے دن کی رسوائی سے بچو گے..... قیامت کے اندھیروں میں تمہیں نور اور روشنی ملے گی جو تمہارے ساتھ ساتھ دوڑے گی.....

**ترجمہ** اے ایمان والو! توبہ کرو اللہ تعالیٰ کے سامنے، صاف دل کی توبہ امید (یعنی یقین) ہے

کہ تمہارا رب اتنا دے تم پر سے تمہاری برائیاں اور تمہیں جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور ان کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہیں کرے گا ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا وہ کہہ رہے ہوں گے اے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے.....

یعنی ہماری روشنی آخر تک قائم رکھیے، بجھنے نہ دیجئے جیسا کہ منافقین کے بارے میں آیا ہے کہ ان کی روشنی بجھ جائے گی اور وہ اندھیرے میں کھڑے رہ جائیں گے.....

قرآن مجید کی بیان فرمودہ استغفار پر مشتمل دعاء

رَبَّنَا أَنْتَ أَغْفِرُ لَنَا وَأَغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

**کلام برکت**

روشنی ایمان کی دل میں ہے، دل سے بڑھے تو سارے بدن میں، پھر گوشت پوست میں (اتر جائے) یعنی نور کے بڑھنے اور مکمل ہونے کا ایک مطلب یہ ہے.....



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة الملک

آیت ۲

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝

**ترجمہ** (وہ اللہ تعالیٰ) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کس کے کام اچھے ہیں اور وہ غالب ہے، بخشنے والا ہے..... یعنی زندگی اور موت کا سلسلہ اسی لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی جانچ فرمائے کہ کون برے کام کرتا ہے اور کون اچھے..... اور اللہ تعالیٰ عزیز ہے کہ برے کام کرنے والے اس کی پکڑ اور تمتام سے نہیں بچ سکتے اور غفور ہے کہ توبہ کرنے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو معافی اور بخشش عطا فرماتا ہے.....

آیت ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت یہ اسباب مغفرت میں سے ہے.....

**ترجمہ** جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے معافی اور بڑا اجر ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں، مگر اس پر اور اس کی صفات پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی عظمت اور جلال کے تصور سے کانپتے اور لرزتے ہیں..... یا مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں سے پوشیدہ خلوت میں ہوتے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں..... یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے مجمع سے الگ ہو کر خلوت میں اپنے رب کو یاد کر کے لرزاں و ترساں رہتے ہیں.....

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس مجموعہ میں

سورة المزمل

کی آیت

۲۰

سورة البروج

کی آیت

۱۰ ۱۲

سورة نوح

کی آیت

۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳

سورة المشر

کی آیت

۱۵۲

سورة النصر

مکمل

کے مضافین توبہ، استغفار ﷻ مغفرت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة نوح

آیت ۳، ۴

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُوا أَمْرًا  
يُغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُخْزِكُمْ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ  
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

ایمان، تقویٰ اور نبی کی اطاعت یہ اسباب مغفرت ہیں.....  
**ترجمہ** (حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں کہ) اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو وہ تمہارے لئے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ کا وقت ٹھہرایا ہوا ہے، جب آجائے گا تو اس میں تاخیر نہ ہوگی، اگر تم کو سمجھ ہے.....  
یعنی ایمان لے آؤ گے تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے جو حقوق تلف کئے ہیں وہ معاف فرما دے گا.....

آیت ۷

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ  
وَأَصْرُوا وَااسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا

قوم کو بار بار ”مغفرت“ کی طرف بلایا مگر وہ اس نعمت سے بھاگتے رہے جب ”مغفرت“ کی طرف نہیں آئے اور نہ ان کے آنے کا کوئی امکان ہے تو پھر ان کو اپنا عذاب دکھا دے..... یہ

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی حالت بیان فرمائی.....

**ترجمہ** اور بے شک جب کبھی میں نے انہیں بلایا تاکہ تو انہیں مغفرت عطا فرمائے (یعنی معافی اور بخشش سے نوازے) تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں اور انہوں نے اپنے کپڑے اوڑھ لئے اور ضد کی اور بہت بڑا تکبر کیا.....

آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝

يُؤْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝

وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ”استغفار“ کی دعوت دی اور ساتھ ”استغفار“ کے عظیم فوائد اور ثمرات بھی بیان فرمائے..... مثلاً..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت ملے گی۔

پانی جو انسان کے معاش کے لئے روح کی طرح ہے اس کا مکمل نظام درست ہو جائے گا۔

ہر طرح کی اقتصادی ترقی نصیب ہوگی۔

خاندانی نظام مضبوط ہوگا، باجھ پن کی بیماری دور ہوگی.....

زرعی اور ماحولیاتی ترقی ہوگی، پھل، سبزی، غلہ ہر چیز وافر.....

نہریں جاری ہوگی..... دریا اور نہروں کے بے شمار فوائد ہیں.....

ترجمہ: پس میں نے (اپنی قوم سے) کہا اپنے رب سے استغفار کرو (یعنی مغفرت، بخشش

اور گناہوں کی معافی مانگو) بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، وہ آسمان سے تم پر (موسلا دھار)

بارش برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے

گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا.....

یعنی اتنے لمبے کفر اور اتنے زیادہ گناہوں کے باوجود اب بھی اگر تم اپنے مالک کے سامنے جھکو گے

اور اس سے توبہ، استغفار کرو گے تو وہ بڑا بخشنے والا ہے، پچھلے سب گناہ معاف فرما دے گا..... اور ایمان و استغفار کی برکت سے وہ قحط سالی جس میں تم برسوں سے مبتلا، ہو دو رہو حبا ئے گی اور اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا، جس سے کھیت اور باغ خوب سیراب ہوں گے غلے، پھل، میوہ کی کثرت ہوگی..... جانور موٹے، صحت مند ہو جائیں گے تو دودھ بھی بڑھ جائے گا.....

اور عورتیں جو کفر اور گناہوں کی نحوست سے بانجھ ہو رہی ہیں وہ بیٹے جنیں گی، غرض آخرت کے ساتھ دنیا کے عیش و بہار سے بھی وافر حصہ دیا جائیگا.....

کفر اور گناہوں کے برے اثرات سے ہواؤں کا نظام، بادلوں کا نظام، زمین کی زرخیزی کا نظام، صحت اور خاندان کا نظام..... پانی اور ماحولیات کا نظام سب بگڑ جاتے ہیں..... جبکہ استغفار کی برکت سے یہ سارے نظام ٹھیک ہو جاتے ہیں.....

### آیت ۲۸

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۚ وَلَا تَذِرْ  
الظَّالِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

حضرت نوح علیہ السلام کا جامع استغفار، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے ساتھ ایمان قبول کرنے والوں کے لئے..... اور قیامت تک کے ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
اے رب معاف کر مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو آئے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو.....

(قرآن مجید کا بیان فرمودہ ایک اور استغفار)



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة المزمل

آیت ۲۰

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنُصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ  
مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا  
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ ۚ وَأَخْرُونَ يَضْرِبُونَ فِي  
الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۚ وَأَخْرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَاقْرَءُوا مَا  
تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَقَرُّوْا اللَّهَ قَرًّا حَسَنًا ۚ وَمَا  
تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا  
اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نے ”تہجد“ کے حکم کی پوری تعمیل کی ہے اور کبھی آدھی، کبھی تہائی اور کبھی دو تہائی رات وہ نماز میں گزارتے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس کو ہمیشہ نہیں نباہ سکو گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے معافی بھیج دی... فتاب علیکم اس لئے اب جس کو اٹھنے کی توفیق ہو وہ جتنی نماز اور اس میں جتنا قرآن چاہے پڑھ لے..... اب امت کے حق میں نہ تہجد کی نماز فرض ہے، نہ اس میں وقت اور مقدار تلاوت کی کوئی قید ہے کہ رات کے اتنے حصہ کھڑے رہو یا اتنا قرآن پڑھو..... اللہ تعالیٰ کو معلوم کہ تم میں کچھ بیمار بھی ہوتے ہیں، بہت سے افراد کو سفر بھی پیش آتا ہے..... اور تم میں وہ مرد مجاہد بھی ہیں جو حالت جنگ میں ہوتے ہیں اس لئے تم پر آسانی کردی گئی کہ نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا آسان ہو پڑھ لیا کرو..... ہاں فرض نمازیں، بہت اہتمام

سے ادا کرتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خوشی سے مال خرچ کرتے رہو..... اور یاد رکھو تم جو نیکی یہاں کرو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بہتر صورت میں پاؤ گے اور اس پر مزید بڑا اجر بھی ملے گا..... یہ نیکیاں دراصل وہ سامان ہے جو تم اپنی اصل زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس جمع کراتے ہو..... اس لئے یہ سمجھو کہ نیکی یہیں ختم ہو جاتی ہے..... اور آخری حکم اس آیت مبارکہ میں یہ فرمایا کہ واستغفروا لله اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو..... ہر انسان سے کچھ نہ کچھ کمی کو تا ہی رہ جاتی ہے..... گناہ اور غلطیاں ہو جاتی ہیں..... پس ان کی تلافی کے لئے استغفار کرتے رہو..... اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو ان اللہ غفور رحیم بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے.....



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة المذثر

آیت ۵۶

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

یہ قرآن پاک نصیحت کیلئے کافی ہے..... یہ کتاب سب کے لئے ہے جو بھی چاہے اس سے پورا فائدہ اٹھالے..... مگر اس سے پورا فائدہ وہی اٹھاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے..... اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے..... اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے..... مغفرت عطا فرمانے والا ہے.....

کوئی آدمی کتنا ہی گناہ کرے لیکن پھر جب وہ تقویٰ کا راستہ پکڑ لے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اور اس کی توبہ قبول فرمائے گا.....

حضور اقدس ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اس کے لائق ہوں کہ بندہ مجھ سے ڈرے اور میرے ساتھ کسی کو کسی کام میں شریک نہ کرے پھر جب بندہ مجھ سے ڈرا (اور شرک سے پاک ہوا) تو میری شان یہ ہے کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں.....

**ترجمہ** اور کوئی بھی یاد نہیں کر سکتا (یعنی قرآن مجید کی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا) مگر جب

کہ اللہ ہی چاہے، وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے والا۔

ہو اهل التقوى و اهل المغفرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة البروج

آیت ۱۰

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ  
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝

جو بھی ایمان والوں کو ستا کر انہیں ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرے گا اور پھر اپنے اس جرم پر توبہ نہیں کرے گا تو اس کے لئے جہنم اور آگ کا عذاب ہے.....

**ترجمہ** بے شک جو ستائے (اور ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرے) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کے لئے عذاب ہے جہنم ہے اور ان کے لئے عذاب ہے آگ میں جلنے کا.....

یعنی اس سورۃ مبارکہ میں اصحاب الاخذ وکاحہ قصہ ہے..... مگر صرف ان کے لئے ہی نہیں بلکہ جو بھی ایمان والوں پر مظالم ڈھا کر انہیں دین حق سے ہٹانے کی کوشش کرے گا، پھر اپنی اس حرکت سے تائب نہیں ہوگا تو اس کے لئے جہنم کا عذاب تیار ہے، اس عذاب میں بے شمار قسم کی سزائیں ہوں گی جن میں بڑی سزا آگ میں جلانے کی ہوگی جو تن من سب کو جلانے کی.....

آیت مبارکہ سے توبہ کے مقام اندازہ لگایا جائے کہ دین کے ایسے دشمنوں کے لئے بھی توبہ کا دروازہ ان کی زندگی میں کھلا ہے..... اس لئے شرط لگا دی کہ اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو عذاب میں گرفتار ہوں گے.....

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝

اللہ تعالیٰ ”الغفور“ ہے، بخشنے والا..... ”الودود“ ہے محبت فرمانے والا..... پچھلی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہے..... یہاں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور محبت کی بھی کوئی حد نہیں وہ اپنے توبہ کرنے والے فرمانبردار بندوں کی خطائیں معاف فرماتا ہے، ان کے عیب چھپاتا ہے اور انہیں طرح طرح کی نعمتوں اور اپنے لطف و کرم سے نوازتا ہے.....





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### سورة النصر

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ  
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

فتوحات کے بعد استغفار..... اللہ تعالیٰ کی نصرت ملنے کے بعد استغفار..... عظیم کامیابی اور قبولیت  
ملنے کے بعد استغفار..... کام خوش اسلوبی سے پورا ہونے کے بعد استغفار..... ذمہ داری ادا ہو جانے  
کے بعد استغفار..... اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری میں استغفار..... اپنے دینی کام کی حفاظت اور ترقی  
کے لئے استغفار..... اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے استغفار..... استغفار کے بے شمار فوائد اور فضائل  
سمجھانے والی سورۃ مبارکہ.....

**ترجمہ** جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آپ کی اور آپ نے لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق  
داخل ہوتے دیکھ لیا تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے معافی مانگئے بے شک وہ  
بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے.....

واستغفرہ: یعنی اپنے لئے اور امت کے لئے استغفار کیجئے.....

### کلام برکت

یعنی قرآن میں ہر جگہ وعدہ ہے ”فیصلہ“ کا اور کافر شتابی کرتے تھے (یعنی جلد فیصلہ مانگتے  
تھے) حضرت کے آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا قبائل عرب دل کے دل (یعنی لشکر کے لشکر) مسلمان ہونے  
لگے، وعدہ سچا ہوا اب امت کے گناہ بخشوا کر کہ درجہ شفاعت کا بھی ملے ”یہ سورۃ اتری آخری عمر  
میں“ حضرت نے جانا کہ میرا جو کام تھا دنیا میں کر چکا اب سفر ہے، آخرت کا.....

اس سورۃ مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد ﷺ نے تسبیح، حمد اور استغفار میں اضافہ فرمادیا..... نمازوں میں بھی اور نمازوں سے باہر بھی..... احادیث مبارکہ میں اس تسبیح و استغفار کے کئی الفاظ وارد ہوئے ہیں مثلاً

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ  
 سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اغْفِرْ لِي  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ  
 سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حجۃ مسعودیہ

۲۱ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ

۱۱ اپریل ۲۰۱۵ء بجے سپر



## قرآن مجید اور مقبول استغفار

قرآن مجید..... اللہ تعالیٰ کا کلام ہے..... قرآن مجید حضرات انبیاء علیہم السلام کا استغفار سناتا ہے کہ..... فلاں نبی نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگی..... فرشتے اس طرح سے ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں..... ماضی کے مقبول مجاہدین نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا..... اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں..... استغفار خود ہی بہت مقبول عبادت اور افضل ترین دعاء ہے..... پھر اگر یہ دعاء اور عبادت..... قرآن مجید کے محکم اور مبارک الفاظ میں ہو تو..... وہ قبولیت کے بہت زیادہ قریب ہو جاتی ہے..... ان تمام دعاؤں کو سمجھ لیں، یاد کر لیں اور اپنے پاس لکھ لیں..... پھر تہجد کے وقت، جمعہ کی رات..... جمعہ کے دن عصر کے بعد..... اور عموماً فرض نمازوں کے بعد ان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا کریں..... یعنی مغفرت اور معافی مانگا کریں..... امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت کچھ ہاتھ آ جائے گا.....

قرآن مجید کے پر نور، پر کیف، پرسکون سمندر میں سے، استغفار کے موتی چننے سے پہلے چند باتیں دل میں بٹھالیں.....

① استغفار کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگنا..... چنانچہ حقیقی استغفار وہی مسلمان کرتا ہے جو خود کو گناہگار اور مغفرت کا محتاج سمجھتا ہے.....

② معافی مانگنے، مغفرت طلب کرنے..... اور خود کو گناہگار سمجھنے کی کیفیت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی..... جو لوگ شیطان اور نفس کی غلامی میں آ جاتے ہیں ان کو نہ اپنے گناہوں پر ندامت ہوتی ہے اور نہ وہ اپنے گناہوں کو گناہ سمجھتے ہیں..... اس لئے استغفار کا نصیب ہونا بڑی

نعمت ہے.....

⑤ استغفار، بندے کو اللہ تعالیٰ سے جوڑتا ہے..... اور یہ امید کا وہ دروازہ ہے جو کسی بندے کو اللہ تعالیٰ سے ٹوٹے نہیں دیتا..... اسی لئے قرآن مجید نے ”استغفار“ کی دعوت دی..... حضرات انبیاء علیہم السلام نے ”استغفار“ کی دعوت دی..... ہم مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ دوسرے مسلمانوں کو ”استغفار“ کی دعوت دیا کریں.....

⑥ استغفار کرنے والا مسلمان چند باتوں کا دل سے اعتراف کرتا ہے..... پہلی بات یہ کہ میرا ایک رب ہے جسے میں نے منانا ہے..... دوسری بات یہ کہ گناہ کی معافی صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مل سکتی ہے، کسی اور سے نہیں..... تیسری بات یہ کہ میں گناہ گار ہوں مگر اپنے گناہ پر خوش نہیں ہوں اور اس گناہ کے وبال سے خلاصی چاہتا ہوں..... اندازہ لگائیں یہ تینوں باتیں کس قدر اہم اور وزنی ہیں..... اسی لئے ایک بار ”استغفر اللہ“ کہنا بہت بڑی عبادت اور دعاء ہے کہ اس میں..... ایک ساتھ ایمان والی اتنی باتوں کا اقرار آ جاتا ہے.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ  
آئیے اب ”بسم اللہ“ پڑھ کر قرآن مجید کی استغفار والی دعائیں ایک ایک کر کے سمجھتے اور پڑھتے ہیں.....

### ① وفاداری کا اعلان اور استغفار

سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا غُفِرَ اَنكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (البقرة: ۲۸۵)

**ترجمہ** ہم نے (اللہ تعالیٰ کے حکم کو قبول کرنے کی نیت سے) سنا..... اور ہم نے مان لیا.....  
اے ہمارے رب ہم تیری بخشش (مغفرت) چاہتے ہیں اور (ہم نے) تیری طرف لوٹ کر جانا ہے.....

اس دعاء میں اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام احکامات سے وفاداری کا اقرار بھی آ گیا اور استغفار یعنی

مغفرت کا سوال بھی آگیا..... وہ افراد جن کا دل گمراہی کی طرف بار بار بھٹکتا ہو ان کو اس دعاء کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے.....

۲ معافی، مغفرت، نصرت، رحمت،

## آسانی کے سوال پر مشتمل جامع استغفار

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِكْرَاهًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (البقرہ: ۲۸۶)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہمیں نہ پکڑ، اے ہمارے رب! ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف فرما دے، اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے، کافروں کے مقابلہ میں تو ہماری مدد فرما.....

استغفار پر مشتمل یہ قرآنی دعا ایک ”نور“ ہے..... جو انسان کسی بھی دشمنی یا حالت سے مغلوب ہو..... وہ اسے زیادہ مانگے..... کئی افراد جن کی شہوت بے قابو تھی انہوں نے اس استغفار کو اپنا یا تو برائی، بے تابی اور بے چینی سے نجات پائی..... الغرض کوئی بھی برا دشمن، بری عادت یا بری حالت انسان کو دبا رہی ہو تو یہ مبارک دعا یقین اور توجہ سے پڑھے..... تو ان شاء اللہ اس دعاء کا نور مددگار بن کر پہنچ جائے گا..... اس دعاء کے لئے ”نور“ کا لفظ حدیث پاک میں آیا ہے.....

## ۳ ہمیشہ کی نعمتوں کے مستحق بندوں کا استغفار

رَبَّنَا إِنَّا أَمَتْنَا غُفْرًا غُفْرًا لَنَا ذُنُوبُنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آل عمران: ۱۶)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہم ایمان لاتے ہیں پس ہمارے لئے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

فرمایا کہ لوگ عموماً دنیا کی چیزوں پر فریفتہ ہوتے ہیں..... دنیا کی چیزیں مثلاً عورتیں، بیٹے، سونا چاندی کے ڈھیر، قیمتی گھوڑے، مویشی، کھیت وغیرہ..... حالانکہ یہ وقتی فائدے کی چیزیں ہیں ہمیشہ کی کامیابی نہیں..... جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی بندوں کے لئے جو کچھ آخرت میں تیار فرمایا ہے وہ بہت بہتر ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت، حوریں وغیرہ..... یہ دائمی نعمتیں جن بندوں کو ملیں گی ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں، اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں..... وہ کہتے ہیں

رَبَّنَا إِنَّا أَمَتْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

**۴** جہاد میں آزمائشیں اور مشکل حالات کے وقت کا مؤثر استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاسْرِ افْنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۷۴)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے قدم جہاد کے مقابلے میں ہمیں مدد عطا فرما.....

قرآن مجید نے بتایا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے اللہ والے رفقاء نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کیا..... اس جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے دوران جب ان پر کوئی تکلیف، آزمائش یا ظاہری شکست آئی تو وہ نہ گھبرائے، نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ دشمن کے سامنے دیے..... بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر استغفار کرنے لگے :

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاسْرِ افْنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

## الکفیرین

جب انہوں نے یہ طرز اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا اور آخرت کا بہترین اجر عطاء فرمایا.....  
استغفار کی یہ دعاء بہت مقبول اور نافع ہے اور ہر زمانہ میں مجاہدین اور دین کی خاطر آزمائش اٹھانے والوں نے اسے اپنا کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت، رحمت اور نصرت حاصل کی ہے.....

## عقل والوں کا استغفار

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔ (آل عمران: ۱۹۳)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں ”اولوالالباب“ کا تذکرہ ہے..... عقل مند، عقل والے، روشن منکر، روشن خیال، سمجھدار، دانشور اور ذہین لوگ کون ہیں؟..... قرآن مجید نے ان کی علامات بیان فرمائی ہیں..... سورۃ آل عمران کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں..... ان عقل والوں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں..... اپنی برائیوں کے وبال سے بچنا چاہتے ہیں..... اور ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ..... ان کو ”حسن خاتمہ“ یعنی ایمان پر موت نصیب ہو جائے..... اس لئے وہ دعاء مانگتے ہیں:

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

## حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا استغفار

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

(الاعراف: ۲۳)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ

فرمائے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

یہ وہ استغفار ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود حضرت آدم علیہ السلام کو تلقین فرمایا..... یہ وہ استغفار ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی..... یہ انسان کا پہلا استغفار اور روئے زمین کا ابتدائی استغفار ہے..... بہت جامع، بہت مؤثر، بہت پرکیر اور مقبول استغفار.....

## ۴ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح اور توبہ

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. (الاعراف: ۱۴۳)

**ترجمہ** یا اللہ! آپ کی ذات پاک ہے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شوق و محبت سے بے تاب ہو کر درخواست کی..... یا اللہ اپنی زیارت کرا دیجئے..... فرمایا! وہ (یہاں دنیا میں) ہرگز نہیں ہو سکتی..... سامنے والے پہاڑ پر نظر رکھیں ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں..... اگر وہ سبہ گیا تو آپ بھی زیارت کر لینا..... پہاڑ پر تجلی آئی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے..... جب ہوش آیا تو زبان پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح تھی..... اور اس بات پر توبہ کہ ایسی درخواست کیوں پیش کی..... حضرات انبیاء علیہم السلام ہر طرح کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں..... ان کا استغفار اور ان کی توبہ ان کے بلند مقام کے لحاظ سے ہوتی ہے..... کوئی بات یا کام اس مقام سے تھوڑا سا ہٹا تو فوراً استغفار اور توبہ میں لگ گئے..... ہم جب ان الفاظ میں استغفار کریں تو ”اول المؤمنین“ کی جگہ ”من المؤمنین“ کہہ لیا کریں.....

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ.

ویسے ”اول“ کا ایک معنی آگے بڑھ کر ایمان لانا ہے..... جیسا کہ فرعون کے جادو گروں نے ایمان

قبول کرتے وقت کہا تھا..... اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ



## ۸ شہید ندامت والا استغفار

لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (الاعراف: ۱۴۹)

**ترجمہ** اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو بے شک ہم تباہ ہو جائیں گے.....

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام تو رات لینے گئے..... پیچھے قوم نے پچھڑے کو اپنا معبود بنا کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیا..... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے اور قوم کو سمجھایا اور انہیں اس نقصان کا اندازہ دلایا جو وہ کر بیٹھے تھے..... تب ان کی آنکھیں کھلیں، باطل کا جوش ٹھنڈا پڑا..... اور آگے ہمیشہ ہمیشہ کی آگ نظر آئی..... اور یہ کہ کفر و شرک کر کے اپنی پوری زندگی کے عمل بر باد کر ڈالے تب تو ان کے جسموں اور ہاتھوں تک کی جان نکلنے لگی..... انتہائی شرمندگی، ندامت، بے قراری اور گہرے پانی میں ڈوبنے انسان کی طرح چلائے.....

لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

یہ اگرچہ دعاء کے الفاظ نہیں..... مگر اظہار ندامت اور طلب مغفرت میں دعاء جیسے ہیں..... تب رحمت الہی متوجہ ہوئی اور توبہ کا حکم نامہ اور طریقہ عطاء فرما دیا گیا.....

## ۹ صلہ رحمی والا استغفار

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِإِخْوَتِي وَاَدْخُلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ (الاعراف: ۱۵۱)

**ترجمہ** اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں اپنی رحمت میں

داخل فرمائے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں.....

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پیچھے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے..... واپس آ کر قوم کو شرک میں مبتلا دیکھا تو آپ پر شدید دکھ، رنج اور غم و غصہ طاری ہو گیا..... اسی دینی غصہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی پکڑ لیا اور جھنجھوڑا کہ..... آپ نے جانشین کا حق ادا نہیں کیا..... حضرت ہارون علیہ السلام

نے اپنا عذر بیان فرمایا کہ میں نے قوم کو بہت سمجھایا..... مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی الٹا مجھے قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے..... اب آپ مجھ پر سختی کر کے قوم والوں کو مجھ پر ہنسے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان ظالموں میں شمار نہ کریں..... اپنے بھائی کا عذر سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام..... ان سے مطمئن ہوئے اور فوراً اپنے لئے اور ان کے لئے استغفار کرنے لگے..... اس میں دو باتیں تھیں..... ایک یہ کہ دعاء کرنے سے یہ اشارہ دیا کہ میں آپ سے مطمئن ہوں..... اور دوسری یہ کہ سخت رویے کی وجہ سے بھائی کو جو تکلیف پہنچی اس کا بھی ازالہ ہو جائے..... کسی کے لئے استغفار کرنا یعنی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت مانگنا..... بہت بڑا تحفہ، بدیہ اور احسان ہے..... پھر اس میں یہ بھی اشارہ ملا کہ اپنے کسی بھی قریبی عزیز سے کوئی رنجش ہو جائے تو صلح کے بعد اس کے لئے استغفار کیا جائے..... قرآن مجید کے الفاظ موجود ہیں..... بھائی سے رنجش اور صلح ہو تو یہی الفاظ اور اگر کوئی اور ہو تو ”اخئی“ کی جگہ اس کا نام..... مثلاً بیوی سے رنجش پھر صلح ہوئی تو

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِزَوْجِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ  
والدین سے تو رنجش ہوئی ہی نہیں چاہیے..... ان کے لئے بھی انہی الفاظ میں استغفار کر سکتے ہیں  
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَيِّ... رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَيِّ... يَا... رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَأَدْخِلْنَا فِي  
رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

### ۱۰۔ اجتماعی مصیبت اور قومی مشکل کے وقت کا استغفار

أَنْتَ وَلِيِّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ۔ (الاعراف: ۱۵۵)

**ترجمہ** یا اللہ! تو ہی ہمارا تھا منہ والا ہے، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ستر نمائندہ افراد کو اپنے ساتھ ”طور“ پر لے گئے..... وہاں ان سب نے اللہ تعالیٰ سے کلام سنا مگر یقین کرنے کی بجائے اڑ گئے کہ..... جب تک ہم خود اپنی آنکھوں سے

اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لیں ہم یقین نہیں کر سکتے..... اس پر سخت زلزلہ آیا، بجلی کڑکی اور وہ سب کانپ کر مر گئے..... حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت پریشان ہوئے کہ واپس جا کر قوم کو کیا بتائیں گے؟ وہ تو یہ سمجھیں گے کہ ان کے نمائندوں کو میں نے ماریا تب خوب عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے دعاء مانگی، استغفار کیا تو وہ سب دوبارہ زندہ کر دیئے گئے..... معلوم ہوا کہ اجتماعی مشکلات اور قومی مصیبتوں کا حل بھی ”تو جالی اللہ“ اور ”استغفار“ ہے..... دعاء کے شروع میں اَللّٰهُمَّ لگا لیں.....

(اَللّٰهُمَّ) اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَفُوْرِيْنَ

### ۱۱ رب غفور کے سہارے

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا وَمُزْسِدَهَا اِنْ رَّبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (ہود: ۴۱)

**ترجمہ** اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

جب طوفان آگیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ایمان والے ساتھیوں سے فرمایا! اللہ کے نام سے کشتی پر سوار ہو جاؤ، کچھ غم، فکر اندیشہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نام کی برکت سے ہے..... اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لئے ”غفور“ یعنی بخشنے والا اور ”رحیم“ یعنی مہربان ہے..... اللہ تعالیٰ کی شان مغفرت اور شان رحمت ہی ایمان والوں کو ہر طوفان، ہر مصیبت اور ہر آزمائش سے پار لگاتی ہے..... کشتی یا کسی بھی سواری پر..... سوار ہوتے وقت یہ دالہانہ دعاء پڑھ لینی چاہیے.....

### ۱۲ حضرت نوح علیہ السلام کا مؤثر استغفار

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِّیْ بِہٖ عِلْمٌ وَّ اَلَّا تَغْفِرَ لِّیْ وَ تَرْحَمَ لِّیْ اَکُنْ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (ہود: ۴۷)

**ترجمہ** اے میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے سوال کروں اس چیز

کا جس کا مجھے علم نہیں..... اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا.....  
 طوفان میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو رہا تھا..... حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض  
 کی..... اے میرے رب! میرا بیٹا بھی میرے ”اہل“ میں سے ہے..... جن کو بچانے کا آپ نے وعدہ  
 فرمایا ہے..... حکم آیا کہ..... اے نوح! وہ آپ کے اہل میں سے نہیں ہے..... اس کے اعمال خراب ہیں  
 آپ کو اس کے بارے ہم سے سوال نہیں کرنا چاہیے..... اس تنبیہ پر حضرت نوح علیہ السلام کانپ اٹھے اور  
 فوراً توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے..... اگر کسی مسلمان سے دعاء میں کوئی غلطی، بے ادبی..... یا تجاوز  
 ہو جائے..... تو ان الفاظ میں استغفار ان شاء اللہ مفید رہے گا.....

### ۱۳ توفیق کی کنجی، توکل اور توبہ کا اعلان

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں تمہاری اصلاح چاہتا ہوں میرا کوئی اور مقصد  
 نہیں۔ باقی مجھے اس میں کامیابی ملتی ہے یا نہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بس اسی کی توفیق سے  
 دعوت دیتا ہوں، اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتا ہوں اور ہر معاملے میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں.....  
 انابت رجوع الی اللہ اور توبہ کو کہتے ہیں..... دین کے داعی کے لیے یہی صفات اور یہی سوچ لازمی ہے.....  
 حضرت شعیب علیہ السلام کے یہ مبارک الفاظ جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں..... اہل دین اور  
 اہل دعوت کے لیے بہت بڑی دعا اور توفیق و توبہ کا خزانہ ہیں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ. (ہود: ۸۸)

**ترجمہ** اور مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں  
 اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں.....

### ۱۴ کسی کو معاف کرتے وقت کا استغفار

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. (یوسف: ۹۲)

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنی غلطی تسلیم کی، ندامت کا سچا اظہار کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے معافی چاہی..... حضرت یوسف علیہ السلام نے معافی دیتے وقت ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار فرمایا..... پس کسی کو معاف کرتے وقت اس کے لئے استغفار کرنا خوبصورت سنت یوسفی ہے.....

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

**۱۵** اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ تعالیٰ ہی سے توبہ

هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ (الرعد: ۳۰)

**ترجمہ** وہی (اللہ تعالیٰ) میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا

ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے.....

حکم دیا گیا کہ..... آپ کہہ دیجئے.....

هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ

**۱۶** اپنے لئے، والدین کیلئے اور سب ایمان والوں کیلئے استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم: ۴۱)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور ایمان والوں کو حساب قائم ہونے

کے دن بخش دے.....

یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی..... یہ بہت جامع اور نافع استغفار ہے.....

**۱۷** اسم اعظم والا استغفار

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (الانبیاء: ۸۷)

**ترجمہ** آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ بے عیب ہیں بے شک میں گناہگاروں میں سے تھا.....

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی تسبیح ہے..... اس میں تہلیل بھی ہے یعنی لا الہ الا انت اور تسبیح بھی ہے ”سبحانک“ اور استغفار بھی ہے..... اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ  
اس استغفار کے بہت فضائل احادیث و روایات میں آئے ہیں..... یہ ہر غم، مصیبت، مشکل اور پریشانی کا حل ہے..... اُمت مسلمہ نے ہمیشہ اس تسبیح و استغفار سے بڑے بڑے منافع حاصل کئے ہیں..... بندہ نے استغفار کے موضوع پر اپنی زیر طبع کتاب میں اس ”آیت کریمہ“ کے فضائل و خواص پر کئی روایات جمع کر دی ہیں.....

### مقبولین کا استغفار

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِمِیْنَ۔ (البقرہ: ۱۰۹)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو بہت بڑا رحم فرمانے والا ہے.....

دنیا میں کافر اور منافق خود کو عقلمند سمجھتے ہیں..... اور ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ (نعوذ باللہ) بیوقوف لوگ ہیں..... ان کو دنیا کی سمجھ ہی نہیں..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کے سامنے ان ایمان والوں کی کامیابی کا اعلان فرمائیں گے..... اور ساتھ ان کے اس استغفار کا بھی تذکرہ فرمائیں گے..... کہ میرے بندوں میں سے کچھ لوگ کہتے تھے

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِمِیْنَ

تو تم کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے.....

آج دیکھنا کہ میں ان کو کسی کامیابی، بدلہ اور مقام دیتا ہوں.....

## مغفرت اور رحمت مانگو

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ. (المؤمن: ۱۱۸)

**ترجمہ** اے میرے رب معاف فرما اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے..... یہ بہت مؤثر اور میٹھا استغفار ہے..... اور قرآن مجید میں حکم فرمایا گیا ہے کہ کہو!

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ.

وہ جو کچھ دینا چاہتے ہیں اسی کو مانگنے کا حکم فرماتے ہیں..... مغفرت اور رحمت مل جائے تو اور کیا

چاہیے.....

## مقرب فرشتوں کا تائب ایمان والوں کیلئے استغفار

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ. رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (المؤمن: ۹/۷)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم سب پر حاوی ہے پس جن لوگوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے.....

اے ہمارے رب! انہیں ہمیشہ کی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کو جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہیں۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے اور انہیں برائیوں سے بچا اور جس کو تو اس دن برائیوں سے بچائے گا پس اس پر تو نے رحم کر دیا اور یہ بڑی کامیابی ہے.....

یہ بڑی اہم دعاء ہے مکمل تفصیل تو یہاں ممکن نہیں چند اشارات لے لیں.....

① یہ دعاء عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے مقرب فرشتوں کا وظیفہ ہے.....  
اندازہ لگائیں کیسی برکتوں والی دعاء ہوگی.....

② اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کے تابع بندوں کے لئے استغفار ہے..... ہم جب ایسے بندوں کے لئے دعاء اور استغفار کریں گے تو اس سے خود ہمیں بہت نفع ملے گا.....

③ جب ہم یہ دعاء اللہ تعالیٰ کے تابع بندوں اور ان کے متعلقین کے لئے کریں گے تو حدیث شریف کے وعدے کے مطابق فرشتے یہی دعاء ہمارے لئے کریں گے.....

## ۲۱ مقبول اور سعادت مند بندوں کا استغفار

رَبِّ اَوْزِغْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (الاحقاف: ۱۵)  
ترجمہ: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں..... جسے تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح کر بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرمانبرداروں میں ہوں.....

یہ سعادت مند اور مقبول انسان بننے کا ایک قرآنی نصاب ہے.....

① اللہ تعالیٰ سے شکر کی توفیق مانگنا..... ان نعمتوں پر جو اپنے اوپر اور اپنے والدین پر ہوں.....

② اللہ تعالیٰ سے نیک اور مقبول اعمال کی توفیق مانگنا.....

③ اپنی اولاد کی اصلاح اور نیکی کی دعاء مانگنا.....

④ اللہ تعالیٰ سے توبہ، استغفار کرنا.....

⑤ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا اقرار کرنا.....

اگلی آیت میں ان افراد کا جو یہ پانچ کام کرتے ہیں، بدلہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال قبول



فرماتے ہیں..... ان کے گناہ معاف فرماتے ہیں..... اور انہیں اہل جنت میں شامل فرماتے ہیں.....  
 بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی..... پس یہ  
 بہت قیمتی دعاء ہے..... توجہ اور یقین سے مانگنی چاہیے.....

### بڑے مقام والا استغفار

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا  
 لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ (الحشر: ۱۰)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے  
 ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے.....  
 اے ہمارے رب! بے شک تو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے.....

یہ بہت نافع، مؤثر اور جامع استغفار ہے..... قرآن مجید میں سمجھایا گیا کہ بعد والے مسلمان جو دل  
 کے یقین کے ساتھ یہ دعاء مانگتے ہیں..... وہ انعام میں اپنے سے پہلے والوں کے ساتھ ملحق کر دیئے  
 جاتے ہیں..... اس دعاء میں اپنے اسلاف کے لئے بھی استغفار ہے..... جو بڑا فضیلت والا عمل ہے.....  
 وہ افراد جن کے دل میں مسلمانوں کے لئے بغض اور کینہ زیادہ پیدا ہوتا ہو وہ اس دعاء کا بہت اہتمام  
 کریں..... بے حد نافع ہے.....

### دشمنوں سے حفاظت والا استغفار

رَبَّنَا عَلَيْنِكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ  
 كَفَرُوا وَآغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (الممتح: ۴، ۵)

**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع ہوئے اور  
 تیری ہی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے رب! ہمیں کفار (کے ظلم و ستم) کا تختہ مشق نہ بنا اور اے

ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے.....  
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ایمان والے رفقاء نے استغفار پر مشتمل یہ دعاء مانگی..... اور کافر حکمرانوں اور کفر کی طاقت سے کھلم کھلا براءت کا اعلان فرمایا.....

### ۲۴ اہل ایمان کا آخرت میں استغفار

رَبَّنَا آتِنَا نُورًا وَ اغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (التحریم: ۸)  
**ترجمہ** اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرما اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔  
اہل ایمان یہ دعا آخرت میں مانگیں گے..... دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ سے نور اور مغفرت مانگتے رہنا چاہیے.....

### ۲۵ حضرت نوح علیہ السلام کا جامع استغفار

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔  
(نوح: ۲۸)  
**ترجمہ** اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو ایمان والا میرے گھر میں داخل ہو جائے اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو (بخش دے)

### ۲۶ قبولیت کے مقام اور اوقات میں توبہ کی دعاء

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو انہوں نے قبولیت دعاء کے اس اہم موقع پر جو دعاء مانگی اس میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ کا سوال بھی فرمایا۔  
**ترجمہ** اور جب ابراہیم اور اسماعیل کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور یہ دعاء کر رہے تھے)

اے ہمارے رب ہم سے قبول کر بے شک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمیں ہمارے حج کے طریقے بتا دے اور ہم کو معاف فرما بے شک تو ہی بڑا قبول کرنے نہایت رحم والا ہے۔

### ملاحظہ

اس مبارک دعاء کے دو حصے عمومی ہیں۔ قبولیت کی دعاء اور معافی اور توبہ کی دعاء۔

ان دونوں حصوں کو ملا کر یہ قرآنی دعاء یوں بنتی ہے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ..... وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيمُ (البقرة: ۱۲۸)

قرآن مجید کی بیان فرمودہ توبہ کی دعاء..... اور ساتھ یہ اشارہ کہ قبولیت کے مقامات اور قبولیت کے اوقات میں توبہ کی دعاء مانگنی چاہئے۔



## وظیفہ مقبول استغفار

(قرآنی استغفار کی دعاؤں کو بلا ترجمہ و تفسیر نقل کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین بطور وظیفہ ان کا ورد آسانی سے کر سکیں)



سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. (البقرة: ۲۸۵)



رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِكْرَاهًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْظُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (البقرة: ۲۸۶)



رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آل عمران: ۱۶)



رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْظُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (آل عمران: ۱۳۷)



رَبَّنَا فَاعْفُ رْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْكَبِيرِ. (آل عمران: ١٩٣)



رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ.

(الأعراف: ٢٣)



سُبْحَنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. (الأعراف: ١٣٣)



لَيْن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ. (الأعراف: ١٣٩)



رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِإِخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. (الأعراف: ١٥١)



أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاعْفُ رْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ. (الأعراف: ١٥٥)



بِسْمِ اللَّهِ فَحَبْرَهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ. (يونس: ٣١)

١٢

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ  
الْخَسِرِينَ. (يوسف: ٢٤)

١٣

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ. (يوسف: ٨٨)

١٤

يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. (يوسف: ٩٢)

١٥

هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابُ. (الرعد: ٣٠)

١٦

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَلَدِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ. (إبراهيم: ٣١)

١٧

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ. (الأنبياء: ٨٤)

١٨

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ. (المؤمنون: ١٠٩)

١٩

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ. (المؤمنون: ١١٨)

٢٠

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ  
عَذَابَ الْجَحِيمِ، رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ  
أَبَائِهِمْ وَازْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ  
تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (المؤمن: ٩/٤)

٢١

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا  
تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (الاحقاف: ١٥)

٢٢

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا  
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ. (الحشر: ١٠)

٢٣

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ  
كَفَرُوا وَافْغِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (الحج: ٥/٣)



رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (التحریم: ٨)



رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

(نوح: ٢٨)



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ..... وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيمُ (البقرة: ١٢٨)





ادعیہ و وظائف

عملیات شرعیہ

اور

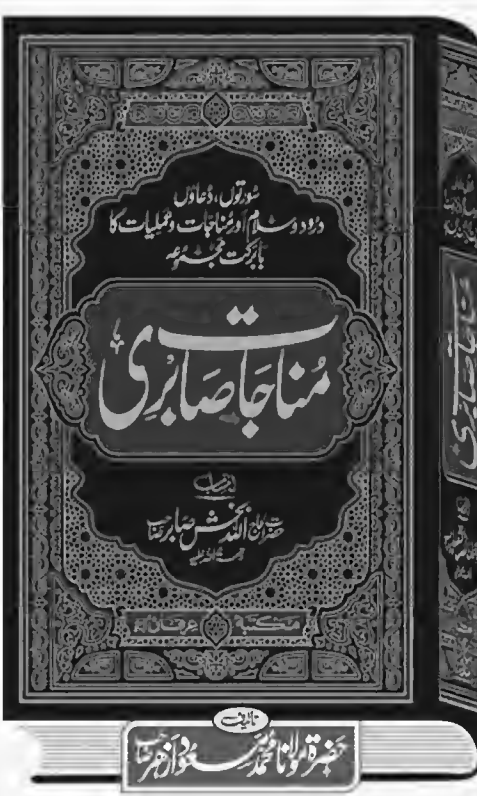
درود و اذکار

مشمول

حکیمین عجیب

جس میں آپ پائیں گے

برکات کا سمندر  
قرآن پاک وہ سوتریں آیات جن کے  
فضائل احیث ملکہ میں وارد ہیں۔  
★ سنت و روحانیت کا عظیم خزانہ  
روزمرہ کے تمام افعال میں .....  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول  
دعائیں ..... روزانہ پڑھی جانے  
والی دعاؤں کے مستند مجموعات



”الحزب الاعظم“ اور ”مناجات مقبول“ کا امتزاج ایک نئی ترتیب کے ساتھ ..... ★ رمتوں کی موسلا دھار  
بارش ..... درود شریف ..... فضائل ..... فوائد، آداب اور مستند مجموعات ..... ★ ہر پریشانی کا یقینی حل ..... قرآنی  
عملیات و وظائف ..... اسماء الحسنیٰ اور ان کے مجرب خواص ..... ★ اکابر سے منقول اور ادو وظائف کا اصول  
خزانہ ..... ★ ”رنگ و نور“ میں شائع ہوئیوالے مفید عام وظائف، تعویذات اور دعائیں ..... ★ ہر غم سے  
نجات، ہر نعمت کی جانی ..... استغفار ..... فضائل اور استغفار کی قرآن و حدیث سے ماثور (۱۰۰) دعائیں .....  
ایک مفرد مجموعہ ..... ★ دین اسلام کا جامع خلاصہ ..... چہل حدیث جہاد، اسماء البدیہین ..... اور بہت کچھ

ایک ایسی جامع کتاب جو آپ کو بہت سی کتابوں سے بے نیاز کر دے گی

موبائل  
0321 4066827

حق سیرت  
اردو بازار لاہور

مکتبہ اہل بیت

اسٹاکسٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

(الحمد: ۲۱)

”دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف“

# إِلَى الْمَغْفِرَةِ

(حصہ دوم)

احادیث توبہ و استغفار

فضائل استغفار، نقص توبہ و استغفار، ادعیہ توبہ و استغفار  
وظائف استغفار، معارف توبہ، معارف استغفار اور دعوت استغفار

## توحید، دعاء، اُمید اور استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھے پرکارتا رہے گا اور مجھ سے اُمید رکھے گا (کہ میں بخش دوں گا) میں تمہاری کوتاہیوں اور گناہوں کے باوجود تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں (کہ کتنے بڑے گناہ گار کو بخش رہا ہوں)

اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ بادلوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے تو بھی میں تیری مغفرت کروں گا اور (کسی کی مغفرت کرتے ہوئے) مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر میرے پاس آجائے لیکن تیری ملاقات مجھ سے اس حال میں ہو کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تو (یاد رکھ) میں زمین بھر مغفرت لے کر آ جاؤں گا۔ (ترمذی، احمد، طبرانی، بیہقی)

اس روایت میں چار چیزوں کو مغفرت کا ذریعہ فرمایا گیا:

①..... دعاء

②..... اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھنا

③..... استغفار کرنا

④..... عقیدہ توحید پر مضبوط قائم رہ کر ہر طرح کے شرک سے بچنا.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ تَنِي

عَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي. يَا بَنِي آدَمَ! إِنَّكَ لَوَأْتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَعَيْتَنِي لَا تُشِيرُكَ بِي شَيْئًا لَا تَذِنْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

[آخر جہ الترمذی فی الدعوات برقم ۳۵۴۰، وقال: هذا حديث حسن غريب، واحمد عن ابي ذر رضي الله عنه، والطبرانی فی الكبير برقم ۲۳۴۶ والاوسط برقم ۵۴۸۱، والبيهقي فی الشعب (باب ماجاء فی الرجاء من الله)، والدارمی (باب اذا تقرب العبد الى الله)]

### دعوت استغفار

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنی مغفرت نصیب فرمائے..... میرے پیارے بھائیو! آج ایک عجیب اور عظیم عبادت کی یاد دہانی کرانی ہے..... اتنی بڑی عبادت کہ جس کا حکم اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو فرمایا..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا..... تمام انبیاء علیہم السلام کو فرمایا..... ایسی عبادت جس کی اہمیت پر قرآن مجید میں سینکڑوں آیات ہیں..... ایسی عبادت جس کے فوائد حضرات انبیاء علیہم السلام نے تفصیل سے بیان فرمائے..... ایسی عبادت جس کا فوری نفع دنیا میں اور دائمی نفع آخرت میں ملتا ہے..... ایسی عبادت جو انسان کو نہ مایوس ہونے دیتی ہے اور نہ محروم..... ایسی عبادت جو اپنے لیے بھی کرنے کا حکم ہے اور دوسروں کے لئے بھی..... ایسی عبادت جسے حضرت آقائے ﷺ اتنی کثرت سے فرماتے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شمار کرتے رہ جاتے..... ایسی عبادت جو دل کو زنگ سے پاک کر دیتی ہے..... ایسی عبادت جو مہلک زخموں پر شفاء بخش مرہم بن جاتی ہے..... ایسی عبادت جو کمزور انسان کو طاقتور بنا دیتی ہے..... ایسی عبادت کہ جسے کرتا دیکھ کر شیطان روتا ہے..... پیٹتا ہے..... چیختا ہے..... تڑپتا ہے..... اور اپنے سر پر حسرت سے خاک ڈالتا ہے..... ایسی عبادت جو ہر عمل کو مقبول بنا دیتی ہے..... اور لمبا فاصلہ جلد طے کر دیتی ہے..... ایسی عبادت جو رکاوٹوں کے پہاڑ منٹوں میں راستے سے ہٹا دیتی ہے..... ایسی عبادت جو ہر غم کا علاج ہے..... ہر تنگی سے نکالنے کا راستہ ہے..... اور ہر پریشانی کا حل ہے..... پیارے بھائیو! اس عبادت کا نام ہے ”استغفار“، جی ہاں استغفار..... پھر

سن لیں اس عظیم عبادت کا نام ہے استغفار..... یعنی اپنی حالت پر نادم ہونا..... اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا..... اپنے محبوب رب کو منانے کی فکر کرنا..... اور اپنے گناہوں کو چھوڑنے کا پکا عزم رکھنا..... اور اپنے رب سے معافی مانگنا..... ان پانچ کاموں کا نام ہے استغفار..... اور یہ آج بھی ہماری بڑی ضرورت ہے اور کل بھی..... صرف استغفار نہیں بلکہ کثرت استغفار..... زیادہ استغفار..... ہر عمل کے بعد استغفار..... ہر نیکی کے بعد استغفار..... ہر گناہ کے بعد استغفار..... پیارے بھائیو! دن رات میں ندامت کا ایک آنسو اور اپنے رب سے شرمندہ ہو کر ایک آہ..... میرے رب میں مجرم ہوں معاف فرمادے..... شیطان اول تو نادم ہونے نہیں دیتا..... اور اگر کوئی نادم ہو تو اسے مایوس کر دیتا ہے..... حالانکہ مایوسی کا کیا جواز؟..... میرے رب کے رحمت والے دروازے کھلے ہیں..... مغفرت والے دروازے کھلے ہیں..... چھوٹا بچہ جب گرتے پڑتے اپنے والدین کی طرف چلتا ہے تو وہ کتنے خوش ہوتے ہیں..... شیطان گناہ کروا کے گراتا ہے تو مخلص بندے استغفار کر کے پھر اپنے مالک کی طرف لپکتے ہیں..... تب اللہ پاک کو بہت پیارا آتا ہے..... کوئی دن میں ستر بار بھی گرے مگر فوراً استغفار کر کے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو تو اس کے گناہ بھی نیکیاں بنا دیئے جاتے ہیں..... بھائیو! اپنے اوپر اللہ پاک کی محبت کو محسوس کرو وہ محبت کی نظر فرماتا ہے تو اپنا نام لینے کی توفیق دیتا ہے..... دیکھو! اللہ تعالیٰ نے اس سال محرم میں استغفار مہم کی توفیق بخشی..... چار آنسو گرے تو اجتماع ملا..... رکعت مہم ملی..... افراد میں اضافہ ہوا..... اخبار میں اضافہ ہوا..... جب دنیا میں یہ اثرات تو آخرت کے اصل فوائد اور انعامات کتنے اونچے ہوں گے..... انشاء اللہ..... ارے بھائیو! جب حضرات انبیاء علیہم السلام کو استغفار کا حکم ہے..... جب کہ وہ معصوم ہیں..... تو سوچو میں اور آپ اس عبادت کے کتنے محتاج ہیں..... ہمارا تو ہر عمل ناقص ہے..... پھر ندامت اور استغفار کے بغیر کیا چارہ ہے..... روشنی کی کرن نظر آگئی ہے..... مگر ابھی بہت کام باقی ہے..... دنیا پر سے کفر کا غلبہ ختم کرنے کی فکر اگر ہمیں نہیں تو یہ بے غیرتی والی بات ہے..... سارے عالم میں اسلام کا غلبہ..... مظلوم مسلمانوں کی داد رسی اور بہت سے کام..... بھائیو! استغفار..... زیادہ استغفار..... روزانہ کم از کم ایک ہزار بار استغفار..... دل کی ندامت والا استغفار..... رب کو منانے

کے شوق والا استغفار..... خلوت والا استغفار..... جلوت والا استغفار..... آنسوؤں والا استغفار.....  
 اُمید اور یقین والا استغفار..... تکبر اور عجب توڑنے والا استغفار..... آہوں اور سسکیوں والا  
 استغفار..... اور بار بار توبہ..... بغیر تھکے بغیر مایوس ہوئے توبہ..... اے جماعت کے ذمہ دارو!  
 استغفار..... اے جماعت کے کارکنو! استغفار..... اے اللہ کے پیارے مجاہدو، فدائیو! استغفار.....  
 اے ماؤں بہنو! استغفار..... اے میرے پیارے بھائیو! استغفار..... استغفار.....

### اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل فرمایا کہ جس دن زمین و آسمان پیدا فرمائے اسی دن ”توبہ کا دروازہ“ بھی  
 بنا دیا..... اور یہ دروازہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا  
 اللہ اکبر کبیر اکبر کتنا بڑا فضل ہے اور کتنا بڑا احسان..... توبہ کا یہ دروازہ ”مغرب“ کی طرف ہے اور بہت بڑا  
 ہے..... ستر سال تک کوئی سوار اپنی سواری پر دوڑتا رہے تو اس کی چوڑائی ختم نہ ہو..... ہم سب کو چاہیے  
 کہ جی توبہ کر کے اس دروازے میں داخل ہو جائیں..... اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے  
 جی ہاں ان مجرموں، گناہ گاروں کو جو سچے دل سے توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے..... اللہ تعالیٰ کے  
 پاس مغفرت کی کمی نہیں ہے..... اس کی رحمت بہت بڑی ہے بہت ہی بڑی.....

### سید الاستغفار

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو:

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا  
 اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَكْبُوْءُ بِذُنُوبِيْ  
 فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

**ترجمہ** ”یا اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے ساتھ کئے عہد و میثاق اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا قائم رہوں گا۔ اپنے اعمال (کے وبال اور نحوست) کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تو نے مجھے نعمتوں سے نوازا۔ اور اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تیری نافرمانیاں کیں اور گناہ کئے۔ پس (اے میرے رحیم و کریم مولا) مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں“ (اس استغفار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس (استغفار) کو دن میں یقین کے ساتھ کہے اور اسی دن میں رات کے آنے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا اور جو شخص اس رات کو یقین کے ساتھ پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اس کی وفات ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا“ (بخاری، ترمذی، احمد، حاکم وغیرہ)

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْيسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْخَالِقُ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمَيِّتَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ“

{اخرجه البخاری فی الدعوات باب افضل الاستغفار برقم 6306، و اخرجه الترمذی، والنسائی فی الکبریٰ و احمد و ابن ابی شیبہ و الحاکم و ابن حبان و الطبرانی فی الاوسط و الکبیر و البیہقی فی الشعب}

### بہترین دعاء کیا ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین دعاء استغفار کرنا اور

بہترین عبادت لا الہ الا اللہ (پڑھنا) ہے۔ (تاریخ حاکم)

انسان کی دینی و دنیوی ضرورتیں بے شمار ہیں، گھر، مال، دولت، بیوی، بچے، سکون، خوشی، صحت، عقل، فہم و فراست، توفیق عبادات وغیرہ وغیرہ لیکن جس چیز کی انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے گناہوں کی مغفرت، اللہ کے غضب اور جہنم سے بچنا۔

”عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

(اخرجه الحاكم في تاريخه كذا في الكنز، وفي الجامع الصغير للسيوطي وصححه هو والمناوي)

### نبی کریم ﷺ کا آخری وقت تک استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا.....

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِّيقِي الْأَعْلَى“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! میری مغفرت فرما اور میرے اوپر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ رفیق سے ملا۔ (منوط، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول عند وفاته ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِّيقِي الْأَعْلَى“

(اخرجه مالك في الجنايز، والبخاري في المغازي باب مرض النبي ﷺ، والترمذي وابن ماجه)

### آخری عمر میں تسبیح اور استغفار کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں کثرت یہ دعاء پڑھا



کرتے تھے.....

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ تاکہ قرآن پر عمل ہو جائے۔ (سورۃ النضر میں آپ ﷺ کو اس کا حکم فرمایا گیا فسبح بحمد ربك واستغفره)

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! اے ہمارے رب! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں۔ یا اللہ! میری مغفرت فرما۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثّر أن يقول في ركوعه وسجوده ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ يتأول القرآن.

(اخرجه الستة، باب ما يقال في الركوع والسجود)

### ہر طرح کے گناہوں سے استغفار

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے.....

”رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي. وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

**ترجمہ** اے میرے رب! میری خطاؤں اور جہالت کو معاف فرما اور کاموں میں میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما اور ان گناہوں کو معاف فرما جس کا علم آپ کو مجھ سے زیادہ ہے۔ یا اللہ! میری خطاؤں کو معاف فرما، اور جان بوجھ کر اور جہالت میں کئے ہوئے اور مذاق میں کئے ہوئے گناہوں کو معاف فرما، اور یہ تمام قسم کے گناہ میں نے کئے ہیں۔ یا اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما میرے چھپے کھلے گناہوں کو معاف فرما۔ آپ ہی آگے کرنے

والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)  
عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یدعو بهذا الدعاء ”رَبِّ  
اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ الْخ  
(رواہ البخاری فی الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ما قدمت وما  
اخرت، و مسلم فی الدعوات واحمد والحاکم)

### استغفار پر مغفرت کا پکا وعدہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ” (شیطان  
نے) کہا اے رب! آپ کی عزت کی قسم میں آپ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی  
روحیں ان کے جسموں میں ہوں گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم!  
جب تک وہ مجھ سے (استغفار یعنی) مغفرت طلب کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں  
گا۔“ (حاکم، احمد، طبرانی)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ” إِنَّ  
الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي  
أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ  
مَا اسْتَغْفَرُونِي“

{رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد (ووافقه الذہبی) فی کتاب التوبۃ والاناۃ برقم  
۷۶۷۲ واحمد والطبرانی فی الاوسط، وابویعلی، وصححه الہیثمی فی المجمع (کتاب  
التوبۃ باب ماجاء فی الاستغفار برقم ۱۷۵۷۳)}

### دین اور جہاد کی محنت کے بعد تسبیح اور استغفار

مبارک ہو جس نے دین کی خاطر جتنی محنت کی اتنا ہی اپنی ذات کا بھلا کیا..... عتلمند ایسا ہی کرتے

ہیں..... کام مکمل ہوا..... اب کیا کرنا ہے؟..... قرآن پاک فرماتا ہے..... اب اپنے کام کو محفوظ کرنا ہے..... اپنے عمل کو بچانا ہے..... وہ کیسے؟.....

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ

ووکام کر دو اور اپنے عمل کو آخرت کے لئے محفوظ کر لو..... تسبیح اور استغفار..... تھکاوٹ کی حالت میں شیطان زوردار حملہ کرتا ہے..... تاکہ اعمال چھین لے جائیں..... غفلت، گناہ، آرام، آزادی کا تقاضا..... کیا کوئی غلام بھی آزاد ہوتا ہے؟..... ہم تو اپنے محبوب رب کے بندے اور غلام ہیں اور ہماری اجرت اور آرام یہاں نہیں وہاں ہے..... جی ہاں! وہاں جہاں پیاری پیاری پاکیزہ و فدا و حوریں انتظار کرتی ہیں کہ اپنے خاندنوں کو بتائیں کہ تمہارا مالک تم سے راضی ہوا..... تسبیح اور استغفار..... کم از کم ۱۰ دن روزانہ ۱ ہزار بار..... بھائیو! اتنے فائدے ہیں کہ شمار سے باہر..... اللہ تعالیٰ کی رحمت..... نامہ اعمال کی پاکی..... دل کی روشنی..... جسم میں قوت اور صحت..... وقت میں برکت..... عذاب سے حفاظت..... رزق میں وسعت..... بے اولادوں کو اولاد..... غموں کا علاج..... زخموں کا مرہم..... قرآن پاک میں استغفار کے فوائد پڑھ کر دیکھیں..... بڑی خوش خبری ہے اسکے لئے جس کے نامہ اعمال میں استغفار زیادہ ہو..... تسبیح اور استغفار.....

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ... سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ... سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

پہلی وعاء قرآن کی اور دوسری حدیث کی جس کی قسمت جو اختیار کرے..... بھائیو! بوجھ نہ سمجھو نعمت ہے نعمت..... نفس کو سست مت بناؤ بہت اوپر جانا ہے..... بہت اوپر.....

### گناہوں کے تیرہ نقصانات

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے..... اس وقت سچے دل سے استغفار کی بے حد ضرورت ہے..... گناہ..... ایمان والوں کو اس دنیا میں بھی نقصان اور تکلیف پہنچا سکتے ہیں..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

ایک پر کیف دعاء سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں کے فوری طور پر درج ذیل نقصانات بھی ہو سکتے ہیں:

① کچھ گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غصے اور انتقام کو لے آتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ معاف فرما۔

② کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو چھین لیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

③ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو حسرت اور پچھتاوے میں ڈال دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

④ کچھ گناہ ایسے ہیں جو آسمان سے اترنے والی خیر، بھلائی اور روزی کو انسان سے روک دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑤ کچھ گناہ ایسے ہیں جو بلاؤں اور مصیبتوں کے نازل ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑥ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان میں موجود گناہوں سے بچنے کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں..... اور اس کے حفاظتی نظام کو توڑ دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑦ کچھ گناہ ایسے ہیں جو تباہی کو جلد لے آتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑧ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کے دشمنوں کو بڑھا دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑨ کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو امید سے کاٹ کر ناامیدی کے خوفناک گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑩ کچھ گناہ ایسے ہیں جو دعاؤں کی قبولیت کو روک دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

⑪ کچھ گناہ ایسے ہیں جو بارش کو روک دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

۲) کچھ گناہ ایسے ہیں جو ہوا کو گھٹا دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما۔

۳) کچھ گناہ ایسے ہیں جو انسان کو بے پردہ کر دیتے ہیں..... یعنی اس پر پڑے ہوئے رحمت، حفاظت اور عزت کے پردوں کو ہٹا دیتے ہیں..... یا اللہ ہمارے ایسے گناہ بھی معاف فرما..... گویا کہ..... گناہوں کی تیرہ قسمیں بیان فرمائی ہیں..... اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم فرمائے..... ایسا لگتا ہے کہ..... ہم اجتماعی طور پر ان تمام قسم کے گناہوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اس لیے ان گناہوں کے کڑوے پھل بھی چکھ رہے ہیں..... ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم باریک بینی کے ساتھ اپنا محاسبہ کریں..... اور سچے دل کے ساتھ تمام گناہوں سے استغفار کریں..... اور ان گناہوں کو چھوڑ دیں.....

### حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا استغفار

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وہ کوئی دعاء ہے کہ جس میں تیرہ قسم کے گناہوں سے استغفار کا طریقہ موجود ہے..... تو لیجئے یہ روایت.....

۴) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب کسی معاملہ میں پریشانی ہوتی تھی..... یا کوئی مشکل، دشواری، اور تکلیف پیش آتی تو آپ تنہائی میں جا بیٹھتے اور پہلے تین بار ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کو پکارتے:

يَا كَهْلِيْعَص. يَا نُورُ. يَا قَدْوُسُ. يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ. يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ. يَا حَيُّ. يَا اَللّٰهَ

يَا رَحْمٰنُ. يَا رَحِيْمُ۔

پھر ان تیرہ طرح کے گناہوں سے..... استغفار فرماتے..... جن گناہوں کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے..... آپ فرماتے:

يَا حَيُّ يَا اَللّٰهَ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

① اِغْفِرْ لِي الدُّنُوْبَ الَّتِي تُحِلُّ النَّقَمَ

② وَ اِغْفِرْ لِي الدُّنُوْبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النَّعَمَ

- ② وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ  
 ③ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُحْبِسُ الْقِسَمَ  
 ④ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ  
 ⑤ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُهْلِكُ الْعِصَمَ  
 ⑥ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعْجِلُ الْفَنَاءَ  
 ⑦ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَزِيدُ الْأَعْدَاءَ  
 ⑧ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ  
 ⑨ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ  
 ⑩ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُمَسِّكُ غَيْثَ السَّمَاءِ  
 ⑪ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَظْلِمُ الْهَوَاءَ  
 ⑫ وَاعْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغَطَاءَ (کنز العمال ج ۱- ص ۲۷۸)

**دعاء کا ترجمہ** یا کہیجس، یا نور، اے تقدس کے مالک، یا اول الاولین، یا آخر الآخرین،  
 اے سدا زندہ، اے عام رحمت کرنیوالے، اے بھرپور رحمت کرنیوالے، میرے وہ گناہ  
 معاف فرما جو غضب کو لاتا رہتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو نعمتوں کو تبدیل کرتے  
 ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو تقسیم کو روکتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو  
 مصیبت کو لاتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جن سے عصمتوں کا ہتک ہوتا ہے، اور  
 میرے وہ گناہ معاف فرما جو فنا کو جلدی لاتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو دشمنوں کو  
 زیادہ کرتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو امید کو کاٹتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف  
 فرما جو دعاء کو رد کر دیتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو آسمان کی بارش کو روک دیتے  
 ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو ہوا کو تاریک کرتے ہیں، اور میرے وہ گناہ معاف فرما جو  
 پردہ کو کھول دیتے ہیں۔ (ابن ابی الدنيا، ابن النجار، جامع الاحادیث)

عن علی رضی اللہ عنہ انہ اذا کان مر بہ امر خلا فی بیت ویقول: یا کھیعص،  
یا نور الخ

(رواہ ابن ابی الدنیا، وابن النجار، کذا فی جامع الاحادیث [للسیوطی] جلد ۳ صفحہ ۹۸۔  
وکنز العمال برقم ۴۹۹۹ جلد ۲ صفحہ ۶۵۶۔ طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

### گناہوں کے دنیوی نقصانات

گناہ کہتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو..... گناہوں سے توبہ اور استغفار میں تاخیر نہیں کرنی  
چاہیے..... گناہوں کا اصل عذاب تو مرنے کے بعد ہے مگر گناہوں کی نحوست دنیا میں بھی ظاہر ہو جاتی  
ہے..... امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گناہوں کی نحوست دنیا ہی میں آدمی پر آتی ہے..... یہاں تک کہ بعض اوقات  
گناہوں کی شامت سے روزی تنگ ہو جاتی ہے..... کبھی گناہوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے قدر  
و منزلت گر جاتی ہے اور دشمن غالب آ جاتے ہیں..... حدیث شریف میں ہے بندہ گناہ کرنے کے باعث  
رزق سے محروم ہو جاتا ہے..... اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری دانست میں گناہ کے  
باعث آدمی علم بھول جاتا ہے اور یہی مراد حدیث میں ہے کہ جو شخص گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس کی عقل  
اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور پھر کبھی اس کے پاس نہیں آتی..... اور بعض اکابر کا قول ہے کہ لعنت منہ کے  
سیاہ ہونے اور مال کے کم ہونے کا نام نہیں بلکہ لعنت یہ ہے کہ آدمی ایک گناہ سے نکل کر دوسرے اسی  
جیسے یا اس سے زیادہ بڑے گناہ میں مبتلا ہو..... یعنی گناہ کی ایک سزا یہ ہے کہ ایک گناہ کی وجہ سے انسان  
دوسرے گناہ میں جا گرتا ہے..... حضرت فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدمی پر جو مصیبتیں یا لوگوں کے ستم  
آئیں تو جانے کہ سب میرے گناہوں کی بدولت ہے..... اور بعض اکابر کا قول ہے اگر میرے گدھے  
کی عادت بھی بگڑ جائے تو میں یہی جانوں کہ میری ہی کسی غلطی کی وجہ سے ہے..... ایک صوفی بزرگ کا  
واقعہ ہے کہ انہوں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا اور پھر دیکھتے ہی رہے ایک بزرگ نے آ کر ان کا

ہاتھ پکڑا اور کہا اس (بد نظری) کی سزا تمہیں چند دن بعد ملے گی چنانچہ تیس سال بعد سزا ملی..... حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احتلام ہونا بھی ایک سزا ہے اور فرمایا کہ کسی آدمی کو جو نماز جماعت سے نہیں ملتی تو یہ کسی گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے..... ایک حدیث قدسی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ اپنی شہوت کو میری طاعت پر مقدم سمجھتا ہے تو اس کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ اس کو (اللہ تعالیٰ) اپنی مزہ دار مناجات سے محروم کر دیتا ہے..... (خاصہ احیاء العلوم غزالی) اہل طاعت پر جو مصیبت آتی ہے تو اس سے ان کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور اس پر صبر کرنے سے ان کے درجات بڑھتے ہیں..... (احیاء العلوم)

### استغفار کا ایک موثر اور شاندار قرآنی وظیفہ

آئیے! ایک مفید وظیفہ سیکھ لیتے ہیں..... قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ ہے..... یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان بہت رویا، بہت چیخا..... اس نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور چیخ چیخ کر اپنے تمام چیلوں کو جمع کر لیا..... جو سمندر میں تھے وہ بھی جمع ہوئے اور جو خشکی میں تھے وہ بھی آگئے..... بس پھر کیا ہمت لاکھوں کروڑوں کا مجمع..... مجمع ہی مجمع..... آپ کو معلوم ہے وہ کنسی آیت مبارکہ ہے؟..... پوری روایت مصنف عبدالرزاق میں موجود ہے..... جی ہاں! یہ وہ آیت ہے جس کے بارے میں اس اُمت کے بہت بڑے فقیہ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا.....

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی ”آیت“ عطا فرمائی ہے جو میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے..... (ابن المنذر)

لیجئے یہ ہے سورۃ آل عمران کی آیت رقم (۱۳۵)..... قرآن مجید لے کر چوتھا پارہ کھولیں.....  
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ  
وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

مفہوم اس آیت مبارکہ کا یہ ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کے متقی بندوں کی ایک صفت یہ ہے کہ جب



اُن سے کوئی کھلایا چھپا..... چھوٹا یا بڑا گناہ ہو جاتا ہے..... کوئی بے حیائی والا کام ہو جاتا ہے..... تو وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہ پر توبہ اور استغفار کرتے ہیں..... اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا..... وہ اپنے گناہ اور غلطی پر اڑے اور جتنے نہیں رہتے..... ایسے لوگوں کے لئے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے.....

اچھا ہوگا کہ قرآن مجید کھول کر یہ آیت (۱۳۵) آج ہی یاد کر لیں..... اس کے ساتھ ایک اور آیت بھی ہے..... اُن دونوں کو ملانے سے ایک شاندار وظیفہ اور جاندار نمل بنتا ہے..... وہ دوسری آیت ابھی آتی ہے..... پہلے ایک بات سن لیں..... ”مغفرت“..... اللہ تعالیٰ کی بہت ہی عظیم نعمت ہے..... مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ ایمان قبول ہو گیا اور اعمال قبول فرمائے گئے..... سبحان اللہ! اور کیا چاہئے؟..... ایمان کا دعویٰ تو بہت لوگ کرتے ہیں..... سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع کے شروع میں دیکھیں..... کچھ لوگ کہتے ہیں، ہم ایمان لے آئے..... حالانکہ وہ ”مؤمن“ نہیں ہیں..... اسی طرح اعمال بہت لوگ کرتے ہیں..... مگر کتنے ایسے بدنصیب ہوتے ہیں جن کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتے..... ”مغفرت“ وہ نعمت ہے کہ جسے بھی اللہ تعالیٰ یہ نصیب فرما دیتے ہیں..... اُس کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے..... اُس کا ایمان بھی قبول..... اُس کے اعمال بھی قبول..... اسی لئے تو جب ”سورۃ الفتح“ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری اور محبوب ترین نبی حضرت محمد ﷺ کے لئے ”مغفرت“ کا اعلان فرمایا تو آپ ﷺ کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی..... ہمارے ہاں لوگ ”مغفرت“ کو چھوٹی چیز سمجھتے ہیں..... کسی بزرگ کے انتقال پر اگر اُن کے لئے ”مغفرت“ کی دعاء کر دیں تو..... اُن کے معتقد اور چاہنے والے ناراض ہو جاتے ہیں کہ..... کیا ہمارے شیخ گناہ گار تھے؟..... اس لئے درجات کی بلندی کی دعاء دی جاتی ہے..... حالانکہ کسی کے لئے مغفرت کا دروازہ کھلے گا تو اُسے درجات ملیں گے..... مغفرت نہ ملی تو کون سے درجات اور کونسی بلندی؟..... حضرت آقا مدنی ﷺ اپنے لئے ”مغفرت“ کے اعلان پر خوشی کا اظہار فرمائیں..... اور ہمیں یہ لفظ چھوٹا لگے..... واقعی جہالت کی بات ہے..... دراصل ”مغفرت“ کے معنی اور مغفرت کی حقیقت کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے..... سبحان اللہ!

استغفار عجیب نعمت ہے..... اور تو بہ اس سے بھی بڑھ کر..... الحمد للہ مسلمان کافی تعداد میں..... توبہ اور استغفار کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور خوب نفع اور فائدہ جمع کر رہے ہیں..... اکثر رفقاء اور اہل تعلق نے ایک ہزار بار استغفار کو اپنا معمول بنالیا ہے..... بارہ سو بار کلمہ طیبہ..... ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار استغفار..... اور تلاوت کلام پاک یہ چار معمولات بنیادی ہو گئے..... مگر عاشقوں کو ”اللہ اللہ“ کے ورد سے بھی شغف رہتا ہے..... اور تسبیح..... یعنی سبحان اللہ والے اذکار..... ایک بات یاد رکھیں جہاں تسبیح اور استغفار مل جائیں وہاں عجیب رحمتیں اور نعمتیں نازل ہوتی ہیں..... آخری پارے میں سورۃ النصر کی تفسیر پڑھ لیں پوری بات سمجھ آ جائے گی..... فَسَبِّحْ مُحَمَّدٍ رَبَّكَ وَاسْتَغْفِرْہ..... اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد..... میرے آقا ﷺ نے تسبیح اور استغفار کو جن الفاظ سے جمع فرمایا اُن کو پڑھیں تو دل..... حلاوت، نور اور مٹھاس سے بھر جاتا ہے..... مثلاً

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (بخاری)

اب ایک اور بات سمجھیں..... اگر کلمہ طیبہ، تسبیح اور استغفارتینوں کی دعاء میں جمع ہو جائیں تو اس میں..... ”اسم اعظم“ کی تاثیر آ جاتی ہے..... ایسا اسم اعظم کہ سمندر کی گہرائی میں مچھلی کے پیٹ سے پرکارا جائے تو..... سیدھا عرش تک جا پہنچے..... حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کی ”دعاء“ جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی..... اس میں تینوں چیزیں ہیں..... لا الہ الا انت..... یہ ہوا کلمہ مبارکہ..... یاد رکھیں کلمہ طیبہ کئی طرح سے پڑھا جاتا ہے

لا الہ الا اللہ... لا الہ الا انت... لا الہ الا هو...

مگر جب صرف کلمہ کا ذکر کریں تو ”لا الہ الا اللہ“ کے الفاظ سے کریں..... ”سبحانک“ کے الفاظ میں تسبیح آگئی..... اور ”انی کنت من الظالمین“ کے الفاظ سے استغفار ہو گیا.....

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

کلمہ بھی، تسبیح بھی اور استغفار بھی..... اس لئے اس مبارک دعاء میں اسم اعظم کی تاثیر آگئی ہے..... اچھا اب اپنے ”وظیفہ“ کی طرف واپس آتے ہیں.....

یہ وظیفہ اس اُمت کے عظیم فقیہ اور محسن..... حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے..... اور حدیث شریف کی کئی کتابوں میں موجود ہے..... مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی..... اور بیہقی وغیرہ.....

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی بندے نے گناہ کیا اور پھر ان دو آیات کو پڑھا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا تو اسے (ضرور) ”مغفرت“ عطاء کر دی جاتی ہے..... یعنی اُس کا گناہ معاف کر دیا جاتا ہے..... پہلی آیت تو وہی سورۃ آل عمران (۱۳۵) اور دوسری آیت سورۃ النساء (۱۱۰)

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا

**ترجمہ** اور جو کوئی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے.....

(یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی مانگے..... تو وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا.....“

سبحان اللہ!..... کتنا آسان وظیفہ ہے..... آج ہی کوشش کر کے دونوں آیات کو ترجمے کے ساتھ یاد کر لیں..... جب بھی گناہ اور غلطی ہو وضو کر کے نماز ادا کر کے..... ان دو آیات کو توجہ سے پڑھیں اور پھر سچے دل سے استغفار کریں..... اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کی پکی امید رکھیں.....

ویسے بھی استغفار سے پہلے ان دو آیات کو پڑھ لیا کریں تو..... ان شاء اللہ استغفار میں زیادہ تاثیر آجائے گی..... اور وضو کرنا اور نماز ادا کرنا بھی کچھ ضروری نہیں مگر بہت بہتر ہے..... یہ آیت مبارکہ آئی تو ایک اور بات سامنے آگئی..... ہمارے حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے سورۃ النساء کی اس آیت (۱۱۰) کو بھی . رمثال کے ”جہادی مفہوم“ کے ساتھ بیان فرمایا ہے..... وہ فرماتے ہیں کہ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا کہ جو شخص کوئی بُرا کام کرے..... تو اس بُرے کام کی مثال یہ دی کہ مثلاً جہاد کی فرضیت کا انکار کرے..... اور او یظلم نفسہ یا اپنے نفس پر ظلم کرے..... کی مثال یہ دی ہے کہ نماز باجماعت ادا نہ کرے..... ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ توبہ استغفار کرے..... اگر وہ سچے دل سے استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے معافی اور مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے..... حضرت لاہوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”قرآن شریف کی تعلیم میں رخصہ ڈالنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ ”روح تعلیم“ اڑا دی جائے..... مثلاً جہاد فرض قرار دیا گیا ہے..... ایک جماعت پیدا ہو کہ وہ جہاد کی فرضیت کو اڑا دے تو یہ یہ عمل سو اُ میں داخل ہوگا اور دوسری صورت یہ ہے کہ حکم کی صورت کو توڑ دیا جائے تو یہ یظلمہ نفسہ ہوگا..... مثلاً کوئی شخص باجماعت نماز پڑھنے میں نقص (یعنی کمی کوتاہی) پیدا کر دے..... ان (دو) جرموں کا مرتکب بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دے گا۔

(حاشیہ لاہوری تفسیر آیت (۱۱۰) سورۃ النساء)

## دعائیں ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں

بعض لوگ کہتے ہیں اتنی دعائیں ہیں کس کس کو معمول بنائیں؟..... ان کی خدمت میں عرض ہے کہ انسان کی زبان بولنے سے نہیں تھکتی..... ہبزی بیچنے والے کتنی آوازیں لگاتے ہیں؟..... مسوں کے کنڈیکٹر کتنا بولتے ہیں؟..... جن لوگوں کو بک یا گپ شپ کی عادت ہو وہ کتنا بکتے ہیں؟..... حضور اکرم ﷺ کی دعائیں تو ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں..... خود آپ ﷺ نے دین کا جتنا کام کیا کوئی اور اتنا کر سکتا ہے؟..... ہرگز نہیں..... پھر اتنے کام کے باوجود آپ ﷺ نے ان دعاؤں کو معمول بنایا تو معلوم ہوا کہ ہم فارغ لوگوں کے لئے تو اور زیادہ ممکن ہے..... بس دل میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا ذوق اور شوق پیدا ہو جائے اور یہ بات ذہن میں بیٹھ جائے کہ..... ہم نے ذکر و استغفار کے ذریعے اپنی جنت کو آباد کرنا ہے..... لوگ دنیا کا گھر بنانے کے لئے کتنی مشقت اٹھاتے ہیں؟..... جنت تو بہت قیمتی ہے..... بہت قیمتی

## شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی ہے

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بناتے وقت ہی توبہ کا بہت بڑا دروازہ مغرب کی طرف بنا دیا ہے تاکہ اس کے بندے اس دروازے سے گزر کر اس تک پہنچیں..... شیطان ملعون ہمیں جہنم کی طرف کھینچ رہا

ہے..... ہمارا نفس شیطان کا تعاون کر رہا ہے..... شیطان تھوڑی دیر بھی چین سے نہیں بیٹھتا، اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کے آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف سے ان پر حملے کروں گا..... اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کو گمراہ کروں گا..... اس نے قسم کھائی ہے کہ میں انسانوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جانے کی زوردار محنت کروں گا..... شیطان اپنے پیادے اور سوار لشکر کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہے..... وہ طرح طرح کے روپ بدلتا ہے..... وہ ہمیں آخرت سے غافل کرتا ہے..... وہ ہمارے وقت کو برباد کرتا ہے..... وہ ہمیں گندی دوستیوں میں پھنساتا ہے..... وہ ہمیں جہاد سے دور کرتا ہے..... وہ ہمیں دنیا کی الجھنوں میں پھنساتا ہے..... اور ہم کمزور لوگ طوفان میں گھری کشتی کی طرح ہچکولے کھا رہے ہیں..... ہمارے نیچے جہنم کی گہرائی ہے اور جنت بہت اوپر ہے بہت دور..... عجیب پریشانی اور غم کا ماحول ہے..... ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ، ایک غلطی کے بعد دوسری غلطی..... اور ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی..... شیطان آواز لگا رہا ہے کہ تم تو جنت کے قریب بھی نہیں جاسکتے اس لئے محنت چھوڑو..... اور دنیا میں تو چند دن آرام اور مزے کر لو..... اور ہمارا نفس شیطان کی ہاں میں ہاں ملا رہا ہے کہ نیکی کا راستہ بہت مشکل ہے..... اور تم کمزور ہو..... مایوسی کے اس اندھیرے میں..... قرآن پاک کے الفاظ نور بن کر برستے ہیں..... میرا اللہ شیطان سے فرما رہا ہے:

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ

(اے شیطان جتنا بھی زور لگالے) ان انسانوں میں جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا زور نہیں چلے گا..... اللہ تعالیٰ کے بندے، اللہ تعالیٰ کے سچے غلام..... ان کی بڑی صفت ”اخلاص“ ہے کہ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں..... اور توبہ کے دروازے کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں..... دوڑتے چلے جاتے ہیں..... شیطان ان کو گراتا ہے وہ اٹھ کر پھر دوڑ پڑتے ہیں..... نفس ان کو بٹھاتا ہے وہ کھڑے ہو کر پھر دوڑ پڑتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی طرف، توبہ کے دروازے کی طرف دوڑ رہے ہیں، دوڑ رہے ہیں..... وہ جانتے ہیں کہ ان کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زیادہ نہیں ہیں..... وہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ کا نظام دنیا کے لوگوں کے نظام سے مختلف ہے..... ایک دن میں ستر گناہ

ہو جائیں تب بھی توبہ مل جاتی ہے..... ایک آنسو جہنم کی آگ بجھا دیتا ہے..... وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے کہ..... جس کی طرف ہمیں پناہ ملے..... اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت فضل فرمانے والا ہے.....

### استغفار کے بیس فائدے

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”شیطان کہتا ہے میں نے اولاد آدم کو گناہوں سے ہلاک کیا..... اور انہوں نے مجھے ”استغفار“ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ سے ہلاک کیا.....

میرے عزیز بھائیو! کثرت استغفار میں شیطان ملعون کی ہلاکت ہے..... حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں..... استغفار کی کثرت کرو اپنے گھروں میں، اپنے دسترخوانوں پر اور اپنے راستوں میں اور اپنی مجلسوں میں..... کیا معلوم کہ کس وقت مغفرت نازل ہو جائے؟۔۔ استغفار کے بے شمار فوائد میں مثلاً.....

- ① یہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے.....
- ② یہ رسول پاک ﷺ کا پیارا عمل ہے.....
- ③ یہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے.....
- ④ اس سے جنت ملتی ہے.....
- ⑤ یہ دل کی سیاہی کو دور کرتا ہے.....
- ⑥ اس سے قلبی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے.....
- ⑦ اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے.....
- ⑧ یہ قبر کا بہترین پڑوسی ہے.....

- ① اس سے ہر طرح کی روحانی اور جسمانی قوت ملتی ہے.....
- ② یہ رزق حلال میں بے پناہ وسعت کا ذریعہ ہے.....
- ③ یہ نفس کو غم، پریشانی، مایوسی، شہوت، وساوس اور میل کچیل سے پاک کرتا ہے.....
- ④ یہ صالح اولاد کا ذریعہ ہے.....
- ⑤ یہ ہر بیماری کا علاج ہے.....
- ⑥ اس سے انسان کو دنیا کی بہترین زندگی نصیب ہوتی ہے.....
- ⑦ یہ مقبول اعمال کی حفاظت ہے.....
- ⑧ اس سے بلائیں، مصیبتیں دور ہوتی ہیں.....
- ⑨ اس کی برکت سے انسان کو اپنا اصل مقام اور فضیلت نصیب ہوتی ہے.....
- ⑩ اس سے مفید بارشیں برتی ہیں.....
- ⑪ اس سے شرح صدر ہوتا ہے.....
- ⑫ سب سے اہم فضیلت کہ یہ بندے کا تعلق اللہ پاک کیساتھ ٹھیک کرتا ہے.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ الْبَیْتَ...

میرے بھائیو! آج کسی وقت کسی مسجد یا خالی جگہ کی طرف نکل جاؤ..... راستے میں روتے جاؤ اور کہتے جاؤ..... اے میرے محبوب رب میں معافی مانگنے آ رہا ہوں..... توبہ کرنے آ رہا ہوں..... پھر وہاں پہنچ کر اپنے ہر گناہ کی معافی مانگو..... ایمان کی کمزوری، فرائض کی سستی، نفاق، غیبت، حسد، بغض، بے حیائی، سستی، غفلت، حب دنیا، ذلت، رسوائی، بے شمار گناہ..... روتے جاؤ معافی مانگتے جاؤ..... یہاں تک کہ رحمت کا نزول محسوس ہو..... پھر دل پر جو بیتے کسی کو نہ بستاؤ..... کبھی نہ بتاؤ..... ارے مالک کے سامنے حاضر ہونا ہے..... پوری دنیا میں اسلام کے غلبے کی محنت کرنی ہے..... گناہوں سے بلکے ہوں گے تو کچھ کام بنے گا.....

## انسان کے لئے خطرناک لمحہ

اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں..... انسان کے نفس پر پریشانیوں اور وسوس کا حملہ ہو جاتا ہے..... اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نہیں ہے..... میں دنیا کا سب سے مظلوم، سب سے بد حال اور سب سے زیادہ غمزدہ انسان ہوں..... یہ بڑا خطرناک وقت ہوتا ہے..... اکثر لوگ بڑی بڑی غلطیاں ایسے ہی لحاظ میں کر بیٹھتے ہیں..... اور پھر ساری زندگی پچھتاتے ہیں..... ان کو یہاں تک یاد نہیں رہتا کہ ان کے پاس ”کلمہ طیبہ“ جیسی قیمتی نعمت ہے..... وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ جو سانس لے رہے ہیں وہ کتنی بڑی نعمت ہے..... ان کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ ان کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی غذا ہے..... ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان کے دل و دماغ میں قرآن مجید کی کتنی آیات ہیں..... وہ یہ بھی فراموش کر بیٹھتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے کتنے پردے ہیں..... ایسے پردے کہ اگر وہ اتار لئے جائیں تو ان کا سارا غم و غصہ شرمندگی میں بہہ جائے..... وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ اس وقت وہ جس غم و پریشانی کو محسوس کر رہے ہیں..... یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بعض قوتوں کے بل بوتے پر ہے..... ورنہ ایسا وقت بھی آ جاتا ہے کہ..... انسان بے بسی کے جال میں پھنس جاتا ہے..... تب وہ مار کھاتا ہے مگر غصہ نہیں کر سکتا..... تب وہ ایسا تشدد دیکھتا ہے کہ جسم میں کچھ محسوس کرنے کی سکت تک نہیں رہتی..... اس لئے جب بھی نفس پر پریشانیوں اور وسوس کا شدید حملہ ہو..... اس وقت کوئی فیصلہ نہ کریں..... اس وقت صرف اور صرف استغفار میں لگ جائیں..... اپنے گناہ یاد کریں، ان پر روئیں..... ان کی معافی اللہ تعالیٰ سے مانگیں..... اور اپنے دل کو سمجھائیں کہ..... اس وقت جو کچھ مجھ پر بیت رہی ہے وہ حقیقی باتیں نہیں..... محض شیطان کا حملہ ہے..... اور شیطان ذکر اور استغفار سے بھاگتا ہے..... فیصلے کرنے، دوسروں کو الزام دینے..... اور زیادہ سوچنے سے نہیں.....

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكَافِرِينَ



## استغفار شیطان کی کمر توڑتا ہے

شیطان اور اس کے چیلوں نے دراصل بہت محنت کی کہ..... مسلمان استغفار اور توبہ سے دور اور محروم رہیں..... وجہ واضح ہے..... توبہ، استغفار سے شیطان لعین کی کمر ٹوٹی ہے..... اور وہ جن گناہوں کو اتنی محنت سے کراتا ہے..... وہ سب معاف ہو جاتے ہیں..... بلکہ سچی توبہ سے وہ گناہ بھی نیکیاں بن جاتے ہیں..... ماشاء اللہ امت میں کچھ لوگ ہمیشہ شیطان کے خلاف مورچہ لگا کر مسلمانوں کو..... توبہ، استغفار کی طرف لانے کا کام کرتے رہتے ہیں..... ایسے لوگ اُمت مسلمہ کے محسن ہوتے ہیں..... کہتے ہیں کسی عرب ملک میں ایک بوڑھے بزرگ مسجد میں مقیم تھے..... اور ان کا کام صرف یہ تھا کہ..... مسلمانوں کے ہر طبقے کو توبہ، استغفار پر لے آئیں..... ایک صاحب تھے ان کی اولاد نہیں ہو رہی تھی..... سالہا سال بیت گئے..... دونوں میاں بیوی پریشان..... کسی نے خاوند کو بتایا کہ فلاں مسجد میں جاؤ ایک بزرگ دوا دیتے ہیں اور سال بھر میں اولاد ہو جاتی ہے..... وہ آدمی مسجد گیا، ایک خستہ حال بزرگ..... نہ پیری نہ مریدی، نہ تحفے، نہ بدیے، نہ کشف نہ دعوے..... اور نہ اپنی ذات کی کوئی بات..... سائل نے مسئلہ عرض کیا..... فرمانے لگے: بیٹا! ایک دوا ہے تم دونوں کو کھانی ہوگی..... مگر ہے کچھ کڑوی، کھا لو گے؟..... عرض کیا بہت پریشان ہیں ضرور کھائیں گے..... فرمایا: فجر کے طلوع سے ایک گھنٹہ پہلے دونوں جاگ کر وضو کر لیا کرو..... آدھا گھنٹہ نماز اور آدھا گھنٹہ استغفار..... اور پھر فجر کی نماز..... بڑی مؤثر دوا ہے..... خاوند گھر گیا بیوی کو بتایا، رات کا وقت تھا، خاوند نے کہا کیا خیال ہے؟..... کل سے شروع کر دیں؟..... اس اللہ کی بندی نے کہا: کل سے کیوں؟..... آج سے ہی ان شاء اللہ..... ایسی دوا تو نعمت ہی نعمت ہے..... دونوں نے عمل شروع کیا ماشاء اللہ چھ ماہ بعد..... بیوی کو حمل ٹھہر گیا..... اور پھر اولاد کا سلسلہ مستقل چل پڑا..... مگر اولاد سے بھی بڑھ کر ان کو جو چیز مل گئی..... وہ استغفار کی نعمت تھی.....

## استغفار کرنے والا جھوٹوں اور غافلوں کی فہرست سے خارج

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”جو شخص روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرے گا وہ جھوٹوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص کسی رات  
 میں ستر بار استغفار کرے گا تو وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا“ (ابن اسنی، دیلمی)  
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ  
 اسْتَغْفَرَ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْكَاذِبِينَ، وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ  
 فِي لَيْلَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ“  
 (رواہ ابن سنی عن عائشہ، کذا فی الجامع الصغیر للسيوطی، ورقم علیہ بالضعف وافر علیہ  
 المناوی وقال: ورواہ الدیلمی باللفظ المزبور)

### استغفار مرہم اور حفاظت

استغفار دنیا اور آخرت میں خیر کی کنجی اور چابی ہے..... قرآن پاک میں غور فرمائیں..... کلمے کے  
 بعد استغفار..... معلوم ہوا ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے..... نماز کے بعد استغفار، زکوٰۃ کے بعد  
 استغفار..... معلوم ہوا اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے..... جہاد میں شکست کے بعد استغفار کا حکم دیا  
 گیا..... معلوم ہوا کہ زخموں کو مندل کرنے والا مرہم ہے..... جہاد میں فتح کے بعد استغفار..... معلوم ہوا  
 کہ نعمتوں کی بقاء اور حفاظت کا ذریعہ ہے..... قرآن و سنت میں جگہ جگہ استغفار کا حکم..... مگر اس کے  
 باوجود مسلمانوں کی ”توجہ“ نہیں جاتی..... معلوم ہوا کہ بہت بڑا شیطانی نیٹ ورک استغفار کے خلاف  
 سرگرم رہتا ہے..... اس نیٹ ورک میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہتے ہیں کہ جب تک سارے گناہ نہ  
 چھوٹیں ”استغفار“ کا کوئی فائدہ نہیں؟..... توبہ، توبہ، توبہ..... کسی ظالمانہ اور جاہلانہ بات ہے.....  
 استغفار کا معنی ہے معافی مانگنا..... معافی تو گناہوں پر ہی مانگی جاتی ہے..... اور بار بار معافی مانگنے سے

سخت سے سخت گناہوں کی رسیاں بھی ٹوٹ جاتی ہیں..... گناہ ہو گیا فوراً معافی مانگ لی..... پھر ہو گیا پھر معافی مانگ لی..... پھر ہو گیا پھر معافی مانگ لی..... پوری ندامت اور شرم کے ساتھ.....

## بندے کا امن

حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ نے نبی ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ”بندہ جب تک استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے“..... (احمد)

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
”الْعَبْدُ آمِنٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ“

{ آخر جہ احمد فی احادیث فضالہ بن عبید برقم ۲۳۴۳۲ }

## چار طرح کے افراد کے لئے بشارت

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اربعة في حديقة قدس الجنة“

چار طرح کے افراد جنت کے خاص مقدس باغیچے میں ہوں گے

① لا اله الا الله، کو مضبوطی سے تھامنے والا جو اس میں شک نہ کرے

② وہ شخص جو نیکی کرے تو اسے خوشی ہو اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یعنی شکر ادا کرے

③ اور وہ شخص جو گناہ کرے تو اسے برا لگے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے (یعنی مغفرت

مانگے)

④ اور وہ جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ“ کہے

(البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

## استغفار والا بنادے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا“

**ترجمہ** یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو اچھے کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برے

کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ، احمد، بیہقی)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ”اللَّهُمَّ

اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا“

{رواہ ابن ماجہ فی الادب باب الاستغفار برقم ۳۸۲۰ و احمد فی مسند عائشہ و البیہقی باب

فی السرور و بالحسنۃ و الطیالسی فی مسندہ}

## اے لوگو! توبہ کرو

حضرت اغریٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ کے حضور توبہ

کرو، دیکھو میں خود دن میں سو بار اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہوں“ (مسلم)

عَنِ الْأَعْزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”يَا

أَيُّهَا النَّاسُ تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ“

{آخر جہ مسلم فی کتاب الذکر و الدعاء و التوبہ، باب استحباب الاستغفار و الاستکثار منه}

## روزانہ ستر بار استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں جا رہے تھے فرمایا! استغفار کرو، ہم

نے استغفار کیا، فرمایا! ستر مرتبہ پورا کرو، ہم نے پورا کر دیا، پھر فرمایا: جو بھی بندہ یا بندی دن میں ستر مرتبہ

اللہ تعالیٰ سے (استغفار کرے یعنی) مغفرت طلب کرے اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور رب بادیہ اوہ بندہ یا بندی جودن میں سات سو مرتبہ سے (بھی) زیادہ گناہ کرے (یعنی) ایسا عموماً نہیں ہوتا کہ کسی بندے کے گناہ سات سو تک پہنچ جائیں پس بندے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (ابن ابی دنیا، بیہقی، الاصفہانی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ فَقَالَ "إِسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فَاَسْتَغْفِرْنَا فَقَالَ: آمَنُوهَا سَبْعِينَ مَرَّةً. فَأَتَمَمْنَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا أَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي يَوْمِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ سَبْعِينَ ذَنْبًا وَقَدْ خَابَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ عَمِلَ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ ذَنْبًا"

{رواه ابن الدنيا والبيهقي والاصفہانی کذا قاله المنذرى فى الترغيب (باب الترغيب فى الاستغفار)}

### استغفار پر عظیم انعام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا۔ فوراً (نادم ہو کر) عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا گناہ بخش دے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو پتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور پھر (ندامت ہوئی اور) کہا اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے (میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا) پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کیا اور نادم ہو کر کہا اے میرے رب مجھے معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو

گناہ کو معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے اے بندے! تو جو چاہے کریں نے تجھے معاف کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم، احمد، حاکم)

**فائدہ** تو جو چاہے کر، کا مطلب یہ ہے کہ توجہ تک اس روش پر رہے گا کہ ہر مرتبہ گناہ سرزد ہونے کے بعد ندامت کے ساتھ توبہ کرتا رہے تو میں تیری مغفرت کرتا رہوں گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَمًا يَخْبِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: "أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: اٰمِي رَبِّ! اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: اٰمِي رَبِّ! اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ."

{رواه البخاری فی التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ برقم ۵۰۷، و مسلم فی التوبة باب قبول التوبة من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبة۔ ورواه احمد فی مسند ابی هريرة، والطحاوی فی مشکل الآثار، والحاکم فی المستدرک}

### اللہ تعالیٰ کے پیارے نام :

اللہ تعالیٰ "غافر" ہے "غفور" ہے اور "غفار" ہے.....

بخشنے والا..... مکمل بخشش اور مغفرت فرمانے والا..... اور بار بار بخشنے والا.....

اللہ تعالیٰ "سَاتِر" ہے، "سَتِیر" ہے اور "سِتَّار" ہے.....

عیبوں پر پردہ ڈالنے والا..... برائیوں اور کمزوریوں کو چھپانے والا..... عیب دار انسانوں پر اچھائی

کے پردے ڈالنے والا.....

یہ اللہ تعالیٰ کے چہ اسماء الحسنی..... پیارے پیارے نام ہمارے سامنے آ گئے.....

اَلْغَافِرُ... اَلْغَفُوْرُ... اَلْغَفَّارُ... اَلْسَّاتِرُ، اَلْسَّيِّئِرُ، اَلْسَّتَّارُ...

اب نہایت ادب، بے حد تواضع اور عاجزی سے پکاریں.....

یَا غَافِرُ..... اے بخشنے والے.....

یَا غَفُوْرُ..... اے مکمل مغفرت فرمانے والے.....

یَا غَفَّارُ..... اے بار بار بخشش اور معافی دینے والے.....

اِغْفِرْ لِي... اِغْفِرْ لِي... اِغْفِرْ لِي...

میری مغفرت فرما..... مجھے بخش دے..... مجھے مغفرت عطا فرما.....

یَا سَّاتِرُ..... اے چھپانے والے.....

یَا سَّيِّئِرُ..... اے پردہ ڈالنے والے.....

یَا سَّتَّارُ..... اے ہر طرح کی کمزوریوں اور عیبوں کو ڈھانپنے والے.....

اُسْتُعْزِرُ عَزْرًا تَنِيًّا وَآمِنًا ذُو عَاتِنًا

ہماری کمزوریوں پر اپنا پردہ ڈال دے اور ہمارے خوف پر اپنا امن ڈال دے.....

پہلے تین نام قرآن مجید میں آئے ہیں.....

① الغافر..... یہ ایک مقام پر آیا ہے (غافر الذنب)

② الغفور..... یہ قرآن مجید میں اکیانوے (۹۱) بار آیا ہے

③ الغفار..... یہ قرآن مجید میں پانچ بار آیا ہے.....

### مغفرت کا سمندر

قرآن مجید میں مغفرت کا یہ نور..... مسلمانوں پر ستانوے بار برسا..... اگر ایک بار بھی برستا تو تمام اہل ایمان کی مغفرت کے لئے کافی تھا..... مگر یہاں تو ”رب غفور“ کی مغفرت کا سمندر ہے، پورا

سمندر..... اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت سے مایوس ہونا..... بہت بڑا گناہ ہے، جی ہاں! اللہ تعالیٰ بچائے کبیرہ گناہ ہے..... حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں وہ احادیث اور اقوال جمع فرمائے ہیں، جن میں ”کبائر“ یعنی کبیرہ گناہوں کی تفصیل ہے..... سات سے لے کر سات سو تک..... مگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک فرمان یہ ہے کہ..... کل کبیرہ گناہ چار ہیں.....

① اَلْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ..... اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد سے مایوس ہو جانا

② اَلْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ..... اللہ کی مغفرت اور رحمت سے ناامید ہو جانا

③ وَالْأَمْنُ مِنْ مَّكَرِ اللّٰهِ..... اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو جانا

④ وَالشِّرْكُ بِاللّٰهِ..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

کچھ لوگ گناہ کرتے ہیں اور گناہوں کی دلدل میں پھنستے جاتے ہیں..... پھر جب خود کو ہر طرف سے گناہوں میں لٹھرا ہوا پاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مکمل طور پر مایوس ہو کر..... نہ استغفار کرتے ہیں اور نہ توبہ..... وہ کہتے ہیں کہ ہم تو گناہوں سے نکل ہی نہیں سکتے..... زبانی توبہ کا کیا فائدہ؟..... ہمیں استغفار سے شرم آتی ہے کہ بار بار توبہ توڑتے ہیں..... بظاہر یہ اچھی سوچ ہے مگر حقیقت میں شیطانی نظریہ اور سوچ ہے..... یہ اللہ تعالیٰ سے مکمل طور پر کٹ کر شیطان کی گود میں گرنے کا اعلان ہے..... یہ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت اور قوت مغفرت کا انکار کرنا ہے..... کون سا گناہ اللہ تعالیٰ سے بڑا ہے..... کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے زیادہ وسیع ہے؟..... اللہ تعالیٰ جب مغفرت دینے پر آجائے تو ایسی قوت والی مغفرت دیتا ہے کہ..... گناہوں کے تمام اثرات تک مٹ جاتے ہیں..... اگر کسی کے گناہوں کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا..... گناہوں کے انڈے بچے دور دور تک پھیل گئے..... تب بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت جب آتی ہے تو ان تمام گناہوں اور ان کے اثرات کو ختم کر دیتی ہے..... اور جو حقوق گناہگار کے ذمہ لوگوں کے ہوتے ہیں..... وہ بھی ادا کروا دیتی ہے..... اور جن گناہوں کا داغ بہت گہرا ہو..... ان کی جگہ گہری نیکیوں کی توفیق لے آتی ہے.....

ایک آدمی کروڑوں روپے کی خیانت کر کے..... سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو اربوں روپے دے



دیتے ہیں کہ وہ کروڑوں کی خیانت بھی واپس کر آئے اور مزید کروڑوں کے صدقات جاریہ بھی چھوڑ آئے..... اللہ تعالیٰ کوئی معمولی معافی دینے والے نہیں..... غفور ہی غفور..... غفار ہی غفار..... حضرت وحشی بن الہدیٰ جنہوں نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا جرم کیا تھا..... توبہ کرنے اور توبہ قبول ہو جانے کے باوجود غم میں کڑھتے تھے تو..... رب غفور نے انتظام فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے دشمن کو قتل کرنے کی سعادت عطا فرمادی..... تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے..... ارے سچے دل سے معافی تو مانگو، سچے دل سے توبہ کے دروازے پر تو آؤ..... اللہ تعالیٰ غافر و غفور ہے..... مغفرت کے اصل معنی پردہ ڈالنے، ڈھانپنے اور چھپانے کے آتے ہیں..... پرانے زمانے کی جنگوں میں سر پر جو لوہے کی ٹوپی پہنی جاتی تھی..... اسے ”مغفر“ کہتے تھے..... وہ سر کو حفاظت سے ڈھانپ لیتی تھی..... اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مغفرت انسان کو گناہوں کے ہر شر سے..... دنیا اور آخرت میں محفوظ کر دیتی ہے..... ڈھانپ لیتی ہے..... اہل دل فرماتے ہیں کہ..... گناہ ایک ظلم ہے جو انسان اپنی ذات پر ڈھاتا ہے.....

### ہر طرح کے گناہگار کے لئے مغفرت کی شان

گناہگار تین قسم ہیں:

① ظالم..... یعنی عام گناہگار

② ظلوم..... بڑے سخت گناہگار

③ ظلام..... یعنی بار بار گناہوں میں گرنے والے

مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھیں کہ..... جو بندے ”ظالم“ ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ”غافر“ ہے..... بخشنے والا..... جو ”ظلوم“ ہیں یعنی سخت گناہگار..... ان کے لئے اللہ تعالیٰ ”غفور“ ہے..... یعنی ”ٹھاٹھ“ کی مغفرت دینے والا..... اور جو ”ظلام“ ہیں بار بار گناہ کرنے والے ان کے لئے اللہ تعالیٰ ”غفار“ ہے..... بار بار بخشش فرمانے والا..... تم دل سے بخشش مانگو تو سہی..... مغفرت مانگنے اور بخشش طلب کرنے کو ہی استغفار کہتے ہیں..... دل کی ندامت کے ساتھ استغفار..... بات یہ چل رہی تھی کہ.....

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت سے ناامید ہونا یہ بڑا سخت کبیرہ گناہ ہے..... دوسری طرف کچھ لوگ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہو جاتے ہیں..... وہ دنیا میں تکلیفیں اور مصیبتیں دیکھ دیکھ کر شیطان کے اس جال میں پھنس جاتے ہیں کہ..... اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) نہیں سنتا..... اللہ تعالیٰ مدد نہیں فرماتا..... تو ایسا نظریہ بنالینا بھی سخت کبیرہ گناہ ہے..... اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے اور وہ نصرت بھی فرماتا ہے..... مگر جلد باز انسان اس کی نصرت کے انداز کو ہمیشہ نہیں سمجھ سکتا..... وہ سمجھتا ہے کہ نصرت نہیں آ رہی..... حالانکہ نصرت آئی ہوئی ہوتی ہے..... اگر وہ نہ آتی تو معلوم نہیں انسان کا کیا حشر ہوتا.....

### عملیات کے بارے میں ایک اہم وضاحت

ایک ضروری بات یاد رکھیں..... اگر اپنے ایمان کی سلامتی چاہتے ہیں تو..... غیر مسنون و وظیفے اور عملیات زیادہ نہ کریں..... عامل بننے کا شوق دل سے نکالیں..... مومن اور تائب بننے کا شوق دل میں بسائیں..... اگر کوئی مرشد کامل نصیب ہے تو پوچھ پوچھ کرو وظائف کریں..... اگر مرشد کامل نصیب نہیں تو..... تلاوت قرآن پاک..... نوافل..... نفل روزے، صدقہ..... کلمہ طیبہ، استغفار، درود شریف..... اور تیسرے کلمہ میں لگے رہیں..... یعنی فرض عبادت کے بعد جو وقت ملے..... ان میں بس یہی اعمال کریں اور مسنون دعاؤں کا اہتمام..... ان کے لئے نہ کسی مرشد کی اجازت ضروری..... اور نہ ان میں کوئی خطرہ..... باقی وظائف یا تو آخر میں مایوسی کی طرف کھینچ لیں گے..... یا نعوذ باللہ اپنی ذات کا تکبر دل میں آ جائے گا جو تمام بیماریوں کی جڑ..... اور مہلک کینسر ہے.....

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ..... ذی النورین تھے، جنت کی پکی بشارت رکھتے تھے..... آقا مدنی علیہ السلام کے محبوب تھے..... سخاوت کے تاجدار تھے..... صدقات جاریہ کے امام تھے..... حیاء میں اپنی مثال آپ تھے..... مگر قبر پر جاتے تو زار و قطار روتے اور عذاب قبر کے خوف سے تھر تھر کانپتے..... پھر ہمیں یہ کیفیت کیوں نصیب نہیں ہوتی؟..... ہمیں قبر کا خوف ایک آنسو تک نہیں رلاتا..... معلوم ہوا کہ دل اور نفس میں خرابی اور تکبر ہے..... اسی لئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ.....

اللہ تعالیٰ کی دنیا اور آخرت میں پکڑ سے بے خوف ہو جانا بھی کبیرہ گناہ ہے..... یہ حالت بری صحبت سے بھی بن جاتی ہے..... اور زیادہ غیر شرعی وظائف سے بھی کہ..... انسان کو اپنے اصل مسائل موت، قبر، حشر اور آخرت کی فکر نہیں رہتی..... اسی لئے جو وقت وظائف میں لگتا ہے..... وہ سچے استغفار میں لگ جائے..... استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ انسان کی حالت تبدیل فرما دیتے ہیں.....

### گناہوں کی تشہیر نہ کر رہیں

حضرت سیدہ مطہرہ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت آئی..... اور مسئلہ پوچھنے کے انداز میں اپنے گناہ کا تذکرہ کر گئی..... شاید کسی نے احرام کی حالت میں اس کی پنڈلی کو پکڑا یا چھوا تھا..... اس نے جیسے ہی یہ بات بتائی..... حضرت اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فوراً جسرہ پھیر لیا اور فرمایا:

”رک جاؤ، رک جاؤ، رک جاؤ“

اور پھر ارشاد فرمایا: اے ایمان والی عورتو! اگر تم میں سے کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ دوسروں کو نہ بتائے..... بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرے..... یاد رکھو! بندے عار میں ڈالتے ہیں بدل نہیں سکتے..... جبکہ اللہ تعالیٰ بدلتا ہے..... عار میں نہیں ڈالتا..... یعنی تم اپنے گناہ لوگوں کو بتاؤ گی تو لوگ تمہارے اس گناہ کو مٹا نہیں سکتے..... نہ تمہاری حالت کو تبدیل کر سکتے ہیں..... اور نہ گناہ کے شر اور نقصانات سے تمہیں بچا سکتے ہیں..... ہاں البتہ وہ تمہیں عار اور شرمندگی میں ضرور ڈال سکتے ہیں..... جب بھی اُن کو موقع ملا وہ تمہیں اس گناہ کی وجہ سے رسوائی، شرمندگی اور بدنامی میں مبتلا کر سکتے ہیں..... جبکہ اللہ تعالیٰ نہ شرمندہ کرتے ہیں، نہ بدنام فرماتے ہیں اور نہ عار دلاتے ہیں..... بلکہ وہ تمہاری بری حالت کو اچھی حالت میں تبدیل فرما دیتے ہیں..... وہ تمہیں گناہ کے نقصانات سے بچا لیتے ہیں..... وہ ”العفو“ ہیں..... معاف فرمانے والے..... کہ اس گناہ کو مٹا دیتے ہیں..... اور ”العفو“ ہیں کہ اس گناہ کو چھپا لیتے ہیں اور بعض اوقات تو ایسی رحمت اور تبدیلی فرماتے ہیں

کہ.....خود گناہگار بندے کو بھی.....اپنا گناہ یا نہیں رہتا.....گویا کہ گناہ کا ہر طرف سے نام و نشان ہی مٹ گیا.....نہ وہ نامہ اعمال میں باقی رہا، نہ وہ لکھنے والے فرشتے کو یاد رہا.....نہ وہ اُس زمین کو یاد رہا جس پر وہ ہوا تھا.....نہ وہ اُن اعضاء کو یاد رہا جن سے وہ گناہ کیا تھا.....اور نہ خود گناہگار بندے کو یاد رہا.....ایسا فضل اور ایسی مغفرت اور کون کر سکتا ہے؟.....زندگی کے سانس چل رہے ہیں.....سورج مشرق سے طلوع ہو رہا ہے.....توبہ کا دروازہ کھلا ہے.....بھائیو! کثرت استغفار، بہت استغفار، سچا استغفار.....

اچھی توبہ، خالص توبہ، سچی توبہ، پکی توبہ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ.  
نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ. نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ..

## مفید سبق

دوسروں کے لئے استغفار کرنا اور دوسروں سے اپنے لئے استغفار کرانا

اللہ تعالیٰ میری، آپ سب کی.....اور تمام ایمان والوں کی مغفرت فرمائے.....

دوسروں کے لئے استغفار کرنا.....اور دوسروں سے اپنے لئے استغفار کرانا.....یہ بہت اہم اور فضیلت والا عمل ہے.....اور آج یہ عمل مسلمانوں میں دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے.....آج ”قرآن عظیم الشان“ کو لیتے ہیں.....اور کوشش کرتے ہیں کہ ایک ہی مجلس میں اس موضوع کی تمام آیات مبارکات سامنے آجائیں.....

ویکھیں کتنا بڑا تحفہ.....اور اللہ تعالیٰ کا فضل کہ ایک مختصر سے مضمون میں.....قرآن پاک کے ایک پورے موضوع کا خلاصہ آجائے.....چلیں پہلے دل کے اخلاص کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں.....

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

اب آئیں.....اپنے تمام کبیرہ صغیرہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اب اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کرتے ہیں.....

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَوْ اِلَدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَخِيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَآتِ...

اب اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں..... تاکہ قبولیت ساتھ ہو جائے.....

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَّ صَحْبِهِ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا...

## دوسروں کے لئے استغفار کے بارے میں دو طرح کی آیات

اب سنیں! قرآن پاک میں دوسروں کے لئے استغفار کی آیات دو طرح کی ہیں..... ایک وہ جن میں دوسروں کے لئے استغفار کی ترغیب ہے..... یعنی کوئی مسلمان..... اپنے علاوہ دوسروں کے لئے بھی..... اللہ تعالیٰ سے مغفرت، اور معافی مانگے..... اور دوسری وہ آیات جن میں بعض لوگوں کے لئے ”استغفار“ کرنے کی ممانعت آئی ہے..... یعنی زمین پر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ”استغفار“ کرتے ہیں..... اور نہ مسلمانوں کو اجازت ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں.....

## کفار، مشرکین اور منافقین کے لئے استغفار کرنا جائز نہیں

یہ بد نصیب لوگ..... مشرکین، کفار اور منافقین ہیں..... پہلے ان آیات کو پڑھ لیتے ہیں تاکہ..... وہ لوگ معلوم ہو جائیں جن کے لئے ہم استغفار نہیں کر سکتے..... دیکھئے یہ بے دسواں پارہ، سورۃ التوبہ آیت (۸۰)

اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِنَّهٗ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ.

ترجمہ (اے نبی) چاہے آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں (دونوں برابر ہیں) اگر

آپ ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا..... (التوبہ، ۸۰)

یہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی..... جو زبان سے اسلام لائے تھے اور دل سے کافر تھے..... جب جہاد کا حکم ملا تو اُن کا ”نفاق“ کھل گیا..... ایسے لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے استغفار سے بھی فائدہ نہیں ہوتا.....

دوسری آیت دیکھیں! یہ گیارہواں پارہ ہے سورۃ التوبہ آیت (۱۱۳)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ۔

**ترجمہ** نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ داری کیوں نہ ہوں اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ لوگ جہنمی ہیں۔ (التوبہ ۱۱۳)

اس آیت میں تمام مشرکوں اور کافروں کے لئے..... استغفار کرنے کی ممانعت آگئی..... خود نبی کریم ﷺ نے اس آیت کے نزول کے بعد اپنے چچا ”ابوطالب“ کے لئے ”استغفار“ کرنا چھوڑ دیا..... ہاں زندہ مشرکوں اور کافروں کے لئے ہدایت کی دعاء کرنا جائز ہے.....

یہ دو واضح آیات سامنے آگئیں..... مزید یہ مسئلہ جن آیات میں بیان ہوا ہے ان کا حوالہ عرض کیا جا رہا ہے تاکہ آپ قرآن مجید میں دیکھ لیں.....

① سورۃ التوبہ آیت (۱۱۳)

وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ الْإِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ الْإِبْرَاهِيمَ لَوَاقِدٌ لِّعَلِيمٍ۔

② سورۃ الفتح آیت (۱۱)

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا۔

يَقُولُونَ بِآلِسْتِ بِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا.

⑤ سورة الممتحنة آیت (۴)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا الْقَوْمِ بِهِمْ عِلَاقُكُمْ وَأُولَئِكَ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَخَدَّاءَ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبْنَيْهِ لَا اسْتَعِظِرْ لَكَ وَمَا أَمِلُكَ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ طَرَبْنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

⑥ سورة المنافقون آیت (۶)

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ.

ان آیات میں دو طرح کے منافقین کا تذکرہ ہے..... ایک وہ جو اوپر اوپر سے ہی سہی مگر رسول اللہ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرتے تھے..... اور دوسرے وہ موذی، متکبر اور گھمسنڈی منافق..... جو رسول اللہ ﷺ سے اپنے لئے استغفار کرانا ہی نہیں چاہتے تھے..... اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی ”نفاق“ سے حفاظت فرمائے..... آمین! اخلاص کے ساتھ ایمان تازہ کر لیں

لا اله الا الله، لا اله الا الله، لا اله الا الله محمد رسول الله

ایک بات مکمل ہو گئی کہ..... ہم کسی مشرک، کافر اور عقیدے کے منافق کے لئے استغفار نہیں کر سکتے..... اب آتے ہیں دوسرے اور اصل موضوع کی طرف..... قرآن پاک میں دوسروں کے لئے استغفار کے جواہر کلمات ہیں، ہم ان کو درج ذیل عنوانات سے سمجھ سکتے ہیں.....

① فرشتوں کا عمل کہ وہ زمین پر موجود ایمان والوں اور توبہ کرنے والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں..... معلوم ہوا کہ دوسروں کے لئے استغفار کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ..... عرش اٹھانے

والے مقرب فرشتوں اور دیگر بے شمار ملائکہ کو اس عبادت میں لگا دیا ہے..... سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم.....

❶ کسی مسلمان کا تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرنا.....

❷ اپنے والدین کے لئے استغفار کرنا

❸ والدین کا اپنی اولاد کے لئے استغفار کرنا

❹ کسی مسلمان کا اپنے بھائی..... یا بھائیوں کے لئے استغفار کرنا

❺ بڑوں کا اپنے چھوٹوں کے لئے استغفار کرنا

❻ چھوٹوں کا اور بعد میں آنے والوں کا..... اپنے بڑوں اور اپنے ساتھیوں کے لئے استغفار کرنا

❼ توبہ کے لئے آنے والی خواتین کے لئے استغفار کرنا.....

❽ جو کسی واقعی سچے عذر کی وجہ سے کسی فضیلت یا سعادت سے محروم ہوئے ہوں..... اُن کے لئے

استغفار کرنا

❾ جو گناہگار لوگ اللہ تعالیٰ سے توبہ اور معافی مانگتے ہوں اُن کے لئے استغفار کرنا.....

اب ان تمام عنوانات کو..... بغیر ترتیب کے آگے چلاتے ہیں.....

### ❶ بھائی کے لئے استغفار

حضرت موسیٰ علیہ السلام..... اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے کہ..... قوم گمراہ ہو گئی.....

آپ نے سمجھا یا تمک نہیں..... اسی ناراضی میں بال بھی پکڑ لئے..... بھائی نے صورت حال بتائی تو فوراً

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اپنے بھائی کے لئے استغفار کے ہاتھ پھیلا دیئے.....

دیکھئے: سورۃ الاعراف آیت ۱۵.....

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِإِخْوَتِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعاء کی) اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف



فرما اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔ (الاعراف: ۱۵۱)

دوسرا واقعہ سورۃ یوسف میں ہے..... جہاں حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے استغفار فرمایا:

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْنَا الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

**ترجمہ** (حضرت یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ آج کے دن (میری طرف سے) تم پر کوئی سزا نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے..... (یوسف: ۹۲)

فکلمۃ: بھائیوں کے ایک دوسرے کے لئے استغفار میں..... دونوں جگہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ”ارحم الراحمین“ استعمال ہوا ہے.....

### اولاد کے لئے استغفار

اپنی اولاد کے لئے استغفار کا مسئلہ بھی سورۃ یوسف میں ہے..... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد محترم حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے لئے ”استغفار“ کی درخواست کی..... والد محترم نے درخواست قبول فرمائی کہ عنقریب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کروں گا.....

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

**ترجمہ** بیٹوں نے کہا اے ہمارے ابو جی! ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے ہمارے لئے استغفار کیجئے، بلاشبہ ہم خطا کار تھے، (حضرت یعقوب علیہ السلام نے) کہا: عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لئے ”استغفار“ کروں گا بلاشبہ وہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (یوسف: ۹۷، ۹۸)

## ایک بات بتائیں

ایک بات بتائیں، بالکل سچ سچ..... کیا آپ نے کبھی اپنے والدین سے اپنے لئے استغفار کرایا؟.....  
 آہ! کتنوں کے والدین تو چلے گئے..... مگر جن کے پاس یہ انمول نعمت موجود ہے، انہوں نے کب اس سے یہ عظیم فائدہ اٹھایا..... ارے بھائیو! اور بہنو! والدین کا ”استغفار“ بڑی سعادت ہے..... رعب اور رسم کے انداز میں نہیں..... ندامت اور التجا کے انداز میں..... اپنی ضرورت سمجھ کر والدین سے اپنے لئے استغفار کرائیں..... اور کراتے رہیں..... ارے بھائیو! اور بہنو! والدین کے سامنے تواضع اختیار کرو..... اونچا بھی نہ بولا کرو..... اور اُن پر رعب جھاڑنا تو بیوقوفی ہے اور بدفطرتی..... ہاں بالکل بدفطرتی..... یا اللہ ہم سب کی حفاظت فرما..... ہم سب کو معاف فرما..... آئیں اخلاص کے ساتھ ایمان تازہ کر لیں.....

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

## یہ درجات کہاں سے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ عزوجل جنت میں نیک بندے کا وجہ بڑھا دیتے ہیں وہ (توقع سے زیادہ درجات کی بلندی دیکھ کر حیرت سے) پوچھتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے یہ درجات کیونکر ملے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں آپ کی اولاد کے آپ کے لئے استغفار کی وجہ سے“ (احمد، طبرانی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنِّي لِيُ هَذِهِ؛ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَيْكَ لَكَ“

{رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط، ورجالہما رجال الصحیح غیر عاصم بن بھدلہ، وقد وثق۔ کذا فی مجمع الزوائد، کتاب التوبہ، باب استغفار الولد لوالده رقم الحدیث 17595}

## مسلمان خواتین کے لئے استغفار

قرآن پاک کی سورۃ الممتحنہ کے آخر میں..... عورتوں کی ”بیعت اسلام“ کا تذکرہ ہے..... خواتین کی اصلاح کے لئے یہ آیت مبارکہ..... بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے..... ہر مسلمان عورت کو لازمی چاہئے کہ اس آیت مبارکہ کو ترجمے کے ساتھ پڑھے، سمجھے، مانے..... اور اس پر پوری مضبوطی سے عمل کرے..... اس آیت مبارکہ کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ..... جو عورتیں یہ چند شرطیں جو آیت میں مذکور ہیں قبول کر لیں تو آپ ان کو بیعت فرمالیجئے اور ان کے لئے استغفار فرمائیے..... دیکھئے اٹھائیسواں پارہ..... سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲.....

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيَهُنَّ  
وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعُهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ  
رَحِيمٌ ○

معلوم ہوا کہ..... امیر، شیخ، استاذ اور دیگر اہل رتبہ اپنے مریدین اور دینی استفادہ کرنے والی مسلمان خواتین کے لئے استغفار کیا کریں.....

## خواتین کو استغفار کا خصوصی تاکیدی حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے دیکھا کہ جہنمیوں کی اکثریت تم عورتیں ہی ہو۔ تو ان میں سے ایک عقل مند عورت نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیوں جہنم میں زیادہ جاتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو۔ جتنی تم ایک عقل مند پر غالب آتی ہو، میں نے کسی اور ناقص عقل اور ناقص دین کو نہیں دیکھا کہ وہ اتنا غالب

آسکتا ہو۔ اس عورت نے پوچھا عقل اور دین کی کیا کمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عقل کا نقص تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ تو یہ ہوئی عقل کی کمی اور (دوسری بات یہ کہ) کئی دنوں تک نماز نہیں پڑھتی (ایام حیض و نفاس میں) اور رمضان میں روزے نہیں رکھتی تو یہ ہے دین کی کمی۔ (مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ". فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزَلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتُكْفِرْنَ الْعَصِيَّةَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِدِينِي لِبِ مَنكُنَّ". قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالْدِينِ؟ قَالَ: "أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ، فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَمَنكُنَّ اللَّيَّائِي مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ".

{رواه مسلم في كتاب الايمان باب نقصان الايمان۔ الخ وابن ماجه في الفتن (باب فتنه النساء)}

برقم ۴۰۰۳، ابوداؤد و البیہقی فی السنن و فی الشعب {

### والدین کے لئے استغفار

اب آتے ہیں والدین کے لئے استغفار کی طرف..... یعنی اولاد اپنے والدین کے لئے استغفار کرے..... یہ عمل اللہ تعالیٰ کے محبوب انبیاء ﷺ نے اختیار فرمایا..... اور اُن کا اپنے والدین کے لئے استغفار کرنا قرآن پاک کی آیات بنا..... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عمل..... اگرچہ ان کو بعد میں اس عمل سے روک دیا گیا کیونکہ اُن کے والد..... مسلمان نہیں ہوئے تھے..... اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کا عمل..... دیکھئے انیسواں پارہ، سورہ نوح کی آخری آیت.....

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ

الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارَكَ ۝۱

**ترجمہ** (پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دعاء کی) اے میرے رب! مجھے بخش دیجئے اور میرے والدین کو اور جو ایمان قبول کر کے میرے گھر آئے..... اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو..... اور ظالموں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا دیجئے۔ (نوح: ۲۸)

اس موضوع پر مزید آیات دیکھئے.....

سورة ابراہیم آیت: ۴۱

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

**ترجمہ** اے ہمارے رب! میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی حساب کے دن مغفرت فرما.....

سورة مریم آیت: ۴۷

قَالَ سَلِّمْ عَلَيْنِكَ سَأَسْتَغْفِرُكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا۔

**ترجمہ** ابراہیم نے کہا: ”میں آپ کو (رخصت کا) سلام کرتا ہوں۔ میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعاء کروں گا۔

(۳) سورة الشعراء، آیت ۸۶

وَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ۔

**ترجمہ** اور میرے باپ کی مغفرت فرما۔ یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔

اور والدین کے لئے استغفار کی ایک دعاء قرآن پاک نے خود دکھا دی ہے.....

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اے ہمارے رب! میرے، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی حساب کے دن

مغفرت فرما..... (سورة ابراہیم: ۴۱)

## اہل ایمان کے لئے ملائکہ کا استغفار

اب آتے ہیں..... ایمان والوں کے لئے ملائکہ اللہ کے استغفار کی طرف..... یہ قرآن پاک میں دو جگہ پر ہے..... پارہ چوبیس سورۃ المؤمن آیت: ۷.....

الَّذِينَ يَخُمَلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْحَجِيمِ ۝

**ترجمہ** وہ (فرشتے) جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں، اور جو اس کے گرد موجود ہیں، وہ سب اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں (کہ) ”اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لئے جن لوگوں نے توبہ کر لی ہے، اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے، اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اس میں ”حملۃ العرش“، یعنی عرش کو اٹھانے والے عظیم الشان اور مقرب فرشتوں کا تذکرہ ہے کہ..... وہ ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں..... اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ..... یہ عمل اللہ تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہے..... پھر دیکھی آپ بھی آج سے یہ عمل شروع کر دیں کہ..... بہت توجہ اور خشوع کے ساتھ تمام ایمان والوں کے لئے..... زندہ ہوں یا اموات..... روزانہ صبح شام استغفار کیا کریں..... جتنا زیادہ ہو سکے اچھا ہے..... ورنہ کم از کم تائیس بار روزانہ..... جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے..... اور اسی طرح پارہ پچیس سورۃ الشوریٰ آیت (۵) میں فرمایا گیا ہے کہ..... فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بھی کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں.....

تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

**ترجمہ** ایسا لگتا ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں گے، اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، اور زمین والوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ ہی ہے جو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

ان دونوں آیات کا ترجمہ ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ..... اس موضوع کی اہمیت دل میں اُتر جائے..... اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں..... اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو حکم فرمایا کہ..... آپ ایمان والوں کے لئے استغفار فرمایا کریں..... دیکھئے چھیسواں پارہ سورۃ محمد آیت (۱۹).....

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوِكُمْ۔

**ترجمہ** (اے نبی ﷺ) یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگئے (یعنی استغفار کرتے رہیں) (محمد: ۱۹) یہ اُمت کو بڑی مفید تعلیم ہو گئی کہ..... لا الہ الا اللہ پر استقامت اور ترقی کے لئے اپنے لئے بھی خوب استغفار کریں..... اور سب مؤمنین اور مؤمنات کے لئے بھی استغفار کو اپنا معمول بنائیں..... معلوم ہوا کہ بہت ہی اہم اور عظیم عمل ہے.....

### اپنے رفقاء اور چھوٹوں کے لئے استغفار

اب رہا اپنے رفقاء کے لئے..... اور اپنے چھوٹوں کے لئے استغفار کا حکم..... تو دو مقامات دیکھ لیجئے..... ایک تو سورۃ آل عمران کی آیت (۱۵۹)..... اور دوسرا سورۃ النور کی آیت (۶۲)..... پہلی آیت غزوہ اُحد کے تناظر میں ہے..... ظاہر بات ہے عجیب پریشانی اور افراتفری کا وقت تھا..... لشکر اسلام غموں سے چور چور تھا..... اور ساتھ اس بات کا دکھ بھی کہ ہم سے حضرت آل ﷺ کی نافرمانی ہوئی ہے..... تب رسول کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ!!!.....

فِيمَا رَحِمْتُمِنْ اللّٰهِ لَئِنْ كُنْتُمْ فَقَطَّاعِلِيْنَ الْقُلُوبِ لَا تَقْضُوا مِنْ حَوْلِكُمْ  
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ  
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ.

ان کو معاف فرمائیے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے اور اپنے کاموں میں ان سے  
مشورہ لیجئے..... (آل عمران: ۱۵۹)

دوسری آیت میں..... دو بڑے سبق ہیں..... اجتماعی کاموں سے چھٹی لینے کی ترتیب..... کوئی بھی  
بغیر اجازت اجتماعی کاموں سے غائب نہ ہو..... اور جو آپ ﷺ سے چھٹی یا رخصت اپنے کسی عذر کی  
وجہ سے مانگے تو آپ ﷺ جسے چاہیں رخصت دیں..... اب چونکہ رخصت پر جانے والا شخص  
معذور ہے..... مگر اجتماعی عمل کی سعادت سے محروم ہوا..... تو چونکہ وہ عذر کی وجہ سے گیا ہے..... تو  
آپ ﷺ اُس کے لئے استغفار فرمائیں..... معلوم ہوا کہ استغفار کی برکت سے بہت سے کاموں کی  
تلافی بھی ہو جاتی ہے..... دیکھئے سورۃ النور آیت (۶۲).....

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلَى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ  
يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ  
وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَاْئِهِمْ فَاَذِنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ  
اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

**ترجمہ** مؤمن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے مانتے ہیں، اور جب رسول کے  
ساتھ کسی اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر نہیں جاتے۔ (اے  
پیغمبر!) جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو دل سے  
مانتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جن کو  
چاہو، اجازت دے دیا کرو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعاء کیا کرو۔ یقیناً اللہ بہت  
بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔



معلوم ہوا کہ..... جو کسی ملک، جماعت، ادارے..... یا خاندان کا بڑا ہو وہ اپنے ماتحتوں اور مامورین کے لئے استغفار کیا کرے..... آج کوئی کرتا ہے؟..... ارے بھائیو! اور بہنو! سعادت کے راستوں کو سمجھو اور اختیار کرو..... آج بڑوں نے چھوٹوں کو حقیر بنا رکھا ہے..... اور چھوٹوں نے بڑوں کو بوجھ سمجھ رکھا ہے..... جبکہ ہر دو طرف کے لئے استغفار جیسے تحفے اور عمل کا حکم ہے.....

## چھوٹوں کو بڑوں کے لئے استغفار کرنے کا حکم

چھوٹوں کی طرف سے بڑوں کے لئے استغفار کا حکم اٹھائیسویں پارے کی سورۃ الحشر کی آیت (۱۰) میں بہت عجیب ترتیب اور شان کے ساتھ آیا ہے..... ملاحظہ کیجئے!

مال فئے کے مصارف بیان ہو رہے ہیں..... دشمنان اسلام اگر ہتھیار ڈال دیں تو جو مال اُن سے مسلمانوں کو ملتا ہے..... بغیر لڑائی اور جنگ کے..... صرف اسلامی لشکر کے رعب کی برکت سے..... اُس کو ”مال فئے“ کہتے ہیں..... حکم قرآن پاک میں موجود ہے مگر آج کے مسلمانوں نے یہ مال چکھا تک نہیں..... یہ ترک جہاد کا وبال ہے..... خیر مال فئے کا حصہ بیان فرماتے ہوئے اُن لوگوں کو بھی شریک کیا گیا جو بعد میں ایمان لائے..... مگر وہ اپنے پہلے والوں کے ایسے خیر خواہ ہیں کہ اُن کے لئے استغفار کرتے ہیں.....

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝

**ترجمہ** اور (مال فئے) ان کے لئے بھی ہے جو مہاجرین کے بعد آئے اور دعاء مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ قائم نہ ہونے پائے اے ہمارے رب! بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے..... (الحشر: ۱۰)

بعد میں آنے والے اور چھوٹے..... اپنے بڑوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ اس

عمل کو پسند فرما رہے ہیں..... کیا آج کے بعد والے اور چھوٹے بھی یہ مبارک عمل زندہ کریں گے؟.....  
ارے بھائیو! استغفار عجیب نعمت ہے..... بندے کو رب سے توجڑتی ہی ہے خود مسلمانوں میں بھی باہمی  
اتفاق اور محبت پیدا کر دیتی ہے.....

### دوسروں سے استغفار کرانا

اللہ تعالیٰ ایمان کو ہمارے دلوں میں اتار دے..... اب ایک بات سنیں! جن حضرات نے ایمان کی  
حالت میں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی صحبت پائی اور پھر ایمان پر ان کا خاتمہ ہوا..... انہیں تابعین کہتے ہیں.....  
ان تابعین حضرات کے سردار کون تھے؟۔۔ سید التابعین..... حضرت سیدنا اویس رضی اللہ عنہ..... کئی اور  
حضرات کا نام بھی آتا ہے.....

مثلاً حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ وغیرہ..... دراصل کوئی علم میں سردار تھا کوئی زہد اور تقویٰ میں اور  
کوئی کسی اور میدان میں..... حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ خیر التابعین تھے..... حضور پاک ﷺ کا زمانہ  
پایا..... اور والدہ کی مجبوری اور خدمت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے..... ان کا مقام بہت اونچا اور قصہ بہت  
میٹھا ہے..... اسی میں گم نہ ہو جاؤں اصل بات عرض کرتا ہوں..... حضور اقدس ﷺ نے  
حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی علامات بیان فرمائیں..... اور فرمایا اگر  
آپ کی ان سے ملاقات ہو تو ان سے اپنے لئے بھی استغفار کرائیے اور میری امت کے لئے بھی.....  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں بڑی محنت سے ان کو ڈھونڈ لیا..... اور ان سے اپنے لئے  
اور امت کے لئے استغفار کرایا..... تھوڑا سا سوچیں! استغفار کتنی بڑی چیز ہے..... حکم فرمانے والے کون  
ہیں؟..... جن کو حکم فرمایا جا رہا ہے وہ کون ہیں؟۔۔ اتنے عظیم خلیفہ ایک فقیر کو سالہا سال سے ڈھونڈ  
رہے ہیں..... کیوں؟..... تعویذ کے لئے؟۔۔ نہیں صرف استغفار کرانے کے لئے..... حالانکہ بخشش  
بخشائے تھے، جنت کے بشارت یافتہ تھے..... اور عظیم فضائل کے مالک تھے..... مگر استغفار تو استغفار

ہے..... اس سے یہ نکتہ معلوم ہوا کہ استغفار پانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مقررین سے اپنے لئے استغفار کرایا جائے..... اور خود بھی دوسروں کے لئے استغفار کیا جائے..... میں استغفار کرتا ہوں اپنے لئے اور آپ سب کیلئے اور سب مؤمنین اور مومنات کیلئے.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلِكُمْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ...

### دوسروں کے لئے استغفار

ویسے تو امت مسلمہ میں استغفار کے بارے میں عمومی غفلت ہے..... مگر دوسروں کے لئے استغفار کرنے کا معاملہ تو بہت کمزور ہو چکا ہے..... حالانکہ سب دن رات سنتے ہیں کہ..... حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی علامات ارشاد فرمائیں..... اور حکم دیا کہ اگر وہ مل جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ ان سے اپنے لئے اور میری پوری امت کے لئے استغفار کرائیں..... تھوڑا سا سوچیں..... حکم دینے والے کون ہیں..... اور جن کو حکم دیا جا رہا ہے وہ کون ہیں؟..... اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کئی سال کی کوشش کے بعد حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو تلاش کر لیا..... اور ان سے اپنے لئے اور پوری امت کے لئے ”استغفار“ کرایا..... آج آپ کسی بزرگ یا نیک آدمی سے جا کر کہیں کہ میں آپ کے لئے ”استغفار“ کرتا ہوں تو..... اُن کا رنگ بدل جائے گا کہ..... میں نے کون سے ایسے گناہ کر لئے ہیں کہ آپ میرے لئے استغفار کر رہے ہیں؟..... معلوم ہوا کہ..... استغفار کا مقام آج عمومی طور پر مسلمانوں کی نظر میں نہیں ہے..... اسی طرح آپ کسی کے پاس جا کر درخواست کریں کہ میرے لئے استغفار فرمادیں..... وہ گھور کر دیکھیں گے کہ ابھی کس شراب خانے سے آئے ہو؟..... معلوم ہوا کہ استغفار سے محرومی..... ہمارے عمومی مزاج کا حصہ بن چکی ہے..... حالانکہ قرآن پاک کی کئی آیات میں..... دوسروں کے لئے استغفار کرنے..... اور دوسروں سے استغفار کرانے کی اہمیت آئی ہے.....

## نبی کریم ﷺ کا تائب مجرم کے لئے استغفار

حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا جس نے پختہ اعتراف کیا لیکن اس کے ہاں سامان برآمد نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ تو نے چوری کی ہے۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے چوری کی ہے آپ ﷺ نے وہی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی (وہ ہر مرتبہ اعتراف کرتا رہا) آپ ﷺ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ سے مغفرت مانگ اور توبہ کر، تو اس نے کہا.....

”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

تو آپ ﷺ نے دعاء کی یا اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ آپ نے یہ دعاء تین مرتبہ کی۔ (ابوداؤد) عن ابی امیة الخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلس قد اعترف اعترافاً، ولم یوجد معه متاع۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ما اخالک سرقۃ“۔ قال: بلی، فاعاد علیہ مرتین او ثلاثاً، فامر بہ فقطع وجمی بہ، فقال: ”اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَبَّ إِلَیْهِ“۔ فقال: ”اللهم تب علیہ“ ثلاثاً۔ (رواہ ابوداؤد فی الحدود باب التلقین فی الحد)

## دوسروں کیلئے استغفار پر مستجاب الدعوات

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص روزانہ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے ستائیس یا پچیس مرتبہ استغفار کرے تو اس کا شمار ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق ملتا ہے۔ (طبرانی)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِينَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَيُزَرَّقُ بِهِمْ أَهْلُ الْأَرْضِ".

{رواه الطبرانی وفيه عثمان بن ابی العاتکہ، وقال فيه: حدثت عن ام الدرداء، وعثمان هذا وثقه غير واحد، وضعفه الجمهور، وبقية رجاله المسمين ثقات، كذا في مجمع الزوائد للهيثمی رقم 17600 كتاب التوبة باب الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات، وضعفه السيوطی فی الجامع الصغير رقم الحديث 8420}

### دوسروں کیلئے استغفار پر بے شمار نیکیاں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے استغفار کرے اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“ (طبرانی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً".

{رواه الطبرانی واسناده جيد۔ كذا في مجمع الزوائد (10/255) رقم الحديث 17598 كتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات۔ وعزاه اليه السيوطی فی الجامع الصغير برقم 4819، وضعفه ولكن القول قول الهيثمى}

### زندوں کا ہدیہ مرنے والوں کیلئے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قبر میں میت کی

مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے پکار رہا ہو (جس طرح ڈوبنے والے کو سہارے کا انتظار ہوتا ہے اسی طرح مردہ) انتظار کرتا ہے کہ کوئی دعاء اسے پہنچے والد یا والدہ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے۔ جب اسے کوئی دعاء ملتی ہے تو یہ اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعائیں پہاڑوں کی طرح (بڑھا کر) دیتے ہیں۔ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے ہدیہ یہ ہے کہ ان کے لئے استغفار کیا جائے“ (شعب الایمان بیہقی)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيِّ الْمَتَّعِوثِ. يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تُلْحَقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ. فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ إِلَّا سِتْغْفَارٌ لَهُمْ.“

{رواه البيهقي في شعب الإيمان - كذا في مشكوة المصابيح (كتاب الدعوات باب الاستغفار والتوبة) رقم الحديث 2355}

### استغفار کے بعض مسائل اور مقامات

بس یہ موضوع..... کسی حد تک مکمل ہوا اور اس میں ایک آیت مبارکہ رہ گئی..... اُس آیت مبارکہ سے استغفار کے کئی مسائل اور مقامات معلوم ہوتے ہیں..... اس لئے اچھا ہے کہ پہلے آیت مبارکہ ہی پڑھ لیں..... یہ دیکھیں! پانچواں پارہ سورۃ النساء آیت (۶۴)

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

**ترجمہ** اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (تو) آپ کے پاس آتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی اُن کے لئے استغفار کرتے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول فرمانے

والا، رحم کرنے والا پاتے..... (النساء: ۶۴)

آپ اس آیت کی مکمل تفسیر پڑھیں تو کئی احکامات معلوم ہوں..... بس اتنا سمجھ لیں کہ..... جب کوئی بڑا گناہ ہو جائے تو انسان فوراً خود بھی استغفار کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں سے بھی اپنے لئے استغفار کرائے.....

اسی طرح جو دین کے پیشوا ہیں اُن کے پاس اگر گناہ گار لوگ..... استغفار کرتے ہوئے آئیں..... اور اُن سے اپنے لئے استغفار کی درخواست کریں تو وہ اُن کے لئے استغفار کر لیں..... یعنی اللہ تعالیٰ سے اُن کے لئے معافی مانگیں..... یہ دو مسئلے تو بالکل واضح معلوم ہو گئے.....

استغفار کی درخواست کرنے والوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ..... اپنا گناہ بھی بتائیں..... خصوصاً آج کل جبکہ فساد عام ہے اپنا گناہ نہ بتائیں صرف استغفار کی درخواست کریں..... کیونکہ معلوم نہیں کہ..... سامنے والا کتنے ظرف کا ہے..... بعض لوگ اتنے کم ظرف ہوتے ہیں کہ اُن کو اگر کسی کا ایک گناہ بھی معلوم ہو جائے تو زندگی بھر اپنا دل اُس سے صاف نہیں کر سکتے..... خواہ وہ توبہ کر کے صدیقین کے مقام تک پہنچ چکا ہو اور اس کا وہ گناہ بھی نامہ اعمال میں نیکی بن چکا ہو..... اسی طرح اگر آپ کے پاس کوئی استغفار کی درخواست لے کر آئے کہ..... میرے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں تو آپ اُس سے اُس کا گناہ نہ پوچھیں اور نہ ہی اس ٹوہ میں پڑیں کہ یہ کون کون سے گناہ کرتا ہے..... بلکہ یہ سوچیں کہ کتنا اچھا مسلمان ہے جو..... اللہ تعالیٰ کے خوف سے استغفار کرانے آیا ہے..... اور میں کتنا ناقص ہوں کہ مجھے اپنے گناہوں کی معافی کی فکر ہی نہیں..... الحمد للہ..... اس موضوع کا خلاصہ مکمل ہوا..... قرآن پاک کے کسی ایک موضوع کا احاطہ بھی ممکن نہیں..... بس اپنی سی کوشش ہوتی ہے..... اللہ تعالیٰ قبول فرمائے..... اور نافع بنائے..... اگر کسی مسلمان بھائی یا بہن کو اس سے فائدہ ہو تو وہ بندہ کے لئے ایمان کامل اور حسن خاتمہ کی دعاء اور استغفار کر دے..... احسان ہوگا.....

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

## آخری عمر، زیادہ استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی آخری عمر میں) کثرت سے یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

دعاء کا ترجمہ ”میں اللہ کی خوب پاکی بیان کرتا ہوں اور تعریف (بھی) کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں“

فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! (کچھ عرصے سے) میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ یہ دعاء بہت پڑھنے لگے ہیں:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

(اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: میرے رب نے مجھے بتایا تھا کہ میں غنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھ لوں گا، اور جب میں وہ علامت دیکھوں تو میں یہ دعاء زیادہ پڑھوں

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

اب میں وہ علامت دیکھ چکا ہوں (اور وہ یہ ہے) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ (یعنی فتح مکہ) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ..... إلخ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“، قَالَتْ: فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“، فَقَالَ: خَبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أَمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلٍ

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ فَقَدَرْتُ أَنْ يَنْتَهِيَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ، فَتَحَ مَكَّةَ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا، فَسَبَّحَ بِحَمْدِ



رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

{آخر جہ مسلم فی الصلاة باب ما یقال فی الركوع والسجود برقم ۱۰۸۸}

### مجلس میں استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات ادا فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کلمات کے بارے پوچھا۔ حضرت نے فرمایا اگر انہوں نے اچھی باتیں کی ہیں تو یہ کلمات مہر کی طرح ہو جائیں گے قیامت تک اور اگر کچھ اور باتیں کی ہیں تو یہ کلمات کفارہ ہو جائیں گے (کلمات یہ ہیں)

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

**ترجمہ** اے پروردگار آپ پاک ہیں، (پاک کی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ) میں آپ کی تعریف بھی بیان کرتا ہوں، میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (سنن کبریٰ نسائی، مسند احمد)

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات. فسالتہ عائشۃ عن الکلمات فقال: ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیامۃ. وان تکلم بغير ذالک کان کفارة له  
”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“  
(رواہ النسائی فی الکبری فی الصلاة نوع آخر من الذکر بعد التسلیم واحمد من حدیث ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ)

### مجلس کا کفارہ

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی عمر کے آخری زمانے میں) جب

مجلس سے اٹھتے تو آخر میں یہ دعاء پڑھتے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

**ترجمہ** تو پاک ہے اے میرے رب اور میں آپکی تعریف کرتا ہوں۔ میں اس بات کی گواہی

دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا

ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی، احمد)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور شہادت پر حسن خاتمہ نصیب فرمائے، ہر طرف ظلم اور گناہ کی آندھیاں چل رہی ہیں..... بس وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے جس میں بچنے کی فکر ہو..... ہمیں چاہئے کہ اپنی ہر مجلس کا اختتام اللہ تعالیٰ کی تسبیح، ذکر اور استغفار پر کرنے کی پختہ عادت ڈال لیں..... کیونکہ موت بھی زندگی کی اس مجلس کا خاتمہ اور اگلی مجلس کا آغاز ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

الاغفر له ما كان في مجلسه ذلك۔

یعنی جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں فضول، لغو اور بے فائدہ باتیں زیادہ ہوتی رہیں تو اگر وہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے تو اس مجلس کے گناہ اس کے لئے معاف کر دیئے جائیں گے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

(ترمذی)

سبحان اللہ کتنی بڑی نعمت ہے..... احادیث سے ثابت ہے کہ گناہ کی مجلسیں انسان کے لئے قیامت کے دن کا بڑا خسارہ ہوں گی..... آج کل تو گناہ کی مجلسیں بے شمار ہیں..... ٹی وی کی مجلس، موبائل گیمز کی مجلسیں، کمپیوٹر اور نیٹ کی مجلسیں..... اول تو ہمیں ان مجالس سے بچنا چاہئے لیکن اگر شیطان پھنسا لے تو ہم اس دعاء کو پڑھنا نہ بھولیں..... انشاء اللہ گناہ مٹ جائیں گے..... اور اگر ہم اس دعاء کا دل کی توجہ

سے اہتمام کرتے رہے تو بہت سی بری مجلسوں سے انشاء اللہ ہماری جان چھوٹ جائے گی..... ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو اس دعاء کا اہتمام فرماتے، اس پر ایک صاحب نے پوچھا کہ آپ ﷺ کا یہ معمول پہلے تو نہیں تھا..... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذلک کفارة لما یكون فی مجلس

کہ یہ کلمات مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہیں (ابو داؤد)

آپ ﷺ تو گناہوں سے پاک اور معصوم تھے مگر امت کی تعلیم کے لئے..... اور اپنے عظیم درجات کی مزید بلندی کے لئے آپ ﷺ ان مبارک کلمات کا اہتمام فرماتے تھے..... بلکہ ایک روایت سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ..... ان کلمات کے دو عظیم الشان فائدے ہیں پہلا فائدہ یہ ہے کہ مجلس میں جو نیکی ہوئی اس پر ان کلمات کی برکت سے قبولیت کی مہر لگ جاتی ہے کہ اب یہ نیکی ضائع نہیں ہوگی اور دوسرا فائدہ وہی ہے کہ مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے..... چنانچہ اچھی مجلس، تلاوت کی مجلس، ذکر و نماز کی مجلس، دعوت و بیان کی مجلس کے بعد بھی اس کا اہتمام کر لیا جائے..... نسائی کی روایت میں بالکل واضح طور پر آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز ادا کرتے تو یہ کلمات پڑھتے تھے، اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کلمات کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیمة وان تکلم بشر کان کفارة له

یعنی اگر مجلس میں اچھی بات کہی ہے تو اس پر قیامت کے دن تک کے لئے حفاظت کی مہر لگ

جاتی ہے اور اگر بری بات کہی ہے تو اس کے لئے یہ کلمات کفارہ بن جاتے ہیں..... (نسائی)

دوسری ایک روایت میں ”مجلس ذکر“ کی تصریح ہے کہ اگر مجلس ذکر میں یہ دعاء پڑھے تو وہ مجلس اس

کے لئے قیامت تک محفوظ ہو جاتی ہے

فقالہا فی مجلس ذکر کان کالطابع یطبع علیہ، ومن قال فی مجلس لغو کان

کفارة له (نسائی)

بعض روایات میں اس دعا کو تین بار پڑھنے کا تذکرہ ہے اس لئے تین بار پڑھنا زیادہ مفید ہے.....  
حقیقت میں یہ دعا بہت بڑا خزینہ ہے..... ہر نیکی کے بعد اور ہر غلطی کے بعد اس کا اہتمام ہو تو  
”حسن خاتمہ“ کی منزل انشاء اللہ آسان ہو جائے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
**ترجمہ** اے میرے اللہ آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا  
ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف توبہ  
کرتا ہوں.....

جن مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو یہ دعا یاد ہے وہ اس کے پڑھنے کا اہتمام کریں..... آج سے  
جب تلاوت کریں، دینی مضمون پڑھیں اور کسی بھی اچھی یا بُری مجلس میں بیٹھیں یا انھیں تو یہ دعا توجہ  
سے پڑھ لیں..... انشاء اللہ دل میں عجیب سا سکون محسوس ہوگا..... نیکیاں محفوظ ہوتی اور گناہ مٹتے  
محسوس ہوں گے.....

عن ابی ہریرۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
بآخرة اذا اراد ان یقوم من المجلس ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“ فقال رجل: یا رسول اللہ انک لتقول قولاً  
ما کنت تقولہ فیما مضی؟ قال: کفارة لما یكون فی المجلس۔  
(رواہ ابو داؤد فی الادب باب فی کفارة المجلس، رواہ الترمذی فی الدعوات، باب ما یقول  
اذا قام من المجلس، واحمد و غیرہم)

### مُہر اور کفارہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ ایسے کلمات ہیں کہ مجلس سے اٹھتے وقت جو  
بھی تین مرتبہ کہے گا تو ان کی وجہ سے اس مجلس کا کفارہ ہو جائے گا، اور جو بھی اسے مجلس خیر اور مجلس ذکر

میں کہے گا تو اس کے لئے مہر کی طرح جو جائیں گے جیسے خط پر مہر لگتی ہے (اور وہ کلمات یہ ہیں)

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

**ترجمہ** یا اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں

میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، احمد)

**فائدہ** جب کوئی صحابی کسی عمل سے متعلق یہ فرما دیتا ہے کہ اس کا اتنا ثواب ہے یا اتنا عذاب ہے تو وہ بات رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے۔

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنه انه قال: كلمات لا يتكلم بهن احد في مجلسه عند قيامه ثلاثة مرات الا كفر بهن عنه ولا يقولهن في مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

(رواہ ابو داؤد فی الادب، باب فی کفارة المجلس والنسائی و احمد)

### تسبیح واستغفار کی قوت

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

جب قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا تو آپ سمندر میں کود گئے..... اللہ تعالیٰ نے بحر اخضر سے..... جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے..... ایک بڑی مچھلی بھیجی جو سمندروں کو چیرتی ہوئی آئی اور اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس وقت نکل لیا جب آپ نے کشتی سے چھلانگ لگائی..... اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کو حکم دیا کہ نہ تو ان کے گوشت کو کھائے اور نہ جسم کی بڑی کوفتہ صان پہنچائے کیونکہ یونس علیہ السلام تمہارا ”رزق“ نہیں ہیں بلکہ تمہارا پیٹ ان کے لئے ”قید خانہ“ ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

مچھلی جب حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں لیکر سمندر کی تہہ میں پہنچی تو آپ نے وہاں اس کی

قرار گاہ میں کنکریوں کی ”تسیج“ سنی تو آپ نے بھی تسبیح پڑھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

عوف الاعرابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں پہنچے تو آپ کو گمان ہوا کہ میرا انتقال ہو چکا ہے پھر آپ نے اپنے پاؤں کو حرکت دی، جب پاؤں نے حرکت کی تو آپ نے اس جگہ سجدہ کیا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں نے آپ کے لئے ایسی جگہ کو سجدہ گاہ بنایا ہے جہاں لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمانے کا ارادہ کیا تو اس مچھلی کو حکم فرمایا کہ ان کو (اپنے پیٹ میں) لے لو، نہ تو ان کے گوشت کو خراش آئے اور نہ ان کی کوئی بڑی ٹوٹے..... جب مچھلی ان کو لیکر سمندر کی تہہ میں پہنچی تو یونس علیہ السلام نے کچھ ہلکی آواز سنی۔ آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا ہے؟..... اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ یہ سمندر کی جانوروں کی ”تسیج“ ہے..... تب حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھنا شروع کی..... فرشتوں نے آپ کی تسبیح سنی تو کہنے لگے..... اے ہمارے رب! ہم کسی اجنبی جگہ سے ایک کمزوری آواز سن رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ میرا بندہ یونس ہے اس نے میری نافرمانی کی تو میں نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال کر سمندر میں قید کر دیا..... فرشتوں نے عرض کیا: وہی بندہ جن کے نیک اعمال ہر دن اور رات آپ تک پہنچتے تھے؟..... ارشاد فرمایا ہاں! تب فرشتوں نے ان کی سفارش کی تو اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا کہ آپ کو ساحل پر چھوڑ دے۔ (رواہ ابن جریر، تفسیر ابن کثیر)

①..... انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ نافرمانی سے مراد خلافِ افضل کو اپنی

رائے سے اختیار کرنا۔

.....”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ اس تسبیح اور استغفار کی قوت، پرواز اور طاقت دیکھیں کہ مچھلی کے پیٹ سے عرش تک جا پہنچی اور فرشتوں نے سنی اور فرشتوں نے شفاعت کی۔

### نماز کے افتتاح میں استغفار

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تو نماز کو شروع کرے تو یہ دعاء پڑھ.....

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا بریدۃ! اذا كان حين تفتتح الصلاة فقل: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الخ

(رواہ البزار کذا فی مجمع الزوائد للہیثمی وضعفہ برقم 2801)

### سواری کے وقت استغفار

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے سوار ہونے کے لئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں اپنا پاؤں مبارک رکھا تو تین مرتبہ فرمایا:

”بِسْمِ اللَّهِ“

جب آپ سواری پر بیٹھ گئے تو فرمایا:

”أَتُحَمَّدُ لِلَّهِ“

پھر یہ آیت پڑھی:

”سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ“

### آیت کا ترجمہ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں دے دیا ورنہ ہم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں لاسکتے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔  
پھر تین بار فرمایا:

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ پھر تین مرتبہ فرمایا، ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پھر یہ دعاء پڑھی.....

”سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

پھر آپ مسکرائے میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا۔ پھر آپ مسکرائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ آپ کا رب اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو یہ دعاء پڑھتا ہے

”رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ“ (ترمذی)

عن علی ابن ربیعۃ قال: شهدت علیاً اقی بدابة لیر کبها فلما وضع رجله فی الرکاب قال: بسم الله ثلاثا، فلما استوی علی ظهرها قال: الحمد لله: ثم قال: سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال: ”الحمد لله ثلاثا، الله اکبر ثلاثا، سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانه لا یغفر الذنوب الا انت“ ثم ضحك فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین؟ قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع کما صنعت ثم ضحك فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول الله؟ قال ان ربک لیعجب من عبده اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب غیرک۔

(رواہ الترمذی فی الدعوات باب ما یقول اذا رکب دابة)



## استغفار کے وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو تلقین ہوئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ (فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ یہ کلمات ہیں:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاعْفُ عَنِّي إِنَّكَ أَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبَّ عَلَىَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ یہ نبی ﷺ کی طرف سے ہے۔ لیکن اس میں شک کیا گیا۔  
**دعاء کا ترجمہ** اے اللہ آپ پاک ہیں، میں آپ کی تعریف کرتا ہوں، میں نے برا کیا اپنے آپ پر ظلم کیا، میری مغفرت فرما، آپ تمام بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ تعریف کے لائق ہیں، میں نے برا کیا اپنے آپ پر ظلم کیا، میرے اوپر رحم فرما، کیونکہ آپ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں اور تعریف کے لائق ہیں، میں نے برا کیا اور اپنے آپ پر ظلم کیا، میری توبہ قبول فرما، حقیقت یہ ہے کہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے ہیں، بھسر پور رحم کرنے والے ہیں۔ (بیہقی، ترغیب و ترہیب)

عن انس رضی اللہ عنہ فی قوله عز وجل (فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) قَالَ: قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْخُ  
 ذکر انہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولکن شک فیہ۔

(رواہ البیہقی۔ قال المنذری ۲۳۱۱ فی اسنادہ من لا یحضرنی حالہ انظر الترغیب برقم

۲۵۱۱ طبع دار الکتب العلمیہ)

## إِغْفِرْ لِي

حضرت یحییٰ ابن مکیمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ابو عبیدہ نے خط لکھا جس میں چند باتیں تھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ التَّحِيَّاتُ کے بعد یہ دعاء مانگنا مجھے پسند ہے.....

”سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اِغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَصْلِحْ لِي عَمَلِي إِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوبَ لِمَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ يَا غَفَّارُ اِغْفِرْ لِي يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمَنُ ارْحَمْنِي يَا غَفُّوْ اغْفُ عَنِّي يَا رَوْفُ ارْزُقْ بِي يَا رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّعْنِي حُسْنَ عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ كُلِّهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهِ يَا رَبِّ افْتَحْ لِي بَخِيلٍ وَاخْتُمْ لِي بَخِيلٍ آتِنِي شَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَبَيْنَ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِيَ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! آپ پاک ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میرے گناہ کو بخش دیجئے اور میرے عمل کی اصلاح فرما دیجئے آپ جس کے لئے چاہیں گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں آپ غفور رحیم ہیں۔ اے غفار! میری مغفرت فرما اے تواب میری توبہ قبول فرما۔ اے رحمان میرے اوپر رحم فرما۔ اے غفو (معاف کرنے والے) مجھے معاف فرما۔ اے رؤف! میرے اوپر رحم فرما اے میرے رب مجھے اس بات کا پابند بنا دیجئے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے میرے اوپر کی ہیں۔ اور مجھے طاقت دے کہ میں آپ کی اچھی عبادت کر سکوں۔ اے میرے رب میں خیر کی تمام انواع میں سے حصہ مانگتا ہوں اور شر کی تمام انواع سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے پروردگار میری ابتداء بھی خیر کے ساتھ فرما اور انتہاء بھی خیر کے ساتھ فرما۔ مجھے اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما۔ بغیر کسی ضرر پہنچانے والی بات اور بغیر کسی گمراہ کن فتنہ کے

اور مجھے برائیوں سے بچا۔ اور اس دن جسے تو نے برائیوں سے محفوظ کر لیا اس پر تو نے بڑا رحم فرمایا اور یہی زبردست کامیابی ہے۔ (مجم کبیر طبرانی۔ مجمع الزوائد 337/2 حدیث نمبر 2862)

عن یحییٰ ابن ابی کثیر قال : کتب الی ابو عبیدة بن عبد الله ... وکان یقول :  
 احب ان تكون مسئلتکم الله حين یقع احدکم فی الصلاة ویقضى التحية  
 ان یقول بعد ذلك : ”سُبْحَانَكَ لَا اِلَهَ غَيْرُكَ اَغْفِرْ لِي ذَنْبِي الْخ  
 (رواه الطبرانی فی الکبیر کذا قاله الهیثمی فی المجمع - کتاب الصلاة باب التشهد 337/2 برقم 28/62 ط... دار الفکر بیروت)

### تسبیح، حمد، استغفار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ”اذا جاء نصر الله والفتح“ نازل ہوئی تب سے رسول اللہ ﷺ جب اس کو پڑھتے تو بکثرت رکوع میں یہ دعاء کرتے .....  
 ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“  
**ترجمہ** یا اللہ! اے ہمارے پروردگار آپ پاک ہیں اور تعریف کے لائق۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے اور پوری طرح رحمت کرنے والے ہیں۔ (ابویعلیٰ)  
 عن عبد الله قال : لما انزلت اذا جاء نصر الله والفتح كان يكثّر اذا قرأها و  
 ركع ان يقول : ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
 الرَّحِيمُ“  
 (رواه ابو يعلى الموصلى - كذا في اتحاف الخيرة المبهرة 189/2 ط... دار الوطن الرياض)

### فالج سے حفاظت کی دعاء

آج کل فالج کا مرض بہت عام ہے..... حضور اکرم ﷺ نے اس سے حفاظت کا عمل بیان فرمایا

ہے..... حضرت قبیصہ بن الخارق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں بوڑھا ہو چکا ہوں میری بڑیاں کمزور پڑ گئی ہیں آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے، آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا فجر کے بعد تین بار یہ دعا پڑھ لیا کریں:

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

آپ اندھے پن، کوڑھ اور فالج سے بچ جائیں اور آپ ان الفاظ سے دعا کیا کریں  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاشْفُرْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ  
اے میرے پروردگار! میں آپ سے ان نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہیں اور  
مجھ پر اپنا فضل فرما دیجئے اور اپنی برکتیں مجھ پر برسا دیجئے.....

(مسند احمد و فی اسنادہ راو لم یسم)

حدیث کی سند تو ظاہر ہے زیادہ مضبوط نہیں ہے مگر بندہ نے اہل علم کو یہ وظیفہ بتاتے سنا ہے..... اور  
ہمارے ایک استاذ محترم فرمایا کرتے تھے کہ میاں فجر کے بعد تین بار

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پڑھا کرو، انشاء اللہ چلتے پھرتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے..... بعد میں ہم نے دیکھا کہ ان کا  
انتقال اسی حالت میں ہوا کہ خود چلتے پھرتے تھے اور کسی کے محتاج اور معذور نہیں تھے..... حقیقت میں  
یہ بہت بڑی نعمت ہے کہ انسان کسی کا محتاج نہ ہو خصوصاً اس زمانے میں جبکہ ”خدمت کا جذبہ“ اور  
”بڑوں کا ادب“ بہت کم ہو چکا ہے..... اور اکثر لوگوں کی اولاد نالائق، گستاخ اور نافرمان ہے..... کاش  
اولاد کو اپنے والدین کے حقوق کا احساس ہو جائے تو وہ..... اپنی حالت پر بے حد شرمندہ ہوں..... اور  
توبہ کی طرف لپکیں.....

اللہ تعالیٰ کی عظمت

اللہ اکبر..... اللہ سب سے بڑا ہے..... آپ سورج کو دور سے دیکھیں، کتنا چھوٹا سا نظر آتا ہے.....

بس ایک دوفٹ کا..... جی ہاں! ہمیں سورج اپنے سے بھی چھوٹا نظر آتا ہے..... کیونکہ ہم سورج سے دور ہیں..... اب اگر ہم سورج کی طرف سفر کریں اور اُس کے قریب ہوتے جائیں، قریب ہوتے جائیں تو..... سورج بڑا ہوتا جائے گا اور ہم چھوٹے..... اور اگر ہم سورج کے بالکل قریب ہو جائیں تو کیا ہو گا؟..... ہم خود کو اُس کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں پائیں گے..... کیونکہ سورج زمین سے کئی گنا بڑا ہے..... اور ہم زمین تو کیا..... زمین کی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے بھی چھوٹے ہیں..... اب بغیر تشبیہ کے سمجھیں..... جو شخص اللہ تعالیٰ سے جتنا دور ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں سمجھتا..... وہ خود کو اور اپنے نفس کو بڑا سمجھتا ہے..... اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کے نام پر وہ کھڑا نہیں ہوتا..... لیکن جیسے جیسے آدمی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے..... تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بڑھتی جاتی ہے، بڑھتی جاتی ہے اور اس کی عظمت کی کوئی حد ہی نہیں ہے، سورج تو بہت چھوٹا ہے..... اللہ اکبر..... اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑے ہیں..... اسی لئے جب عشق و محبت میں ڈوب کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کر دی..... اے میرے رب مجھے اپنی زیارت کرا دے..... ارشاد ہوا..... لن تروانی..... اے موسیٰ! آپ مجھے نہیں دیکھ سکتے..... دنیا کی آنکھیں تو ایک پہاڑ کو پورا نہیں دیکھ سکتیں..... ایک سمندر کا احاطہ نہیں کر سکتیں..... اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے یہ چیزیں کچھ بھی نہیں..... دنیا کی آنکھوں میں کہاں طاقت کہ وہ..... اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکیں..... اللہ تعالیٰ جسم سے پاک، جہت سے پاک..... اور مثال سے پاک..... اُن جیسا کوئی ہے ہی نہیں کہ..... اُس چیز کا خیال لا کر اندازہ لگایا جاسکے..... ہاں آخرت میں اہل جنت کو ایسی آنکھیں دی جائیں گی جن سے وہ ”رؤیت باری تعالیٰ“ کی عظیم ترین نعمت حاصل کر سکیں گے..... اتنے عظیم رب کا حق کون ادا کر سکتا ہے؟..... اسی لئے استغفار ہے..... اتنے عظیم رب کی نافرمانی؟..... توبہ توبہ..... اسی لئے توبہ ہے..... اور ادھر اتنی عظمت کے باوجود اتنی رحمت کہ..... ہر گناہ سے توبہ کا دروازہ کھلا ہے..... بلکہ اپنے بندوں کو بلایا جا رہا ہے کہ..... آ جاؤ، آ جاؤ..... توبہ کر لو..... اور پھر معافی بھی اتنی جلدی کہ تصور سے باہر.....

## اللہ تعالیٰ کا خوف

اللہ تعالیٰ کی بندگی اور غلامی اختیار کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے..... دل کی گہرائی سے اعلان کر دیجئے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

یا اللہ ہم صرف اور صرف آپ کی بندگی اور غلامی اختیار کرتے ہیں..... اور صرف اور صرف آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں..... حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

من خاف الله خاف منه كل شيء ولم يخف الله أخافه الله من كل شيء  
یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے..... اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتے ہیں..... یعنی اس کے دل میں ہر چیز کا خوف پیدا ہو جاتا ہے

## اللہ تعالیٰ کا خوف ہر بہتری کی جڑ ہے

استغفار اور توبہ وہی خوش نصیب کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ کا خوف نصیب ہونا بہت بڑی بھلائی..... بلکہ ہر بھلائی کی جڑ ہے..... ایسی جڑ جو مضبوط ہو جائے تو اس سے خیر، بھلائی اور نیکی کی شاخیں پھوٹتی ہیں.....

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کسی شخص نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھ کو وصیت فرمائیے، آپ نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اوپر لازم کر، ہر ایک بہتری کی جڑ یہی ہے..... اور جہاد کرنا اپنے اوپر لازم کر کہ اس اسلام کی رہبانیت اسی کو کہتے ہیں..... اور قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھا کر کہ وہ تیرے لئے زمین والوں میں نور ہوگا اور آسمان کے لوگوں میں تیری یاد رہے گا اور بہتر بات کے سوا سکوت اختیار کر کہ اس کی بدولت شیطان پر غالب ہو جائے گا..... (احیاء العلوم)

اور کسی شخص نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وصیت کیجئے..... انہوں نے فرمایا کہ جو کام ایسا ہو کہ اگر بالفرض اس میں تجھ کو موت آجائے تو اس پر مرنا اچھا معلوم ہو ایسے کام کو ضرور کیا کر اور جو فعل اس طرح کا ہو کہ شاید اگر اس کے ارتکاب کے وقت موت آجائے تو (ایسی حالت میں) مرنے کو مصیبت (یعنی برا) جانے ایسے کام سے اجتناب کیا کر۔ (احیاء العلوم)

یعنی اچھے خاتمے کی خواہش ہو اور برے خاتمے سے ڈرتا رہے.....

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ.....

جس چیز سے اللہ تعالیٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اس سے ڈرنا اور خوف کرنا چاہیے اور جو تمہارے پاس موجود ہے اس میں سے آگے کے واسطے لے لو اور موت پر یہ حال ٹھیک ٹھیک معلوم ہوگا.....

ایک اور خط میں تحریر فرمایا: واضح ہو کہ سب سے زیادہ بولناک اور دہشت ناک حالات وہ ہیں جو تمہارے آگے آنے والے ہیں (یعنی موت اور اس کے بعد) اور تم نے ان حالات کو ضرور دیکھنا ہے یا نجات کے ساتھ یا تنہا ہی کے ساتھ..... (یعنی یا تو ان حالات سے نجات مل جائے گی یا ان میں ڈالا جائے گا) جب تم سے کوئی اغزش (غلطی یا گناہ) ہو جائے تو اس سے باز آنا چاہیے (یعنی دوبارہ نہ کرو) اور جب ندامت (یعنی توبہ) کرو تو خطا کو جڑ سے اکھاڑ دو (یعنی بالکل چھوڑ دو) اور اگر کوئی بات نہ آتی ہو تو پوچھ لو اور جس وقت تم کو غصہ آئے اس کو روکو..... (احیاء العلوم)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن اراطہ کو لکھا:

یہ دنیا ان کی بھی دشمن ہے جو اللہ کے دوست ہیں..... اور ان کی بھی دشمن ہے جو اللہ تعالیٰ کے اعداء (یعنی باغی اور دشمن) ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو رنج پہنچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو مغالطہ (دھوکہ) دیتی ہے.....

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں (یعنی گورنروں اور عہدیداروں) کو تحریر فرمایا: تم کو آج لوگوں پر ظلم کرنے کی قدرت حاصل ہے مگر جب کسی پر ظلم کا ارادہ کرو تو یاد رکھنا کہ تمہارے اوپر بھی اللہ تعالیٰ قادر ہے..... اور اس بات کو خوب سمجھ لینا کہ جو کچھ ظلم و ستم تم

لوگوں پر کرو گے وہ ان پر گزر جائے گا مگر تم پر وہ باقی رہے گا اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالیٰ  
مظلوموں کے انتقام میں ظالموں کو پکڑے گا۔ والسلام..... (احیاء العلوم)

### ایمان خوف و اُمید کا ناکہ ہے

ایمان تو نام ہی خوف اور اُمید کا ہے..... ایسا خوف جس کے آخری سرے پر مایوسی نہیں اُمید ہو.....  
اور ایسی اُمید جس کے آخری سرے پر غفلت نہیں خوف ہو..... جس کو یہ کیفیت نصیب ہو حباۓ وہ  
مبارک باد کا مستحق ہے..... شیطان ظالم یا تو مایوسی میں گرا پھینکتا ہے..... یا غفلت میں بھٹکا دیتا ہے.....  
مگر شیطان اُن مسلمانوں سے بہت تنگ ہے جو توبہ، استغفار، کسی حال میں بھی نہیں چھوڑتے..... وہ اُن  
سے گناہ کرواتا ہے..... اور یہ توبہ کر کے اُس گناہ کو نیکیوں سے بدلوا لیتے ہیں..... شیطان سمجھاتا ہے  
کہ..... تم گندے ہو گئے، خائن ہو گئے، ناپاک ہو گئے..... اب کیسی توبہ..... بس گناہ کرو..... مگر اللہ  
تعالیٰ کے بندے پھر اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگتے ہیں..... معافی مالک، معافی مالک،  
توبہ مالک توبہ..... تب شیطان روتا ہے، پچھتااتا ہے کہ..... کاش میں ان سے گناہ ہی نہ کرواتا.....

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ..... وہ میری اُمت میں سے  
ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا..... اور پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر  
ہزار..... اور تین مٹھیاں میرے رب کی مٹھیوں میں سے..... (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

سبحان اللہ..... ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار..... اور اللہ تعالیٰ کی تین مٹھیاں..... یہ سمجھانے کے لئے  
فرمایا..... ہر آدمی اپنے ہاتھ کے تناسب سے مٹھی بھرتا ہے..... جس کا ہاتھ جتنا بڑا..... اُس کی مٹھی بھی  
اتنی بڑی..... اللہ تعالیٰ جسم سے اور تشبیہ سے پاک ہے..... سمجھانا یہ ہے کہ..... دنیا میں جب کوئی کسی  
سے خوش ہوتا ہے تو اُسے مٹھی بھر بھر کے مال دیتا ہے..... اللہ تعالیٰ بھی..... رحمت کے ہاتھوں سے بھر  
بھر کے اس اُمت کے افراد کو جنت میں بلا حساب داخل فرمائیں گے..... بلا حساب جنت..... یہ لفظ  
پڑھ کر دل کو وجد آ جاتا ہے..... یا اللہ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ان میں شامل فرما.....



## دل کی مہر

حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ دل کی مثال ایسی ہے جیسے تھیلی ہو..... جب آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک انگلی بند ہو جاتی ہے..... یہاں تک کہ (گناہ کرتے کرتے) سب انگلیاں بند ہو جاتی ہیں..... جب دل بند ہوتا ہے تو وہی اس کا قفل (تالا) ہے..... اور حضرت حسن رحمہ اللہ کا قول ہے..... کہ بندے کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان گناہوں کی ایک حد معلوم ہے، جب بندہ اس پر پہنچ جاتا ہے (اور تو بہ نہیں کرتا) تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور پھر کبھی اسے نیک کام کی توفیق نہیں دیتا..... بعض اکابر فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو زمین پر جس جگہ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہتی ہے کہ مجھ کو حکم ہو تو اس کو دھنسا دوں اور اس کے سر پر آسمان اجازت چاہتا ہے کہ مجھ کو حکم ہو تو اس پر ٹوٹ پڑوں..... اللہ تعالیٰ ان دونوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندے سے باز رہو شاید وہ توبہ کرے اور میں اس کو معاف کر دوں یا اس گناہ کے عوض کوئی عمل صالح کرے اور میں اس گناہ کو بھیجی اس کی وجہ سے نیکی سے بدل دوں..... (احیاء العلوم)

## اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے

اللہم صل علی سیدنا محمد..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دنیا و آخرت میں اپنے عذاب سے بچائے..... ہمیں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے..... دیکھو! قرآن مجید صاف اعلان فرما رہا ہے:

أَفَأَمِّنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَكَمُونَ ۚ أَوَأَمِّنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يُلْعَبُونَ ۚ أَفَأَمِّنُوا مَكَرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۝

**ترجمہ** تو کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں

رات آئے جب وہ پڑے سوتے ہوں..... اور کیا بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے نازل ہو جب وہ کھیل کود میں مشغول ہوں، کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے بے خوف ہیں، تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں، جو خسارہ پانے والے ہوتے ہیں.....

### ایک مبارک دعاء

ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ دعاء فرمایا کرتے تھے..... اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنًا مَّكَرًا  
یا اللہ! ہمیں اپنی اچانک پکڑ سے بے خوف نہ فرما..... ”مَكْرًا“ یعنی اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تدبیر..... اور اللہ تعالیٰ کی اچانک پکڑ..... جب کوئی انسان کسی گناہ کو نیکی سمجھنے لگے..... یا وہ اس بات پر جری ہو جائے کہ مجھ پر تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آ ہی نہیں سکتا..... میں فلاں نیکی کرتا ہوں..... اور فلاں نیک کام کرتا ہوں..... اللہ، اللہ، اللہ..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھو! اتنے اونچے اعمال کر کے بھی وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے تھے، لرزتے تھے اور کانپتے تھے..... ادھر ہم ہیں کہ..... ریا کاری سے آلودہ دو چار نیکیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہو جاتے ہیں..... ارے ہم اپنے گناہوں کو تو شمار کریں..... کوئی بے نمازی ہے تو کسی کی نماز سستی کی ماری اور بے جان ہے..... جھوٹ ہے کہ من کا ساتھ چھوڑتا نہیں..... فخر، تکبر، ضد اور ریا کاری کی گندی بوریاں ہم پر لدی ہیں..... چہرے اور لباس سنت کے مطابق نہیں..... شادیاں ہر طرح سے غیر شرعی..... اور بدعات، رسومات کے میلے..... ہر گھر میں فحاشی، عریانی اور بے حیائی..... اور تو اور بیوی کی زبان تک..... میں خاوند کے لئے پردہ نہیں..... اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس اور ایک دوسرے کی عزت بنایا..... مگر آج ہر گھر میں یہ لباس تار تار..... اور یہ عزت رسوا ہے..... آنکھیں بے حیا، زبانیں بے حیا..... چہرے بے حیا اور خیالات تک بے حیا..... تنہائی ملتے ہی ہر کوئی یہ بھول جاتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے..... رشوت، چوری، خیانت، اور سود..... اجتماعی اموال میں عیاشیاں اور بے احتیاطیاں..... اور ہر کسی کو بس

دنیا کی فکر..... لائف اسٹائل اور برائٹ فیوچر..... اللہ، اللہ، اللہ..... معاف فرما

یا اللہ! آپ تو آپ ہیں.....

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک آدمی کا گزر ایک کھوپڑی پر ہوا تو اس نے اسے دیکھا، اس کے دل میں کچھ خیال آیا اس نے یوں کہا:

”اللَّهُمَّ أَنْتَ أَنْتَ، وَأَنَا أَنَا، أَنْتَ الْعَوَاذُ بِالْمَغْفِرَةِ، وَأَنَا الْعَوَاذُ بِالذُّنُوبِ، فَاعْفِرْ لِي“  
اور یہ کہہ کر سجدہ میں گر گیا، اس کو آواز دی گئی اپنا سرا اٹھاؤ، کیونکہ آپ گناہوں کے عادی، اور میں مغفرت کا عادی ہوں، میں نے آپ کی مغفرت کر دی، تو اس نے اپنا سرا اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمائی۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ آپ آپ ہیں، اور میں میں، میں گناہوں کا عادی، اور آپ مغفرت کے عادی، پس میری مغفرت فرما۔ (دیلیمی، خطیب، ضیاء، ابن عساکر، جامع الاحادیث، کنز العمال)

{مَرَّ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِكُمْ بِمَجْمَعَةٍ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فَقَالَ:  
(اللَّهُمَّ أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا، أَنْتَ الْعَوَاذُ بِالْمَغْفِرَةِ، وَأَنَا الْعَوَاذُ بِالذُّنُوبِ، فَاعْفِرْ لِي)  
وخر على وجهه ساجدا فنودي: ارفع رأسك، فأنك انت العواد بالذنوب، وأنا  
العواد بالمغفرة. قد غفرت لك، فرفع رأسه وغفر الله عز وجل له.}

(رواه الديلمي، والخطيب، والضياء، وابن عساکر عن جابر، كذا في جامع الاحاديث  
للسيوطي ۲۱۰۸۲، وكنز العمال ۱۰۲۷۶، جلد ۴، صفحہ ۲۲۶ طبع من مؤسسة الرسالة)

بڑی بشارت

حدیث میں آیا ہے کہ ایک بندے نے گناہ کیا تو عرض کیا:

”رَبِّ اذْنِبْتُ فَاعْفِرْ لِي“

یعنی اے پروردگار میں نے گناہ کیا مجھے بخش دیجئے۔ تو پروردگار نے فرمایا: کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف بھی کر سکتا ہے اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندہ کی مغفرت کر دی۔ پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد اس بندہ نے ایک اور گناہ کیا تو عرض کیا: اے میرے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے مجھے بخش دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو گناہ کو معاف کر سکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو معاف کر دیا۔ پھر اس بندے نے ایک اور گناہ کیا تو عرض کیا: اے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کیا میری مغفرت فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف کر سکتا ہے، اور گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو معاف کیا، پس وہ جو چاہے کرے۔ (مسند احمد)

ان عبدا اصاب ذنبا فقال: (رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: عَلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ، فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ: عَلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْ لِي. قَالَ: عَلِمَ عَبْدِي اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ)

(رواہ احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کذا فی کنز العمال ۲۰۷/۳ برقم ۱۰۱۷۳ طبع مؤسسه الرسالۃ)

### قیمتی دعاء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے جبریل جو گھر میں گیارہ بکریاں ہیں وہ آپ کو پسند ہیں، یا وہ چند کلمات جو مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ وہ آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کو جمع کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ، واللہ میں محتاج ہوں، اور یہ کلمات مجھے بکریوں کی نسبت زیادہ پسند ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو:

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلّٰقُ الْعَظِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ، فَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ، وَلَا تُضِلَّنِيْ وَادْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ“  
فرمایا: خود بھی سیکھو اور اپنے بعد اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ آپ ہر چیز کو پوری طرح پیدا کرنے والے اور عظیم ہیں، یا اللہ آپ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں، یا اللہ آپ بار بار مغفرت کرنے والے خوب رحم کرنے والے ہیں، یا اللہ آپ عرش عظیم کے رب ہیں، یا اللہ آپ سخاوت اور کرم والے ہیں، میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے رزق عطا فرما، میری پردہ پوشی فرما، میری بگڑی بنا دے، مجھے اونچی شان عطا فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے گمراہ نہ فرما، یا ارحم الراحمین مجھے اپنی رحمت سے اپنی جنت میں داخل فرما۔

(ابنِ عساکر، جامع الاحادیث، کنز العمال)

{عن جابر رضی اللہ عنہ قال: دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا جابر! هؤلاء احدى عشر فی الدار احب الیک، امر کلمات علمنیہن جبریل آنفا، تجمع لک خیر الدنیا والآخرة. قلت: یا رسول اللہ واللہ انی محتاج. وهؤلاء الکلمات احب الی. قال: قل: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلّٰقُ الْعَظِيْمُ الْخ

تعلمنہن وعلمنہن عقبک من بعدک۔}

(اخر جہ ابنِ عساکر ۲۳۱/۱۱ کذا فی جامع الاحادیث للسیوطی فی مسند جابر بن عبد اللہ

برقم ۳۶۸۷۱، وکنز العمال برقم ۵۱۰۸)

## توبہ کا لغوی معنی

قال الازهری: اصل تاب عاد الى الله ورجع واناب.....  
 تاب کا اصل معنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا، رجوع کرنا اور دل سے متوجہ ہونا  
 ”و تاب الله عليه ای عاد عليه بالمغفرة“ اس کی طرف توجہ فرمائی اور ”تاب الله عليه“  
 کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

قال الله عز وجل: وتوبوا الى الله جميعاً (سورة النور: ۳۱)  
 ”ای عودوا الى طاعته وانیبوا“  
 یعنی اللہ تعالیٰ کی طاعت کی طرف لوٹ آؤ اور انابت اختیار کرو (تہذیب اللغة)  
 والتوبة الرجوع من الذنب..... توبہ کا معنی گناہ سے لوٹ آنا..... یعنی گناہ کو چھوڑ دینا۔  
 (لسان العرب)

وفي الحديث الندم توبه۔ (ابن ماجہ)  
 یعنی حدیث میں آیا ہے کہ پشیمانی اور ندامت توبہ ہے (توبہ ندامت کا نام ہے)  
 وقال الاصفہانی: التوب ترك الذنب على اجمال الوجوه وهو ابلغ وجوه  
 الاعتذار (مفردات الفاظ القرآن)  
 یعنی التوب کا معنی بہت اچھے طریقے سے گناہ کو چھوڑ دینا اور یہ معذرت کی سب سے بہترین صورت  
 ہے

”و تاب الى الله يتوب توباً وتوبة ومتاباً: ای اناب ورجع عن المعصية الى  
 الطاعة“ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنے کا مطلب..... اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور گناہ سے  
 نیکی کی طرف لوٹ آنا..... (گویا مسلمان کا اصل مقام ”طاعت“ ہے وہ کبھی بھٹک کر ”معصیت“ کی  
 گھاٹیوں میں جا نکلتا ہے..... پھر اسے ندامت ہوتی ہے تو ان ہلاکت خیز گھاٹیوں سے بھاگ کر واپس

اپنے مقام یعنی ”طاعت“ کی طرف آجاتا ہے یہ توبہ ہے (و تَابَ اللہ علیہ: وفقہ لہا..... اور اللہ تعالیٰ نے اس پر توبہ فرمائی..... یعنی اس کو گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف آنے کی توفیق عطا فرمائی..... (لسان العرب)

التواب: العبد الکثیر التوبہ. وذلك بترکہ کل وقت بعض الذنوب علی الترتیب حتی یصیر تار کالجمیعہ  
تواب: کا معنی زیادہ توبہ کرنے والا بندہ..... اور اس کو تواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت گناہوں سے بچنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سارے گناہ ترک کر دیتا ہے.....  
وقد یقال ذلك لله تعالیٰ لکثرة قبولہ توبۃ العباد حالاً بعد حال  
اور اللہ تعالیٰ کو بھی ”تواب کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بار بار قبول فرماتے ہیں..... (مفردات الفاظ القرآن)  
واستتبت فلاناً: ای عرضت علیہ التوبۃ مما اقترف، ای الرجوع والندم علی ما فرط منه  
یعنی استتبت فلاناً کا معنی یہ ہے کہ میں نے فلاں پر توبہ پیش کی کہ وہ اپنے گناہوں اور غلطیوں پر نادم ہو اور ان سے رجوع کرے اور ان کو چھوڑ دے (تہذیب اللغة)  
(الحب والبغض فی القرآن الکریم)

### توبہ کے دو معانی

قرآن پاک میں ”توبہ“ کا لفظ عام طور سے دو معنی پر آیا ہے  
① کسی بندے کا گناہوں کو چھوڑ دینا  
وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى (طہ: ۸۲)  
ترجمہ بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اُس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر

ہدایت پر قائم رہے۔

۱) اللہ تعالیٰ کا بندے کی توبہ کو قبول فرمانا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوْا فَاُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ (البقرة: ۱۶۰)

**ترجمہ** مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور (اللہ تعالیٰ کے احکامات کو) ظاہر کر دیا

پس یہی لوگ ہیں کہ میں اُن کی توبہ قبول کرتا ہوں.....

جب بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے..... یعنی گناہ چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس پر توبہ فرماتا ہے..... یعنی اُس کی واپسی کو قبول فرما لیتا ہے..... پھر دیکھ کس بات کی؟..... ہم سب کو فوراً توبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہونا چاہئے..... اور معافی کے پورے یقین کے ساتھ توبہ کرنی چاہئے..... ہم کیوں اپنے اوپر ”رحمت“ کے دروازے بند کریں..... اور یہ سوچیں کہ میرا معاف ہونا مشکل ہے..... استغفر اللہ، استغفر اللہ..... ایسا سوچنا بہت بری بات ہے کیونکہ..... اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے.....

### النايبت کا معنی توبہ اور رجوع الی اللہ

نفت کی معتبر کتاب ”لسان العرب“ میں مرقوم ہے:

نَابَ فُلَانٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَانَابَ إِلَيْهِ انَابَةً فَهُوَ مُنِيبٌ: اقبل وتاب ورجع إلى الطاعة

یعنی تَاب اور انَاب الی اللہ کا معنی ہے..... متوجہ ہونا، توبہ کرنا اور اس کی اطاعت کی طرف لوٹنا.....

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَاسْلُمُوا لَهُ أِى تَوْبُوا إِلَيْهِ وَارْجِعُوا...

یعنی اپنے رب کی طرف توبہ کرو اور لوٹ آؤ۔



ایک قول ہے کہ یہ آیت ان افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مکہ میں بہت ستائے گئے اور سخت اذیت میں ڈالے گئے تو انہوں نے کلمہ کفر کہہ دیا..... تب ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ لوگ اگر اب دوبارہ مسلمان ہو بھی گئے تو ان کی مغفرت نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اگر یہ توبہ کر لیں اور اسلام قبول کریں تو ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ (لسان العرب: ۳۱۹، ج ۱۴)

اور لغت کی مشہور کتاب ”الصاحح“ میں ہے:

واناب الی اللہ ای اقبل وتاب

یعنی انابت الی اللہ کا معنی ہے متوجہ ہونا اور توبہ کرنا۔ (الصاحح، ص: ۲۲۹، ج ۱)

### اللہ تعالیٰ توبہ سے کتنے خوش ہوتے ہیں؟

اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ سے پیاسے کے پانی پالینے اور بانجھ کے بچے جنمے اور گم کردہ کے گمشدہ چیز پانے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جو شخص اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں اور گناہ اس کے دونوں فرشتوں اور اس کے اعضاء اور زمین کے تمام مخلوق کو بھلا دیتے ہیں۔ (ابو العباس)

یعنی جتنی خوشی کسی پریشان حال پیاسے کو پانی ملنے سے ہوتی ہے..... یا اولاد سے مایوس آدمی کو اولاد نصیب ہونے سے ہوتی ہے یا کسی کو اپنی گمشدہ چیز پانے پر جو خوشی ہوتی ہے..... اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں.....

{لَهُ أَفْرَحُ بِتُوبَةِ التَّائِبِ مِنَ الظَّنِّ الْوَارِدِ. وَمِنَ الْعَقِيمِ الْوَائِدِ وَمِنَ الضَّالِّ الْوَاجِدِ. فَمَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا أَنْسَى اللَّهُ حَافِظِيهِ وَجَوَارِحَهُ وَبَقَاعَ الْأَرْضِ كُلَّهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبَهُ}

(رواہ ابو العباس احمد بن ابراہیم ترکان الہمدانی فی کتاب التائبین عن الذنوب من طریق بقیہ)

عن عبد العزيز الواصل عن ابي الجون مرسلًا كذا في الكنز في كتاب التوبة)

## توبہ کب تک؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے غرغرے (یعنی نزع اور سکرات الموت) والی کیفیت شروع ہو (پھر توبہ قبول نہیں ہوتی)..... (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، ابویعلیٰ)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْزِزْ".

{اخرجه الترمذی فی الدعوات بات 98 رقم الحديث 3537، وابن ماجه فی الزهد باب ذکر التوبة رقم الحديث 4253، و احمد فی مسند ابن عمر، ابو یعلیٰ فی مسند ابن عمر، والبیہقی فی شعب الایمان والحاکم فی المستدرک}

## توبہ صرف اللہ کے لئے

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک قیدی کو لایا گیا جس نے کہا یا اللہ! میں تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں نہ کہ محمد (ﷺ) کے دربار میں، رسول اللہ ﷺ نے سن کر فرمایا ”عرف الحق لاهله“، یعنی اس نے حق کو اس کے حق دار کے لئے پہچان لیا..... (احمد، طبرانی)

یعنی توبہ صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے..... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف توبہ کرنا جائز نہیں

{عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِأَسِيرٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَلَا اَتُوْبُ اِلٰی مُحَمَّدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ الْحَقَّ لِأَهْلِهِ}

(رواه احمد والطبرانی وفيه محمد بن مصعب وثقه احمد وضعفه غيره وبقية رجاله رجال الصحيح -

کذا فی مجمع الزوائد ۲۳۸/۱ کتاب التوبه باب التوبه الى الله رقم الحديث ۱۷۵۲۳)

## توبہ کی قبولیت کی پانچ شرطیں

گناہ کبیرہ سرزد ہو جائے یا صغیرہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے..... دیر ہرگز نہیں کرنی چاہیے..... فوری توبہ، سچی توبہ..... اور خوب استغفار..... سچی توبہ کے لئے پانچ شرطیں ہیں

❶ الا خلاص لله تعالى:

یعنی توبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو..... اور اسے توبہ پر ابھارنے والی چیز اللہ کا خوف ہو..... کسی اور کے خوف، ڈر یا دنیوی نقصان سے بچنے کے لئے توبہ نہ ہو..... بس یہی فکر ہو کہ میں نے اپنے عظیم رب اور مالک کی نافرمانی کی ہے اب میں اسے راضی کروں..... اس کے عذاب سے بچوں اور اس کے اجر کو پاؤں.....

❷ الندم على فعل الذنب:

یعنی اپنے گناہ پر ندامت ہو..... ہائے مجھ سے یہ غلطی اور گناہ کیوں ہوا؟..... شرمندگی افسوس اور پشیمانی..... کیونکہ اگر ندامت نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ اپنے گناہ پر راضی ہے

❸ الا قلاع عن الذنب:

یعنی جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے بالکل چھوڑ دے..... اگر اس کا تعلق کسی کام کے کرنے سے ہو..... مثلاً چوری، شراب خوری، جھوٹ..... اور اگر اس گناہ کا تعلق فرائض و واجبات میں غفلت سے ہے تو ان کی ادائیگی کا اہتمام شروع کر دے.....

❹ العزم على ان لا يعود اليه:

یعنی اس بات کا پختہ عزم ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا.....

❺ ان تكون التوبة في الوقت المسموح:

یعنی توبہ ایسے وقت میں ہو جس میں توبہ قبول کی جاتی ہے اگر وہ وقت گزر گیا تو پھر فرعون کی طرح اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی..... توبہ کا وقت ”نزع“ سے پہلے پہلے ہے..... اگر نزع یعنی جان کنی کا وقت

شروع ہو گیا تو توبہ قبول نہیں ہوگی..... اسی طرح جس دن سورج مغرب سے طلوع ہوا اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا..... اور ایسا قرب قیامت میں ہوگا..... حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ قائم فرمایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے (یہ دروازہ کھلا رہے گا) (الترمذی)

### ندامت کا مطلب

سچی توبہ اور استغفار وہ ہے جس میں اپنے گناہوں پر ندامت ہو..... ندامت کا کیا مطلب ہے؟..... ندامت دراصل دل کے اس درد کا نام ہے جو محبوب اور پسندیدہ ترین چیز کے ہاتھ سے نکل جانے یا فوت ہونے سے ہوتا ہے..... مثلاً کسی کو اس بات کا علم ہو جائے کہ عنقریب اس کی اولاد پر کوئی بڑی مصیبت یا آفت آنے والی ہے تو ظاہر ہے کہ اس خبر سے اس کے دل پر بڑا صدمہ ہوگا اور وہ خوب روئے گا..... ایک شخص کو کسی ماہر طبیب نے بتا دیا کہ تیرے بیٹے کا مرض لاعلاج ہے اور یہ عنقریب مر جائے گا تو اس شخص کے دل پر رنج و غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا.....

اب اسی مثال سے گناہوں پر ”ندامت“ کو سمجھیں..... انسان کی اپنی ذات اسے اپنے بیٹے سے زیادہ محبوب ہوتی ہے..... اور گناہ دنیا کی ہر بیماری سے خطرناک بیماری ہے..... اور جہنم کی آگ موت سے زیادہ بڑی بلا ہے..... اور گناہوں کے عوض جہنم میں جائیکی خبر دینے والے خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہیں..... جن کی خبر ایک طبیب کی خبر سے بہت زیادہ سچی ہے..... پس گناہ ہونے کے بعد کی ندامت یعنی رنج و غم اس سے زیادہ ہونا چاہیے جو کسی کو اپنے بیٹے کے لاعلاج ہونے اور عنقریب مرنے کی خبر سن کر ہوتا ہے..... یاد رکھیں! اپنے گناہوں پر جس قدر رنج و غم زیادہ ہوگا، اسی قدر گناہوں کے دور ہونے کی توقع زیادہ ہوگی..... چنانچہ صحیح ندامت کی پہچان یہ ہے کہ دل نرم ہو اور آنسو کثرت سے نکلیں..... اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کروان کے قلب نرم ہوتے ہیں اور ندامت کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ گناہوں کی مٹھاس اور رنجیت دل سے دور

ہو جائے اور ان کی تفتی اور ان سے نفرت دل میں بیٹھ جائے..... (امام غزالیؒ کی تقریر کا خلاصہ، احیاء العلوم)

### گناہ پر غمگین ہونا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کوئی گناہ کر گزرتا ہے جب وہ گناہ اسے یاد آتا ہے تو اسے غمگین کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ گناہ نے اسے غمگین کر دیا ہے تو نماز روزے اور کفارے میں لگنے سے پہلے ہی اس کے لئے گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔..... (حلیۃ الاولیاء)

{عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الذَّنْبَ فَإِذَا ذَكَرَهُ أَحْزَنَتْهُ وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ قَدْ أَحْزَنَتْهُ غَفَرَتْ لَهُ مَا صَنَعَ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي كَفَّارَتِهِ بِلَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ؛

(آخر جہ ابو نعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ قالہ المتقی الہندی فی کنز العمال برقم ۱۰۱۸۶ کتاب التوبۃ)

### حضرت ابن عمرؓ کا فرمان

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

جب کسی بندے کو اپنا گناہ یاد کر کے دکھ ہو..... اور اُس کا دل ڈر جائے تو بس اُسی وقت اُس کا وہ گناہ..... اُس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جاتا ہے..... (موجب دار السلام)  
یہ کیفیت کن لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟..... انہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو مانتے ہیں؟.....

### حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا فرمان

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں جو باتیں بتاتا ہوں..... یا تو وہ کسی نبی کا فرمان ہوتی ہیں یا کسی آسمانی کتاب کا فرمان..... بے شک جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے.....

اور پھر اُس پر پلک جھپکنے کے برابر نادم ہوتا ہے تو..... اُس کا وہ گناہ پلک جھپکنے سے بھی جلدی معاف ہو جاتا ہے۔ (الطبرانی)

### توبہ خالص ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”گناہ سے توبہ یہ ہے کہ اس گناہ سے باز آجائے اور پھر اس کو دوبارہ نہ کرے“ (احمد) یعنی اس کا عزم ہو کہ دوبارہ گناہ نہیں کروں گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الَّتَوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ أَنْ يَتُوبَ مِنْهُ ثُمَّ لَا يَعُودَ فِيهِ“۔

(رواہ احمد و اسنادہ ضعیف۔ کذا فی مجمع الزوائد ۲۳۹/۱۰ کتاب التوبۃ باب اخلاص التوبۃ من الذنوب رقم الحدیث ۱۷۵۲۳)

### توبہ کا طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (واقعہ انک کے دوران) مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! اگر تو نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ گناہ سے توبہ یہی ہے کہ اس پر ندامت ہو اور استغفار ہو۔ (بخاری، احمد)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل فرمادی اور ان پر گناہ کی تہمت لگانے والوں کے لئے اپنے غضب اور سزا کا اعلان فرمایا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتَ أَلَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ فَإِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ التَّكَامُّةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ۔

(فی صحیح طرف منه رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح غیر محمد بن یزید الواسطی و هو ثقہ۔ قالہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۶ کتاب التوبۃ باب الندامة علی الذنب رقم الحدیث ۱۷۵۱۳)

### توبہ کا ضابطہ

حضرت عطاء بن یسارؓ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”جب تم کوئی گناہ کرو تو گناہ ہوتے ہی توبہ کر لیا کرو چھپے گناہ کے لئے چھپی توبہ، علانیہ گناہ کے لئے علانیہ توبہ“..... (کتاب الزہد امام احمد)  
 عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَحْدِثْ عِنْدَهَا تَوْبَةً: السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ“  
 (رواہ احمد فی کتاب الزہد عن عطاء مرسل کذا فی الجامع الصغیر للسيوطی برقم ۷۶۳ وجعل علیہ علامۃ الضعف و اقرہ علیہ المناوی)

### توبہ کریں مذاق نہیں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”گناہ سے توبہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ شخص جس کا کوئی گناہ نہ ہو، اور گناہ پر تائب رہنے کے باوجود استغفار کرنے والا اپنے رب کے ساتھ مذاق کرنے والے کی طرح ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے اس پر کھجور کی جڑوں جتنے گناہ ہوں گے (مطلب بہت زیادہ گناہ۔ مدینے میں چونکہ کھجوروں کی کثرت تھی اس لئے اسی کی مثال دیدی) (شعب الایمان بیہقی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 الثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ  
 كَالْمُسْتَعْرِزِ بِرَبِّهِ وَمَنْ أَذَى مُسْلِمًا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ مِثْلُ مَنْابِتِ

التَّغْلِي

(رواہ البیہقی فی الشعب، السابع والاربعون من شعب الایمان وهو معالجة كل ذنب بالتوبة)

### توبہ قبول ہونے کی علامات

جب کوئی بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو..... اللہ تعالیٰ ایسے توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں.....

”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ“ (البقرة)

جس آدمی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے..... اسے اللہ تعالیٰ کی محبت کی برکت سے کئی علامات نصیب ہوتی ہیں مثلاً

- ① صالحین اور اہل ایمان کی صحبت کا شوق اور برے دوستوں اور غلط لوگوں کی صحبت سے بچنا۔
  - ② گناہوں سے دوری نیکیوں کی رغبت
  - ③ دل سے دنیا کی محبت کا نکل جانا کہ دنیا اس کے ہاتھ میں رہے دل میں داخل نہ ہو..... اور وہ اپنی دنیا کو بھی دین کے مطابق چلائے اور خرچ کرے
  - ④ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور رسول کریم ﷺ کی سنتوں کے اتباع کا شوق.....
- (ملخص مانی الحب والبغض فی القرآن)

### ندامت ہوتے ہی مغفرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کوئی گناہ کیا پھر نادم ہو گیا تو اس گناہ سے استغفار کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں“ (المعجم الاوسط للطبرانی)

سبحان اللہ ندامت سے ہی گناہ معاف ہو گیا اور پھر جو استغفار کیا تو وہ مستقل نیکی بن گیا..... ایسی نیکی جو گناہوں کو بھی نیکیاں بنوادے.....



عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَتَنِدِمَ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذَلِكَ الذَّنْبَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ"

(المحدث)

(رواه الطبرانی فی الاوسط باسنادین فی احدهما بزرع بن حسان ابو الخلیل و فی الاخر سلیمان بن داؤد المنقری، و کلاهما ضعیف۔ کذا قاله الہیثمی فی مجمع الزوائد ۸/۲۳۸/۱۰ کتاب التوبہ باب الندامة علی الذنب برقم ۱۷۵۲۲)

## توبہ کل نہیں آج

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” (توبہ اور اعمال خیر کو) ٹالنا شیطان کا طریقہ ہے جو وہ ایمان والوں کے دلوں میں ڈالتا ہے“

(فردوس دیلی)

توبہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے موت کا کچھ پتا نہیں کب آ پکڑے ”کل توبہ کروں گا، کل کروں گا“ شیطان کا دھوکہ ہے جو وہ مومنوں کے دلوں میں ڈالتا رہتا ہے..... پس ایمان والوں کو شیطان کی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیے.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْتَّسْوِيفُ شِعَارُ الشَّيْطَانِ يُلْقِيهِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ".

(اخرجه الديلمی فی مسند الفردوس کذا فی الكنز برقم ۱۰۲۰۴ و فی الجامع الصغير للسيوطی ورقم علیہ بالضعف برقم ۵۳۰۵ و اقره علیہ المناوی فی الفیض)

## بُرے دن کونسے ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ”برے دن“ اور ”بری راتوں“ سے بچائے..... آپ کو معلوم ہے برا دن کونسا ہوتا ہے؟..... جی ہاں وہ دن جس میں انسان سے کوئی گناہ ہو جائے، ظلم ہو جائے اور توبہ کی

توفیق نہ ملے..... ہم سمجھتے ہیں کہ جس دن ہمارے پاس پیسے نہ ہوں یا کوئی مصیبت آجائے وہ دن برا ہوتا ہے..... ایسا نہیں ہے..... ایک روایت میں آیا ہے:

موت غنیمت ہے، گناہ مصیبت ہے، فقر و فاقہ راحت ہے، مال داری سزا (یعنی آزمائش) ہے، عقل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدیہ ہے، جہالت گمراہی ہے، ظلم ندامت ہے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا جہنم سے نجات ہے، ہنسنا بدن کی ہلاکت ہے اور گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ شخص جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو..... (بیہقی)

### بہترین خطا کار کون؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”بنی آدم میں سے ہر ایک سے بکثرت خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں اور خطا کاروں میں بہترین وہ ہیں جو بکثرت توبہ کرتے ہیں“ (ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ“.

{آخر جہ الترمذی فی صفة القيامة، باب 49 رقم الحديث 2499، وابن ماجہ فی الزہد باب ذکر التوبہ برقم 425، واللفظ له، والحاكم، قال الحاكم: صحيح الاسناد}

### بار بار پھسلنے اور سنبھلنے والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ایسا مومن بندہ پسند ہے جو بار بار گناہ میں (شیطان کی طرف سے) مبتلا کیا جاتا ہے (اور) وہ بار بار توبہ کرتا ہے“ (عبد اللہ بن احمد زوائد احمد۔ ابویعلیٰ)

توبہ اگر بار بار ٹوٹ جائے تو شیطان کے اس دھوکے میں نہیں آنا چاہیے کہ کب تک تو اپنے رب

کے ساتھ مذاق کرتا رہے گا تو بہ پر تو بہت توڑتا رہے گا چھوڑ دو تو بہ..... نہیں بلکہ بار بار تو بہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتِنَ التَّوَّابَ“

(رواه عبد الله وابو يعلى وفيه من لم اعرفه۔ قاله الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۰ کتاب

التوبه باب فيمن يستغفرو بتوب كلما اذنب رقم الحديث ۱۷۵۲۹)

### توبہ..... ایک دلچسپ نکتہ

ہمیشہ گناہوں سے پاک رہنا یہ صرف فرشتوں کا کام ہے..... اور انہی کے بس میں ہے..... اور ہر وقت گناہوں میں غرق رہنا اور حق کی مخالفت میں سرگرم رہنا یہ شیطان کا پیشہ ہے..... اور ان دونوں کے درمیان رہتے ہوئے گناہوں کو ترک کر کے تائب ہونا اور حق تعالیٰ سے رجوع کرنا یہ حضرت آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کا شیوہ ہے..... اور سچ تو یہ ہے کہ جس آدمی نے توبہ کر کے گذشتہ گناہوں کی تلافی اور تدارک کی کوشش کی اس نے گویا (اپنے والد) حضرت آدم رضی اللہ عنہ سے اپنی نسبت درست کر لی..... اور جو آخر عمر تک گناہ اور معصیت پر ڈنار ہا اس نے گویا شیطان سے اپنا رشتہ جوڑ لیا اور اسی کو مضبوط کرنے میں لگا رہا۔ (کیسے سعادت)

### تائب محنتی عابد سے بڑھ سکتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو یہ چاہے کہ مسلسل محنت کرنے والے سے آگے بڑھ جائے اسے چاہیے کہ گناہوں سے

رکا رہے“ (ابو یعلیٰ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ

سَرَّ ذَانِ يَسْبِقُ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكْفَ عَنِ الذُّنُوبِ۔“

(رواہ ابو یعلیٰ و فیہ یوسف بن میمون، وثقہ ابن حبان، وضعفہ الجمہور، وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔ کذا فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۹ کتاب التوبۃ باب فیمن یکف عن الذنوب رقم الحدیث ۱۷۵۲۸)

اگر آپ کے اڑوس پڑوس ایسا کوئی شخص ہے جس کی محنت و عبادت پر آپ کو رشک آتا ہے لیکن کم ہمتی کی وجہ سے اس جیسی عبادت کی بس حسرت ہی ہے تو آپ کے لئے یہ بہترین موقع ہے تمام گناہوں سے توبہ کیجئے شبہات سے بھی دور رہیے آپ کی مراد پوری ہوگی یعنی توبہ ایک ایسا نسخہ کبیر ہے جو ایک عام انسان کو اہل ریاضت کے مقام تک پہنچا دیتا ہے

اللہم ارزقنا صدق النیۃ واجعلنا من التوابین

### توبہ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے

اے مسلمانو! توبہ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے..... اللہ تعالیٰ جو ہمارا عظیم رب ہے خود ہم سب کو توبہ کے لئے بلارہا ہے..... کوئی ڈاکو ہو یا چور..... کوئی شرابی ہو یا زانی..... کوئی جھوٹا ہو یا فریبی..... کوئی خائن ہو یا قاتل..... کوئی جواری ہو یا نشئی

قُلْ يٰعِبَادِیَ الذِّیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بِمَیْمَعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر: ۵۳)

فرما دیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے.....

سبحان اللہ! کسی کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں..... نہ کسی مشرک کے لئے اور نہ کسی کافر کے لئے..... وہ بھی توبہ کر کے ایمان قبول کر سکتے ہیں..... اور نہ کسی کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمان کے لئے..... آؤ! سارے آ جاؤ..... رب کی رحمت کی طرف، رب کی مغفرت کی طرف..... اور رب کی جنت کی

طرف..... یا اللہ! ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرما..... اور ہم سب کی توبہ قبول فرما..... اور ہم سب کو ”توابین“ میں سے بنا..... آمین یا غفار یا غفور یا تواب یا غفور یا غفور یا زحیم یا زحیم

آئیے! اس آیت مبارکہ پر ”کلام برکت“ بھی پڑھ لیتے ہیں..... یعنی حضرت شاہ عبدالقادر عیسیٰ کی تفسیر..... آپ عیسیٰ فرماتے ہیں:

”جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا..... جو کفار و دشمنی میں لگے رہے تھے سمجھے کہ لادیب (یعنی بلاشبہ) اُس طرف ”اللہ“ ہے..... یہ سمجھ کر اپنی غلطیوں پر پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی؟..... دشمنی کی لڑائیاں لڑے اور کتنے خدا پرستوں کے خون کئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، ناامید مت ہو، توبہ کرو، اور رجوع کرو، بخشے جاؤ گے، مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی، اُس وقت کی توبہ قبول نہیں“ (موضح از تفسیر عثمانی)

ہم مسلمانوں سے شکست کھا کر جانے والے..... سوویت فوجی اور حکمران..... اور عراق اور افغانستان میں ہم مسلمانوں کے ہاتھوں شکست اور زخم کھا کر واپس جانے والے اتحادی فوجی..... اس آیت مبارکہ..... سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ..... تو بہ کر کے ایمان قبول کر لیں..... ان لوگوں نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ ہے..... ورنہ اتنی خوفناک عسکری طاقتوں کو نہتے مجاہدین کے سامنے اتنی بے بسی محسوس نہ ہوتی.....

توبہ کا دروازہ کتنا بڑا ہے؟

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”توبہ کا ایک دروازہ ہے جس کے کیڑاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے..... یہ دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو“

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلتَّوْبَةِ

بَابًا، عَرَّضُ مَا بَيْنَ مَضَرَعَيْنِهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ  
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن صفوان بن عسال کذا فی الكنز برقم ۱۰۱۸)

### مؤمن کی مثال

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مؤمن اور ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ گھوڑا جو کھوئی میں لگی رسی میں باندھ گیا ہو وہ گھومتا پھرتا ہے پھر اپنی کھوئی کہ جگہ واپس آ جاتا ہے (رسی اس کو دور جانے اور بیکے نہیں دیتی) (مومن) کی مثال بھی اسی جیسی ہے کہ وہ (بھول جاتا ہے) (گناہ کرتا ہے) پھر واپس آ جاتا ہے۔ اس لئے اپنا کھانا نیک لوگوں کو کھلایا کرو اور اپنا احسان مومنین کے ساتھ کیا کرو۔“

{عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال:  
”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي أَحْبَبَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى  
أَحْبَبَّتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوُ ثُمَّ يَرْجِعُ، فَأَطِيعُوا طَعَامَكُمْ الْأَتَقِيَاءَ، وَأُولُوا  
مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ.“} (مسند احمد)

### مؤمن بار بار توبہ کرنے والا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مومن کے کچھ گناہ ہوتے ہیں جو اس سے وقتاً فوقتاً سرزد ہوتے رہتے ہیں یا کچھ گناہ ہوتے ہیں جو وہ کرتا رہتا ہے اور تب تک نہیں چھوڑتا جب تک دنیا کو نہ چھوڑے..... حقیقت یہ ہے کہ مومن کو پیدا ہی ایسا کیا گیا ہے کہ وہ بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے..... بار بار توبہ کرتا رہتا ہے بار بار بھولتا رہتا ہے جب اس کو (توبہ کی) یاد دہانی کرائی جائے تو قبول کرتا ہے (یا جب اسے اللہ یاد دلایا

جائے تو وہ اللہ کو یاد کر لیتا ہے یعنی توبہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے)..... (طبرانی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ ذَنْبٌ يَعْتَادُهُ الْفَيِنَّةُ بَعْدَ الْفَيِنَّةِ أَوْ ذَنْبٌ هُوَ مُقِيمٌ عَلَيْهِ لَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُفَارِقَ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفْتَنًا تَوَابًا نَشَاءً إِذَا ذُكِرَ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط باختصار، واحد اسانید الکبیر رجالہ ثقات، قالہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۴۱ کتاب التوبۃ باب المومن نساء اذا ذکر ذکر رقم الحدیث (۱۷۵۳۳)

### موت نہیں توبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیک ہے تو ممکن ہے کہ وہ خیر میں اضافہ کرے اور اگر وہ برا ہے تو ہو سکتا ہے وہ (توبہ کر کے) اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔“ (بخاری)

{عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَتَمَلَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه أَنْ يَزِدَّ أَوْ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّه أَنْ يَسْتَعْتَبَ“} (اخرجه البخاری)

### سونے کا پہاڑ نہیں توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریش نے نبی ﷺ سے کہا: اپنے رب سے دعاء کیجئے کہ وہ صفا کو ہمارے لیے سونا بنادے اگر وہ سونا بن جائے گا تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ آپ ﷺ (چونکہ ان کے ایمان کے بہت حریص تھے اس لیے آپ ﷺ) نے دعاء شروع کی، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ فرماتا

ہے: اگر آپ چاہیں تو میں کوہ صفا کو سونے کا بنا دیتا ہوں لیکن پھر کوئی کفر کرے گا تو میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ اس طرح کا عذاب دنیا میں کسی اور کو نہیں دیتا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (میں کوہ صفا کو سونا بنانا نہیں) بلکہ توبہ اور رحمت کا (کھلا ہوا) دروازہ چاہتا ہوں۔ (طبرانی)

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلَ لَنَا الصِّفَا ذَهَبًا فَإِنْ أَصْبَحَ ذَهَبًا إِنَّا تَبِعْنَاكَ فَدَعَا رَبَّهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُغْفِرُ لَكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصِّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أَعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ.“

(رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح، کذا قالہ الہیثمی فی مجمع الزائد فی باب التوبۃ من کتاب التوبۃ برقم ۱۷۴۹۶)

### استغفار اور توبہ پوری زندگی

❶ اگر کوئی کافر اور مشرک ہے تو وہ کفر اور شرک سے توبہ کر لے..... یہ اس کے لئے لازم ہے ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی میں جا پڑے گا.....

❷ جو شخص مسلمان ہے مگر صرف نام کا..... کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا، جبکہ اس کا دل غافل ہے اور وہ دین و ایمان سے جاہل ہے..... تو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنی اس غفلت اور جہالت سے توبہ کرے..... اور اس توبہ کے لیے ضروری ہے وہ ایمان کے معنی اور فرائض کو سمجھے اور پھر لازم ہے کہ ایمان کا بادشاہ اس کے دل پر غالب ہو جائے..... اور ایمان کی یہ حکومت اس کے جسم کے ہر حصے پر نافذ ہو جائے اور شیطان کی حکمرانی اور بالادستی کا مکمل خاتمہ ہو جائے..... گناہ جب صادر ہوتا ہے تو



اس وقت یہ حالت ہوتی ہے کہ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ..... جو شخص زنا کرتا ہے یا چوری کا مرتکب ہوتا ہے تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ ان گناہوں کا ارتکاب کرتے وقت اس کا دل مؤمن نہیں ہوتا..... تاہم اس سے یہ مراد بھی نہیں کہ وہ بالکل کافر ہی ہو چکتا ہے۔ ایمان کی دراصل متعدد شاخیں ہیں.....

⑤ کافر نے کفر سے توبہ کر لی..... غافل مسلمان نے غفلت اور جہالت سے توبہ کر لی تو اب اس کا مقابلہ باطنی گناہوں کی جڑوں سے ہوگا..... کھانے کی حرص، شہرت کی حرص، مال و جاہ کی حرص، حسد و غصہ کا جذبہ، کبر و نخوت کی طمع اور ریا کاری کی عادت وغیرہ..... یہی وہ جڑیں ہیں جن سے تمام گناہ پھوٹتے ہیں..... چنانچہ اب ان سے توبہ کرنی ہوگی.....

⑥ اگر ان تمام شہوات پر قابو نصیب ہو گیا تو اب دوسو سوں کا حملہ شروع ہوگا..... نفس کے بے جا مطالبات اور ناجائز خیالات اور تصورات..... اب ان سے توبہ کرنی ہوگی تاکہ وہ غلط راہ پر نہ ڈال دیں.....

⑦ ان سے نجات مل گئی تو غفلت کے لحاظ سے توبہ کا مرحلہ شروع ہوگا.....  
 ⑧ ان سے بھی نجات مل گئی تو قرب الہی کا ہر اگلا درجہ پچھلے درجے سے اونچا ہے..... جب اگلے درجے پر پہنچے گا تو پچھلے کے بارے میں ندامت ہوگی تو توبہ کرے گا..... پس ہر انسان ہمیشہ اور ہر حال میں توبہ کا محتاج ہے۔ (کیسے سعادت)

### استغفار اور توبہ میں کیا فرق ہے؟

چند باتیں سمجھ لیں:

①..... استغفار کا مطلب..... اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی مانگنا..... گناہ کے شر اور نقصان بچنے کی درخواست کرنا

②..... توبہ کا مطلب..... اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا..... اپنے گناہوں پر نادم ہونا..... گناہ کو چھوڑ کر

آئندہ نہ کرنے کا عزم رکھ کر ”طاعت“ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف لوٹنا.....

⑤..... توبہ بغیر استغفار کے نہیں ہوتی..... یعنی توبہ میں استغفار شامل ہے..... اور کامل استغفار بغیر توبہ کے حاصل نہیں ہوتا..... اس اعتبار سے دونوں کا معنی ایک ہے..... اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اپنے گناہ پر نادم ہونا، گناہ کو چھوڑ دینا، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنا..... اس کو استغفار بھی کہتے ہیں اور توبہ بھی.....

⑥..... دونوں میں کچھ فرق بھی ہو سکتا ہے..... جب استغفار بغیر توبہ کے ہو..... یعنی استغفار کا مطلب اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت چاہنا..... مگر گناہ مکمل چھوڑا نہیں تب استغفار ایک دعاء ہے..... اور دعاء عبادت ہے، مغفرت کی یہ دعاء کبھی قبول ہو جاتی ہے اور کبھی قبول نہیں ہوتی..... دیگر دعاؤں کی طرح

⑦..... ایک فرق استغفار اور توبہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ استغفار کا مطلب ماضی میں جو کچھ ہوا اس کے شر سے بچنے کی درخواست اور توبہ کا مطلب..... رجوع کرنا اور مستقبل میں برے اعمال اور ان کے شر سے بچنے کی درخواست کرنا..... اس لئے استغفار اور توبہ دونوں کو مانگا جاتا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

⑧..... اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں..... کبھی توبہ سے یعنی گناہ چھوڑنے اور ندامت سے اور کبھی..... نیکیوں کے بدلے..... کبھی مصیبتوں کے عوض..... اور کبھی صرف استغفار..... یعنی بندے کے معافی اور مغفرت کی دعاء کرنے سے..... اس تفصیل سے بھی استغفار اور توبہ کا فرق واضح ہو گیا.....

خلاصہ یہ کہ کبھی استغفار اور توبہ دونوں ایک معنی میں استعمال ہوتے ہیں..... اور کبھی دونوں کے معنی میں کچھ فرق ہوتا ہے..... استغفار کا معنی نادم ہو کر معافی مانگنا..... اور توبہ کا مطلب گناہ چھوڑ کر نیکی کی طرف آنا.....

## توبہ کرنے سے تھکنا نہیں چاہیے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کرے تو.....؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لکھا جائے گا“

اس نے پوچھا: وہ توبہ واستغفار کرے تو.....؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اسے مغفرت سے نوازا جائے گا“

اس نے پوچھا: وہ دوبارہ گناہ کرے تو.....؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو وہ بھی اس کے خلاف لکھا جائے گا“

اس نے کہا: وہ پھر توبہ کرے اور استغفار کرے تو.....؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی بخشش کی جائے گی اور توبہ قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ

مغفرت کرنے سے نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم ہی (بار بار گناہوں اور توبہ سے) اکتا جاؤ۔“ (طبرانی)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدُنَا يَذْنِبُ قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ، قَالَ: يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ: فَيَعُودُ فَيَذْنِبُ، قَالَ: فَيُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ، قَالَ: يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُ اللَّهُ حَتَّى تَمْلُوا.

(قال الهيثمي في مجمع الزوائد ۲۴۰/۱۰ برقم ۷۵۳۰ افی کتاب التوبة باب ماجاء فيمن

يستغفر ويتوب كما اذن ذنب رواه الطبرانی فی الكبير والوسط واسنادہ حسن)

مطلب یہ ہے کہ ہر مرتبہ صدق دل سے توبہ کرو۔ اور اس شیطانی وسوسے کو چھوڑ دو کہ میں بار بار توبہ

کرتی کر چکا ہوں اب کس منہ سے معافی مانگوں پتا نہیں کب میری یہ توبہ بھی ٹوٹ جائے کیونکہ اس طرح

شیطان آپ کو مایوسی اور گناہوں کے اندھے کنویں میں دھکیل دے گا۔ توبہ اگر سچی ہو تو دن میں اگر ستر مرتبہ بھی گناہ سرزد ہو جائے تو بھی مایوس نہ ہوں اور نہ ہی تھک کر توبہ چھوڑ دیں اکہتر ویں مرتبہ صدق دل سے توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے سے نہیں اکتاتے۔

### توبہ کی عجیب فضیلت

روایت میں ہے:

جو شخص توبہ واستغفار کرتا ہے:

① حق تعالیٰ کی حکمت سے وہ فرشتے جو گناہ لکھنے پر مامور ہیں اس کا گناہ لکھنا بھول جاتے ہیں  
② اس شخص کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء بھی اس گناہ کو بھول جاتے ہیں جس سے اس نے وہ گناہ کیا تھا اور

③ وہ جگہ بھی اس گناہ کو بھلا بیٹھتی ہے، جہاں پر اس گناہ کا ارتکاب ہوا تھا۔ تاکہ جب گناہ گار (جو توبہ کر چکا) حق تعالیٰ کے حضور میں پہنچے تو اس کے خلاف کوئی گواہ موجود ہی نہ ہو (کہ فرشتے، اعضاء بدن اور مقام گناہ ہی وہ گواہ ہیں جو گناہ گاروں کے خلاف گواہی دیں گے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... حضور ﷺ نے مجھے فرمایا توبہ کرو توبہ، کہ میں ہر روز ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں..... حضور ﷺ نے فرمایا..... وہ کون شخص ہے جو گناہ گار نہ ہو لیکن ان گناہ گاروں میں اچھا وہی ہے جو توبہ کر لے..... اور فرمایا گناہ گار توبہ کر لے تو ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کبھی کیا ہی نہیں تھا..... اور فرمایا..... گناہ سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ..... پھر اس گناہ کا کبھی نام تک نہ لے..... (کیسے سعادت)

### توبہ حضرت آدم علیہ السلام کی میراث

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو ان کو فرشتوں نے مبارکباد دی، اور حضرت جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

اے آدم! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کی توبہ قبول فرمائی تو آپ کا کلیجہ ٹھنڈا ہوا،

حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا، اے جبرائیل! اگر توبہ قبول ہونے کے بعد بھی مجھ سے سوال ہو تو پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہے..... اسی وقت ان پر وحی ہوئی کہ اے آدم! آپ نے اپنی اولاد کے لئے وراثت میں رنج و مشقت چھوڑی ہے اور توبہ بھی..... تو جو کوئی ان میں مجھ کو پکارے گا میں اس کی سنوں گا جیسے آپ کی سنی..... اور جو کوئی مغفرت کا سوال کرے گا اس پر بغل نہ کروں گا کیونکہ میرا نام ”قریب“ اور ”مجیب“ ہے..... اے آدم! توبہ کرنے والوں کو قبروں سے ہنستے ہوئے اور بشارت سننے ہوتے اٹھاؤں گا..... (تفہیم: احیاء العلوم)

### جنت تک پہنچانے والا استغفار

حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے بات کر کے انسیت حاصل کرتے تھے جب انہیں فرشتوں سے بات کرنے سے روک دیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام جنت (کے جانے) پر سو سال تک روئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تجھے کس چیز نے غمگین کر رکھا ہے تو عرض کیا میں کیوں غمگین نہ ہوں حالانکہ آپ مجھے جنت سے اتار کر زمین پر لے آئے مجھے معلوم نہیں دوبارہ جنت جاؤں گا یا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو یہ دعاء پڑھ.....

”اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ إِنِّي عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ“

**ترجمہ** یا اللہ! آپ ایک ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ پاک ہیں یا اللہ اور تعریف کے لائق اے میرے رب میں نے برا عمل کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا پس مجھے بخش دیجئے بلاشبہ آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اور دوسری دعاء یہ پڑھ.....

”اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ  
فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ اَزْهَمُ الرَّاجِیْنَ“

**ترجمہ** یا اللہ! صرف ایک آپ ہی عبادت کے لائق ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں آپ پاک  
ہیں اے رب میں نے اپنے اوپر ظلم کیا پس میری مغفرت فرما حقیقت یہی ہے کہ آپ تمام رحم  
کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اور تیسری دعاء یہ پڑھ.....

”اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوءًا  
وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ“

**ترجمہ** یا اللہ! صرف ایک آپ ہی معبود ہیں آپ پاک ہیں میں آپ کی تعریف کرتا ہوں  
آپ کا کوئی شریک نہیں اے میرے رب میں نے برا کیا اور اپنے آپ پر ظلم کیا پس میری  
مغفرت فرما بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے رحم کرنے والے ہیں۔

پس یہی کلمات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر بھی اتارے ہیں (جس کی طرف اشارہ اس آیت  
میں کیا گیا ہے)

”فَتَلَقَّى اٰدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ“

**ترجمہ** پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (توبہ کے) کچھ الفاظ سیکھ لئے چنانچہ اللہ نے ان کی  
توبہ قبول کی بے شک وہ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

عن ابی ہریرۃ قال: ان آدم لما طوطی عن كلام الملائكة وكان يستانس  
لكلامهم بكي على الجنة مائة سنة فقال الله تعالى: يا آدم ما يحزنك؟ قال:  
كيف لا احزن وقد اهبطتني من الجنة ولا ادرى اعود اليها ام لا فقال الله:  
يا آدم! قل ”اللهم لا اله الا انت وحدك الخ“

فہذہ الکلمات الی انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ انہ ہو التواب الرحیم)... الحدیث  
(رواہ الطبرانی کذا فی مجمع الزوائد فی کتاب الانبیاء باب ذکر آدم علیہ السلام برقم 13753)

### دنیا میں خوف آخرت میں امن

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور جب بندہ اپنے رب کو (خوشی اور) اُمید (کے زمانے) میں یاد رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش کے وقت نجات عطا فرماتے ہیں اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں کبھی بھی اپنے بندے کے لئے دو امن اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن امن دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا حظیرۃ القدس میں تو اس کا امن اس کے لئے ہمیشہ ہوگا اور میں اسے منائے جانے والوں کے ساتھ نہیں منائوں گا (حلیۃ الاولیاء)

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ التَّوْبَةَ تَغْسِلُ الْحُوبَةَ وَإِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، وَإِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ رَبَّهُ فِي الرَّجَاءِ أُنْجَاهُ مِنَ الْبَلَاءِ، وَذَلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَا أَجْمَعُ لِعَبْدِي أَبَدًا أَمْنَيْنِ، وَلَا أَجْمَعُ لَهُ خَوْفَيْنِ، إِنْ هُوَ أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا خَافَنِي يَوْمَ أَجْمَعُ فِيهِ عِبَادِي، وَإِنْ هُوَ خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمِنْتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ فِيهِ عِبَادِي فِي حَضِيرَةِ الْقُدُسِ فَيَدُومُ لَهُ أَمْنُهُ وَلَا أَفْطَقُهُ فِيهِمْ أَحَقٌّ.

(رواہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء فی ترجمۃ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

### جنت کا ایک دروازہ توبہ کے لئے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جنت کے آٹھ دروازے ہیں..... سات بند ہیں اور ایک توبہ کیلئے (اس وقت تک) کھلا ہے

جب تک سورج مشرق سے طلوع نہیں ہوتا“ (ابویعلیٰ، طبرانی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغَلَّقَةٌ، وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ تَحْتِهَا“

الشَّمْسُ مِنْ تَحْتِهَا“

(رواہ ابو یعلیٰ والطبرانی باسناد جید، کذا فی الترغیب للمندرجی کتاب التوبہ)

## توبہ ایک نور ہے

توبہ کی ابتدا..... یوں ہوتی ہے کہ دل میں ایک ”نور معرفت“ پیدا ہوتا ہے..... یعنی ایک روشنی نصیب ہوتی ہے..... اور اس نور کی روشنی میں اسے دکھائی دیتا ہے کہ گناہ ایک زہر قاتل ہے..... اور یہ زہر اس نے بڑی مقدار میں کھا لیا ہے..... تو جس طرح دنیا میں زہر کھانے والا شخص یا جسے کسی زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہو پشیمان اور خوفزدہ ہو کر اپنے بچاؤ کی ہر تدبیر کرتا ہے..... اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس زہر کا اثر زائل ہو جائے اور وہ ہلاکت سے بچ جائے..... اسی طرح توبہ کی طرف مائل ہونے والا شخص جب یہ محسوس کرتا ہے کہ میری تمام شہوت پرستیاں دراصل اس شہد کی مانند تھیں جس میں زہر ملا ہوا تھا، کھاتے وقت تو بڑا لذیذ اور شیریں معلوم ہوتا رہا لیکن انجام کار سانپ کے ڈنک کی طرح زہر سے بھرپور نکلا..... اب اگر اسی زہر کو وہ اپنے ساتھ لے کر مر تو ہلاکت و عذاب میں جا پڑے گا..... پس اس وقت گناہ کی پشیمانی اور ندامت اسے مضطرب کر دیتی ہے اور اس کے اندر بے قراری کی ایک آگ لگ جاتی ہے..... اور اپنے کئے ہوئے گناہوں کی معافی اور تلافی کا ارادہ دل میں بیدار ہو جاتا ہے اور بار بار اس کی زبان سے یہی الفاظ نکلتے ہیں کہ ہائے اللہ! میں پھر کبھی گناہ کے قریب نہ پھنکوں گا..... تب اسکی تمام حرکات و سکنات میں ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے..... وہ ظلم اور جفا چھوڑ کر خلوص اور وفا کے راستے پر آتا ہے..... پہلے وہ فخر، غرور، غفلت اور سستی کا پتلا تھا تو اب



ندامت کے آنسو اس کو غم و اندوہ اور فکر کا مجسمہ بنا دیتے ہیں..... پہلے نائل لوگوں کی صحبت اسے مرغوب تھی تو اب اہل معرفت کی صحبت اس کی دل پسند چیز بن جاتی ہے اور بری صحبت سے اسے وحشت اور نفرت ہونے لگتی ہے..... پس یہی پیشیانی، یہی ندامت اور یہی بے قراری درحقیقت توبہ ہے..... اور اس کی جڑ وہ نور ہے جسے ”نور ایمان“ یا ”نور معرفت“ کا نام دیا جاتا ہے..... (خلاصہ کیسائے سعادت)

### رات دن توبہ اور ندامت

طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

حقوق اللہ کا ادا کرنا انسان کے لئے کہاں ممکن ہے کہ وہ توبہ پناہ اور بے حساب ہیں..... ہاں شاید یہ چیز کام آجائے کہ صبح اٹھیں تو توبہ کے ساتھ اور رات کو سوئیں بھی تو توبہ کے ساتھ..... حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ بندہ کے سارے گناہ ایک ایک کر کے اسے دکھائے جائیں گے..... ایک گناہ کو دیکھ کر وہ (بے ساختہ) پکار اٹھے گا کہ..... آہ اے کمبخت! میں تجھی سے ہمیشہ ڈرتا رہا..... اس ڈر کا اظہار ہی حق تعالیٰ کو پسند آجائے گا (اور اسے معاف کر دیا جائے گا)

وہ گناہ انسان کے لئے جنت میں جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے جس گناہ پر انسان مرتے دم تک نادم رہے..... اور پچھتا تا رہے.....

### اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب آواز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(گناہ پر ندامت کی وجہ سے) غمگین شخص کی آواز سے زیادہ محبوب آواز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی نہیں، وہ ایسا بندہ ہوتا ہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے چنانچہ جب بھی وہ اپنے گناہ کو یاد کرتا ہے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور وہ پکارتا ہے ہائے میرے رب! (فردوس، دیلمی، حلیۃ الاولیاء، نوادر الاصول)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَمِّينَ صَوْتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ صَوْتِ عَبْدٍ لَهْفَانٍ، عَبْدٌ أَصَابَ ذَنْبًا فَكَلَّمَكَ ذَنْبُهُ إِمْتِلَاءَ قَلْبِهِ فَرَقًا مِنَ اللَّهِ فَقَالَ: يَا رَبَّ اكْفُ" (رواد الحكيم الترمذی وابونعیم فی الحلیة والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ، کذا فی الکنز برقم ۱۰۲۶)

### توبہ کے بعض فوائد

توبہ دراصل ”روحانی پاکي“ کا نام ہے..... یہ انسان کے اندر کی میل کچیل اور گندگیوں کو دور کر دیتی ہے..... توبہ کا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے..... جب تک موت کا ”غرغره“ شروع نہ ہو جائے انسان کی توبہ قبول ہوتی ہے..... توبہ کے بہت سے فائدے ہیں..... مثلاً

① توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو جاتی ہے.....

② توبہ کرنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، اُن کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں..... اور بس اوقات وہ گناہ بھی نیکیاں بنا دیئے جاتے ہیں.....

③ توبہ سے انسان کو فلاح اور کامیابی ملتی ہے.....

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا آيَةَ الْهُمُومُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور: ۳۱)

### سچی توبہ کی شرائط

سچی توبہ کے لئے کچھ شرطیں ہیں..... صرف زبان سے توبہ کہنا کافی نہیں ہے..... ان چند چیزوں کا لحاظ رکھ کر توبہ کریں تو وہ توبہ انشاء اللہ قبول ہوتی ہے.....

① اخلاص..... یعنی توبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کی جائے..... بہت سے لوگ صرف اس لئے توبہ کرتے ہیں کہ..... دنیا میں اُن پر کوئی مصیبت نہ آجائے.....

② ندامت..... یعنی اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا.....

۴) اقلاع..... یعنی اُس گناہ کو چھوڑ دینا.....

۵) عزم..... یعنی آئندہ گناہ نہ کرنے کی مضبوط نیت رکھنا.....

۶) وقت..... یعنی موت کی سکرات شروع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لینا.....

ہم سب کو چاہئے کہ..... ان پانچ باتوں کا لحاظ رکھ کر اپنے تمام گناہوں سے آج ہی توبہ کر لیں..... اگر خدا انوارستہ توبہ کی ہمت نہیں ہو رہی تو..... ہر نماز کے بعد یہ دعاء شروع کر دیں کہ..... یا اللہ مجھے سچی توبہ کی توفیق نصیب فرما..... جب رو رو کر عاجزی کے ساتھ توبہ کی دعاء کریں گے تو..... انشاء اللہ توبہ کا سکون بھرادروازہ ہمارے لئے کھل جائے گا.....

### قبولیت توبہ کی چند علامات

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو توبہ کی توفیق دیتے ہیں..... اور پھر اُس کی توبہ قبول بھی فرما لیتے ہیں تو..... کچھ ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جن سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ..... اس بندے کی توبہ قبول ہو چکی ہے..... اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا مستحق بن چکا ہے.....

اُن علامات میں سے چند یہ ہیں.....

- ۱) اچھی صحبت..... توبہ قبول ہونے کی بڑی علامت یہ ہے کہ..... انسان کو صدیقین، مجاہدین..... اور صالحین کی صحبت نصیب ہو جاتی ہے..... اور بُرے دوستوں سے جان چھوٹ جاتی ہے..... یاد رکھیں اچھی صحبت ہزاروں نیک اعمال کو آسان بنا دیتی ہے.....
- ۲) نیکیوں کی رغبت..... توبہ قبول ہو جائے تو دل نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے اور گناہوں سے اُسے وحشت ہوتی ہے.....

۳) حُبِ دنیا سے چھٹکارا..... توبہ قبول ہونے کے بعد انسان کا رُخ دنیا سے ہٹ کر آخرت کی طرف ہو جاتا ہے..... یعنی اُس کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی تیاری بن جاتا ہے..... دنیا اُس کے ہاتھ میں تو رہتی ہے مگر اُس کے دل میں اُتر کر اُس کا مقصود نہیں بن جاتی کہ..... بس اُسی کی

خاطر جیتا مرتا ہو.....

### گناہ پر ندامت نہ کہ نیکی پر گھمنڈ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (گناہ پر) نادم توبہ کا انتظار کرتا ہے اور (نیکی پر) گھمنڈ میں مبتلا ہونے والا اللہ کے غضب کا۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ بچائے بعض لوگ نیکی کر کے بھی برباد ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صرفِ نظر کر کے اسے اپنا کمال سمجھ کر اللہ کی ناراضی مول لیتے ہیں اور بعض خوش نصیب گناہ کر کے بھی کامیاب ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح کی ندامت ہوتی ہے اور یوں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْتَّادِمُ يَنْتَظِرُ التَّوْبَةَ وَالْمُتَعَبِّبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتِ"

(رواہ الطبرانی فی الصغیر وفيہ مطرف بن مازن وهو ضعيف - قاله الهیثمی فی مجمع الزوائد کتاب التوبة باب الندامة علی الذنب رقم الحديث ۱۷۵۱۶)

### خوش نصیب وہ جو توبہ پر مرے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن گناہ گار توبہ کرنے والا ہوتا ہے (یعنی کبھی گناہ کرتا ہے کبھی توبہ) خوش قسمت ہے وہ شخص جس کی موت توبہ کی حالت میں آئے۔ (بزار، طبرانی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ وَإِذَا رَاقِعٌ فَسَعِيدٌ مَنْ هَلَكَ عَلَى رَقْعِهِ."

(رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر والاوسط وقال: معنی واد: مذنب، و راقع تائب مستغفر، کذا فی الترغیب للمندری فی کتاب التوبة)

## کس پاکی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”گناہ سے توبہ کرنے والے کی مثال اس بندے جیسی ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو“

(ابن ماجہ، بیہقی، طبرانی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ“.

{آخر جہ ابن ماجہ فی الزہد باب وذكر التوبہ، رقم الحديث 4250، و آخر جہ البیہقی فی السنن کتاب الشهادات باب شهادة القاذف، قال المنذرى فی الترغیب ورواہ الطبرانی ورواہ رواة الصحيح، ورواہ ابن ابی الدنيا و البیہقی مرفوعاً ایضاً من حدیث ابن عباس}

## شیطان کا سبق

شیطان کہتا ہے کہ..... کب تک تمہاری توبہ قبول ہوگی؟..... روز توبہ توڑتے ہو..... اب توبہ کرنا چھوڑ دو، توبہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے..... گناہ تم سے نہیں چھوٹ سکتے..... تم تو ہو ہی بد نصیب..... اس لئے یہ روز روز کا توبہ کرنا اور پھر اُسے توڑ کر پھر توبہ کرنا بس کرو..... میرے سامنے، تھیار ڈالو اور خود کو بد نصیب سمجھ کر گناہوں میں ڈوب جاؤ..... یہ ہے شیطان کا سبق..... مگر ہمارا عظیم رب سمجھاتا ہے کہ..... توبہ کرتے رہو، توبہ کرتے رہو..... تا تب بنو، توبہ بنو..... جتنا بڑا گناہ ہو جائے فوراً بھاگ کر میرے پاس آ کر توبہ کرو..... تمہارا کوئی گناہ میری رحمت سے بڑا نہیں ہے..... توبہ توڑنے کا گناہ ہو گیا تو اس گناہ پر بھی توبہ کرو..... ایک دن میں ستر بار توبہ لو لے تو..... ہر بار سچی توبہ کرتے رہو..... تم جتنی زیادہ توبہ کرو گے اتنے میرے محبوب بنو گے.....

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ (البقرہ: ۲۲۲)

بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے

### جلد استغفار تو فرشتہ گناہ نہیں لکھتا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بائیں طرف کا فرشتہ چھ ساعتیں مسلمان خطا کار بندے سے قلم اٹھا کر رکھتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ شاید توبہ کر لے۔ پس اگر اسے ندامت ہوتی ہے اور اس گناہ سے استغفار کر لیتا ہے تو وہ اسے لکھے بغیر چھوڑ دیتا ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو اس کا ایک مرتبہ گناہ لکھا جاتا ہے“ (طبرانی، معجم)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوْ الْمُسِيئِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً“.

{رواہ الطبرانی باسانید و رجال احدها وثقوا۔ کما فی مجمع الزوائد (رقم الحدیث ۱۷۵۷۶)  
بکتاب التوبہ باب العجلۃ بالاستغفار، ورواہ البیہقی فی شعب الایمان۔}

### بار بار توبہ ٹوٹے تو بندہ کیا کرے

جب گناہ بار بار ہو..... توبہ بار بار ٹوٹے تب بھی..... بندہ اللہ تعالیٰ سے نہ بھاگے بلکہ روتے روتے اُس کے سامنے گر پڑے..... وضو کر کے کسی مسجد کے کونے میں جا بیٹھے..... اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے..... اللہ تعالیٰ سے بھاگ جانا ”محرومی“ ہے..... اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگ پڑنا سعادت ہے.....

فَقِفُوا إِلَى اللَّهِ (الذاریات: ۵۰)

**ترجمہ** پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو

یعنی گناہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو کہ..... اے عظیم مالک پھر ظلم ہو گیا..... میں نے اپنی جان پر ظلم کر ڈالا..... آپ مجھے بخش دیجئے..... شیطان رو کے گا مگر اُس ماعون کی باتوں میں نہ آئیں.....

اور اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑیں..... اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گر پڑیں..... س  
 سنبھل کر یوں تو ہم گزرے کسی کی راہ میں لیکن  
 کچھ ایسے بھی مقام آئے کہ گر پڑنا ہی کام آیا

### چھوٹے گناہوں سے بھی توبہ کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 ”ان گناہوں سے بچو جن کو چھوٹا خیال کیا جاتا ہے کیونکہ ایسے گناہ جمع ہوتے رہتے ہیں یہاں  
 تک کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں“ (احمد، طبرانی)  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّا كُمُ  
 وَفُحِّقَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكُنَّهُ“  
 (رواہ احمد و الطبرانی فی الاوسط و رجالہما رجال الصصحیح غیر عمران بن داؤد القطن و قد  
 وثق کذا فی مجمع الزوائد للہیثمی، کتاب التوبہ الباب الثانی منه رقم الحدیث ۱۷۵۹)

### توبہ کی دوا اور گناہوں پر اصرار کا علاج

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں:

① ایک وہ جن کی توجہ اور رغبت گناہوں کی طرف نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے ان کی نشوونما ہی ایسے فرمائی  
 کہ وہ شر سے بچتے ہیں..... اور خیر کی طرف لپکتے ہیں..... جیسا کہ حدیث میں وارد ہے.....  
 تیرے رب کو ایسا جوان پسند ہے جس کا میلان جہالت اور کھڑکی طرف نہ ہو..... (مسند احمد)  
 اس طرح کے لوگ کم اور نادر ہوتے ہیں.....

② دوسرے وہ جن سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں..... پھر دوسری قسم کے بندے دو طرح کے ہوتے

ہیں.....

①..... ایک وہ جو گناہ ہونے پر فوری توبہ کرتے ہیں، استغفار کرتے ہیں.....  
 ②..... دوسرے وہ جو گناہوں پر اصرار کرتے ہیں اور توبہ واستغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے..... پس  
 یہی لوگ ہیں جو ”دوا“ اور ”علاج“ کے محتاج ہیں.....  
 جاننا چاہیے کہ..... گناہوں پر اصرار کے دو سبب ہیں.....  
 ① غفلت: یعنی یہ معلوم نہ ہونا کہ کونسا کام گناہ ہے..... یا گناہ کے کیا کیا نقصانات اور بلاستیں  
 ہیں..... اور انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے..... آگے کون کون سی منازل ہیں..... اور  
 گناہوں کا انجام کتنا برا ہے..... جو شخص ان تمام باتوں سے غافل ہوتا ہے وہ مستقل گناہوں میں  
 لگا رہتا ہے.....

②..... شہوت: یعنی نفس کی خواہشات کا غالب ہونا..... گناہوں کی برائیاں اور سزائیں سب معلوم  
 ہیں مگر نفس کی خواہشات ایسی غالب ہیں کہ گناہ چھوڑنے نہیں دیتیں.....  
 اب آتے ہیں علاج کی طرف تو ہر چیز کا علاج اس کی ضد ہوتا ہے..... غفلت کی ضد ”علم“ ہے اور  
 شہوت کی ضد ”صبر“ ہے..... پس گناہوں پر اصرار کے مرض کا علاج اسی معجون سے ہوگا جس میں علم کی  
 مٹھاس..... اور صبر کی تلخی دونوں موجود ہوں..... علم کے لئے سنا شرط ہے..... پس ایسے علماء کرام کی  
 مجالس میں جایا جائے جو خود دنیا کی محبت سے پاک ہوں..... ان سے نصیحت سنے..... اور صبر کے لئے  
 مجاہدہ شرط ہے۔ گناہوں کے اسباب سے خود کو دور کرے..... اپنے نفس پر کچھ سختی کرے..... ہمت کر  
 کے گناہوں سے باز رہے..... گناہوں والے تعلقات اور مقامات سے دور ہو جائے..... روزے رکھ کر  
 نفس کو صبر کا عادی بنائے اچھی صحبت اختیار کرے (امام غزالیؒ کی ایک طویل تقریر کا خلاصہ)

### ... تاخیر نہ کریں ...

توبہ سے تنہا نہیں چاہیے

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے..... حضرت جویریؓ لکھتے ہیں:-



”مشائخ میں سے ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے ستر مرتبہ توبہ کی مگر ہر بار توبہ کے بعد مجھ سے گناہ ہو گیا..... پھر اکہتر ویں مرتبہ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر استقامت عطا فرمائی“ (کشف المحجوب)

حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بھی سمجھاتے ہیں کہ اگر کسی نے ایک مرتبہ گناہ چھوڑنے کے پختہ ارادے کے ساتھ توبہ کی..... اور پھر اپنی توبہ پر قائم نہ رہ سکا..... تب بھی اُسے اپنی گزشتہ توبہ کا اجر و ثواب ملے گا..... (کشف المحجوب)

اے میرے بھائیو! اور بہنو! توبہ سے ٹھکنا نہیں چاہئے..... البتہ گناہ سے ضرور تھک جانا چاہئے..... شیطان ہمیں گناہ کرانے سے نہیں ٹھکتا تو ہم سچی توبہ کرنے سے کیوں ٹھکیں؟..... بعض لوگ گناہ کرنے کے بعد..... نیک عمل چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم اس کے قابل نہیں رہے..... یا نیک بزرگوں کی صحبت چھوڑ دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیا منہ دکھائیں..... اللہ کے بندو! گناہ کے بعد نیک اعمال میں اضافہ کر دینا چاہئے..... اور نیک لوگوں کی صحبت میں زیادہ جانا چاہئے تاکہ ”گناہ“ کے بُرے اثرات ختم ہو جائیں..... ایک شخص نے گناہوں سے توبہ کی مگر کچھ دن بعد اُس کو توڑ ڈالا..... اور گناہ کر بیٹھا..... اُس وقت اُس کے دل میں سخت ندامت پیدا ہوئی..... اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کیسے اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ کے لئے حاضری دوں؟..... اور کس منہ سے توبہ کروں گناہ تو چھوٹا ہی نہیں..... تب غیب سے ایک آواز آئی:

اے ہمارے بندے! تو نے ہماری اطاعت کی..... یعنی توبہ کی تو ہم نے تجھے قبول کر لیا..... پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا..... یعنی گناہ کر بیٹھا تو ہم نے تجھے مہلت دی..... یعنی فوری عذاب میں گرفتار نہیں کر دیا..... اب اگر تو لوٹ کر ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھے قبول کر لیں گے..... جی ہاں اللہ تعالیٰ حلیم ہے، غفور ہے، غفار ہے اور عَفُو ہے..... پس انسان اپنے دل کو اللہ تعالیٰ سے ”غافل“ نہ ہونے دے بلکہ..... ہر وقت یہ بات یاد رکھے کہ میرا ایک رب ہے اور اُس رب کی اطاعت اور عبادت مجھ پر فرض ہے..... شیطان جب بھی بہکا دے تو انسان فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑے کہ یا اللہ! مجھ سے غلطی ہو

گئی، نافرمانی ہو گئی..... اب میں واپس آ گیا ہوں مجھے قبول فرما لے.....

### ... جوانی کی توبہ ...

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو دوست رکھتے ہیں.....

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ.

(رواہ ابو الشیخ عن انس، کذا فی کنز العمال للہندی برقم ۱۰۱۸۱ کتاب التوبہ، وفی الجامع الصغیر للسيوطی وضعفہ هو و المناوی انظر الجامع و شرحه الفیض برقم ۱۸۶۶)

### واپس آ جاؤ قبول کر لیں گے

حضرت ابراہیم بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... ہمارے ساتھ ایک بیس سالہ نوجوان تھا..... ایک بار شیطان اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا..... اے جوان آدمی تم نے توبہ میں جلدی کر لی..... ابھی کچھ دن اور دنیا کے مزے لوٹ لو تو توبہ تمہارے ہاتھ میں ہے..... کچھ جوانی ڈھلے تو توبہ کر لینا..... وہ شیطان کی باتوں میں آ کر دوبارہ گناہوں میں ڈوب گیا..... مگر فطرت اور قسمت اچھی تھی..... چند دن کی غفلت کے بعد اُسے ہوش آ گیا..... وہ تنہائی میں جا بیٹھا..... اور نیکی کے دنوں کو یاد کر کے رونے لگا کہ وہ کیسے پیارے دن تھے..... اور کہنے لگا اب پیہ نہیں اللہ تعالیٰ مجھے قبول فرمائیں گے یا نہیں؟..... اچانک اُسے آواز آئی..... اے فلان! تم نے ہماری عبادت کی تو ہم نے تمہاری قدر کی..... پھر تم نے ہماری نافرمانی کی تو ہم نے تمہیں مہلت دی..... اور اب پھر تم اگر واپس آؤ گے تو ہم تمہیں قبول کر لیں گے..... (بیہقی)

### اے میرے مالک! میں آ رہا ہوں

حضرات انبیاء علیہم السلام سے کوئی گناہ نہیں ہوتا تھا مگر وہ کتنی زیادہ توبہ کرتے تھے..... ہم بھی وضو کر کے

تیز تیز قدم مسجد کی طرف یا محاذ جنگ کی طرف چل پڑا کریں اور کہا کریں..... اے میرے اللہ، اے میرے مالک میں آ رہا ہوں..... گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے آ رہا ہوں..... اور اپنی مصیبتوں کے بارے میں سوچا کریں کہ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ میرے گناہوں کی سزا سے بہت کم ہے..... اگر اللہ تعالیٰ سزا دینے پر آجائے تو ہم ایک سانس بھی نہ لے سکیں..... ہم سوچتے ہیں ہم پر یہ مصیبت ہے، یہ پریشانی ہے..... حالانکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل ہم پر برس رہا ہوتا ہے..... حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کی مصیبت میں فرما رہے تھے کہ..... یا اللہ جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا، غلطی مجھ سے ہوئی آپ تو ”سبحان“ ہیں.....

## ملاقات کا شوق

ہاں مسلمانوں ہاں!..... رب تعالیٰ کا توبہ والا دروازہ چوبیس گھنٹے کھلا ہوا ہے..... رمضان المبارک کے آخری عشرے میں بندہ نے کسی سے پوچھا کہ بہاولپور کی مسجد عثمان و علی رضی اللہ عنہما میں کیا ماحول ہے؟..... جواب ملا کہ یہاں تو کسی کو رب کی رضا کے سوا، کوئی فکر ہی نہیں..... ہر وقت مسجد میں یا تورو نے کی آواز آتی ہے یا تلاوت اور ذکر کی..... یہاں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے افراد اللہ تعالیٰ سے رور و کر شہادت مانگتے ہیں..... گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق میں بس اُسی کا نام رٹتے رہتے ہیں..... اللہ، اللہ، اللہ..... واہ میرے مالک! آپ کی شان بھی عجیب ہے کہ..... اپنے پیاروں کو اپنا نام محبت سے لینے کی توفیق عطا فرماتا ہے..... اور جس سے ناراض ہو جاتا ہے اُسے اپنے نام اور کام سے محروم کر دیتا ہے..... رمضان المبارک میں کمانے والوں نے بہت کچھ کمایا..... اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے اعمال قبول فرمائے..... ماشاء اللہ محب اب دین نے تو بہت کمایا..... محاذوں والے محاذوں پر ڈٹے رہے جبکہ دعوت والے دیوانوں کی طرح ہر مسجد اور گلی میں ”حی علی الجہاد“ کی صدا لگاتے رہے.....

## توبہ کو ٹوٹنے نہ دیں

رمضان المبارک کی بہاریں چلی گئیں تو شیطان زخمی سانپ کی طرح پھینکارتا ہوا پھر میدان میں اتر آتا ہے..... وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ ختم کرانے کے لئے زور لگاتا ہے..... اسی لئے عرض کیا کہ ہم توبہ کو نہ ٹوٹنے دیں..... اور اگر ٹوٹ جائے تو دوبارہ جوڑنے میں دیر نہ لگائیں..... رمضان المبارک میں تو بہت تلاوت ہوتی تھی..... اب بھی تلاوت کا ناعہ نہ کریں..... نوافل کا بھی حتی الوسع اہتمام رکھیں..... اور اپنے دینی کاموں میں بغیر کسی وقفے اور چھٹی کے..... خود کو اس کا محتاج سمجھ کر..... پوری طرح سے جڑے رہیں..... رمضان المبارک کے بعد پندرہ دن تک زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے..... کیونکہ نفس اور شیطان بہت زور لگاتا ہے..... سنو اے مسلمانو سنو..... اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے.....

قُلْ لِيَعْبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ  
الذُّنُوبَ بِحَيْثُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (الزمر: ۵۳)

**ترجمہ** فرما دیجئے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دے گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے.....

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص والا تعلق ہے..... انہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے مغفرت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے..... حضرت شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... یہ آیت اُن کافروں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد میں مسلمانوں کی فتوحات کے بعد نادم ہوئے کہ..... ہم تو مسلمانوں کے خلاف لڑتے رہے ہیں اور ہم نے کفر کیا ہے تو اب ہماری توبہ کہاں قبول ہوگی..... تب اُن کو فرمایا گیا کہ..... موت آنے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے..... اللہ اکبر..... اتنے عظیم اور خطرناک گناہوں پر ایسا سخاوت والا اعلان..... تو پھر جو مسلمان ہیں اُن کو

گھبرانے اور مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے؟..... پس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اخلاص پیدا کریں تب ہر منزل آسان ہے..... اور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے توبہ میں تاخیر اور سستی نہیں کرتے..... ہم بھی تاخیر نہ کریں.....

### اگر توبہ ٹوٹ جائے

اگر کوئی شخص سچی توبہ کر کے..... زندگی کا رخ درست کر لے مگر پھر اچانک گناہوں میں جا پڑے تو وہ اب کیا کرے؟..... مایوس بالکل نہ ہو بلکہ بلا تاخیر پھر توبہ اور کفارہ کی طرف متوجہ ہو..... آثار سے دلیل لی جائے تو بزرگوں کے نزدیک آٹھ کام ایسے ہیں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں..... پس فوراً ان آٹھ کاموں کی طرف لپکے اور گناہ سے گردن چھڑا لے..... ان آٹھ کاموں میں سے چار کا تعلق دل سے ہے یعنی:

① توبہ کرنا یا توبہ کا عزم نو کرنا

② یہ خواہش کرنا کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہ کروں گا

③ اس گناہ کے عذاب سے خوف زدہ رہنا

④ اللہ تعالیٰ سے معافی اور رحم و کرم کا امیدوار رہنا

اور چار کا تعلق بدن سے ہے یعنی

⑤ توبہ کی دو رکعت نماز ادا کرے

⑥ اس کے بعد ستر مرتبہ استغفار اور سو بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَيَحْمَدُهُ“ پڑھے

⑦ جس قدر دے سکے صدقہ دے

⑧ ایک دن روزہ رکھے

بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگوں کے نزدیک اچھی طرح طہارت کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرے..... (خلاصہ کیمائے سعادت)

### اگر چہ ستر بار روزانہ توبہ ٹوٹے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص گناہ کے بعد نادم ہو کے استغفار کرے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ پر) اصرار (یعنی ہٹ دھرمی) کرنے والا نہیں ہے خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ وہی گناہ کرے“ (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَّا أَصْرَرَ مِنْ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً“

{آخر جہ ابوداؤد قبل کتاب الزکوٰۃ بسبعة ابواب (باب فی الاستغفار) برقم ۱۵۰۹ و الترمذی فی الدعوات فی باب بلا ترجمہ (باب ۱۰۶) برقم ۳۵۵۹، وقال هذا حديث غريب، والبيهقي في الشعب، والنسائي في الكبرى و ابو يعلى في مسنده في احاديث ابى بكر}

### توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں، اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتی ہے جو (فرض کریں) ایک ایسے بے آب و گیاہ صحرائ میں (مسافر) ہو جس میں (ہر طرف) ہلاکت ہو۔ اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا ہو، وہ (تھکاوٹ کی وجہ سے) سویا، جاگ کر دیکھا کہ اس کی سواری جاچکی ہے، اس نے اس کو تلاش کیا گھومتے گھومتے اسے پیاس لگی، تو اس نے (مایوس ہو کر اپنے دل میں) کہا (چلو) اس جگہ چلتا ہوں جہاں پر تھا، وہاں پر سوتا ہوں تاکہ مر جاؤں (کیونکہ زندہ بچنا تو یہاں محال ہے۔ نہ دور دور آبادی، نہ کھانے پینے کی کوئی چیز) اس نے اپنے ہاتھ پر اپنا سر مرنے کے لئے رکھ دیا (اسے اس حالت میں نیند آ گئی) جاگ کر کیا دیکھتا ہے کہ اس کی وہی سواری سامنے کھڑی ہے اس پر اس کا سامان سفر اور کھانا پینا بھی ہے (اب آپ بتائیں کہ اس بندے کا

اس وقت خوشی کا کیا ٹھکانا ہوگا) اب (بات یہ ہے کہ) اللہ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے بھی بڑھ کر خوشی ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے سے ہوتی ہے۔ (مسلم، ترمذی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ ذَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَتَاكُمْ حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ."

{رواه مسلم في التوبة باب في الحوض على التوبة والفرح به، واللفظ له، والبخاري في الدعوات باب التوبة برقم 6308، والترمذي في ابواب صفة القيامة برقم 2498 عن ابن مسعود، وفي ابواب الدعوات عن أبي هريرة برقم 3538، وابن ماجه في الزهد باب ذكر التوبة}

### اپنی ذات پر رحم کھائیں

میں اپنے تمام مسلمانوں بھائیوں اور بہنوں سے کہتا ہوں کہ..... اپنی ذات پر رحم کھائیں..... جی ہاں ہم سب اپنے اوپر رحم کھائیں اور خود کو عذاب سے بچانے کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کر لیں..... اور پھر سب سے پہلا کام یہ کریں کہ..... اپنی نماز کو بالکل ٹھیک کر لیں..... باجماعت، مکمل اہتمام، پوری محبت، مکمل توجہ..... اور لذت و شوق کے ساتھ نمازیں ادا کریں..... ارے بھائیو! نماز تو جنت کی حور سے زیادہ لذیذ اور میٹھی ہے..... یہ کیا ہو جاتا ہے کہ مسلمان ہو کر نماز میں غفلت کرنے لگتے ہو..... اللہ کے لئے ایسا نہ کرو..... اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں پانچ وقت اپنے عالی شان دربار میں حاضری کے لئے بلایا ہے..... جی ہاں بہت تاکید سے بلایا ہے..... پس سچی توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نماز کے ساتھ عشق کی

حد تک محبت رکھیں.....

### گناہوں کے بعد نیکیاں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”اس شخص کی مثال جو گناہوں کے بعد نیکیاں کرتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہو جس (کے  
 بدن) پر تنگ زرہ ہوا تنی تنگ کہ گلا گھونٹنے جا رہی ہو پھر وہ ایک نیکی کرتا ہے تو ایک کڑی کھل  
 جاتی ہے پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے تو ایک اور کڑی کھل جاتی ہے (اسی طرح ہوتے ہوتے) وہ  
 زمین کی طرف آزاد ہو جاتا ہے“ (احمد، طبرانی)  
 گناہ پر نادم ہونا ہی توبہ ہے۔ ”تکمیل توبہ“ یہ ہے کہ گناہ کے بعد نیکی کی جائے تاکہ وہ اس نحوست کو  
 بھی دھو ڈالے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 ”إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ  
 دِرْعٌ صَبِيغَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَةً، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرَى  
 فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ“

(رواہ احمد و الطبرانی، واحد اسنادی الطبرانی رجالہ رجال الصبیح، کذا فی مجمع البیہمی  
 ۱۰/۲۲۲ کتاب التوبۃ باب فیمن یعمل الحسنات بعد السیئات رقم الحدیث ۱۷۵۳۶)

### گناہ گار صدیق بن گیا

حضرت کعب بن النضر سے روایت ہے:  
 بنی اسرائیل کے ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا..... وہ اس پر سخت غمگین ہوا اسی غم کی  
 حالت میں کبھی ادھر جاتا کبھی ادھر اور کہتا..... میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟.....  
 میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟..... اللہ تعالیٰ نے اُسے ”صدیقین“ میں شامل فرما



لیا۔ (شعب الایمان للبیہقی)

دیکھا آپ نے ندامت اور خوف نے ایک گناہ گار کو..... ”صدیق“ کے مقام تک پہنچا دیا..... یقیناً توبہ اور استغفار بہت بڑی نعمت ہے..... اور یہ نعمت اُن کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں.....

### اسلام کے بعد اسلام لانا

حضرت عبدالرحمن بن ابی القاسم ؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ان کی مجلس میں ”توبہ کفار“ کا تذکرہ ہوا..... ارشاد باری تعالیٰ ہے.....

”إِنْ يَنْتَهِبُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ“ (التوبہ، آیت: ۳۸)

کہ یہ دشمنان اسلام کا کفر اگر اپنے کفر سے باز آ کر اسلام قبول کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سابقہ تمام جرائم اور گناہ معاف فرمادے گا..... اس پر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ (جب کفار کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو) مجھے توقع ہے کہ مسلمان کا حال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہوگا اور مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ مسلمان کا توبہ کرنا ایسا ہے، جیسا اسلام قبول کرنے کے بعد پھر اسلام لانا..... (یعنی توبہ سے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں) (تلخیص احیاء العلوم)

### توبہ کا وعظ کہنے والوں کے لئے

غفلت اور گناہوں کا مرض عام ہے اس مرض کے طبیب (یعنی معالج اور ڈاکٹر) علماء کرام ہیں..... چونکہ تمام امراض کی جڑ دنیا کی محبت ہے اس لئے علماء کرام کو چاہیے کہ وہ دنیا کی محبت سے خود بچیں تاکہ اُمت کا درست علاج کر سکیں..... مسلمانوں کو توبہ اور استغفار پر لانے کے لئے..... علماء کرام کو اپنے بیانات اور تقاریر میں یہ چار باتیں ضرور بیان کرنی چاہیں.....

① قرآن مجید کی وہ آیات..... اور رسول کریم ﷺ کی وہ احادیث مبارکہ جو نامسلمانوں اور

گناہگاروں کو خوف دلاتی ہیں.....

① حضرات انبیاء علیہ السلام اور سلف صالحین کے وہ واقعات اور حکایات جن میں لغزشوں اور گناہوں پر نازل ہونے والے مصائب کا تذکرہ ہے..... اور توبہ کے واقعات.....

② گناہوں کے دنیا میں کیا نقصانات ہوتے ہیں..... کیونکہ عام لوگ دنیا کے مصائب سے زیادہ ڈرتے ہیں.....

③ ہر ہر گناہ کی الگ الگ وعیدیں جو قرآن و سنت میں آئی ہیں.....

(امام غزالی علیہ السلام کی ایک طویل تقریر کا خلاصہ از احیاء العلوم)

### عقلمند کون؟

آج کل جون کے مہینے کی گرم راتیں چل رہی ہیں..... مجھے آج سے پندرہ سال پہلے والے ”جون“ کی کچھ راتیں یاد آ رہی ہیں..... خوف، غم اور پریشانی سے بھرپور راتیں..... لیکن وہ بُری راتیں ہرگز نہیں تھیں..... اللہ تعالیٰ کے راستے میں خوف کی راتیں کہاں بُری ہو سکتی ہیں..... بُری راتیں تو وہ ہوتی ہیں..... جو غفلت اور گناہ میں گزر جائیں..... جن میں نہ نماز ہو نہ ذکر اور نہ استغفار..... بہت سے لوگ رنگین راتوں کے خواب دیکھتے ہیں..... رنگین راتیں تو بہت کالی ہوتی ہیں..... لذت ختم ہو جاتی ہے اور گناہ لازم ہو جاتا ہے..... ٹی وی، فلم، شراب، کباب اور غیبت، گناہ..... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم اچھے اور بُرے کو سمجھ سکیں..... آج کل تو معاملہ الٹا ہے..... وہ بے وقوف جو آخرت کی حقیقی زندگی سے غافل ہو کر..... دنیا کمانے اور بنانے میں لگے رہتے ہیں اور کچھ تھوڑی سی بنا بھی لیتے ہیں لوگ اُن کو عقلمند سمجھتے ہیں..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ..... ارے پورے قرآن پاک کو پڑھ لو..... میرے محبوب آقا محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ کو دیکھ لو..... عقلمند وہ ہے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنی آخرت بنالے..... اور اُسے خوب سجالے.....

### توبہ انابت، توبہ استحياء

حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے..... توبہ دو طرح کی ہوتی ہے..... ایک ”توبہ انابت“ اور ایک ”توبہ استحياء“..... ”توبہ انابت“ توبہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر توبہ کرے..... یہ توبہ بھی بہت اونچی اور بہت بڑی ہے..... مگر ”توبہ استحياء“ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے شرم کرتے ہوئے توبہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر کتنے احسانات ہیں..... پس مجھے نہیں چاہئے کہ ایسے کریم رب کی نافرمانی کروں..... آپ نے کبھی غور کیا کہ ہم دن میں کتنی بار وضو کرتے ہیں؟..... جی ہاں بار بار کرتے ہیں تاکہ پاک ہو جائیں اور نماز ادا کر سکیں، قرآن پاک کو چھو سکیں..... اسی طرح ہمیں اپنے دل کی پاکی کے لئے بھی بار بار توبہ کا وضو کرنا چاہئے..... ہم نے کبھی غور کیا کہ ہم پر ”بعض لوگوں“ کو راضی کرنے کی کتنی فکر سوار رہتی ہے..... بس اس سے بڑھ کر ہم اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر بٹھالیں اور ہر غلطی کے بعد چونک کر فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جایا کریں.....

### توبہ کا ایمان افروز واقعہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے نناوے قتل کئے تھے (پھر اسے ندامت ہوئی) تو روئے زمین پر سب سے بڑے عالم کے بارے پوچھا، اسے ایک راہب (نصاری کے عابد) کا پتا دیا گیا، وہ اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ میں نے نناوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا نہیں تو اس کو بھی قتل کیا اور سو کی گنتی پوری کی (پھر اسے ندامت ہوئی) تو روئے زمین پر بڑے عالم کے بارے میں پوچھا اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا وہ گیا اور پوچھا کہ میں نے سو (100) قتل کیے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ انہوں نے فرمایا بالکل آپ کے اور توبہ کے درمیان کون سا حائل

ہو سکتا ہے؟ فلاں جگہ چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں آپ بھی ان کے ساتھ عبادت کریں، اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہیں آنا کیونکہ وہ (تمہارے حق میں) بری زمین ہے۔ وہ گیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے تک پہنچا تو موت آگئی، چنانچہ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اس کے بارے اختلاف ہو گیا۔ ملائکہ رحمت نے کہا یہ تائب ہو کر دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر آیا تھا (اس لئے ہم ہی اس کے مستحق ہیں) ملائکہ عذاب نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی (لہذا ہم ہی اس کو لیں گے) پھر (اللہ کے حکم سے) ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا انہوں نے اسے اپنے لئے حکم مقرر کیا۔ اس نے یہ فیصلہ دیا کہ زمین کو ناپا جائے جس زمین کی طرف قریب پایا گیا وہ اسی کا ہوگا، چنانچہ انہوں نے زمین کو ناپا تو اسے اس زمین کے قریب پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا چنانچہ ملائکہ رحمت اسے لے گئے۔ (بخاری، مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَّ عَلَى رَأْسِهِ فَأَتَاكَ. فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا. فَقَتَلَهُ. فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً. ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ لَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ. فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَجُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ. انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أَتْلَسًا يَعْْبُدُونَ اللَّهَ فَأَعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَأَنْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاكَ الْمَوْتُ فَاخْتَصِمْتَ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ. فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ. وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ. فَأَتَاهُمُ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمَ، فَيَجْعَلُهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: قِيَسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ

فَوَجَدُ ذَاذُنِيَ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي آرَادَ فَقَبَضْتُهَا مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ.

(آخر جہ مسلم فی کتاب التوبۃ باب قبول توبۃ القاتل و البخاری فی کتاب الانبیاء برقم ۳۲۷۰)

### دو اعلان ہو رہے ہیں

اب دو اعلان ہو رہے ہیں..... ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ میرا بندہ جب بھی..... اور جتنی بار بھی معافی مانگے گا، نادام ہوگا..... اور پچھتائے گا میں اسے معاف کرتا جاؤں گا..... اور دوسرا اعلان شیطان کی طرف سے..... وہ کان میں آکر کہتا ہے..... تو تو منافق ہو گیا ہے..... دھوکے باز! بار بار جھوٹی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتا ہے..... چھوڑ دے ایسی توبہ..... تیری یہ توبہ بھی گناہ ہے..... تو اللہ تعالیٰ کا گستاخ ہے..... اللہ تعالیٰ ہی نہیں چاہتا کہ تو گناہوں سے بچے..... تو پھر منافقوں کی طرح بار بار توبہ کر کے آنسو کیوں بہاتا ہے اور پھر گناہوں میں جا پڑتا ہے..... یہ ہے شیطان کا اعلان.....

اب آپ بتائیں کہ..... پہلے اعلان کو قبول کریں گے یا..... نعوذ باللہ دوسرے کو..... یقیناً جو ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلان کو قبول کریں گے..... اور بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑیں گے..... بھائیو! اور بہنو! دنیا میں کوئی کسی سے ڈرتا ہے تو اس سے دور بھاگتا ہے..... مگر جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف بھاگنے کا اس کو حکم ہے.....

”پس دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف“ (القرآن)

یہ دوڑنا اسی صورت میں ہوگا جب ہر گناہ پر دل سے توبہ کی جائے..... اور پھر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے اُس کی تلافی کی فکر کی جائے..... ہم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ رہے ہیں..... اچانک گناہ ہوا..... اس کا مطلب ہے گر گئے..... اب استغفار ہے..... معافی مانگی اور کھڑے ہو گئے..... اور پھر توبہ ہے کہ..... نیک اعمال کئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑے..... مسند احمد کی روایت ہے..... نبی کریم فرماتے ہیں، اللہ عز وجل ارشاد فرماتے ہیں:

”اے ابن آدم! میری طرف کھڑے ہو جاؤ میں تیری طرف چل پڑوں گا اور میری طرف چل

پڑو میں تمہاری طرف دوڑ پڑوں گا“..... (رواہ احمد)  
 سبحان اللہ!..... یعنی ہماری طرف سے تھوڑی سی کوشش اور..... اور اُدھر سے فوری قبولیت  
 اور رحمت.....

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتِنَ الثَّوَابِ  
 یعنی اللہ تعالیٰ ایسے مومن بندے سے محبت فرماتے ہیں جو بار بار گناہوں میں جا گرتا ہے اور  
 بہت توبہ کرتا ہے..... (ابو یعلیٰ)

یعنی بے چارہ گرتا ہے..... مگر پھر اٹھ کر دوڑ پڑتا ہے..... مگر پھر گر جاتا ہے..... تب بھی دیر نہیں لگاتا  
 اور فوراً دوڑ پڑتا ہے..... معلوم ہوا کہ کمزور ہے مگر رخ اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف ہے..... ضعیف ہے  
 مگر راستہ سیدھا ہے..... امتحان میں ہے..... مگر اپنے مالک کی طرف ہی گھٹ گھٹ کر بڑھ رہا  
 ہے..... تب ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ کی ”محبت“ نصیب ہوتی ہے.....

### دو طرح کے گناہ گار

ایک شخص گناہ نہیں کرنا چاہتا مگر اس سے بار بار گناہ ہو جاتا ہے اور بار بار توبہ کرتا ہے..... اس  
 میں اور اس بندے میں بہت فرق ہے جو یہ سوچ کر گناہ کرتا ہے کہ..... اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے..... اس  
 لئے میں گناہ کر لیتا ہوں وہ معاف فرما دے گا..... یہ غلط سوچ اور بُری حرکت ہے..... اور اپنے مالک  
 سے کھلی بے وفائی ہے..... ارے اُن کے غفور رحیم ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احسان  
 سے اتنا شرمندہ ہو کہ..... اُسے گناہوں کے خیال سے بھی نفرت ہو جائے..... مگر جس بندے کو حدیث  
 پاک میں مفتن اور ثواب کہا گیا ہے..... یعنی بار بار گناہ میں مبتلا ہونے اور توبہ کرنے والا..... وہ  
 گناہ نہیں کرتا مگر اس سے گناہ ہو جاتا ہے..... وہ خود کو گناہوں کا حقدار نہیں سمجھتا بلکہ گناہوں سے بچنا  
 چاہتا ہے..... وہ گناہوں پر جرأت نہیں کرتا مگر گناہ اس پر چڑھ دوڑتے ہیں..... تب وہ سچی توبہ کو لازم

پکڑ لیتا ہے..... اور ”تواب“ بن جاتا ہے..... بار بار توبہ، ندامت، رونا دھونا..... مگر مایوسی نہیں..... بلکہ توبہ..... دل چھوڑنا نہیں..... توبہ، توبہ، اور توبہ..... تب وہ اُن اولیاء کے برابر پہنچ جاتا ہے..... جو اکثر گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں..... اور پھر جب وہ ”محبت الہی“ کے مقام پر جا بیٹھتا ہے تو بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے..... یہ بات اپنی طرف سے عرض نہیں کی بلکہ ایک اور حدیث میں جس کی سند ”حسن“ ہے..... پوری تفصیل کے ساتھ یہ بشارت وارد ہوئی ہے..... لیجئے پڑھیے!

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گناہ اس پر لکھ دیا جاتا ہے..... (یعنی اُس کے نامہ انمال میں وہ برائی درج ہو جاتی ہے)..... اس آدمی نے عرض کیا: پھر وہ اُس گناہ پر استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے..... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب اس کا وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کی توبہ قبول فرما لی جاتی ہے..... اس آدمی نے عرض کیا:..... پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے..... ارشاد فرمایا: تب وہ اس پر لکھ لیا جاتا ہے..... عرض کیا: پھر وہ اس گناہ پر استغفار اور توبہ کر لیتا ہے..... ارشاد فرمایا! تب وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے..... اور اللہ تعالیٰ نہیں اکتا تا جب تک کہ تم نہ اکتا جاؤ..... (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

ایک اور صحابی ہیں..... حضرت حبیب بن الحارث رضی اللہ عنہ..... انہوں نے یہی شکایت عرض کی کہ..... گناہ ہو جاتے ہیں..... ارشاد فرمایا: توبہ کرو..... عرض کیا توبہ کرتا ہوں پھر ہو جاتے ہیں..... ارشاد فرمایا..... جب بھی گناہ ہو جائے توبہ کرو..... انہوں نے عرض کیا..... تب تو میرے گناہ بہت زیادہ ہو جائیں گے..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

عَفُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ ذُنُوبِكَ يَا حَبِيبُ بْنُ الْحَارِثِ

اے حبیب بن حارث! اللہ تعالیٰ کی معافی تمہارے گناہوں سے بہت بڑی ہے (الطبرانی فی الاوسط)

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت دیکھیں..... اور مغفرت کا دریا.....

پھر کیا دیر ہے..... صبح استغفار، شام استغفار..... ایک ایک گناہ کو یاد کر کے استغفار..... ہر گناہ کے

بعد کچی توبہ، استغفار..... اور ہر نیکی کے بعد استغفار..... روزانہ سینکڑوں، ہزاروں بار استغفار.....  
اخلاص اور توجہ کے ساتھ استغفار.....

### جو توبہ نہ چاہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:  
”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو نہیں بخشا اس کو نہیں بخشا جاتا اور جو توبہ نہیں  
کرتا اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی“ (طبرانی، احمد)  
یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی توفیق تب ملتی ہے جب بندے کی طرف سے اپنے کئے پر پشیمانی  
ہو۔ معاذ اللہ! اپنے گناہوں سے بالکل بے پرواہ ہونا خطرناک ہے منافق کے ہاں گناہ ایسے ہیں جیسے  
کبھی آئی، بیٹھی اور اڑ گئی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ لَا يَزِيحُ  
لَا يَزِيحُ وَمَنْ لَا يَغْفِرُ لَا يُغْفَرُ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ لَمْ يَتُبْ عَلَيْهِ“  
(رواہ الطبرانی و احمد باختصار ”من لم يتب لم يتب عليه“ و رجال احمد رجال  
الصحيح، كذا في مجمع الزوائد للهيتمي كتاب التوبه باب من لم يتب لم يتب عليه رقم  
الحديث ۱۷۷۸)

### ایمان افروز واقعہ

کتاب النواہین میں لکھا ہے..... مدینہ منورہ میں ایک عبادت گزرا خاتون تھیں..... اُس خاتون  
کا ایک بیٹا تھا بہت غافل، بہت گناہ گار..... خاتون کو جب موقع ملتا تو اُسے سمجھاتی..... اے بیٹے توبہ کر  
لے..... دیکھ! ماضی میں غفلت کی زندگی گزارنے والے کیسی بڑی موت مرے..... اور اُن کا کتنا بڑا  
انجام ہوا..... اے بیٹے..... موت کو یاد کر اور اُس کی تیاری میں لگ جا..... مگر بیٹے پر اس نصیحت کا کوئی  
اثر نہ ہوتا..... وہ ماں کی تقریر سن کر گانا گاتا ہوا باہر نکل جاتا..... اور کہتا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا



ہے..... اسی طرح دن رات گزرتے رہے.....

ایک بار اہل جہاز کے مشہور دردمند واعظ حضرت ابو عامر البنانی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ تشریف لائے..... لوگوں نے اُن سے ”بیان“ کی درخواست کی..... چنانچہ شب جمعہ تراویح کی نماز کے بعد اُن کا ”بیان“ طے ہوا..... لوگ جمع ہو گئے..... قسمت کی خوبی کہ وہ نوجوان بھی مجلس میں آ بیٹھا..... شیخ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وعظ شروع فرمایا..... کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب..... کبھی جنت کا شوق تو کبھی جہنم کا خوف..... سچے رب کی سچی باتیں سامنے آئیں تو مردہ دل زندہ ہونے لگے..... اُس نوجوان کا رنگ بدل گیا اور نصیحت اُس کے دل میں اُتر گئی..... وہ مجلس سے اُٹھ کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور بے ساختہ رونے لگا..... اے ماں! آج توبہ نے میرے جسم کے تالے کھول دیئے ہیں..... اے ماں! رب تعالیٰ کے راستے کے خدی خواں کی خدی نے شیطانی زنجیروں کو توڑ دیا ہے..... اے میری ماں! میں نے بھی اس پکار پر لبیک تو کہہ دیا ہے..... مگر کیا میرا مالک مجھ جیسے بُرے انسان کو قبول فرمائے گا؟..... ہائے اگر انہوں نے مجھے قبول نہ فرمایا تو میرے لئے بہت بُرا ہوگا..... پھر وہ نوجوان عبادت میں لگ گیا..... سارا دن روزہ..... اور رات بھر عبادت..... اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسا کہ نہ زبان رُکے اور نہ جسم تھکے..... چند دن ہی گزرے تھے کہ شدید بخار ہوا..... چار دن وہ بخار اور کمزوری میں دن رات عبادت کرتا رہا..... ایک دن اُس نے دعاء میں کہا:

یا الہی! جب میں طاقتور تھا تو آپ کی نافرمانی کرتا رہا..... جب کمزور ہوا تو طاعت میں لگا..... جب مضبوط تھا تو آپ کو ناراض کرتا رہا..... جب نحیف ہوا تو آپ کے کام میں لگا..... ہائے کاش آپ مجھے قبول فرمالیں..... یہ کہتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر گیا..... ماں نے آوازیں اور دلا سے دیکر ہوش میں لایا تو کہنے لگا..... امی جی! وہ وقت آ گیا ہے جس سے آپ مجھے ڈارتی تھیں..... ہائے افسوس اُن دنوں پر جو عبادت سے خالی گزرے..... مجھے ڈر ہے کہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے طویل عرصہ آگ کی قید کاٹنی پڑے گی..... اے ماں! آپ کو اللہ کا واسطہ اُٹھ کر اپنا پاؤں میرے چہرے پر رکھ دیں تاکہ میری اس ذلت کو دیکھ کر میرے رب کو مجھ پر رحم آئے..... ماں نے ایسا ہی کیا کہ..... اُس کا انتقال ہو

گیا..... جمعہ کی رات ماں نے خواب میں دیکھا کہ اُس کے بیٹے کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہے..... اُس نے پوچھا..... اے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اُس نے کہا..... بہت اچھا معاملہ فرمایا اور مجھے اونچا درجہ عطا فرمایا..... ماں نے پوچھا..... ابو عامر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟..... ابو عامر وہی واعظ جن کا وعظ سن کر اس نوجوان کو ہدایت ملی تھی..... اور وہ بھی انتقال فرما چکے تھے..... جوان نے کہا..... امی جی..... کہاں ہم اور کہاں ابو عامر! پھر اُس نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ ہے:

ابو عامر کو ایسے قتبے میں رکھا گیا ہے کہ..... جس کی نچلی چوبیس بھی دوسرے جستیوں کے لئے عرش کی طرح اونچی ہیں..... وہ ایسی حوروں کے درمیان ہیں جو انہیں پیالے بھر بھر کر پیش کرتی ہیں اور ترنم سے کہتی ہیں لیجئے، لیجئے..... مبارک ہو آپ کو اے لوگوں کو نصیحت کرنے والے..... (کتاب التواہین)

اے مسلمانو! توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے..... دیکھو! کسی وقت اچانک بند نہ ہو جائے..... بس بہت ہو گئی غفلت..... اور بہت ہو گئے گناہ..... آج ہی سے..... بلکہ ابھی اسی وقت سے ہم دل کے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھیں..... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں..... نماز کا معاملہ درست کریں..... جہاد فی سبیل اللہ کی نیت کریں..... اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کو اپنا مقصود بنالیں..... توبہ کا راستہ دلکش ہے، پر نور..... اور پرسکون ہے.....

دروازہ سب کے لئے کھلا ہے

گناہ گاروں کے لئے بشارت

اللہ تعالیٰ زیادہ توبہ کرنے والوں سے ”محبت“ فرماتا ہے

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ (البقرة: ۲۲۲)

ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے:

سبحان اللہ! گناہ گاروں کے لئے کتنی عظیم بشارت ہے کہ..... توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ”محبوب“ بن جائیں.....

### توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو

توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو..... مسلمان عورت نماز میں سکون اور قرار پاتی ہے اور وہ نماز میں ہرگز سستی نہیں کر سکتی..... بلکہ وہ تو اپنا ہر مسئلہ نماز کے ذریعہ حل کراتی ہے..... یہ بازاروں میں جانے کی نحوست ہے..... کیا آج کل کے بازار اس قابل ہیں کہ کوئی مسلمان بہن ان میں جاسکے؟..... میری بہنو! اللہ کیلئے، اللہ کے لئے بازار جانا چھوڑ دو..... بہت ہی سخت مجبوری میں جانا پڑے..... تو صرف اور صرف خاوند کے ساتھ جاؤ..... نہ والد کے ساتھ نہ بھائی اور بیٹے کے ساتھ..... صرف خاوند کے ساتھ..... اور مسلمان خاوندوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو بازار لیکر ہی نہ جائیں..... بلکہ سارا سامان خود لا کر دیا کریں..... یاد رکھیں اگر جوان عورتیں بازاروں میں جاتی رہیں تو بہت کچھ تباہ ہو جائے گا.....

### ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں

ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں..... ان کا یہ کام نہیں ہے کہ..... بازار جا کر مردوں سے خرید و فروخت کریں..... یا موبائل فون پر اپنا وقت برباد کریں..... آج کی مسلمان عورت نماز کی لذت اور طاقت سے محروم ہوئی ہے تو اس کی بڑی وجہ..... بازاروں میں جانا اور موبائل کا ناجائز یا فضول استعمال کرنا ہے..... میری بہنو! قبریں منہ پھاڑ کر انتظار کر رہی ہیں..... شکر کرو ابھی جسم میں جان ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے.....

### ایک دردناک واقعہ

کچھ عرصہ پہلے ایک بزرگ کے پاس جانا ہوا..... وہاں معلوم ہوا کہ کچھ دن پہلے یہ بزرگ بہت

پریشان اور غمگین ہو گئے تھے..... ان کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے..... لوگوں نے بہت پوچھا تو بالآخر بتایا کہ..... گاؤں کے قبرستان میں ایک عورت پر عذاب ہو رہا ہے..... اس کے عذاب کی شدت نے میری یہ حالت بنا دی ہے..... پھر ان بزرگوں نے اور تمام اہل مسجد نے خوب گزر گڑا کر دعائیں مانگیں..... تب وہ عذاب کا سلسلہ ٹھنڈا ہوا..... کہاں گئیں سجدوں میں رونے والی عبادت گزار خواتین؟..... کہاں گئیں حیات کی پیکر وہ خواتین جنہوں نے پردے کو رب تعالیٰ کی نعمت سمجھ کر..... دل سے قبول کیا اور پھر اپنے چہرے، کانوں اور آنکھوں کی ہر گناہ سے حفاظت کی..... کہاں گئیں وہ اللہ تعالیٰ کی بندیاں جو اٹھتے بیٹھتے توبہ اور استغفار میں لگی رہتی تھیں؟۔

### بنی اسرائیل کے ایک نائب کا قصہ

کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بار بہت زور کا قحط پڑا..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم میں سے ستر (۷۰) نیک افراد منتخب فرمائے اور ان کو لے کر توبہ، استغفار اور دعاء کے لئے باہر نکلے..... سب نے مل کر خوب آہ و زاری کی مگر..... آسمان پر کوئی تبدیلی نہ آئی، سورج سینہ تان کر گرمی برساتا رہا..... اور بارش و بادل کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی..... یا اللہ! اتنی آہ و زاری، اتنی توبہ اور اتنی فریاد کے باوجود کوئی قبولیرت نہیں..... ارشاد ہوا ان ستر (۷۰) میں سے ایک ایسا ہے جس نے ابھی تک توبہ نہیں کی..... وہ اپنے گناہ پر ڈٹا ہوا ہے..... جب تک تم اُسے اپنے سے الگ نہیں کرو گے..... تمہاری دعاء قبول نہ ہوگی..... اُس کو نکال کر دعاء کرو گے تو قبول ہوگی..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعلان فرما دیا کہ..... وہ شخص جو توبہ نہیں کر رہا وہ نکل جائے..... اُس شخص نے جب اعلان سنا تو رسوائی کے ڈر سے دل کی حالت بدل گئی..... دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف آیا اور اُس نے دل ہی دل میں سچی توبہ کر لی..... اسی وقت ہوائیں جھوم اٹھیں، بادل چھا گئے اور بارش موسلا دھار برسنے لگی..... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا..... یا اللہ! وہ شخص ابھی نکلا نہیں اور آپ نے دعاء قبول فرمائی..... ارشاد ہوا: اے موسیٰ! اُس نے سچی توبہ کر لی ہے..... عرض کیا وہ کون سا شخص ہے؟..... ارشاد

ہوا..... اے موبی! وہ ہماری نافرمانی کرتا تھا تو ہم اُس پر پردہ ڈالتے رہے..... اب وہ تائب ہو چکا تو کیا ہم اُسے رسوا کر دیں؟.....

### گناہ بخشش کا ذریعہ

جس طرح میلا کپڑا صابن کے ساتھ دھونے سے صاف ہو جاتا ہے..... اسی طرح دل عبادت کے نور کی بدولت گناہ کی سیاہی سے پاک ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر بدی کے بعد ایک نیکی ضرور کر لیا کرو جو اس بدی کے اثر کو زائل کر دے اور فرمایا اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں تو بھی توبہ کرو گے تو قبول ہو جائے گی..... ایک بندہ ایسا بھی ہوگا کہ گناہ ہی اس کی بخشش کا سبب ہو جائے گا اور وہ جنت میں چلا جائے گا..... لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ: وہ کون ہے؟ فرمایا..... وہ جو گناہ کرے اور پشیمان ہو جائے لیکن کچھ اس طرح کہ وہ پشیمانی (یعنی ندامت) جنت تک اس کے پیش نظر رہے..... ایسے ہی آدمی کے بارے میں شیطان کہے گا..... اے کاش: میں نے اسے اس گناہ میں مبتلا ہی نہ کیا ہوتا..... اور فرمایا نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جیسے پانی میلے کپڑے سے میل کچیل نکال باہر کرتا ہے..... اور فرمایا..... جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو لعنت میں گرفتار کیا تو اس نے کہا..... یا اللہ: تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آدمی کی جان جب تک اس کے بدن سے نہ نکل جائے گی میں بھی اس کے اندر موجود رہوں گا (یعنی اسے گناہوں پر اکساتا رہوں گا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا..... مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ جب تک اس کے بدن میں جان باقی رہے گی میری طرف سے توبہ کا دروازہ اس پر مسلسل کھلا رہے گا..... (خلاصہ کیسائے سعادت)

### اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا؟

اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا..... مال کی اتنی محبت؟ توبہ، توبہ، توبہ..... مال کی خاطر بھائی بھائی کا دشمن..... اور مال کی خاطر گھر گھر میں جھگڑا..... آخر کس منہ سے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری ہوگی.....

کوئی ہے جو آج سچے دل سے توبہ کرے اور دنیا کی محبت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے..... کوئی ہے جو سچے دل سے توبہ کرے اور ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی مضبوط رسی کو ہتھام لے..... اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور حلم دیکھو! کہ ہر وقت توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے..... کوئی آکر توبہ دیکھے.....

### ایک خطرناک بیماری

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت فرمائے..... اب کثرت استغفار کو اپنے معمولات کا مستقل حصہ بنالیں..... تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کی طرح..... کل آپ نے کیا کرنا ہے؟..... کل تمام گناہوں کی ”ماں“ سے توبہ کرنی ہے..... کثرت استغفار سے دعاء قبول ہوتی ہے..... کس کس گناہ سے بچنے کی فکر کرتے پھریں اصل بیماری سے نجات کی دعاء مانگتے ہیں جو ہر وقت گناہ ہی گناہ کراتی ہے..... ہر دن گناہوں کے انڈے بچے دیتی ہے..... اس بیماری کا نام ہے..... حب دنیا..... یعنی دنیا کی محبت..... ہمارے محبوب آقا ﷺ نے ہمیں فرمایا..... ”دنیا سے محبت نہ کرو“ ورنہ خسارے میں جا پڑو گے.....

خسارہ ہی خسارہ..... جس چیز کو آقا ﷺ نے خسارہ فرمایا خود سوچیں کہ وہ کتنی نقصان دہ ہوگی..... بھائیو نہ غربت بُری نہ مال داری بُری..... غربت اور مال داری اپنے بس کی چیز بھی نہیں..... روزی مقدر ہو چکی..... صحابہ میں بعض مالدار تھے بعض بہت غریب..... مگر وہ سب دنیا کی محبت سے پاک صاف تھے تو کامیاب رہے..... ”دل کا سکون“ اور ”دنیا کی محبت“ یہ دو کبھی جمع نہیں ہو سکتے..... اسی طرح دنیا کی محبت میں جو مبتلا ہوا اسے اخلاص اور قربانی کا مقام بھی نصیب نہیں ہوتا..... اور اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت بھی نہیں آتی..... وجہ کیا ہے؟..... دنیا سے محبت رکھنے والے اپنے اصل راستے سے بھٹک جاتے ہیں..... جو راستہ ہی غلط پکڑے اسے منزل کہاں ملتی ہے؟..... کبھی قبرستان جا کر پوچھو کہ دنیا کی محبت اور فکر کرنے والے اپنے ساتھ کیا لے کر گئے ہیں؟..... موضوع طویل ہے..... بس اتنا سمجھ لیں کہ یہ کینسر ہے کینسر..... کل کلمہ طیبہ، استغفار اور درود شریف کا عمل کر کے ہم سب اللہ تعالیٰ سے التجب

کریں..... یا اللہ! حب دنیا سے حفاظت فرما.....

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا...

سورہ ”اَلْهٰکُمُ الشَّکَاوُتُ“ صبح شام تین بار پڑھ کر حب دنیا سے حفاظت کی وعاء کا پکا معمول بنا لیں..... کل بھی یہ سورۃ پڑھتے جائیں اور دنیا کی محبت سے پناہ مانگتے جائیں نفل نماز کے سجدوں اور فرض نمازوں کے بعد اور سارا دن جب کوئی نیکی کریں تو آخر میں یہ دعاء..... ارے بھائیو! یہ دعاء قبول ہوگئی تو ایمان، اخلاص، جہاد، جنت کے دروازے کھل جائیں گے..... اور آپ بادشاہ بن جائیں گے بادشاہ..... دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ..... پھر نہ غربت ناشکری میں ڈالے گی اور نہ مالداری تکبر میں..... ایک جوڑا کپڑے ہوں گے تو سکون اور اگر کروڑوں کے مالک بنو گے تو بھی پاؤں جہاد میں جانے سے نہیں کانپیں گے..... یہ دنیا مٹی ہے..... دھوکا ہے..... تماشا ہے..... فنا کا بلبلہ ہے..... مؤمن کی شان نہیں کہ اس کو اہمیت دے اور اسکی خاطر جینے مرے یا اسکو اپنا مقصود بنائے..... یا اس پر روئے..... یا اس پر فخر کرے.....

یا اللہ ہم سب کی ”حب دنیا“ سے حفاظت فرما اور ہمیں اپنی مقبول محبت نصیب فرما..... آمین.....

### نسخہ آسان ہے :

نسخہ آسان ہے..... دین کے معاملے میں اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کسی کو نہ رکھو..... خالص اللہ تعالیٰ سے محبت..... خالص اللہ تعالیٰ کا خوف..... اور ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے..... کوئی مسلمان اپنی زندگی کا ایک دن تو اس طرح سے گزار کر دیکھے..... اگر اُس کے جسم میں کلے کا نور نہ دوڑنے لگے تو بات کرے..... ہم نے اپنے دین کو لوگوں کے ساتھ لگا رکھا ہے..... لوگ دیکھیں تو ہم یکے مسلمان..... اور جب کوئی نہ دیکھے تو پھر ہر گناہ..... جب بھی کوئی نیکی ہو تو بس اس کی فکر کہ لوگوں کو پتہ چل جائے..... خواہ کسی بھی بہانے سے ہو..... اور اگر چھپ کر نیکی کی تو پھر اس کی توقع کہ لوگ میری قدر کریں..... مجھے نیکی کے بدلے عزت دیں..... ایسی نیکیاں زیادہ دن ساتھ نہیں دیتیں..... یہ دنیا ہی

میں چھوٹ جاتی ہیں..... آخرت میں کیا کام دیں گی..... ارے بھائیو! اری بہنو! دین کا معاملہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرلو..... دیکھو! سیلاب کا پانی گھروں کے دروازوں تک آپہنچا ہے..... اگر ہمارا دین ٹھیک ہو گیا تو..... پھر نہ سیلاب کی پرواہ ہے نہ زلزلے کی..... نہ جل کر مرنے میں کوئی نقصان ہے اور نہ کٹ کر مرنے میں..... لیکن اگر توبہ نصیب نہ ہوئی تو پھر خسارہ ہی خسارہ ہے..... اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے..... وہ ہمارا خالق بہت مہربان ہے..... اُسی نے ہمیں پیدا کیا..... اور ہم نے مر کر اُسی کی طرف جانا ہے..... آؤ آج سے پکا عزم کر لیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے..... اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ماننا ہے..... بس یہ عزم جس کو نصیب ہو گیا وہ خوش نصیب ہے.....

### استغفار کا ایک وظیفہ

ہمارے آقا حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہمیں بہت تاکید سے ”توبہ، استغفار“ کا حکم فرمایا ہے.....

اسی سے اندازہ لگائیں کہ کتنا مفید اور ضروری عمل ہے..... بندہ آپ کو ایک عظیم خزانہ اور ایک مجرب ترین عمل عرض کر رہا ہے..... ایسا عمل کہ جس کا فائدہ آپ عمل کے بعد خود دیکھیں گے ان شاء اللہ..... صرف ایک دن گپ شپ کی قربانی..... زیادہ سونے اور موبائل استعمال کرنے کی قربانی..... اور اتنا مفید عمل..... آج فجر سے لے کر مغرب تک تیس ہزار بار ان الفاظ سے استغفار اور توبہ کریں.....

”اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ“

یہ زیادہ سے زیادہ ۵۳ تا ۵۵ گھنٹہ کا عمل ہے..... سبحان اللہ نامہ اعمال میں تیس ہزار توبہ استغفار..... ایک مجلس میں کریں تو سرخ موتی ہے ورنہ جیسے ممکن ہو..... با وضو کریں درمیان میں بات چیت نہ ہو تو اچھا ہے..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو آج یہ نعمت نصیب فرمائے اور شیطان کے حملے اور نفس کی سستی سے بچائے۔ آمین.....



## استغفار کا ایک مفید وظیفہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں:

عالمہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو بندہ (کوئی) گناہ کرے پھر ان آیات کو پڑھ کر استغفار کرے تو اس کا کوئی گناہ ایسا نہیں جسے بخش نہ دیا جائے (اور وہ دو آیات یہ ہیں)

❶ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ

(آل عمران: ۱۳۵)

**ترجمہ** اور وہ لوگ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنی جانوں پر تو یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اور معافی مانگیں اپنے گناہوں کی۔

❷ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۱۱۰)

**ترجمہ** اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا نقصان کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا پائے گا..... (احیاء العلوم، کیمیائے سعادت)

## اندھیروں سے نکلنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ”تواین“ میں شامل فرمائے..... بیشک اللہ تعالیٰ ”تواین“ سے محبت فرماتا ہے..... ”تواین“ یعنی زیادہ استغفار اور توبہ کرنے والے..... میرے پیارے بھائیو! کیا آپ شیطان کی کمر توڑنا چاہتے ہیں؟..... شیطان کہتا ہے میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا..... اور لوگوں نے مجھے لالہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کر ڈالا..... کیا آپ اندھیروں سے نکلنا چاہتے

ہیں؟..... نفس کے اندھیرے..... گناہوں کے اندھیرے..... ظلم کے اندھیرے..... بے بسی کے اندھیرے..... تو پھر زیادہ استغفار کیجئے..... وہ دیکھیں! سیدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں..... استغفار فرما رہے ہیں..... اتنے سخت اندھیرے میں..... مگر استغفار کی برکت..... ان کو چاندیوں نظر آ رہا تھا جیسے وہ آسمان پر نہیں مچھلی کے پیٹ میں ہو..... روشنی ہی روشنی..... اور حضرت کی آواز پتا ہے کہاں تک جا رہی تھی؟..... جی ہاں! عرش کے پاس موجود فرشتے صاف صاف سن رہے تھے..... اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ آواز تو جانی پہچانی لگتی ہے..... اگر مجاہدین میں استغفار آ گیا تو وہ طاقتور ہو جائیں گے..... وہ طاقتور ہوں گے تو جہاد طاقت والا ہوگا..... اور جب جہاد طاقتور ہوگا تو اسلام اور اُمت مسلمہ کو طاقت اور قوت ملے گی..... بھائیو! استغفار..... استغفار..... استغفار..... پوری توجہ اور شوق سے استغفار.....

### اُمّ عظم کی تاثیر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں دعاء کر رہے تھے یہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

**ترجمہ** ”یا اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں بیشک میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں“

جو مسلمان بھی اپنے کسی مقصد کے لئے یہ کلمات پڑھ کر دعاء کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو ضرور قبول فرمائیں گے۔ (الترمذی، ۵۰۵/۳ کتاب الدعوات)

یہ روایت درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

①.....نسائی

②.....نوادرا اصول

③.....مستدرک حاکم

④.....طبری ابن جریر

⑤.....بزاز

⑥.....ابن مردویہ

⑦.....ابن ابی حاتم

⑧.....الشعب اللیبی

معلوم ہوا کہ یہ آیت مبارکہ اسم اعظم کی تاثیر رکھتی ہے۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

### قبولیت، شفاء اور مغفرت

تفسیر درمنثور میں بحوالہ مستدرک حاکم حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا اسم نہ بتا دوں؟ وہ یہ ہے

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

جو بھی کوئی مسلمان چالیس بار اس کے ذریعے اپنے رب سے دعا کرے گا پھر اس مرض

میں مر جائے جس میں یہ دعا کی اسے شہداء کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا (یعنی اگر اس

کی دعا قبول ہوئی اور اسے شفاء مل گئی) تو اس حالت میں اچھا ہو گا کہ اس کے گناہ بخشے جا چکے

ہوں گے۔ (انوار البیان، مغفرۃ ۱۶۱ ج: ۶)

## ہر مسلمان کے لئے

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ.....

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی دعاء یہ تھی.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

جو مسلمان بھی اپنے کسی مقصد کے لئے ان کلمات کے ذریعہ دعاء مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعاء ضرور قبول فرمائیں گے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور انہوں نے ایک اور سند سے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں:

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دعاء حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا سب مؤمنین کے لئے عام ہے؟..... تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا“

فَتَجِدُنَا فِي الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ (الانبیاء: ۸۸)

**ترجمہ** پس ہم نے یونس (علیہ السلام) کو غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات

دیتے ہیں..... (الترغیب والترہیب، صفحہ: ۳۲۰، ج ۲)

یعنی یہ دعاء اور اسکی تاثیر ہر مسلمان کے لئے ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

## مقبول اور مؤثر دعاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل فرماتے ہیں:

جب (اللہ تعالیٰ کے) نبی یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں ان کلمات سے دعاء کی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

تو آپ کی دعاء عرش تک پہنچی..... فرشتوں نے عرض کیا یہ ایک کمزور اور جانی پہچانی آواز کسی اجنبی

جگہ سے آرہی ہے..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم انہیں نہیں پہچانتے؟

فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ میرے بندے یونس ہیں.....

فرشتوں نے عرض کیا وہی آپ کے بندے یونس جن کے مقبول اعمال مستجاب دعائیں ہمیشہ آپ تک

پہنچتی ہیں..... اے ہمارے رب کیا آپ رحم نہیں فرماتے کہ وہ آسانی کے زمانے اعمال کرتے تھے

تو آپ مصیبت کے وقت انہیں نجات عطا فرمائیں..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... کیوں نہیں..... پھر

اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو حکم دیا تو اس نے آپ کو اگل دیا..... (ابن کثیر، روح المعانی)

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں کتنے دن رہے؟ اکیس کئی اقوال ہیں:

①..... چالیس دن..... (سعید بن ابی الحسن البصری، ابن کثیر)

②..... سات دن..... (عن جعفر الصادق علیہ السلام، روح المعانی)

③..... تین دن..... (عن قتادہ بنیہ، روح المعانی)

④..... صرف چند گھنٹے رہے مچھلی نے دن چڑھے نکلا اور شام کو اگل دیا..... (الشیخ، روح المعانی)

## امام آلوسی علیہ السلام کا مشاہدہ

مشہور زمانہ تفسیر ”روح المعانی“ کے مصنف حضرت علامہ سید محمود آلوسی علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں

لکھتے ہیں:

میں نے الحمد للہ خود اس دعاء:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

کی تاثیر کا مشاہدہ کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے ایک ولی مسافر نے مجھے اس دعاء کا حکم فرمایا.....  
اس وقت مجھ پر ایسی آزمائش آئی ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے..... (یعنی بہت سخت  
آزمائش اور تکلیف تھی جو اس دعاء کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دور فرمادی) (تفسیر روح المعانی)  
واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن ان ذلک اسم اللہ تعالیٰ الاعظم واخرج ذالک الحاکم عن  
سعد مرفوعاً وقد شاهدت اثر دعائه ولله تعالیٰ الحمدین امرنی بذلك... الخ

اُمتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“

ہے..... اور نماز اور جہاد اس کلمے کی صداقت کی دلیل ہیں کہ..... واقعی ہم نے دل سے کلمہ پڑھا ہے..... ایک روایت میں تو یہاں تک آتا ہے کہ..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہستے ہوئے تجلی فرمائیں گے اور ارشاد ہوگا..... اے مسلمانو! میں نے تم میں سے ہر ایک کے بدلے جہنم میں اُس کی جگہ کسی یہودی یا نصرانی کو ڈال دیا ہے..... اللہ اکبر کبیرا..... یہ رحمت بھی اس اُمت کے افراد پر ہوگی..... ہاں مگر یہ بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ..... اس اُمت کے کئی افراد بھی اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے..... جہاں سزا بھگت کر پھر وہ جنت میں آئیں گے..... یا اللہ! جہنم سے آپ کی پناہ..... اللہ، اللہ، اللہ..... رحمت یا اللہ، رحمت یا اللہ..... جسم بہت شدید ہے، بہت سخت ہے..... بہت ہی مشکل ہے.....

اللَّهُمَّ اجِرْنَا مِنَ النَّارِ

ایک روایت میں آیا ہے:

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں سمجھتا تھا..... پھر اگر اُس پر پہاڑوں کے برابر گناہ بھی ہوں گے تو اُسے بخش دیا جائے گا..... (رواہ البیہقی)

اعلان کردو مسلمانو! لا الہ الا اللہ..... اللہ تعالیٰ جیسا کوئی بھی نہیں..... وہ اپنی ذات میں بھی ایک..... اپنی صفات میں بھی ایک..... اپنی اطاعت میں بھی ایک..... نہ کوئی اُس کا شریک..... نہ کوئی اُس کا مقابل اور نہ کوئی اُس کا ہمسر..... عبادت صرف اُسی کے لئے..... جینا مرنا صرف اُسی کے لئے..... قربانی صرف اُسی کے لئے..... صرف وہی مشکل کشا، صرف وہی حاجت روا..... ہم اُسی سے ڈرتے ہیں..... اُس جیسا ڈر کسی اور سے نہیں..... ہم اُسی سے محبت کرتے ہیں اُس جیسی محبت کسی اور سے نہیں..... ہمارا دل بھی اُسی کے لئے، ہماری جان بھی اُسی کے لئے..... اور وہ بہت رحیم ہے، بہت رحیم ہے..... بے حد رحیم ہے..... بہت مہربان.....

میرے سامنے اپنے عظیم رب کی رحمت کو بیان کرنے والی بہت سی..... احادیث مبارکہ چمک رہی ہیں..... اللہ، اللہ، اللہ..... اور اُن سے بڑھ کر قرآن پاک کی بعض آیات جن میں بہت اُمید ہے..... اور رحمت کا کھلا پیغام..... اے مسلمانو! استغفار بہت بڑی نعمت ہے..... یہ انسان کو ادنیٰ درجے سے اٹھا کر اونچے درجے تک لے جاتا ہے..... اور گندے کاموں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے محبوب اعمال میں لگاتا ہے..... اور ناقص اعمال کو..... کامل اعمال میں بدلتا ہے.....

اللہ تعالیٰ کی رحمت دل میں بٹھاؤ..... اور استغفار کی صبح، شام رات دن اور سحری کے وقت کثرت..... ان شاء اللہ اجتماعی، اور انفرادی مسائل بھی حل ہوں گے..... اور ہم اپنے عظیم رب کی رحمت کے بھی ان شاء اللہ مستحق بن جائیں گے.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

## دو ۲ امانیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر میری اُمت کے لئے دو امانیں اتاری ہیں  
 ”وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ  
 يَسْتَغْفِرُونَ“ (سورۃ الانفال، آیت: ۳۳)

**ترجمہ** اور (اے پیغمبر) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب آپ ان  
 کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ  
 استغفار کرتے ہوں۔

جب میں چلا جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا (یعنی جب تک وہ  
 استغفار کرتے رہیں گے عذاب نہیں آئے گا اور یہ قانون قیامت تک ہے) (ترمذی)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى أَمَانَيْنِ لَا مَتْنِي {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ. وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ} فَإِذَا مَضَيْتَ تَرَكْتُ فِيهِمْ الْإِسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

{رواہ الترمذی فی تفسیر سورۃ الانفال برقم 3082، وقال هذا حديث غريب، واسماعيل بن ابراهيم يضعف في الحديث}

### گناہوں کو مٹانے کا آلہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

استغفار گناہوں کو مٹانے کا آلہ ہے۔

عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْإِسْتِغْفَارُ مِجْحَاةٌ لِلذُّنُوبِ“

(رواہ الدیلمی عن حذیفۃ کذا فی الكنز ۱/۲۴۱، وفي الجامع الصغير، قال المناوی: وفيه

عبيد بن كثير التمار قال الذهبي قال الازدی متروک عن عبيد الله بن خراش ضعفه الدار القطنی

وغيره عن عمه العوام بن الحوشب)



## استغفار ہر حال میں مفید ہے

جو آدمی استغفار دل سے کرتا ہو یعنی دل کی ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا رہتا ہو مگر توبہ کے اس مقام تک نہ پہنچا ہو کہ تمام گناہ چھوڑ دے..... وہ اپنے استغفار کو فضول نہ سمجھے..... یا جو شخص دل کی توجہ کے بغیر استغفار کرتا ہو ایسا استغفار بھی فائدے سے خالی نہیں..... استغفار ایک نیکی اور عبادت ہے..... نیکی اور عبادت کا ایک ایک ذرہ قیمتی ہے..... ارشاد فرمایا:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

یعنی جس نے ذرہ بھر اچھائی اور نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا..... وہ چھوٹا سا ترازو یا کانٹا جس سے ”صرف“ سونا تولتے ہیں اس کے ایک پلڑے میں چاول کا ایک دانہ ڈالو تو جھک جاتا ہے..... اگر ایک چاول کے دانے سے نہ جھکے تو دوسرا دانہ ڈال دو..... یہی حال نیکی کا ہے کہ اس کا ایک ایک ذرہ میزان اعمال پر ضرور اثر ڈالتا ہے اور بہت سے گناہوں کے پلڑے کو ہکا کر دیتا ہے..... پس آدمی کو چاہیے کہ کسی حال میں بھی تھوڑی سی خیر اور ذرہ بھر نیکی کو حقیر جان کر نہ چھوڑے..... اور نہ کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر اس کا ارتکاب کرے..... جیسے سوت کا تنے والی ایک بے وقوف عورت یہ سوچ کر سوت کا تنا چھوڑ دے کہ میں تو ایک گھڑی میں صرف ایک دھاگہ بنا سکتی ہوں اس ایک دھاگے سے کون سا مال جمع ہو جائے گا یا کون سا کپڑا تیار ہوگا؟..... اس احمق کو یہ معلوم نہیں دنیا کے جتنے کپڑے ہیں سب ایک ایک تار ہی سے بنے ہیں اور تمام دنیا خود بھی باوجود اتنی وسعت کے ”ذرات“ ہی سے بنی ہے۔ استغفار کہنا بھی ”حسن“ (نیکی) میں داخل ہے کیونکہ زبان کو غفلت والے استغفار کے لئے بلانا اس سے تو بہتر ہے کہ اس وقت کسی مسلمان کی غیبت یا فضول باتوں میں اسے حرکت دے..... (خلاصہ مضمون احیاء العلوم)

## قوت کاراز :

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے.....

مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَرَجٍ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ فَتْرًا وَزَقَّاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ...

یعنی جو استغفار کی ہمیشہ کثرت کرے اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے نجات..... ہر مصیبت سے خلاصی اور بے گمان رزق عطا فرماتے ہیں..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تعجب ہے اس پر جو ہلاک ہو باوجود اسکے کہ اس کے پاس نجات ہو..... عرض کیا گیا نجات کیا ہے؟..... فرمایا: ”استغفار“ میرے بھائیو! استغفار نجات بھی ہے اور امان بھی..... کوئی حاجت، مصیبت، دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں جس کا علاج استغفار نہ ہو..... آج ملک کا دینی طبقہ کمزور ہے..... پرویز گیا تو زرداری آیا وہ جائے گا تو نواز تیار..... دونوں جائیں تو عمران خان تیار..... اور سب جائیں تو فوجی جرنیل حاضر..... کیا ہماری قسمت میں ایک بھی ایسا حکمران نہیں جو پورے دین اسلام کو مانتا ہو اور مسلمانوں کا خیر خواہ ہو..... آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا جانثار غلام ہو..... دراصل دینی طبقے کو گناہ کی کثرت، استغفار سے غفلت اور فخر بازی اور کم ہمتی نے کمزور کر دیا ہے..... قرآن پاک سمجھاتا ہے کہ قوت کا راز استغفار اور توبہ میں ہے..... اگر آپ روزانہ ہزار تا دس ہزار بار استغفار نہیں کر سکتے تو چلیں اتنی بار کر لیں جتنے گناہ کیے ہیں..... یا اتنا وقت کر لیں جتنا وقت گناہوں میں صرف کیا ہے..... یا اتنی بار کر لیں جتنی بار رب کریم نے ہمارے گناہوں کے باوجود اپنی نعمتوں کی بوجھل مسرمانی ہے..... استغفار... استغفار... استغفار... استغفار... توبہ..... آنسو..... استغفار.....

### مغفرت ایک عظیم نعمت

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی ”مغفرت“ فرمائے.....

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

مغفرت بہت عظیم الشان نعمت ہے..... اندازہ لگائیں کہ جب قرآن مجید میں رسول پاک ﷺ کے لئے ”مغفرت“ کا اعلان کیا گیا تو آپ ﷺ بے حد خوش ہوئے..... یقیناً وہی مؤمن کامیاب ہے

جس کی ”مغفرت“ ہو جائے..... اسی مغفرت اور معافی کو اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو اسے ”استغفار“ کہتے ہیں..... اللہ تعالیٰ جس قوم کو اپنے عذاب سے بچانا چاہتے ہیں اُسے ”استغفار“ کی توفیق اور موقع اور سمجھ عطاء فرمادیتے ہیں..... حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ قرآن پاک میں موجود ہے..... انسان کی دعاء اور عرش کے درمیان گناہوں کی وجہ سے جو رکاوٹیں اور پردے آجاتے ہیں..... استغفار اُن سب پردوں اور رکاوٹوں کو دور کر دیتا ہے.....

### ہر پریشانی کا حل استغفار

① یہ ایک ڈاکٹر صاحب ہیں..... ہسپتال کے پانچ ڈاکٹروں نے ان کے خلاف سازش کر کے ان کو نوکری سے نکلوا دیا..... کہتے ہیں میں نے اس مسنون استغفار کا کثرت سے ورد کیا.....

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

چند دن ہی میں نوکری بحال ہوگئی..... اور حاسدوں کا ایسا برا حشر ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ.....

② یہ ایک خوش نصیب جوڑا ہے..... مگر بے اولاد..... دنیا کے کئی ملکوں میں علاج کرایا مگر لا حاصل.....

پھر قرآن پاک کی وہ آیت سنی جس میں فرمایا گیا کہ استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں خوب مال و اولاد عطاء فرمائے گا..... سب علاج بند اور استغفار شروع..... اب ماشاء اللہ اُن کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں.....

③ یہ ایک خاتون ہے..... خاوند صبح شام گالیاں بکتا ہے، مارتا ہے..... اور تذلیل کرتا ہے..... اس

مؤمنہ بندی نے استغفار کو اپنا لیا..... ایک دن خاوند نے بہت مارا..... یہ اُس کے جانے کے

بعد استغفار کرتی رہی..... بے حد غمزدہ اور زخمی دل کے ساتھ اپنے رب سے شکوہ نہیں معافی مانگتی

رہی..... اچانک دھماکہ ہوا اور گھر میں ایک جگہ سے کوئی ٹونا، تعویذ باہر نکل آیا..... معلوم ہوا

خطرناک جادو تھا..... اُس کو گھر سے نکال دیا..... شام کو خاوند آیا تو آتے ہی بیوی سے معافیاں

مانگنے لگا..... اور پھر وہ ایسا تبدیل ہوا کہ زندگی ہی بدل گئی.....

❶ یہ ایک مسلمان بہن ہے..... چاہتی ہے کہ نیک، صالح، مجاہد..... اور اللہ پاک کا ولی خاوند ملے.....

استغفار کا معمول بناتی ہے..... روزانہ پندرہ سو بار

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور اس کے علاوہ چھوٹے استغفار کی کثرت

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اب ماشاء اللہ شادی شدہ ہے..... عالم، مجاہد اور محبت کرنے والا خاوند اُسے نصیب ہوا.....

❷ ایک عورت کو کینسر ہوا..... استغفار کی کثرت کی، جب دوبارہ ٹیسٹ کرایا تو بیماری کا نام و نشان

بی نہیں تھا.....

❸ ایک عورت کو شادی کے تیس سال بیت گئے..... اولاد نہیں..... کسی نے استغفار کا بتایا تو دن رات

اُسی میں لگ گئی..... تیس سال بعد اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی.....

قصے اور واقعات بہت ہیں..... اور ان کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ قصوں سے عمل کی ترغیب ملتی ہے.....

اور ان قصوں میں کوئی مبالغہ نہیں ہے..... کیونکہ ”استغفار“ پر بے شمار نعمتوں کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ہے..... اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتے..... غور سے دیکھئے قرآن پاک سورہ ہود آیت (۳) میں

ارشاد باری تعالیٰ:

**ترجمہ** اور (اللہ تعالیٰ کا حکم) یہ (ہے) کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو (یعنی مغفرت اور معافی

مانگو) پھر اسی کی طرف رجوع کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر (یعنی موت) تک (دنیا میں) خوش

عیشی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا (ہود: ۳)

یعنی اصل اجر اور نعمتیں تو آخرت کی ہیں..... مگر دنیا میں بھی سکون، چین اور راحت اور طرح طرح

کی نعمتیں عطا فرمانے کا وعدہ ہے..... دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**ترجمہ** میں نے کہا کہ اپنے رب سے ”استغفار“ کرو (یعنی معافی مانگو) وہ بڑا معاف کرنے والا

ہے، وہ تم پر آسمان سے (موسلا دھار) بارش برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا

اور تمہیں باغات عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری فرمائے گا (نوح: ۱۲۳۱۰)

### جامع استغفار نبوی

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي،  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَنْدِيَّ وَجَهْلِيَّ وَهَزْلِيَّ وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدِيَّ، اَللّٰهُمَّ  
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ  
الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

**ترجمہ** اے میرے پروردگار! میری خطا، نادانی، اور اپنے معاملے میں میرے تمام تر تجاوز کو بخش دیجئے اور ان گناہوں کو بھی جو آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہیں..... یا اللہ! میری خطاؤں کو اور جان کر کئے ہوئے، اور نادانی میں کئے ہوئے، اور مذاق میں کیے ہوئے گناہوں کو معاف فرما اور ایسے ہر قسم کے گناہ جو میں نے کئے ہیں..... یا اللہ! میرے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما اور وہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں اور وہ بھی جو میں نے علانیہ کیے ہیں۔ آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں، اور آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں..... (بخاری، مسلم)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا  
الدُّعَاءِ ”رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِيَّ وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ  
مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ الْخ

(رواہ البخاری فی الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر لی ما قدمت وما  
اخرت برقم ۶۳۹۸، و مسلم باب التعوذ من شر ما عمل، وابن ابی شیبہ، واللفظ للبخاری)

## استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے

آپ قرآنی آیات میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ..... استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے..... اسی لئے قرآن پاک بار بار توبہ، استغفار کا حکم فرماتا ہے..... اور ہمارے آقا و محسن حضرت محمد ﷺ ایک طرف تو معصوم ہونے کے باوجود خود بہت زیادہ استغفار کا اہتمام فرماتے تھے..... ایک ایک مجلس میں سو سو بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے استغفار کو سنا..... اور دوسری طرف آپ نے اُمت کو اس کی بہت زیادہ تلقین فرمائی..... آپ صرف مسنون دعاؤں کو ہی دیکھ لیں اکثر دعاؤں میں ”استغفار“ ملتا ہے..... تھوڑی دیر پہلے میں وضو کر رہا تھا..... وضو کی مسنون دعا میں بھی استغفار تھا..... پھر مسجد جانے لگا تو مسجد جاتے ہوئے راستے میں پڑھنے والی مسنون دعا میں بھی استغفار تھا..... نماز سے فارغ ہوئے تو مسنون عمل یاد آیا..... اور وہ ہے تین بار استغفار..... ہمارے شفیع، رحیم اور کریم نبی ﷺ نے اتنا زیادہ استغفار سکھایا تو خود اندازہ لگالیں کہ اُمت کے لئے استغفار میں کتنے فائدے ہیں.....

## فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

أَلْعَجَبُ مِنْ يَبْلُكَ وَمَعَهُ التَّجَادُّفُ قِيلَ وَمَا هِيَ قَالَ: ”أَلَا سَتَغْفَارُ“

حیرت ہے اُس پر جو ہلاک ہوا حالانکہ اُس کے پاس نجات کا نسخہ موجود تھا..... عرض کیا گیا نجات کا نسخہ کیا ہے..... فرمایا: استغفار.....

## تمام ضروریات کا جامع استغفار

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ عصا پر ٹیک لگائے ہوئے تھے..... جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے تو آپ نے یہ دعا دی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ“

**ترجمہ** یا اللہ ہماری مغفرت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمارے اعمال قبول فرما اور جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام احوال درست فرما.....

صحابی فرماتے ہیں گویا ہمیں اچھا لگا کہ آپ مزید ہمیں دعا دیں..... تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے آپ کے لیے تمام کاموں کو جمع نہیں کیا؟ (یعنی یہ دعا تمام ضروری حاجات کی جامع ہے) (ابن ماجہ، احمد)

عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال: خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو متکئ علی عصاً فلہما رایناہ قننا فقال: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا الْخ“ (رواہ ابن ماجہ ۲۱۲۶۱ برقم ۳۸۳۶ طبع دار الکفر بیروت، والبیہقی فی شعب الایمان ۱۱۲۷۵ برقم ۸۵۳۸ طبع مکتبۃ الرشید الریاض، واحمد ۵۲۵۳ برقم ۲۲۱۸۱۔ طبع عالم الکتب بیروت)

### مغفرت اور سیدھا راستہ

استغفار کے یہ الفاظ بھی حدیث میں وارد ہوئے ہیں.....

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ۔

**ترجمہ** یا اللہ مغفرت فرما، رحم کر، اور مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ (احمد عن ام سلمہ)

(آخر جہ احمد ۶۳۱۵۔ رقم ۲۶۷۲۷، و آخر جہ ایضاً عبد بن حمید صفحہ ۴۴۳ رقم ۱۵۳۹، وابویعلی ۱۲۳۱۸ رقم ۶۸۹۳ قال الہیثمی (۱۰۱۷۴) رواہ احمد وابویعلی باسنادین صحیحین)

### کافی دعاء

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے..... آدمی کی دعاء کے

لیے یہ کافی ہے کہ وہ یوں کہے:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ“

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما، اور مجھے جنت میں داخل فرما.....

(طبرانی، معجم الزوائد)

عن السائب بن يزيد رضي الله عنه: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول:

بحسب امرئ يدعوا ان يقول: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ.

(رواد الطبرانی، ورجاله رجال الصحيح غير ابن لهيعة وهو حسن الحديث كز اقال الهيثمي في

مجمع الزوائد برقم ۷۴۰۵ طبع دار لفكر بيروت)

### دنیا آخرت کی ہر خیر و بھلائی

حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میں تمہیں پانچ ہزار بکریاں دوں، یا پانچ ایسے گلے سکھاؤں جس میں تمہارے لئے دین، دنیا کی خیر ہو۔ تم یہ کہو.....

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي خُلُقِي، وَطَيِّبْ لِي كَسْبِي، وَقَتِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَلَا تُذْهِبْ ظِلْمِي إِلَى شَيْءٍ صَرَفْتَهُ عَلَيَّ“

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے اخلاق میں وسعت عطا فرما، میری

کمائی کو پاک بنادے، جو کچھ آپ نے مجھ کو عطا فرمایا ہے اس پر مجھ کو قناعت عطا فرما دیجیے،

اور میری ہمت ان چیزوں میں نہ لگا جو آپ نے مجھ سے پھیر لی ہیں..... (یعنی جو چیزیں میری

قسمت میں نہیں ہیں ان کی فکر، تلاش اور طلب میں مجھے نہ لگائیے) (ابن نجار)

عن علي رضي الله عنه مرفوعاً قال: اعطيك خمسة الاف شاة او اعلمك خمس

كلمات فيها صلاح دينك ودنياك. قل: اللهم اغفر لي ذنبي، الخ

(رواه ابن النجار عن علي رضي الله عنه، كذا في كنز العمال برقم ۳۸۳۲، و برقم ۵۰۶۱، و برقم ۷۱۲۶)



### دعاء جبریل علیہ السلام

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میں آپ کو وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے: فرمایا: یوں کہو.....

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئِي وَعَمْدِي وَهَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْ نِي بَرَكَهَ مَا أَعْطَيْتَنِي، وَلَا تَفْتِنِي فِي مَا حَرَمْتَنِي“

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ میری خطا اور قصد اور مذاق اور سنجیدگی (میں کیے گئے گناہوں کو) معاف

فرما، اور مجھے اس چیز کی برکت سے محروم نہ فرما جو آپ نے مجھے عطا کی ہیں، اور ان چیزوں کی آزمائش میں نہ ڈال جو آپ نے میری قسمت میں نہیں لکھیں..... (مجموعہ اوسط، طبرانی)

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الا اعلمکم ما علمنی جبریل قلت: بلی یا رسول اللہ. قال: قل: (اللهم اغفر لی الخ (رواہ الطبرانی فی الاوسط ۱۳۴ برقم ۱۱۰ طبع دار الحرمین)

### حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اے میرے پیارے بیٹے! اپنی زبان کو ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ کا عادی بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض اوقات ایسے ہیں جن میں وہ کسی سائل کی دعا رد نہیں فرماتے..... دیکھیں ”مغفرت“ کتنی ضروری چیز ہے کہ ہر وقت مانگتے رہنے کا حکم فرمایا..... قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! یہ قرآن پاک تمہاری بیماری بھی بتاتا ہے اور اُس کا علاج بھی..... پس تمہاری بیماری ”گناہ“ ہیں اور تمہاری دوا ”استغفار“ ہے..... ابو المنہال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبر میں کسی بندے کے لئے استغفار سے زیادہ

محبوب ساتھی اور کوئی نہیں ہوگا..... علامہ ابن تیمیہؒ سے کسی نے پوچھا کہ ہم تسبیح زیادہ کریں یا استغفار..... فرمایا اگر کپڑے پاک صاف ہوں تو خوشبو اچھی ہوتی ہے..... اور اگر میلے کچیلے اور گندے ہوں تو صابن اچھا ہوتا ہے..... اور ہم لوگ تو اکثر میلے کچیلے ہی رہتے ہیں..... یعنی تسبیح خوشبو کی طرح ہے..... اور استغفار صابن کی طرح..... دراصل استغفار..... پاکی اور طہارت کی وہ موسلا دھار بارش ہے..... جو انسان کو اندر باہر سے پاک کر دیتی ہے..... سب سے بڑی پاکی تو یہ ہے کہ نامہ اعمال پاک ہو جاتا ہے..... یہی نامہ اعمال کسی کو دائیں ہاتھ میں اور کسی کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا..... ایک فلم دیکھنے میں نامہ اعمال کتنا سیاہ ہوتا ہے؟..... جھوٹ بولنے سے نامہ اعمال کتنا کالا ہوتا ہے؟..... زیادہ بولنے والے تو نان سٹاپ بولتے ہیں..... فرائض میں کوتاہی..... اور بد نظری..... حرام خوری اور خیانت..... کس کس گناہ نے آج امت کو گھیرا ہوا ہے، فہرست لکھی جائے تو پوری کتاب بن جائے..... اس کے مقابلے میں تو بہ کتنی ہے؟ اور استغفار کتنا ہے؟..... گناہ دراصل اُس چربی کی طرح ہیں جو دل کی شریانوں میں جم جاتی ہے تو ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے..... گناہ اُس جالے کی طرح ہیں جو موتیا بن کر آنکھوں پر آ جاتا ہے تو آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں..... گناہ اُس کچرے کی طرح ہیں جو پانی کے پائپ میں پھنس جائے تو پانی رک جاتا ہے..... گناہ اس میل کچیل کی طرح ہیں جو کسی جگہ جمع ہو جائے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں..... گناہ اُس زنگ کی طرح ہیں جو بڑی بڑی کارآمد مشینوں کو بیکار کر دیتا ہے..... اور گناہ اُس زہر کی طرح ہے جو خون یا کسی عضو پر آ جائے تو کینسر ہو جاتا ہے..... اور ”استغفار“ ان سب کا علاج ہے..... ہمارے گناہوں نے اُن غیر مرئی پانیوں، لائسنوں اور راستوں کو بند کر رکھا ہے جن سے رحمت، سکون، قوت اور رزق حلال اترتا ہے..... اور جن سے گزر کر ہماری دعائیں اوپر عرش تک جاتی ہیں.....

### استغفار کے واقعات

ایک خاتون نے اپنا واقعہ لکھا ہے..... وہ تیس سال کی عمر میں بیوہ ہو گئی اور ساتھ پانچ بچے..... نہ

رہنے کی معقول جگہ اور نہ کھانے پینے کا کوئی مستقل انتظام..... پانچ بچے اور اکیلی بیوہ عورت..... غم اور پریشانی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے..... اضطراب اور قلق کے انہی ایام میں انہوں نے ریڈیو پر یہ حدیث شریف سنی.....

مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ فَارِجًا وَمِنْ كُلِّ ضَائِعٍ فَهْرًا  
وَزَوْقَةً مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (مسند احمد)

رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑے..... یعنی ہمیشہ کثرت سے کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر پریشانی سے نجات اور ہر مصیبت سے خلاصی عطا فرماتے ہیں اور اُسے بے گمان رزق دیتے ہیں.....

وہ ایمان والی بندی تھی..... کہنے لگی بس سارے مسئلے حل ہو گئے..... اُس نے خود بھی اور اپنے بڑے بچوں کو صبح شام استغفار پر لگا دیا..... رات دن استغفار، ہزاروں بار استغفار..... ابھی چھ ماہ گزرے تھے کہ..... کسی جدی پستی جائیداد کے کاغذات مل گئے..... دیکھتے ہی دیکھتے اپنا ذاتی گھر مل گیا، ساتھ لاکھوں کروڑوں روپے..... اور ہر آسودگی..... سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو معافی مانگنے والے بہت محبوب ہیں..... وہ انہیں کسی دوسرے کا محتاج نہیں فرماتا..... اُس اللہ تعالیٰ کی بندی نے شکر کیا..... اور استغفار کو جاری رکھا اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم اور حفظ میں لگا دیا.....

چند سال پہلے ایک بزرگ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا..... وہ سخت شرائط والے ”ولی“ تھے..... بعض اللہ والے بہت نرم ہوتے ہیں اور بعض کچھ سخت..... دونوں طرح کے بزرگوں سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے..... ہمارے آقا ﷺ کی حدیث میں جن چیزوں کو ”شفاء“ فرمایا گیا ہے..... ان میں ”شہد“ بھی ہے اور ”حجامہ“ بھی..... دونوں میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے..... بس اسی طرح اللہ تعالیٰ کے مقبول اولیاء ہوتے ہیں..... کوئی شہد یعنی نرمی سے علاج کرتا ہے اور کوئی حجامہ یعنی سختی سے..... وہ بزرگ سخت تھے..... اکثر بیعت کے لئے آنے والوں سے بیعت منظور نہیں فرماتے تھے..... اور اگر کسی پر نرمی کرتے تو فرماتے تین دن روزے رکھو اور ان تین دنوں میں سوال لکھ بار استغفار پورا کرو.....

سبحان اللہ! استغفار کی کثرت کے عجیب ثمرات ظاہر ہوتے..... کسی کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تو کسی کو کوئی اور فوری نعمت ملتی..... قاضی ابوعلی الحسن المستوفیؒ نے ایک کتاب لکھی ہے..... ”کتاب الفرج بعد الشدة“..... یعنی سخت حالات کے بعد کشادگی اور راحت..... یہ مختصر مگر بہت مفید اور مؤثر کتاب ہے..... اُس میں وہ اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے دشمنوں نے قید کر لیا اور اُن کا ارادہ مجھے قتل کرنے کا تھا..... میں نے قید کے ان ایام میں حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء بہت کثرت سے پڑھی..... اس دعاء میں توحید بھی ہے، تسبیح بھی ہے اور استغفار بھی.....

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

فرمایا کہ صرف نو ۹ دن کے مسلسل ورد کی برکت سے مجھے ایسی سخت قید سے خلاصی مل گئی..... ایک عرب نوجوان نے اپنا واقعہ لکھا ہے..... اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی ہے کہ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں وہ سچ ہے..... ”میں ایک غریب اور پریشان حال شخص تھا..... کوڑی کوڑی کا محتاج..... کسی طرح سعودیہ گیا کہ کچھ کماسکوں مگر وہاں گرفتار ہو گیا..... مجھے معلوم تھا کہ سعودیہ میں گرفتار ہونے والا اگرچہ بے گناہ ہو تب بھی اُسے چھوٹے چھوٹے سال دو سال لگ ہی جاتے ہیں..... میں نے ”استغفار“ کا معمول اپنایا..... رات دن استغفار..... روزانہ ہزاروں بار استغفار..... تب صرف چوراسی (۸۴) دن بعد میں چھوٹ گیا..... اور اگلے دن کسی نے مجھے ساٹھ ہزار ریال بدیہ کر دیئے..... اور پھر حالات مستقل بہتری کی طرف بڑھتے گئے“..... یہ بالکل سچے واقعات ہیں اور یہ اُس سمندر کے چند قطرے ہیں..... جو استغفار میں پوشیدہ ہے.....

### استغفار کی برکت کا ایک عجیب واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ ایک بار سفر میں تھے..... عراق کے کسی دور دراز گاؤں میں..... رات آپڑی نہ کوئی تعارف تھا اور نہ ٹھکانہ..... ارادہ فرمایا کہ مسجد میں رات گزاریں گے..... مسجد گئے تو چوکیدار نے داخل ہونے سے منع کر دیا..... اُسے بہت سمجھایا مگر وہ ضد کا پکا کسی طرح نہ مانا.....

امام صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا میں پھر اسی جگہ سو جاتا ہوں، مسجد کے باہر فرش..... اُسی پر لیٹ گئے، مگر چوکیدار پیچھے پڑا تھا وہ آپ کے پاؤں پکڑ کر گھیٹ کر مسجد سے دور کر رہا تھا..... ایک نانابائی (روٹی پکانے، بیچنے والے) نے یہ منظر دیکھا تو امام صاحب رحمہ اللہ سے گزارش کر کے اُن کو اپنے گھر رات گزارنے کے لئے لے گیا..... اور آپ کا بہت اکرام کیا..... پھر وہ آٹا گوند ہننے باہر نکلا..... امام صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا اور سنا کہ وہ چلتے، پھرتے، آٹا گوند ہتے مسلسل ”استغفار“ کر رہا ہے..... صبح اُس سے پوچھا تو کہنے لگا جی! یہ میرا مستقل معمول ہے..... فرمایا اس کا کوئی ظاہری فائدہ اور خسارہ بھی دیکھا..... کہنے لگا جی ہاں! جو دعا بھی کرتا ہوں قبول ہو جاتی ہے..... اب تک صرف ایک دعا قبول نہیں ہوئی..... پوچھا کونسی؟..... کہنے لگا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زیارت کی دعا..... فرمایا: میں احمد بن حنبل ہوں، تمہاری یہ دعا بھی قبول ہوئی..... اور مجھے گھیٹ کر تمہارے پاس لایا گیا.....

### استغفار کی دوا کیوں نہیں استعمال کرتی؟

استغفار کے فضائل، فوائد..... اور اثرات بہت ہی عجیب ہیں..... مگر عام طور پر لوگوں کی اس طرف توجہ نہیں ہوتی..... یہ بھی گناہوں کی ایک نحوست ہے کہ استغفار کے اتنے بڑے بڑے فائدے قرآن و سنت میں پڑھ کر بھی..... لوگ ”استغفار“ کو اختیار نہیں کرتے..... قرآن مجید میں تو بہ اور استغفار کے جو فضائل اور فوائد بیان ہوئے ہیں ان پر پوری کتابیں لکھی جاسکتی ہیں..... چند دن پہلے ایک عرب عالم کی ایک عبارت نظروں سے گزری..... انہیں اللہ تعالیٰ نے استغفار کی بڑی بڑی برکتیں اور فوائد نصیب فرمائے..... وہ لکھتی ہیں..... اے غموں، مصیبتوں اور پریشانیوں میں جلنے والی مسلمان بہن..... اے رور و کر خود کو ہلاک کرنے والی بہن..... اے آزمائشوں، ناقدریوں اور تکلیفوں میں پس ہوئی بہن..... استغفار کی دوا کیوں نہیں استعمال کرتی..... یہ ہر زخم کا مرہم اور ہر پریشانی، غم، فکر اور مصیبت کا علاج ہے..... یقیناً یہ تمام باتیں سچ ہیں اور استغفار کے فوائد کی محض ایک جھلک ہے..... ورنہ جو بار بار معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کر لے اُسے دنیا اور آخرت کی کوئی چیز ہے جو نہیں ملے گی.....

### استغفار کے فوائد ہر طبقے کے لئے

ایک بات اچھی طرح دل اور دماغ میں بٹھالیں کہ..... توبہ، استغفار بہت ہی بڑی اور عظیم نعمت ہے..... مگر افسوس کہ..... ہم اس نعمت سے غافل..... اور اس کے ثمرات سے محروم ہیں..... یقین کریں کہ..... اگر مجاہدین میں توبہ، استغفار کی کثرت آجائے تو تمام محاذوں پر ان کی طاقت بے پناہ بڑھ جائے..... اور دشمنوں کو بھاگنے کا راستہ نہ ملے..... یقین کریں کہ..... اگر علماء کرام میں کثرت سے توبہ، استغفار کا عمل جاری ہو جائے تو ان کے علوم میں بے پناہ برکت ہو جائے..... اور ان کے قلم اور زبانوں پر وہ نصرت نازل ہو جو اسلاف پر نازل ہوئی..... اللہ تعالیٰ تو وہی ہے..... جو پہلے بھتا..... وہ اول بھی ہے اور آخر بھی..... ظاہر بھی ہے اور باطن بھی..... اسلاف کا ”اللہ“ بھی وہی..... اور اب موجودہ لوگوں کا ”اللہ“ بھی وہی.....

آپ یقین کریں کہ..... اگر امت مسلمہ کی عورتوں میں استغفار اور توبہ کی کثرت ہو جائے تو زمین پر اسلام کے غلبے کا راستہ ہموار ہو جائے..... عورتیں جب صدقہ اور استغفار کی کثرت کرتی ہیں تو وہ جہنم کے راستے اور کاموں سے ہٹ کر جنت کی راہوں اور کاموں پر آ جاتی ہیں..... تب وہ دین محمد ﷺ کے لئے ”انصار“ بناتی ہیں..... میرے آقا ﷺ نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ..... صدقہ اور استغفار کی کثرت کریں.....

آپ یقین کریں کہ..... اگر مصیبت زدہ، بیمار، پریشان حال، مقروض اور بد حال مسلمانوں میں..... کثرت سے توبہ، استغفار آجائے تو ان کی حالت تیزی سے درست ہو جائے..... اور وہ ایسی تبدیلی دیکھیں کہ ان کی اپنی آنکھیں بھی اعتبار نہ کریں..... آپ یقین کریں کہ..... ان باتوں میں کوئی مبالغہ یا الفاظی نہیں..... بلکہ قرآن پاک کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ..... اس سے بڑھ کر توبہ، استغفار کے فوائد، خواص..... اور اثرات بیان فرماتی ہیں.....

اس لیے جو کچھ عرض کیا گیا وہ مبالغہ تو کیا..... محض ناقص ترجمانی ہے.....

آپ صرف چالیس دن..... پوری توجہ، اخلاص اور کثرت کے ساتھ توبہ، استغفار کا روزانہ ہزاروں بار اہتمام کریں..... تب آپ سسکیاں بھریں گے کہ..... ماضی میں اس نعمت کی محرومی سے ہم نے معلوم نہیں کیا کچھ کھو دیا.....

عید الاضحیٰ کے بعد سے ”مکتوبات“ کی صورت میں الحمد للہ..... استغفار کی مہم چلی..... اب ہزاروں لاکھوں افراد..... الحمد للہ روزانہ ہزاروں بار استغفار کر رہے ہیں..... اور ظاہری نتائج ماشاء اللہ حیران کن ہیں..... اور اصل توجہ کچھ ملنا ہے..... آخرت میں ملنا ہے.....

### رزق میں وسعت کا طریقہ

ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور بہنیں رزق میں وسعت کا وظیفہ پوچھتے ہیں..... بہت سے لوگ مقروض ہیں..... اور بہت سے مہنگائی کی وجہ سے پریشان..... بندہ ایسے خطوط کے جواب میں ہر ایک کے مناسب حال جو وظیفہ یا عمل سمجھ میں آتا ہے عرض کر دیتا ہے..... الحمد للہ بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ بھی پہنچایا ہے..... اور بعض کو یہ نقصان بھی پہنچا کہ وہ زیادہ مالدار ہونے کے بعد بگڑ گئے..... انبیاء علیہ السلام میں سے حضرت داؤد علیہ السلام خود بادشاہ اور حکمران بھی تھے مگر آپ ایسی مالداری سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جو سرکش کر دے..... آپ کی دعاؤں میں یہ تین دعائیں بھی مذکور ہیں:

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ

ترجمہ: یا اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ہر ایسی غربتی اور فقر سے جو مجھے اپنا آپ بھلا

دے.....

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ غِنًی یُّطْغِیْنِیْ

ترجمہ: یا اللہ میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں ہر ایسی مالداری سے جو مجھے سرکش کر دے

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ

ترجمہ یا اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے کام سے جو مجھے رسوا کر دے.....

خیر اپنی اپنی قسمت..... اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی قسمت اچھی بنائے..... آج ایک ایسا وظیفہ عرض کر رہا ہوں کہ جو بھی..... اخلاص اور توجہ کے ساتھ کرے گا اُسے ان شاء اللہ اور بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ یہ فائدہ بھی پہنچے گا کہ مالی تنگی ختم ہو جائے گی..... اور ان شاء اللہ رزق کی فراوانی ہو جائے گی..... یہ ایک ایسا عمل اور وظیفہ ہے کہ جس کے فضائل قرآن پاک میں بھی آئے ہیں..... اور احادیث شریف میں بھی..... اور اس عمل کی برکت سے رزق کی تنگی دور ہونے کا پکا وعدہ ہے..... اور بڑی بات یہ ہے کہ یہ وظیفہ خود حضرت آقا مدنی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے.....

حافظ اسماعیل بن فضل الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک دیہاتی شخص خلیفہ منصور عباسی کے پاس آیا اور اُس نے امداد مانگی، خلیفہ منصور نے کہا میں تمہیں مال تو نہیں دیتا البتہ ایک حدیث سناتا ہوں..... مجھے یہ حدیث میرے والد نے اپنے والد سے اور اُن کے والد نے اپنے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی پورا سال روزانہ ایک ہزار بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے گا، وہ سال ختم ہونے سے پہلے غنی ہو جائے گا..... یہ سن کر اُس دیہاتی نے یہ عمل شروع کر دیا..... جب سال کا اختتام ہونے والا تھا تو ایک دن شدید بارش ہوئی جس میں اگلے بھی برس رہے تھے..... وہ اعرابی (یعنی دیہاتی) پناہ لینے کے لئے ایک کنیہ میں جا گھسا..... اچانک اس کے سامنے کی زمین پھٹی تو وہاں ایک مٹکا تھا جس میں چھتیس ہزار درہم کا خطیر مال موجود تھا..... یہ معاملہ منصور عباسی تک پہنچا..... وہ مدفون خزانوں سے پانچواں حصہ وصول کرتا تھا..... مگر اُس نے وہ بھی اس اعرابی کو معاف کر دیا.....

یہ ہے وہ وظیفہ جس کی تائید قرآن پاک کی کئی آیات اور کئی احادیث سے ہوتی ہے..... اُن سب آیات اور احادیث کو لکھوں تو مستقل ایک بڑے مضمون کی صورت بن جائے..... اس لئے آج صرف ایک حدیث پاک پر اکتفا کرتے ہیں.....

ابوداؤد، ابن ماجہ اور مسند احمد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

**ترجمہ** رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو استغفار کو لازم پکڑ لے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہر تنگی اور مشکل سے نکلنے کا راستہ عطا فرمائے گا اور اُسے ہر پریشانی سے نجات عطا فرمائے گا اور اُسے ایسے راستوں سے رزق دے گا کہ جن کا اسے گمان بھی نہیں ہوگا..... (مسند احمد)

اس حدیث شریف میں تین انعامات کا تذکرہ ہے..... جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسے طریقے سے رزق ملے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا..... استغفار کہتے ہیں..... گناہوں پر ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کو..... اب آپ پوچھیں گے کہ..... ہم کونسا استغفار پڑھیں..... بات یہ ہے کہ صرف پڑھنا نہیں..... بلکہ استغفار کرنا ہے..... باقی استغفار کے کئی الفاظ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ہمیں سکھائے ہیں..... ان میں سے کوئی بھی پڑھ لیا کریں.....

### کشاہدی، اطمینان اور بے گمان رزق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص استغفار کو لازم پکڑے (یعنی استغفار کو اپنا ہمیشہ کا معمول بنالے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے راستہ نکال لیں گے اور اس کی ہر فکر اور پریشانی کو دلی اطمینان سے بدل دیں گے اور ان طریقوں سے رزق دیں گے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا“ (ابوداؤد، ابن ماجہ، طبرانی، حاکم)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

{آخر جہ ابو داؤد قبل کتاب الزکاة بسبعة ابواب (باب فی الاستغفار) رقم ۵۱۳، وابن ماجہ فی الادب (باب الاستغفار) برقم ۳۸۱۹، والطبرانی فی الکبیر والوسط، والبیہقی فی السنن

(کتاب صلاة الاستسقاء، باب ما يستحب من كثرة الاستغفار فی خطبة الاستسقاء) برقم

۶۴۱۲، واحمد فی مسند ابن عباس، والحاکم، والنسائی فی الکبری۔۔۔

### استغفار کا ایک مجرب وظیفہ

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کوئی روزانہ نماز فجر کے بعد تین مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ استغفار

کرے..... تو اسے تین فائدے..... ان شاء اللہ نصیب ہوتے ہیں.....

① علم کی فہم اور سمجھ.....

② مال کی کثرت.....

③ رزق میں وسعت.....

استغفار کے الفاظ یہ ہیں:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ جُزْءٍ وَاسْتَرَفَى عَلَى نَفْسِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اس کا ترجمہ کسی عالم سے پوچھ لیں اور معمولات کا حصہ بنالیں..... اوپر کے تین فائدے شائد آپ

کو کھٹکے ہوں کہ..... مال کی کثرت اور رزق میں وسعت تو ایک ہی بات ہوئی..... نہیں جناب! ایک

بات نہیں..... دونوں الگ الگ ہیں..... رزق کا معنی وسیع ہے، انسان کے فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ

نے طرح طرح کے ”رزق“ اتارے ہیں..... اولاد بھی رزق ہے، نیک اعمال کی توفیق بھی رزق

ہے..... اور مال بھی رزق ہے..... مگر ہر مال انسان کا رزق نہیں بنتا..... بہت سا مال انسان کو ملتا ہے اور

وہ ضائع ہو جاتا ہے..... بہت سا مال انسان کا رزق تو دور کی بات الثا وبال بن جاتا ہے..... اور بہت سا

مال انسان کے کسی کام نہیں آتا بلکہ وہ اپنی یہ ساری محنت اور دولت چھوڑ کر مر جاتا ہے..... نہ خود اس سے

کوئی فائدہ اٹھاتا ہے..... اور نہ اپنی زندگی میں اور کسی کو اس سے فائدہ اٹھانے دیتا ہے بس کالے سانپ

کی طرح اس مال پر کنڈلی ہما کر..... بیٹھا رہتا ہے..... اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے حفاظت فرمائے.....

حضرات تبع تابعین میں سے ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں..... حضرت احمد بن الحواری رضی اللہ عنہ..... وہ فرماتے ہیں:

”دنیا گندگی کا ڈھیر اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور وہ آدمی تو کتوں سے بھی کم درجہ کا ہے جو ہر وقت اس دنیا پر گرا رہتا ہے اس لئے کہ کتا تو گندگی کے ڈھیر سے اپنی ضرورت پوری کر کے واپس لوٹ جاتا ہے لیکن دنیا سے محبت کرنے والا ہر وقت اس سے چمٹا رہتا ہے اور کسی حال میں بھی اس کو نہیں چھوڑتا“ (کشف المحجوب)

اب آپ پوچھیں گے کہ پھر ایسا وظیفہ کیوں لکھا جس سے مال میں کثرت ہوتی ہے؟..... جواب یہ ہے کہ حقیقی مؤمن کے لئے زیادہ مال بڑی نعمت ہے..... اُس کے مال سے دین کو فائدہ پہنچتا ہے اور کبھی انسانیت سکون پاتی ہے..... اُس کے مال سے محاذوں کا جہاد گرم ہوتا ہے..... اسیران اسلام کو رہائی ملتی ہے..... شہداء کے خوش قسمت بچوں کی کفالت ہوتی ہے..... جہادی گھوڑے اور اسلحہ کی کثرت ہوتی ہے..... غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد ہوتی ہے..... مساجد پر مساجد تعمیر ہوتی ہیں..... بھوکے کھانا کھاتے ہیں، پیاسے پانی پیتے ہیں..... مقرروضوں کے قرض اتارے جاتے ہیں، علم دین اور خدمت خلق کے ادارے قائم ہوتے ہیں..... اور خیر کے چشمے پھوٹتے ہیں.....

### استغفار کے ساتھ وسعت رزق کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ رات کو آپ رضی اللہ عنہا بیدار ہوئے پھر ایک طویل قصہ ذکر فرمایا اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے رکوع کیا پس میں نے آپ کو دیکھا کہ رکوع میں یہ دعاء پڑھ رہے ہیں..... ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“

پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر اللہ کی حمد کی جس قدر چاہی..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہما نے سجدہ کیا۔ اور آپ سجدے میں یہ دعاء پڑھ رہے تھے

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“

پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا۔ آپ ﷺ سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھ رہے تھے.....

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْزِلْنِي وَارْفَعْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي“

دعاء کا ترجمہ: اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما میری بگڑی بنا اور مجھے اونچی

شان عطا فرما مجھے رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت دے۔ (مسند احمد)

عن ابن عباس رضي الله عنه قال: بت عند خالتي ميمونة قال: فانتبه

رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ

(رواه احمد من حديث ابن عباس، وروى نحوه الحاكم والبيهقي في السنن)

### استغفار پر مشتمل جامع دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رات کو

آپ کی دعاء سنی تو دعاء کا جو حصہ مجھ تک پہنچا وہ یہ تھا کہ آپ فرما رہے ہیں.....

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي مَآرَزِ قَتْنِي“

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما اور میرے رزق میں وسعت دے اور جو کچھ

آپ نے مجھے دیا ہے اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا؟ (ترمذی)

**قائدہ** یعنی یہ ایک جامع دعاء ہے اس میں تمام انسانی ضرورتیں سما گئی ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا قال: یا رسول اللہ! سمعت دعاءک اللیلۃ

فکان الذی وصل الی منہ انک تقول: اللھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری

وبارک لی فیما رزقتنی: قال: فهل تراهن ترکن شیئا

(رواه الترمذی فی کتاب الدعوات فی باب بلا تر جمۃ)

## نومسلموں کے لئے

حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور حکم دیتے کہ یہ دعاء پڑھا کرے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔ (صحیح مسلم)

عن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال: کان الرجل اذا اسلم علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ ثم امرہ ان یدعو بہولاء الکلمات: اللہم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔  
(رواہ مسلم فی کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء وابن ماجہ وغیرہما)

## وضو کے بعد استغفار

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا.....

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ“

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے سنا:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ“

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا؟ (یعنی ہر چیز اس میں آگئی کوئی

چیز باقی نہیں رہی)

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما اور جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔

(ترمذی، ابن ابی شیبہ، نسائی، کبریٰ)

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال: اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضأ فسبعته یقول: اللھم اغفر لی ذنبی الخ

(رواہ الترمذی فی الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسیح بالید والنسائی فی الکبریٰ۔ ۲۳/۶ برقم ۹۹۰۸۔ طبع دار الکتب العلمیہ، ابن ابی شیبہ برقم ۳۹۱/۲۹ طبع مکتبۃ الرشید للریاض)

## استغفار کیجئے..... مرنے سے پہلے حوروں کی زیارت ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص ہر نماز کے بعد ستر بار اللہ عزوجل سے مغفرت مانگتا رہے (استغفار کرتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے کئے ہوئے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلے گا (یعنی اس وقت تک وفات نہیں پائے گا) جب تک اپنی بیویوں حور عین اور اپنے رہائشی محلات کو نہ دیکھ لے“ (دیلی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِينَ مَرَّةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ غُفِرَ لَهُ مَا كَتَبَ مِنَ الذُّنُوبِ، وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَرَى آرَاجَهُ مِنَ الْخُورِ وَمَسَاكِنَهُ مِنَ الْقُصُورِ

(رواہ دیلمی۔ کذا فی الكنز فی کتاب الاذکار باب الاستغفار برقم ۲۱۰۱)

## استغفار والوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (بالفرض) تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دیں گے اور ایسے لوگوں کو لے آئیں گے جو گناہ کریں گے اور ان گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے۔“ (مسلم، احمد، بیہقی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَتَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ  
فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ“

{رواه مسلم في التوبة بات سقوط الذنوب بالاستغفار، و احمد في احاديث ابى هريره وابن عباس، وابن ابى شيبه في كتاب ذكر رحمة الله عن ابى ايوب الانصاري والبيهقي في الشعب۔}

## استغفار نبوی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ایک ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ ﷺ سو بار فرماتے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“

اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ آپ توبہ قبول کرنے والے، رحم فرمانے والے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ ”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“

{رواہ ابو داود قبل کتاب الزکاة بسبعة ابواب (باب فی الاستغفار) رقم الحديث ۱۵۱۱ بترقيم الشيخ محمد عوامه والترمذی فی الدعوات (باب ما یقول اذا قام من مجلسه) برقم ۳۸۱۴ وفيه الغفور بدل الرحيم وقال حسن صحيح غريب، وابن ماجه فی الادب (باب ۵۷ باب الاستغفار) برقم ۳۸۱۴ قبل کتاب الدعاء، واحمد فی احادیث ابن عمر، وابن ابی شیبہ برقم ۳۰۰۵۶ بترقيم الشيخ محمد عوامه، والبيهقی فی شعب الایمان وابن حبان فی الادعية، ولفظه لابی داود {

### استغفار سے زبان کی اصلاح

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ میں نے عرض کی! یا رسول اللہ! میں بہت تیز زبان ہوں اور اکثر میری تیز زبانی میرے گھروالوں کے خلاف ہوتی ہے (کچھ علاج بتادیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر آپ استغفار کیوں نہیں کرتے؟ میں تو دن رات میں یا فرمایا رات میں یا فرمایا دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (حاکم، احمد، بیہقی)

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانَ وَإِنَّ عَامَّةَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِي فَقَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَوْ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

{اخرجه الحاکم فی کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر (برقم ۱۸۸۱) واللفظ له، واحمد والبيهقی فی الشعب، والطیالسی {

### دنیوی آزمائشوں اور مصائب سے خلاصی

ایک روایت میں ارشاد گرامی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت یا دنیاوی معاملات میں کوئی بلا (یعنی آزمائش اور تکلیف) آجائے تو وہ اس کے ذریعہ دعاء کرے..... تو وہ مصیبت اور آزمائش اس سے ہٹ جائے گی..... وہ چیز مچھلی والے (یعنی



حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء ہے.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

(ابن الدیانی الفرج عن سعد: کنز العمال ۳۴۱۹)

اور ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو مصیبت زدہ بھی اسے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی

مصیبت دور فرمادیتا ہے وہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دعاء ہے.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

(زاد المعاد صفحہ ۵۷ ج ۱ ابن سنی فی عمل یوم وليلة عن سعد کنز العمال ۳۴۲۷)

## تفکرات غم، مصیبت اور قرض سے نجات

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے بھائی یونس کی دعاء عجیب تھی..... اس کی ابتدا تہلیل ہے..... درمیانی حصہ تسبیح اور آخری حصہ

گناہ کا اقرار

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

جو پریشان حال، غمزدہ، مصیبت زدہ اور مقروض روزانہ تین بار ان کلمات کے ذریعہ دعاء کرے

تو اس کی دعاء ضرور قبول کی جاتی ہے۔

(الدیلمی عن عبدالرحمن بن عوف، کنز العمال، الاذکار)

اس روایت میں چار طرح کے افراد کا تذکرہ ہے.....

①..... مہموم: یعنی وہ شخص جسے کوئی پریشانی اور فکر لاحق ہو

②..... مغموم: جسے کوئی غم اور مصیبت اور تنگی پہنچی ہو

③..... مکروب: جو کسی سخت آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو

.....مدیون: یعنی مقروض

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

### بوجھ ہلکا کر رہیں

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس کو (گناہوں کے بوجھ سے) بوجھل لوگ پار نہیں کر سکیں گے (حاکم، شعب الایمان، بیہقی)

پس چاہیے کہ زیادہ استغفار اور توبہ سے اپنا بوجھ ہلکا کرتے رہیں.....

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَثُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقَلُونَ

(اخرجه الحاكم في المستدرک فی الاحوال وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم

يخرجاه، والبيهقي في الشعب الحادى والسبعون من شعب الایمان، وهو باب في الزهد

وقصر الامل)

### چار قرآنی تحفے

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں میں مبتلا ہو پھر وہ (دوسری) چار چیزوں سے کیسے غافل

رہتا ہے

..... تعجب ہے اس پر جو غم (اور پریشانی) میں مبتلا ہو تو وہ یہ دعاء کیوں نہیں پڑھتا

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَتَجِدُنَا مِنَ الْغَمْرِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ (الانبياء: ۸۸)

کہ جب حضرت یونس علیہ السلام نے یہ دعاء پڑھی تو ہم نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔

..... تعجب ہے اس پر جسے کسی مصیبت کا خوف ہو تو وہ کیوں نہیں کہتا:

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَإِنْ تَلَبَّوْا بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَقُضِيَ لَكُمْ يَمَسُّهُمْ سُوءٌ... (ال عمران: ۱۷۴)

کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دشمنوں کے حملے اور تیاری کی اطلاع کو سن کر یہ الفاظ کہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی

..... تعجب ہے اس پر جسے لوگوں (یعنی دشمنوں) کی سازشوں کا ڈر ہو اور وہ یہ نہ پڑھے:

وَأَقِمْ وَامْرَأَتِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ... (المومنون: ۴۴)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَقَّهَ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا... (المومن: ۴۵)

کہ جب آل فرعون میں سے ایمان والے مرد نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اسے انکی سازشوں کے شر سے بچالیا۔

..... تعجب ہے اس پر جو جنت کی رغبت رکھتا ہو تو وہ کیوں نہیں پڑھتا.....

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ... (سورۃ الکہف: ۳۹)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے.....

فَعَلَيْ رَبِّي أَنْ يُولِيَّ تَيْنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ... (الکہف: ۴۰)

یعنی ایمان والے شخص نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیرے باغ سے بہتر دے.....

(حدائق الروح والریحان صفحہ ۱۷۹ ج ۱۸)

لیجئے چار قرآنی دعائیں اور وظیفہ مل گئے.....

①..... جو غم مصیبت اور پریشانی میں پھنس جائے وہ پڑھے  
 ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“  
 ②..... جسے کسی مصیبت یا برائی کا خوف اور اندیشہ ہو وہ پڑھے

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
 ③..... جو دشمنوں کی سازشوں کے شر سے بچنا چاہے وہ پڑھے  
 وَأَقِمْ وَصَايَا الْمَوْلَىٰ يَٰٓأَيُّهَا الْمَوْلَىٰ اللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ  
 ④..... جسے جنت اور اچھے انجام کی رغبت ہو وہ پڑھے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

**فائدہ** ان قرآنی آیات کے قصے اور معانی اگر کسی مستند تفسیر میں دیکھ لیں تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا.....

### ”تریاق مجرب“

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں:  
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عاجز اور کسی مصیبت میں پھنسا ہوا، اس آیت  
 ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“  
 کو پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو رنج اور مصیبت سے نجات دیتا ہے اور معتبر مشائخوں سے بھی سند آئی  
 ہے کہ ہر رنج اور مصیبت کے واسطے اس آیت کا پڑھنا ”تریاق مجرب“ ہے یعنی آزمودہ بات ہے کچھ  
 شک اور شبہ نہیں ہے اور اس آیت کے پڑھنے کا طریقہ دو طور سے ہے.....  
 اول یہ کہ ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ ایک طور اور شکل سے ایک جلے یا تین جلے میں پڑھنا اور.....  
 دوسرا طور یہ ہے کہ ایک شخص اکیلا اندھیرے گھر میں طہارت سے قبلے کی طرف منہ کر کے بعد نماز عشاء  
 کے بیٹھ کر تین سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے اور ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا اپنے پاس رکھ لے اور دم بدم

اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈال کر اپنے منہ اور بدن پر ملتا جاوے، تین دن یا سات دن یا چالیس دن تک اسی طور اور ترتیب سے پڑھے..... (تفسیر عزیزی جلد سوم، ملقط)

### بیماروں کے لئے خوشخبری

حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ذریعہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے.....  
فرمایا: کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم بتا دوں؟ وہ یونس علیہ السلام کی دعاء ہے.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

جس مسلمان نے اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعاء پڑھ لی اور پھر وہ اپنی اس بیماری میں فوت ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب عطا کیا جائے گا اور اگر وہ صحت یاب ہو گیا تو گناہ بخشا ہوا ہو کر صحت یاب ہوگا۔ (متدرک حاکم، مفصل حفظ القرآن..... ۴۹۳)

یعنی جس شخص کو کوئی بیماری اور مرض لاحق ہو تو وہ یہ دعاء چالیس بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگے.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

### اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے

خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میرے بندوں میں سے مجھ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کے باعث آپس میں محبت رکھتے ہیں، اور ان کے دل مسجدوں سے وابستہ ہیں اور تڑکے سے اٹھ کر (یعنی صبح سویرے) استغفار کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والوں کو سزا دینا چاہتا ہوں تو وہ یاد آ جاتے ہیں اس لئے ان کے طفیل میں زمین والوں کو جانے دیتا ہوں..... اور عذاب کو ان پر سے ہٹا لیتا ہوں..... (احیاء العلوم)

بعض علماء فرماتے ہیں:

بندہ گناہ اور نعمت کے درمیان ہے، ان دونوں چیزوں کی اصلاح استغفار اور شکر کے سوا اور کوئی

نہیں..... (احیاء العلوم)

یعنی نعمت پر شکر اور گناہ پر استغفار.....

بعض حکماء نے فرمایا ہے:

جو کوئی ندامت سے پیشتر استغفار کرے (یعنی اپنے گناہ پر نادم ہوئے بغیر استغفر اللہ،

استغفر اللہ کہے) تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہنسی کرتا ہے..... (معاذ اللہ)..... (احیاء العلوم)

پس چاہیے کہ استغفار اپنے گناہوں پر نادم ہو کر، دل کی توجہ سے کرنا چاہیے.....

### خوش کرنے والا اعمال نامہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ چاہے کہ (کل قیامت کو) اس کا اعمال نامہ اسے خوش کر دے تو اسے چاہیے کہ اس میں استغفار زیادہ کر دے۔

(طبرانی، بیہقی)

عَنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَحَبَّ أَنْ تَسْرُدَ صَحِيفَتُهُ فَلْيَكْثِرْ فِيهَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ"

{رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات (کذا فی المجموع) ورواہ البیہقی فی شعب الایمان (فصل فی اداۃ ذکر اللہ)}

### گناہوں کا تدارک

جن گناہوں کا تعلق ”حقوق اللہ“ سے ہے، مثلاً نماز میں سستی، زکوٰۃ میں غفلت، غیر محرم کی طرف

دیکھنا، بے وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، کسی بدعت کا معتقد ہونا، گانے باجے سننا یا شراب پینا وغیرہ..... ان

گناہوں پر استغفار کے بعد ان کے تدارک کی کوشش کرنی چاہیے..... اپنی قضاء نمازیں ادا کرے، قضاء روزے پورے کرے، حج اور زکوٰۃ میں جو کمی کی اسے پورا کرے..... نظروں کی زیادہ حفاظت کرے، قرآن مجید کی پہلے سے زیادہ تعظیم کرے..... غریبوں کو عمدہ شربت پلائے..... جتنی دیر گانے سنے اپنے وقت کا اندازہ لگا کر اتنی دیر تلاوت سنے کوئی دینی درس، وعظ یا بیان سنے..... قرآن مجید خرید کر وقف کرے..... یعنی جس قسم کا گناہ ہوا اس کے بالکل برعکس اور ضد والی نیکی کرے۔

تاکہ گناہ کی تاریکی، نیکی کے نور سے زائل ہو جائے..... مگر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا کفارہ صرف رنج و غم ہی ہوتا ہے..... چنانچہ سچی توبہ کے بعد اگر کچھ مشکل حالات اور کچھ رنج و غم کی کیفیت آجائے تو اس پر پریشان نہ ہو..... یہ تو اس کے گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہوتی ہے..... چنانچہ ایک روایت کا مفہوم ہے کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور اسکے پاس ایسے اعمال نہیں ہوتے جو گناہ کا کفارہ بن جائیں تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت رنج ڈال دیتا ہے وہی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں..... (تقریر امام غزالی رحمہ اللہ کا خلاصہ، احیاء العلوم)

## گناہ چھوڑنے کی برکات

قصوں میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے کسی دوسرے شہر میں نکاح کیا تھا اس نے اپنے غلام کو بھیجا کہ وہ اس عورت کو لے آئے..... راستے میں غلام کے نفس میں اس عورت کے ساتھ گناہ کا ارادہ آیا مگر اس نے مجاہدہ کر کے اپنے نفس کو روک لیا اور نفس کی خواہش کا مغلوب نہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے تقویٰ کی بدولت اسکو بنی اسرائیل کا پیغمبر بنادیا..... اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصوں میں مذکور ہے کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کون سی چیزوں کا علم کس سبب سے عطا فرمایا؟..... انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے گناہ چھوڑ دیئے..... (یعنی گناہوں سے ہمیشہ باز رہا) (احیاء العلوم)

## دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو اور اس کو صاف کرنے کا ذریعہ استغفار کرنا ہے۔

(شعب الایمان بیہقی، المعجم الاوسط والمعجم الکبیر للطبرانی ابن عدی نوادر الاصول)  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْقُلُوبِ صَدَأً كَصَدَأِ الْحَدِيدِ وَجَلَاءُهَا إِلَّا اسْتِغْفَارُ

(اخر جہ ابن عدی فی الکامل عن انس، والحکیم الترمذی کذا قاله السیوطی فی الجامع الصغیر برقم ۲۳۸۹، وقال شارح المناوی: ورواه عنه ای عن انس باللفظ المزبور البیهقی فی الشعب والطبرانی فی الاوسط والصغیر قال الہیثمی وفيه الولید بن سلمه الطبرانی وهو کذاب)

## اپنا اعمال نامہ استغفار سے بھر دیں

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”خوشخبری (اور خوشی) ہے اس شخص کے لئے جو (دنیا میں استغفار کرتا رہے اور کل قیامت کو) اپنے اعمال نامے میں بہت سا استغفار پائے“ (ابن ماجہ بیہقی)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا.

{اخر جہ ابن ماجہ فی الادب باب الاستغفار برقم ۳۸۱۸ والبیہقی فی شعب الایمان}



ہم زیادہ استغفار کر کے ہر دکھ، ہر محرومی، ہر ذلت، ہر غم، ہر بیماری، ہر صدمے..... اور ہر آفت



سے بچ سکتے ہیں..... اور اصل اجر اور ثواب تو آخرت کا ہے جس کے بارے میں اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے

طُوبَىٰ لِمَنْ وَجَدَ فِي حَيَاتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا

بہت عظیم خوشخبری..... یعنی اللہ پاک کی رضا اور جنت..... اُس کے لئے ہے جس کے نامہ اعمال میں زیادہ استغفار ہوگا..... کلمہ طیبہ، نماز اور جہاد کی برکت سے ”جماعت“ کو الحمد للہ کثرت استغفار کی طرف رہنمائی ہوئی ہے..... کلمہ طیبہ کا ورد ہر گز نہ چھوڑیں..... کم از کم مقدار بارہ سو..... اللہ کیلئے بہت اہتمام کریں..... تلاوت اور درود شریف ہر گز نہ چھوڑیں..... اور اب کثرت استغفار کو بھی اپنے معمولات کا حصہ بنالیں.....

### رسول اللہ ﷺ کا استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ کے حضور استغفار اور توبہ کرتا ہوں“ (بخاری، ترمذی، بیہقی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً"  
 {رواه البخاری فی الدعوات باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم واللیلۃ برقم 6307، واللفظ لہ، ورواہ الترمذی فی تفسیر سورۃ محمد من ابواب تفسیر القرآن، والبیہقی فی شعب الایمان فصل فی ادامۃ ذکر اللہ}

### استغفار مقربین کا عمل ہے

جو اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہے وہ اسی قدر زیادہ استغفار کرتا ہے..... حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو..... حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے آنسو..... تمام اہل زمین کے آنسوؤں سے زیادہ

تھے..... ہمارے آقا ﷺ ایک ایک مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے..... ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آئی۔ چٹائی کو گیلادیکھ کر بولی کسی بچے نے پیشاب کیا ہے؟..... حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا..... یہ شیخ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنسو ہیں..... نماز کتنی بڑی عبادت..... مگر اس کے بعد تین بار استغفار... تہجد کتنا عاشقانہ عمل..... تہجد تو نیک لوگ ہی پڑھتے ہیں..... ایسے لوگوں کے استغفار کا قرآن پاک میں تعریف کے ساتھ تذکرہ ہے۔۔۔ معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ کو جتنا پہچانتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھتا ہے تب اسے اپنی ذات اور اپنے عمل ناقص لگتے ہیں تو وہ استغفار میں ڈوب جاتا ہے..... گناہوں کے عادی لوگ استغفار کی ضرورت محسوس نہیں کرتے..... جس طرح چری بھنگی لوگ جتنے میلے کپیلے ہو جائیں نہیں نہاتے..... جب کہ پاکی پسند لوگ تھوڑی سی گندگی سے بے چین ہو جاتے ہیں..... شیشے اور سفید کپڑے پر تھوڑا سا داغ بھی برداشت نہیں کیا جاتا..... مؤمن کا دل بھی آئینہ کی طرح ہوتا ہے چنانچہ وہ استغفار اور توبہ کے ذریعے اس کو پاک صاف کرتا رہتا ہے..... بھائیو! جہاز کو ہر فلائٹ کے بعد سروس کیا جاتا ہے..... دانت روزانہ کئی بار صاف کئے جائیں تو ان میں کیڑا نہیں لگتا..... گاڑی ہر سفر کے بعد ٹیوننگ، سروس مانگتی ہے..... وہ چشمے اور کنویں جو سوکھ گئے ہوں کھدائی، صفائی سے دوبارہ جاری ہو جاتے ہیں..... استغفار دل کی صفائی ہے، روح کی صفائی ہے، ایمان کی صفائی ہے..... یہ کلمہ طیبہ پر یقین کو مضبوط بناتا ہے..... اور یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب عمل ہے کہ اگر زمین پر سب لوگ نیک ہو جائیں اور استغفار چھوڑ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بٹا کر ایسے لوگ لے آئے گا جو غلطی کرتے ہوں اور پھر استغفار کرتے ہوں..... بھائیو! استغفار کی طرف متوجہ ہونا ایمان کی علامت ہے..... بغیر تشبیہ کے سوچیں کہ جب کوئی بیٹا اپنی ماں سے معافی مانگ رہا ہو یا..... وفادار بیوی خاوند کے پاؤں پکڑے..... آنسو بہا بہا کر..... معاف کر دیں معاف کر دیں کہہ رہی ہو..... سچی اور حقیقی محبت بندے کو توبہ، استغفار کا راستہ دکھاتی ہے..... لوگ گھٹنوں فلیس دیکھتے ہیں اور نیٹ کے ساتھ چپکے رہتے ہیں..... استغفار تو شہدے میٹھا عمل ہے..... بہت زیادہ استغفار سے تھوڑی تھکاوٹ ہوگی تھوڑا بخار ہوگا..... مگر یہ عشق کے جھٹکے ہوتے ہیں.....

## تمام گناہوں کی معافی کا ضامن استغفار

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن عرقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ دعاء پڑھے

”اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

تو اس کی مغفرت کی جائے گی اگرچہ وہ جنگ سے بھاگا ہو (جو کہ کبیرہ گناہ ہے)۔

**دعاء کا ترجمہ** میں مغفرت مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور اسی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، احمد ابن ابی شیبہ، حاکم)

عن زید مولى النبى صلى الله عليه وسلم انه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول: من قال: ”استغفر الله الذى لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه غفر له وان كان قد فر من الزحف“

(رواه ابو داؤد فى الصلاة باب فى الاستغفار، و الترمذى فى الدعوات باب الدعاء اذا اوى الى فراشه و احمد وابن ابى شيبه الحاکم)

### جمعہ کے دن کا موثر استغفار

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن فجر کی نماز سے پہلے تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے.....

”اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

**دعاء کا ترجمہ** میں مغفرت مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے حضور

توبہ کرتا ہوں۔ (مجموعہ طبرانی)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال قبل صلوٰۃ الغداة یوم الجمعة ثلاث مرار استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو واتوب الیہ غفر الذنوب وان كانت اکثر من زبد البحر۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

## ایک عظیم تحفہ

حضرت خضر علیہ السلام وال استغفار

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں بہت مرتبہ (نصیحت کے طور پر) فرماتے ”اے میرے صحابہ! اپنے گناہوں کو تھوڑے سے کلمات کے ذریعے ختم کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کلمات کیا ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعاء مانگا کرو..... ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی دعاء کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی دعاء یہ ہے“

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِیْهِ ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِہِ ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِہَا عَلَیْ فَتَقَوَّیْتُ بِہَا عَلَیْ مَعَاصِیْكَ ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِکُلِّ خَبْرٍ اَرَدْتُ بِہِ وَجْہَکَ فَخَالَطَنِیْ فِیْہِ مَا لَیْسَ لَکَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بِیْ عَالِمٌ ، وَلَا تُعَذِّبَنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیْ قَادِرٌ۔“

**ترجمہ** یا اللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اس کو کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو پورا نہ کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ان نعمتوں کے بارے میں جن سے میں نے قوت حاصل کر کے اسے تیری نافرمانی میں لگا دیا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس نیکی کے بارے میں

میں کہ میں نے اس کو خالصتا تیرے لئے کرنا چاہا پھر اس میں ان چیزوں کی آمیزش کر لی جو تیرے لئے نہ تھیں۔ یا اللہ مجھے رسوا نہ کرنا کیونکہ تو مجھے (یعنی میری کمزوری، حال اور نیست کو) خوب جانتا ہے اور مجھے عذاب نہ دینا حقیقت یہ ہے کہ تو مجھ پر (ہر طرح) قدرت رکھتا ہے۔ (ولیمی)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَّا يَقُولُ لَنَا ”مَعَاشِرَ أَصْحَابِي! مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُكْفِرُوا؟ أَدْنُو بَكُمْ بِكَلِمَاتٍ يَسِيرَةٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هِيَ؟ قَالَ: تَقُولُونَ مَقَالَةً أَخْبَى الْخَضِرِ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ يَقُولُ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ الْخ  
[آخر جہ الدیلمی فی الفردوس۔ کذا فی کنز العمال للہندی کتاب الاذکار باب الادعیۃ المطلقۃ برقم 5123]

### دل کو چمکائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو (اس کے نتیجے میں) اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگا دیا جاتا ہے پس اگر وہ (نادم ہو کر اس گناہ کو) چھوڑ دیتا ہے اور استغفار تو بہ کرتا ہے تو اس کے دل کو آئینے کی طرح چمکادیا جاتا ہے..... اور اگر وہ (بجائے توبہ کرنے کے) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ (ہوتے ہوئے) وہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم کی اس آیت میں) ذکر کیا ہے:

”كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ“

**آیت کا ترجمہ** ہرگز نہیں بلکہ جو عمل وہ کرتے رہے ہیں اس نے ان کے دلوں پر زنگ

چڑھا دیا ہے..... (ترمذی، ابن ماجہ، احمد۔ حاکم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ سُودَةٌ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبُهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ (كَلَّا) بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ"

{اخر جہ الترمذی فی تفسیر سورة المطففين وقال: هذا حديث حسن صحيح وابن ماجه فی الزهد باب ذكر الذنوب رقم الحديث ۴۲۴۳، واخر جہ احمد والحاكم والنسائی فی الكبرى ولفظه للترمذی}

### بوڑھے والدین کی خدمت کرنا والوں کو بڑھاپے میں خدمتگار نصیب ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی نافرمانی اور ایذا رسانی سے بچائے حضور اکرم ﷺ نے جن گناہوں کو ”کبیرہ گناہ“ قرار دیا ہے ان میں سے ایک والدین کی نافرمانی بھی ہے..... اور آپ ﷺ نے یہ بشارت بھی سنائی ہے کہ بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی بہت سی نعمتیں عطا فرماتا ہے جن میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ بڑھاپے میں انہیں خدمتگار نصیب ہو جائیں گے.....

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيِّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُكْرِِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ

یعنی جو جوان آدمی کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اکرام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے زمانے میں ایسے افراد مقرر فرمادے گا جو اس کا اکرام کریں گے۔ (ترمذی) یہ حدیث ہر بوڑھے بزرگ کی خدمت کے بارے میں ہے والدین بھی انہیں شامل ہیں بلکہ ان کا حق زیادہ ہے.....

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا ادب اور جلال ہوگا اسی قدر وہ بوڑھے مسلمانوں کا اکرام کرے گا.....

إِنَّ مِنْ أَجْلَالِ اللَّهِ تَعَالَى أَكْثَرُ أُمِّ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ

کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ مسلمان بوڑھے کا اکرام کیا جائے..... (ابوداؤد)  
یاد رکھیں! والدین کو ستانا، والدین کو ایذا پہنچانا اور والدین کی نافرمانی کرنا بہت سخت کبیرہ گناہ ہے..... جو بھی اس آفت میں مبتلا ہو وہ استغفار اور توبہ میں تاخیر نہ کرے.....

### بڑھاپے کو پر نور بنانے کا طریقہ

آج کل والدین کے معاملے میں مسلمانوں کی غفلت بہت دروناک ہے..... بوڑھے بیچارے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے گھروں میں ”اجنبی مسافروں“ جیسی زندگی گزار رہے ہیں اور جوان اولاد نے ان کو حسرت کی آہیں بھرنے کے لئے پھینک دیا ہے..... اللہ تعالیٰ ہم سب پر اس معاملے میں رحم فرمائے..... جوان اولاد کو تو سمجھنا کافی مشکل ہے کیونکہ جوانی کی مستی انسان کو بہت کم سوچنے دیتی ہے..... اور قسمت والے جوانوں کو ہی توبہ نصیب ہوتی ہے..... مگر بوڑھے حضرات تو سمجھدار ہوتے ہیں وہ ان حالات کو تھوڑی سی محنت کر کے تبدیل کر سکتے ہیں..... بس طریقہ یہی ہے کہ وہ خود کو توبہ، استغفار اور اللہ تعالیٰ کی یاد، عبادت اور محبت میں لگا دیں، اولاد سے کوئی غرض نہ رکھیں، اور اپنی تمنائوں کو سمیٹ لیں..... پھر انشاء اللہ ان کے بڑھاپے میں ایک ”خاص نور“ آ جائے گا اور اولاد ان کو شرم نہیں پہنچا سکے گی..... یاد رکھیں! چلتے پھرتے اس دنیا سے رخصت ہو جانا بھی ایک نعمت ہے کیونکہ انسان اگر معذور اور محتاج ہو جائے تو کافی پریشان ہوتا ہے اور نا اہل لوگ اسے بوجھ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں..... حالانکہ کمزوروں اور ضعیفوں کی برکت سے مسلمانوں پر رحمت اور نصرت نازل ہوتی ہے اور ان کی خدمت سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے..... مگر ناچ گانے، موبائل اور انٹرنیٹ کے اس زمانے میں اس حقیقت کو سمجھنے والے لوگ بہت کم رہ گئے ہیں.....

## دینی کامیں ترقی

جماعت کے ذمہ دار حضرات جماعت میں استغفار کے عمل کو جاری کریں اگر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول و کامیاب فرمایا تو بہت سے سوکھے چشموں پھوٹ پڑیں گے اور کم از کم دس گنا اضافہ دین کے مبارک کام میں ہوگا ان شاء اللہ..... انہیں لوگوں سے دین کا مقبول کام قبول کیا جاتا ہے جو تعلق مع اللہ کی منکر کرتے ہیں..... دینی و جہادی جماعتوں کے بڑے عہدوں پر ہونے کا فائدہ ہی صرف یہ ہے کہ زیادہ اجر، زیادہ فضل اور زیادہ اخروی ثمرہ حاصل کیا جائے تاکہ آخرت میں بھی ایسے ہی اونچا رتبہ حضرات انبیاء و حضرات صحابہ کی معیت میں نصیب ہو..... اپنے شعبوں میں توبہ، استغفار کی حقیقت اور فتنہ نعل بیان کریں اور خود اپنے ایک ایک لمحے ہر غلطی ہر گناہ ہر خطا کو یاد کر کے ”استغفار“ کریں کیا عجب کہ مسلمانوں کو اسکی برکت سے ایک مثالی جہادی قوت مل جائے.....

## نفس کو قربان کرنے والے ولی

ہمارا زمانہ تو ماشاء اللہ جہاد کا زمانہ ہے..... اس زمانے کے ”ولی“ بہت اونچے ہیں جو نفس کی اصلاح سے بڑھ کر نفس کو قربان کرنے والے ہیں..... ابھی دو چار دن پہلے ”اٹلی“ کی حکومت ماتم کر رہی تھی کہ..... افغانستان میں اُس کا اب تک کا سب سے بڑا نقصان ہوا ہے..... ستائیس رمضان المبارک کے دن ایک اللہ والے مجاہد نے اپنی گاڑی بارود سے بھر کر اٹلی کے فوجی قافلے سے ٹکرا دی..... طالبان کے ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ..... اللہ تعالیٰ کے اس ولی کی عمر سترہ سال تھی..... اُس نے کابل کے وسط میں اٹلی کے فوجی قافلے کی دھجیاں بکھیر دیں..... دو کمٹر گاڑیاں اور آٹھ فوجی تو موقع پر ختم ہو گئے جبکہ زخمیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے..... اُمتِ مسلمہ کا ایک سترہ سالہ ”بچہ“ اتنا طاقتور اور اتنا بہادر..... سلام ہو اُس کے والدین پر اور سلام ہو اُس کی ایسانی تربیت کرنے والوں پر..... یقیناً یہ ”احسان اللہ“ یعنی اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ..... ہر زمانے میں معاذ اللہ اور معوذ اللہ پیدا ہوتے



رہتے ہیں..... سترہ سال کا یہ ولی اور شہید ہم سب کے لئے بہت بڑا سبق چھوڑ گیا ہے کہ..... اے مسلمانو! کن کاموں اور گناہوں میں غرق ہو رہے ہو..... اللہ تعالیٰ کی جنت اور جنت کی حوریں تمہارے انتظار میں ہیں جبکہ تمہیں ”توبہ“ کا خیال تک نہیں..... اور تم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی مصیبتوں کے شکوے کرتے رہتے ہو..... آپ تھوڑا سا سوچیں کہ..... جب یہ نوجوان روزہ رکھ کر جان قربان کرنے کے لئے جا رہا ہوگا تو اُس کے دل میں کتنا ”ایمان“ اور کتنا ”یقین“ ہوگا..... اُس پر اُن لحات میں کتنا نور اور سکینہ برس رہا ہوگا..... کیا کوئی خواب میں بھی اس کا تصور کر سکتا ہے؟..... وہ نہ تو گھبرایا اور نہ ہی دشمنوں کے بکتر بند دستانے سے ڈرا..... اُسے نہ دنیا کی محبت نے روکا اور نہ زندہ رہنے کے شوق نے..... وہ اطمینان سے آگے بڑھا اور امت کے فاتحین میں اپنا نام لکھوا کر ”شہداء کرام“ میں شامل ہو گیا.....

## فرعونی سیاست

ملک میں دینی طبقہ کو بالکل اُسی طرح غلام بنا کر رکھا گیا ہے جس طرح فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا تھا..... قرآن پاک نے عالمی سیاست کا یہ عجیب نکتہ بار بار سمجھایا ہے..... فرعون نے اپنی ہی قوم کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا..... ایک حصہ حاکم اور دوسرا حصہ محکوم..... سیاست کا یہ ظالمانہ طرز زیادہ عرصہ نہیں چلتا..... اور جو بھی اس فرعونی پالیسی کو اپناتا ہے اُس کا حشر ”فرعون“ جیسا ہی ہوتا ہے..... پاکستانی حکمرانوں کا حشر دیکھ لیں..... توبہ، توبہ اکثر کا کیسا بُرا انجام ہوا..... خود حکمران ہی نہیں اُن کا پورا خاندان تباہ و برباد ہوا..... مگر بعد والوں نے کوئی عبرت نہ پکڑی..... وہ آنکھیں بند کر کے فرعونی پالیسی کو اپنائے بیٹھے ہیں..... ملک کا سیکولر طبقہ حاکم..... اور دیندار طبقہ محکوم..... سیکولر طبقہ معتمد..... اور دینی طبقہ مشکوک..... وزارت داخلہ کی فائلوں میں آج بھی..... انگریزی دور حکومت کی طرح علماء کرام اور دیندار مسلمان..... ”نگرانی“ کے خانے میں آتے ہیں..... مدارس پر شک، مساجد پر حملے، پابندیاں..... اور دینی جماعتوں اور رہبروں کے راستے بند..... اے دیندار مسلمانو! استغفار سے قوت ملتی ہے، تسبیح سے طاقت ملتی ہے..... زیادہ سے زیادہ استغفار کا اہتمام کرو تا کہ تمہارے جہاد اور دیگر

دینی کاموں میں قوت آئے.....

### یہ عجیب اسلامی ملک ہے

یہ عجیب اسلامی ملک ہے جہاں ”سینما“ بنانا آسان..... اور مسجد بنانا مشکل..... یاد رکھیں! جب تک اس ملک میں دینی طبقے سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو..... آزاد شہری کے حقوق نہیں ملیں گے..... یہ ملک نہ ترقی کر سکتا ہے اور نہ یہاں امن قائم ہو سکتا ہے..... فرعون کا نظام خود فرعون کو کامیاب نہ کر سکا تو کسی اور کو کس طرح سے کامیاب بنا سکتا ہے..... اے مسلمانو! استغفار، توبہ، استغفار..... صبح شام استغفار..... اے مجاہدینِ کرام! حبِ دنیا سے حفاظت کی دعاء..... کلمہ طیب یعنی ایمان کی زوردار محنت..... اقامتِ صلوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کی انتھک محنت..... اور صبح شام استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

### اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا

اے مسلمان بھائیو!..... اور اے مسلمان بہنو!..... صرف حکمرانوں کو کوئٹہ سے کام نہیں بنے گا بلکہ ہم سب کو اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنا ہوگا..... وہ دیکھو! سیلاب کا پانی سر پر آپہنچا ہے اب تو غور کرو کہ ہم دین کے معاملے میں آگے جا رہے ہیں یا پیچھے..... ہمارا رخ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف..... ہمارے ایمان میں ترقی ہو رہی ہے یا تنزلی؟..... بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ہم فلاں نیک کام کرتے تھے اب نہیں ہوتا..... یہ تنزل کی علامت ہے، مؤمن وہ ہے کہ جس کی زندگی کا ہر آنے والادن ایمان میں بچھلے دن سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ کلمہ طیبہ..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ..... جتنا پرانا ہوتا جاتا ہے اُسی قدر اپنا رنگ پنختہ کرتا جاتا ہے..... اگر ہم پہلے اچھے تھے اور اب بُرے ہو گئے ہیں تو..... یہ بہت خوف کا مقام ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ..... ہم کلے سے کٹ گئے ہیں..... کلے کے پاور ہاؤس سے جڑے ہوتے تو ہر دن نئی قوت ملتی..... ہر دن نیا کرنٹ ملتا..... اور ہر

گھڑی نئی منزل طے ہوتی..... وہ دیکھو پانی سیلاب بن کر آ رہا ہے..... اب تو ہم سب دل کی گہرائی سے توبہ کر لیں اور یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ لیں.....

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

### ... عذاب کا جھٹکا ...

دیکھا آپ نے کتنی واضح آیات ہیں..... موبائل ہاتھ میں ہوتا ہے اور آنکھوں سے گناہ جھٹک رہے ہوتے ہیں کہ اچانک اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوئی جھٹکا آ لگتا ہے..... وہ لوگ شکر کریں جنہیں ایسا چھوٹا جھٹکا لگتا ہے کہ..... جان نہیں جاتی اور توبہ کے لئے وقت مل جاتا ہے..... ورنہ عذاب کے بعض جھٹکے توبہ کا موقع بھی نہیں دیتے..... اللہ، اللہ، اللہ..... وہ دیکھو! سندھ کے شہروں اور دیہاتوں پر پانی چڑھ آیا ہے..... آہ سندھ ڈوب رہا ہے..... اور ہمارے اعمال نے پانی جیسی میٹھی نعمت کو عذاب بننے پر آمادہ کر دیا ہے..... چالیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے..... مگر منہ زور پانی ہے کہ رکتا ہی نہیں..... اور اب اُس کا رخ پنجاب کی طرف ہے..... ابھی پچھلے سال کے سیلاب کی تباہ کاریاں مندل نہیں ہوئی تھیں کہ..... یہ نیا سیلاب ٹوٹ پڑا ہے..... آہ مُلکِ پاکستان!..... دس سال کے عرصے میں اندر باہر سے زخمی زخمی ہو گیا..... کبھی زلزلے، کبھی سیلاب..... کبھی بمباریاں اور کبھی لڑائیاں..... کبھی دھماکے تو کبھی آپریشن..... ایک پاگل بن مانس اس ملک کو آگ لگا کر بھاگ گیا..... اور اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو بٹھا گیا جو..... اس آگ کو مزید بھڑکا رہے ہیں..... اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ”طاغوت“ کی غلامی اختیار کرنے والوں کا یہی حشر ہوتا ہے..... امریکہ نے افغانستان پر اپنی تمام تر قوت سے حملہ کیا..... مگر وہاں اتنے لوگ شہید نہیں ہوئے جتنے اس دوران پاکستان میں مارے جا چکے ہیں..... پھر بھی حکمرانوں کو دعوئی ہے کہ ہم نے امریکہ کا ساتھ دیکر پاکستان کو بچا لیا ہے.....

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

## زمین پھٹنے کیلئے تیار ہو چکی ہے

عربی کا ایک مقولہ ہے کہ عروج کی آخری منزل..... زوال کا آغاز ہوتی ہے..... دنیا میں ایک نہ ختم ہونے والی جنگ شروع ہو چکی ہے..... اس جنگ کو روکنا تو اب ناممکن نظر آتا ہے..... قدرت اور فطرت زمین والوں سے ناراض ہو چکی ہے..... ہر شخص پکار پکار کر عذاب کو دعوت دے رہا ہے..... اوپر نیچے، دائیں اور بائیں ہر طرف گناہ ہی گناہ ہیں..... کفر، شرک، بدعات، سود، بے حیائی..... خیانت، دھوکہ، قتل و غارت، نفس پرستی، دنیا پرستی..... کیبل، نیٹ، موبائل..... اور نشے..... انسانوں کے دل گناہوں کی حرص سے ایسے بھرے ہیں کہ کسی کا دل ہی نہیں بھرتا..... ایک گناہ کے بعد دوسرا گناہ اور پھر اس سے بھی آگے..... یا اللہ رحم فرما..... اب دنیا کو جنگ سے کون بچائے..... حرص اور لالچ کی آگ ”جنگ“ بن کر دنیا کو کھا رہی ہے..... سرمایہ دارانہ نظام ہو یا کمیونزم سب کے پیچھے حرص ہے یا لالچ..... زمین والوں نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا تو اب زمین پھٹنے کے لئے تیار ہو چکی ہے..... پہلے تو کافروں میں سنتے تھے اب مسلمانوں میں بھی یہ واقعات عام ہو چکے ہیں کہ بھائی کے ہاتھ سے بہن کی..... اور باپ کے ہاتھ سے بیٹی کی عصمت محفوظ نہیں ہے..... ہاں اب زمین غفلت، گناہ اور تباہی سے بھر چکی ہے..... ان حالات میں تو جنگ ہوتی ہے اور وہ بھی اندھی جنگ..... اس اندھی جنگ میں یہ فیصلہ مشکل ہوتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر..... جہاں بھی مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں وہاں دونوں طرف کے حالات کافی خراب ہیں..... کسی کو بھی شریعت کی پرواہ نہیں..... بس غصہ ہے، ضد اور انتقام..... ایسا لگتا ہے کہ..... دنیا کی ایک بڑی آبادی جنگ کا شکار ہو کر ماری جائے گی..... اور دور حاضر کی ٹیکنالوجی آپس میں ٹکرا کر دم توڑ دے گی..... اب ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟..... یقیناً رجوع الی اللہ، توبہ اور استغفار..... اور ایمان پر مبنی خالص..... بشری جہاد فی سبیل اللہ

## محاسبہ اور استغفار

گناہ جب انسان کو گھیر لے تو پھر توبہ مشکل ہوتی ہے..... اور گناہ انسان کو تب گھیرتا ہے جب دل

سے ندامت اور شرمندگی نکل جائے..... اور ندامت دل سے تب نکلتی ہے جب انسان دوسروں سے بدگمانی کرتا ہے..... وہ سوچتا ہے کہ فلاں میں بھی تو یہ گناہ ہے اگر میں نے کر لیا تو کیا ہوا؟..... حالانکہ کسی کے گناہ کرنے سے آپ کے لئے تو گناہ حلال نہیں ہو جاتا..... اور آپ کو کیا معلوم کہ فلاں نے ممکن ہے توبہ کر لی ہو..... یا اُس کے نیک اعمال غالب ہوں..... اس لئے گناہ کے بارے میں صرف خود کو دیکھنا چاہیے دوسروں کو نہیں..... ہمیشہ اپنا محاسبہ کریں..... اور جو گناہ نظر آئے اُس پر استغفار کریں..... یہ عمل کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے..... یہ عمل دھلائی کی طرح ہے..... ہم روز برتن دھوتے ہیں..... کپڑے دھوتے ہیں..... گھر صاف کرتے ہیں..... اگر صرف دو مہینے تک برتن نہ دھوئیں، کپڑے نہ دھوئیں اور گھر صاف نہ کریں تو..... ہمارا پورا ماحول گندگی، بدبو اور نجاست سے بھر جائے گا..... یہی حال دل کی صفائی کا ہے اگر ہم نے اس کی دھلائی اور صفائی چھوڑ دی تو اس میں..... بدبو اور نجاست اپنا گھر بنا لے گی..... اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے..... (آمین)

### تین دشمن

آجکل پریشانی اور مصیبت کے لمحات ہیں..... ایسے حالات میں شیطان..... بے راہ روی، بزدلی اور مایوسی کی طرف دھکیلتا ہے..... کان میں آ کر کہتا ہے..... کیوں اپنی زندگی ضائع کر رہے ہو؟ کیوں ان مصیبتوں میں مبتلا ہو؟..... تھوڑا سا جھک جاؤ..... کچھ آرام کرو..... کچھ اپنی زندگی بہتر بناؤ..... وہ مردود ہمیں مرنے سے پہلے مارنا چاہتا ہے..... کیونکہ..... ایمانی نظریات..... اور دینی کام کے بغیر زندگی..... موت سے بدتر ہے..... یہ تو ہوا شیطان..... جبکہ..... دوسرا دشمن ہمارا اپنا نفس..... ہمیں ایک دوسرے کے عیبوں میں لگا دیتا ہے کہ..... فلاں کی اس غلطی سے یہ ہوا..... فلاں کی اس غلطی سے وہ ہوا..... گویا کہ ہم مصیبت کے وقت تین دشمنوں میں پھنس جاتے ہیں..... ایک تو خود وہ مصیبت..... دوسرا شیطان..... اور تیسرا نفس..... ان حالات میں انتہائی پیارے اور محبوب خلیفہ راشد..... داماد رسول اللہ ﷺ..... علم و شجاعت کے پیکر..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ..... ہمیں سکھارے ہیں کہ.....

کچھ وقت خلوت میں بیٹھ جاؤ..... خلوت میں جا کر اپنے اندر جھانکنا آسان ہوتا ہے..... پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے ناموں سے اسے پکارو..... جب لائن جڑ گئی تو پھر..... اپنے گناہوں کو چن چن کر اس طرح مارو..... جس طرح..... موزی سانپوں اور دشمنوں کو مارا جاتا ہے..... یہ بہت بڑا علاج ہے..... اور یہی مسئلہ کا حل ہے.....

### ایک عجیب واقعہ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ..... حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے سے پہلے ایک بار..... میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے..... اور فرمانے لگے..... رات میں نے ایک عجیب چیز دیکھی..... میں اپنے گھر کی چھت پر..... بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے نیچے راستے میں کچھ شور و غوغا سنا..... میں نے جھانک کر دیکھا تو پہلے گمان کیا کہ رات کو شکار ڈھونڈنے والے بھیڑیوں کا غول ہے..... مگر وہ شیاطین کے مختلف گشتی دستے تھے..... پھر یہ تمام دستے میرے گھر کے پیچھے ویرانے میں جمع ہو گئے..... پھر (ان کا سردار) ابلیس بھی آ پہنچا..... یہ سارے جب ابلیس کے پاس جمع ہو گئے تو اس نے بلند آواز سے پکار کر کہا..... تم میں سے کون..... میری طرف سے عسروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے کافی ہوگا..... (یعنی کون ان کو جا کر بہکائے گا اور نقصان پہنچائے گا) شیاطین کے ایک گروہ نے کہا..... ”ہم“..... پھر یہ گروہ چلا گیا..... اور کچھ دیر بعد لوٹ آیا..... اور کہنے لگا..... ہم ان پر بالکل قابو نہیں پاسکے..... شیطان ابلیس یہ سن کر پہلے سے زیادہ زور سے چیخا اور کہنے لگا..... تم میں سے کون..... میری طرف سے..... عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کیلئے کافی ہوگا؟ شیاطین کی ایک اور جماعت نے کہا..... ”ہم“..... یہ لوگ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور کہنے لگے..... ہم تو ان پر کچھ بھی قابو نہیں پاسکے..... ابلیس یہ سن کر اس قدر زور سے چیخا کہ مجھے لگا زمین پھٹ جائے گی..... اس نے پھر اپنا وہی اعلان دہرایا..... اس بار بھی شیاطین کی ایک جماعت گئی..... اور بہت دیر بعد واپس آئی..... اور کہنے لگی..... ہم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے..... یہ سن کر ابلیس غصے کی حالت میں وہاں سے چلا گیا..... اور

تمام شیاطین بھی اس کے پیچھے رخصت ہو گئے.....

حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ سن کر فرمایا..... میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یارات کے آغاز میں یہ دعاء پڑھے اللہ پاک اسے ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ فرما دیتے ہیں.....

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذِی الشَّانِ الْعَظِیْمِ الْبُزْهَانِ شَدِیدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ  
اللّٰهُ كَانَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (کنز العمال، ج ۱، ص: ۲۸۱)

**ترجمہ** اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے شان والا ہے..... بڑی دلیل والا ہے..... مضبوط سلطنت والا ہے..... جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے..... میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان سے.....

اللہ تعالیٰ..... میری اور آپ سب کی..... تمام گناہوں، شیطانوں، ظالموں..... اور نفسِ امارہ کے شر سے حفاظت فرمائے.....

اٰمِیْن یَا رَبَّ الْمُسْتَضْعِفِیْن

### استغفار کی جامع مسنون دعائیں

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس دعاء.....

”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ  
الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ“  
کے بارے میں فرمایا کہ..... میرے چچا نے بتایا کہ..... ان کو یہ دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی۔ (نسائی، کبری)

**قائدہ** بعض روایتوں میں (فانک عفو غفور) کی زیادتی بھی آئی ہے۔

عن عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ قال: فی شان هؤلاء الكلمات "لا اله الا الله

## الحليم الكريم الخ

قال عبد الله بن جعفر رحمة الله عليه: اخبرني عمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمه هؤلاء الكلمات.

(رواه النسائي في الكبرى ٦١٣ برقم ١٠٣٤٤، طبع دار العلميه بيروت - وابن ابى شيبة ٦٣٦ وزاد (فانك غفو غفور) انظر الحديث، ذا الرقم ٢٩٣٥٤ طبع مكتبة الرشد الرياض)

## استغفار سے بیماری کا علاج

حضرت عبد الله بن الحسين عليه السلام سے روایت ہے کہ انکا ایک بیٹا صالح نام کا بیمار تھا۔ عبد الله بن جعفر عليه السلام ان کے پاس آئے تو فرمایا کہ تم یوں کہو.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِّي، اللَّهُمَّ اغْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ“

پھر فرمایا..... یہ دعاء مجھے میرے چچا نے سکھائی ہے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ ان کو یہ دعاء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی ہے۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ حلم والے اور کرم والے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عرش عظیم کا رب اللہ پاک ہے، یا اللہ میری مغفرت فرما، یا اللہ مجھ پر رحم فرما، یا اللہ مجھ سے درگزر فرما، یا اللہ مجھے معاف کر دے، کیونکہ آپ خوب مغفرت کرنے والے، مکمل رحم کرنے والے ہیں۔

(ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیۃ الاولیاء)

عن عبد الله بن الحسين ان عبد الله بن جعفر رحمه الله دخل على ابن مريض يقال له الصالح فقال: قل: لا اله الا الله الحليم الكريم الخ.. ثم قال: هؤلاء الكلمات علمنيهن عمي. وذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم علمهن اياه.

(رواه ابن ابی شیبہ، والنسائی، وابو نعیم فی الحلیۃ، کذا فی جامع الاحادیث برقم ٢٣٣٩١، و

کنز العمال ٦٩٨/٢، برقم ٥١١٩)



## گھروالوں کو استغفار کی تعلیم

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی دعاء سکھانے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہ کہو.....

”اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ اَعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِي وَاَجِرْنِي مِنْ مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! نبی محمد ﷺ کے رب! میرے گناہ معاف فرما اور میرے دل کے غصہ کو دور کر دے اور تاحیات گمراہ کن فتنوں سے مجھے بچا۔ (احمد)

قالت ام سلمة رضى الله عنها قلت يا رسول الله! الا تعلمني دعوة ادعو بها لنفسي قال بلى: قولي "اللهم رب محمد النبي الخ  
(رواہ احمد 1/30/6 برقم 26576 عالم الكتب بيروت)

## استغفار کا فاروقی عمل

حضرت ابو مروان اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ استقاء کے لیے نکلے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر نکلنے سے لے کر نماز گاہ پہنچنے تک بلند آواز سے یہ دعاء مسلسل پڑھتے رہے.....

”اللَّهُمَّ اَعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ ہماری مغفرت فرما، حقیقت میں آپ بہت زیادہ مغفرت فرمانے والے ہیں۔ (کنز العمال)

عن ابی مروان الاسلمی رحمہ اللہ انه خرج مع عمر بن الخطاب رضى الله عنه يستسقي، فلم يزل عمر يقول: من حين خرج من منزله (اللهم اغفر لنا، انك

كنت غفارا) یجهر بذلك، ويرفع صوته حتى انتهى الى المصلی۔  
(جعفر الفریابی فی الذکر، کنز العمال برقم ۲۲۵۳۷، وجامع الاحادیث برقم ۲۹۳۳۶)

### استغفار پر مشتمل شفاء کا عمل

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ تم میں سے کسی کو بیماری ہو جائے، یا اس کے کسی بھائی کو بیماری ہو جائے تو وہ یہ دعاء پڑھے:

رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ  
تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

**دعاء کا ترجمہ** ہمارا رب اللہ ہے جو بلندی میں ہے، یا اللہ آپ کا نام مقدس ہے، آسمان و زمین میں آپ کا حکم چلتا ہے..... آپ کی رحمت جس طرح آسمان میں ہے زمین پر بھی اپنی رحمت فرما دیجئے۔ آپ ہمارے گناہوں اور ہماری خطاؤں کو بخش دیجئے آپ پاک لوگوں کے رب ہیں..... آپ اس بیماری پر اپنی رحمت اور شفاء نازل فرمائیے (تا کہ یہ دور ہو جائے) (ابوداؤد)

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
يقول: من اشتكى منكم شيئا، أو اشتكا أخ له فليقل: (ربنا الله الذي في  
السما الخ  
فیہرا۔

(رواہ ابو داؤد فی الطب، باب کیف الرقاء، ۴۴۱ طبع دار الیسر، دار المنہاج برقم ۳۸۸)

## محبوب استغفار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ یہ دعاء بھی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلام میں سے ہے:

اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ لَا تَعْبُدْ إِلَّا إِيَّاكَ، اللَّهُمَّ لَا تُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا، اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ ہم آپ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے، یا اللہ ہم آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، یا اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، آپ میری مغفرت فرما دیجئے، کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ (جامع الاحادیث، کنز العمال)

عن علي رضي الله عنه قال: ان من احب الكلام الى الله هؤلاء الكلمات  
(اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخ

(هناد، ويوسف القاضي في سننه كذا في كنز العمال ۲۶۷۸ رقم ۵۰۵۳ طبع مؤسسة الرسالة  
و جامع الاحاديث رقم ۸۵۳۰۸)

## نیند سے بیداری کے وقت استغفار

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص نیند سے اٹھتے وقت یہ دعاء پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، يَوْمَ تَبْعَثُنِي مِنْ قَبْرِي، اللَّهُمَّ قَبْرِي عَذَابُكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ  
تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے سچ کہا، اور شکر ادا کیا۔

**دعاء کا ترجمہ** پاک ہے وہ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے، یا اللہ  
میرے گناہوں کی مغفرت فرما جس دن آپ مجھے قبر سے اٹھائیں گے، یا اللہ مجھے اس دن

اپنے عذاب سے بچا جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے.....

(جامع الاحادیث جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۸، کنز العمال)

من قال اذا استيقظ من منامه (سُبْحَانَ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَىٰ الْحَيَّ

قال الله عز وجل: صدق عبدی وشکر۔

(رواہ ابن سنی عن ابی سعید کذا فی کنز العمال جلد ۱۵۳۵۵ برقم ۳۱۳۵۱ و جامع

الاحادیث برقم ۲۳۱۱۰)

### قیامت تک محفوظ استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

جو شخص اس دعا کو پڑھے تو اس کے پڑھتے ہی لکھ لی جاتی ہے اور پھر عرش کے ساتھ لکادی جاتی ہے

دعا پڑھنے والے کا کوئی گناہ اس کو نہیں مٹا سکتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک یہ دعا محفوظ

رہتی ہے۔ (رواہ البرازمچ الزوائد)

وعن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سبحان الله الخ

من قالها كتبت كما قال ثم علقته بالعرش لا يمحوها ذنب عمله صاحبها

حتى يلقي الله يوم القيامة وهي مختومة كما قالها۔

(رواہ البزار كذا فی مجمع الزوائد للهيثمی برقم ۱6878 وضعفه)

### بھرپور استغفار

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کی بھرپور

دعاء یہ ہے وہ یوں کہے.....

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ  
اِلَّا اَنْتَ اَمِي رَبِّ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ

دعاء کا ترجمہ: یا اللہ! آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا  
اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا..... اے  
میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے..... (مجم وسط طبرانی)

عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ان اوفی کلمۃ ان یقول العبد "اللهم انت ربی الخ  
(رواہ الطبرانی۔ کذا فی مجمع الزوائد برقم ۷۵۹۳ و وضعفہ)

### حضرت آدم علیہ السلام کا استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب اللہ تعالیٰ نے  
آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو آپ کعب کی جانب اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ  
دعاء الہام فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ فَاَقْبَلْ مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمْ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ  
سُؤْلِيْ وَ تَعْلَمْ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ  
وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رَضِيَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ  
پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ اے آدم! میں نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہارے گناہ کو بخش دیا  
اور جو بھی اس دعا کو مانگے گا تو میں اس کے گناہ کو بخش دوں گا اس کے اہم کاموں کے لئے کافی ہو جاؤں گا  
اور شیطان کو اس سے دور ہٹاؤں گا۔ اور ہر تاجر کے پیچھے اس کے لئے تجارت کو کھول دوں گا اور دنیا اس  
کے پاس ناک رگڑ کر آئے گی گو وہ اس کو نہ چاہتا ہو۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! آپ میرے ظاہر و باطن کو خوب جانتے ہیں پس میری معذرت کو قبول فرمالیجئے اور میری حاجت کو خوب جانتے ہیں پس مجھے میرا انگا ہوا عطا فرمادیجئے اور جو کچھ میرے دل میں ہے آپ کو خوب معلوم ہے اس لئے میرے گناہ کی مغفرت فرمائیے یا اللہ! میں ایسا ایمان چاہتا ہوں جو میرے دل میں اتر جائے اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ مجھے اس بات کا پکا یقین ہو کہ مجھے وہی پہنچے گا جو آپ نے میرے لئے لکھا ہے۔ اور آپ اپنی تقسیم پر مجھے رضاء عطا فرمادیجئے۔ (منجم اوسط الطبرانی)

عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لما اهبط الله آدم الى الارض قام وجاد الكعبة فصلى ركعتين فالحمة الله هذا الدعاء “  
اللهم انك تعلم سريري وعلايتي الخ  
فاوحى الله اليه يا آدم اني قد قبلت توبتك و غفرتك لك ذنبك ولن يدعوا احد بهذا الدعاء الا غفرت له ذنبه و كفيته المهم من امره و زجرت عنه الشيطان و اتجرت له من وراء كل تاجر و اقبلت اليه الدنيا راغمة وان لم يردھا۔ (رواد الطبرانی فی المعجم الاوسط)

### گناہوں سے بالکل پاک :

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے جو بھی مسلمان رات کو بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ یہ دعاء پڑھتا ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ حَذِّ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهٗ الْمُلْكُ وَ لَهٗ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَفُوْرَ الرَّحِيْمَ

تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسے پاک کر دیتے ہیں جیسے کہ اسی دن اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

(دعاء کا ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ پاک ہے، اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا اور تعریف اسی کے لئے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کی توفیق کی بنا نہ گناہوں سے بچا جاسکتا ہے، نہ نیکیاں انجام دی جاسکتی ہیں، میں اللہ غفور رحیم سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (جامع الاحادیث)

عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه مرفوعا قال: ما من مسلم يتعار من جوف الليل فيقول: (اللَّهُ أَكْبَرُ وَشُجَّانَ اللَّهِ الْخ

الاسلخه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه .

(الخرواطی فی مکارم الاخلاق عن عبادة بن الصامت۔ کذا فی جامع الاحادیث کنز العمال جلد ۵۱ طبع مؤسسة الرسالة)

### روشنی اور تاریکی کی جنگ

آدمی کا دل ایک آئینہ ہے اگر اس آئینے کو گناہ اور نافرمانی کے رنگ اور میل سے پاک کر لیا جائے تو یہ نور الہی سے جگمگانے لگتا ہے آدمی سے جو گناہ بھی سرزد ہوتا ہے وہ ایک ظلمت یعنی تاریکی اور سیاہی کی طرح دل کے آئینے پر چھا جاتا ہے اور عبادت ایک نور بن کر اس تاریکی اور سیاہی کو مٹا دیتی ہے..... پس اسی طرح دل پر نور اور ظلمت..... روشنی اور تاریکی کا مفت بلہ جاری رہتا ہے..... اور جب بھی ظلمت اور سیاہی کا غلبہ ہونے لگے تو توبہ ایک ایسی عبادت کی شکل میں جلوہ گر ہوتی ہے کہ اس کے نور سے تاریکیاں شکست کھا جاتی ہیں..... اور دل از سر نو پاکیزہ اور صاف ہو جاتا ہے..... (خلاصہ کیمیائے سعادت)

### جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے

بات ہے پندرہ سال پہلے والے جون کی..... جب کمانڈر حافظ سجاد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جموں کی

ایک جیل میں شہید ہوئے تھے..... وہ چند راتیں تھیں جن کی ہیبت اب بھی دل سے نہیں جاتی..... مگر غور کرتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ وہ شاید زندگی کی بہت اچھی راتیں تھیں..... جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے..... یہ اسلام کی سب سے اونچی چوٹی ہے..... اسلام بہت اونچا دین ہے..... ہمالیہ اور ایورسٹ سے بہت اونچا..... آپ خبروں میں سنتے ہوں گے کہ فلاں کوہ پیما نے ہمالیہ سر کر لیا..... یعنی اُس کی چوٹی تک پہنچ گیا..... اور فلاں کوہ پیما ایورسٹ کی چوٹی تک پہنچ گیا..... آپ نے کبھی غور کیا کہ ایسے افراد جو ان اونچی چوٹیوں تک پہنچتے ہیں کتنے ہوتے ہیں؟..... پورے پاکستان سے گزشتہ ساٹھ سالوں میں صرف دو افراد نے ایورسٹ کی چوٹی سر کی ہے..... اتنے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں تک ہر کوئی نہیں پہنچ سکتا..... تو پھر اسلام کی بلند ترین چوٹی تک ہر کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے؟..... اونچے پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنے والوں کو ”کوہ پیما“ کہا جاتا ہے جبکہ اسلام کی بلند چوٹی تک پہنچنے والے کو ”مجاہد“ کہتے ہیں..... اور آج دنیا میں مجاہدین کی تعداد کوہ پیماؤں سے بھی کم ہے..... جہاد میں نکلنا تو پھر بھی کچھ آسان ہے مگر مرتے دم تک اس پر ڈٹے رہنا کافی مشکل ہے..... مدینہ منورہ کے لشکر روانہ ہوا تو تعداد ایک ہزار تھی..... مگر جب وہ تین میل کا سفر کر کے اُحد پہنچا تو گنتی سے پتہ چلا کہ تعداد سات سو رہ گئی ہے..... تین سو افراد اپنے نفاق کی وجہ سے راستے ہی میں پھسل کر گر پڑے..... پھر بھی بڑی بات ہے کہ سات سو افراد اسلام کی بلند ترین چوٹی تک جا پہنچے..... یہ حضرت آقا مدنی ﷺ کی برکت تھی.....

## جہاد میں مال لگانا کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگانے سے افضل ہے

مسلمان غفلت اور گناہ سے توبہ کر کے جہاد میں جان و مال لگائیں..... جہاد کوئی ناممکن عمل نہیں ہے..... کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کا حکم نہ فرماتے..... ہاں یہ بہت اونچا اور بڑا عمل ہے اور اس میں ہر کسی کو قبول نہیں کیا جاتا..... دنیا میں کتنے مالدار مسلمان ہیں..... بعض تو ایسے ہیں کہ روزانہ صرف گناہوں پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتے ہیں..... اور کچھ جن کو شیطان نے گمراہ کر رکھا ہے.....



مزاروں پر روزانہ لاکھوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں..... قرآن پاک میں سب سے زیادہ تاکید جہاد پر مال خرچ کرنے کی ہے..... یعنی قرآن پاک نے جن جن کاموں پر مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے..... ان میں سب سے زیادہ تاکید جہاد پر مال خرچ کرنے کی ہے..... اور اس کا اجرا ثواب بھی سب سے زیادہ ہے..... اگر ایک آدمی کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگائے..... اور دوسرا جہاد پر مال خرچ کرے تو جہاد پر مال خرچ کرنے کی فضیلت کعبہ شریف کی تعمیر پر مال خرچ کرنے سے زیادہ ہے..... یہ بات قرآن پاک نے بالکل صاف الفاظ میں سمجھائی ہے..... کیونکہ جہاد سے پورے اسلام کی حفاظت اور اُس کا بقا ہے..... آج اگر اعلان ہو جائے کہ کعبہ شریف کو ایک بار پھر تعمیر کرنا ہے اور مسلمان اس کے لئے چندہ دیں..... یقین کریں! لوگ سونے کی اینٹیں، سونے کی دیواریں اور سونے کی چھتیں دینے پر تیار ہو جائیں گے..... کعبہ شریف کے ساتھ مسلمانوں کی یہ محبت بہت اچھی بات ہے..... اور ہمیں چاہئے کہ اس کی مزید حوصلہ افزائی کریں..... لیکن جہاد پر مال لگانا تو کعبہ شریف کی تعمیر پر مال لگانے سے افضل ہے اور یہ بات قرآن پاک نے سمجھائی ہے..... تو پھر مسلمان جہاد پر اتنا مال کیوں نہیں لگاتے؟..... وجہ وہی ہے کہ جہاد بہت اونچا عمل ہے جان سے ہو یا مال سے..... اور اتنی اونچی چوٹی تک انسان اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور مدد سے ہی پہنچ سکتا ہے..... اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان قرآن پاک کی روشنی میں ”جہاد فی سبیل اللہ“ کو سمجھیں..... اور پھر اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی جان اور مال کو جہاد کے لئے قبول فرمائے..... آپ یقین کریں کہ اگر ہم جہاد میں قبول ہو گئے تو پھر آگے کی اصل زندگی اتنی اونچی اور مزیدار ہو جائے گی کہ اُسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا..... نہ موت کا درد، نہ قبر کا عذاب، نہ منکر تکبیر کا فتنہ..... اور نہ حساب کتاب کا غم..... بس آنکھ بند ہوئی اور اکرام ہی اکرام، مزے ہی مزے..... اور کامیابی ہی کامیابی..... جہاد میں چونکہ بڑی کامیابی اور بڑا مقام ہے اس لئے اس راستے میں آزمائشیں بھی بہت آتی ہیں..... مگر ہر آزمائش کے بعد نئی فتوحات اور نئی کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے.....

## مسلمان اور نماز میں سستی؟

مسلمان اور نماز میں سستی..... یہ دو باتیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں..... مسلمان نماز میں تب ہی سست ہوتا ہے..... جب شیطان اُسے کفر کے جراثیم کا انجکشن لگا دیتا ہے..... یا اُسے نفاق کا زہر پلا دیتا ہے..... جب کوئی مسلمان مرد یا عورت خط میں یہ لکھتے ہیں کہ..... ہم سے نماز میں سستی ہوتی ہے تو میرے دل پر ایک مگسا لگتا ہے..... مسلمان اور نماز میں سستی..... ہائے یہ کیسے ہو گیا؟..... نماز میں سستی تو منافق کر سکتا ہے..... مسلمان ہرگز نہیں..... کیونکہ نماز دین میں اسی طرح ہے جس طرح جسم میں سر..... کیا بغیر سر کے کوئی زندہ رہ سکتا ہے؟..... معلوم نہیں کیا مصیبت آئی کہ..... مسلمان عورتیں تک ”نماز“ میں سستی کرتی ہیں..... حالانکہ یہ بات مشہور ہے کہ..... مسلمان عورتوں کو تو نماز سے عشق ہوتا تھا..... ایک مسلمان کی توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نماز کا معاملہ پوری محنت سے درست کرے..... اور اس میں اب تک جو غفلت ہوئی اس پر استغفار اور توبہ کرے.....

## اے مجاہدو! نماز کا معاملہ ٹھیک کر لو

مجاہدین سے خاص طور پر درخواست ہے کہ..... نمازوں کا معاملہ بہت ٹھیک کریں..... باجماعت، لمبی لمبی، خشوع خضوع والی نمازیں..... تب آپ کے جہاد میں عجیب برکت ہوگی..... اور اس برکت سے پوری امت مسلمہ کو فائدہ ملے گا..... نمازوں میں غفلت اور سستی کرنے والے مجاہدین زیادہ عرصہ ”مخلص جہادی قافلے“ کے ساتھ نہیں چل سکتے..... وہ یا تو دنیا داری کی مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں..... یا پھر کسی اور فتنے کا شکار ہو جاتے ہیں..... العیاذ باللہ، العیاذ باللہ..... سچی توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنی قضاء نمازوں کو ادا کرنا شروع کر دیں.....

## اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کر لو

اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کر لو..... ہر برائی اور بے حیائی سے طبیعت خود متفرج ہو جائے

گی..... نماز کے لئے خوب پاکی، اوقات کی پابندی..... اور آداب کی رعایت..... اختیار کرو..... آپ کا اپنا ہی فائدہ ہوگا..... آپ کی اولاد کا فائدہ ہوگا..... کل کے دن تو کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا..... حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی ”بیویاں“ جہنم میں دھکیلی جا رہی ہوں گی..... اُن کو اپنی ناک، عزت، زبان اور چالاکیوں نے برباد کر دیا..... قرآن پاک پڑھنے والا ہر مسلمان اُن دو عورتوں کے کُفر اور بُرے انجام کو بیان کرتا ہے..... حالانکہ وہ سمجھتی تھیں کہ وہ بہت عقلمند ہیں اور زمانے کے تقاضوں کا خیال رکھتی ہیں..... انہوں نے اپنی قوم اور برادری کو خوش رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا..... اپنے پیغمبر خداوندوں کی ناقدری کی..... پتہ نہیں قوم اور برادری اُن سے خوش ہوئی یا نہیں..... مگر یہ بات پتئی ہے کہ وہ دونوں ہزاروں سال سے عذاب میں جل رہی ہیں..... اور قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا..... توبہ، توبہ، توبہ میرے مالک..... آپ کی پناہ عذاب قبر سے..... آپ کی پناہ آخرت کے عذاب سے.....

### اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے

وضو کر رہے ہیں..... کیوں؟ اللہ پاک راضی ہو جائے..... نماز کو دوڑ رہے ہیں..... اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے..... روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں..... ذکر اذکار میں لگے ہیں..... جہاد میں تھک رہے ہیں..... لوگ گانے سن رہے ہیں اور یہ گانوں سے دور..... فلموں سے دور..... بد نظری سے دور..... کیوں؟ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے..... صبح شام استغفار..... درود، کلمہ کا ورد..... خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت..... امانت ایسی کہ دل خوش ہو جائے..... تواضع ایسی کہ زمین رشک کرے..... کیوں؟ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے..... صبح، شام، رات دن کام ہی کام..... بالآخر محبت کا یہ رقص بے تابانہ کام آبی جاتا ہے..... اور ”ہیۃ اللہ“ کی صدا سے سات آسمان گونج اٹھتے ہیں.....

### ہمت والو! تھکو نہیں

ارے ہمت والو! تھکو نہیں، بس کسی لمحے قبولیت کی آواز آ جائے گی..... حضور اقدس ﷺ ارشاد

فرماتے ہیں:

بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے برابر لگا رہتا ہے تو..... اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں..... میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے..... خوب سن لو اُس پر ہماری رحمت ہے..... جبرئیل علیہ السلام (یہ سن کر) فرماتے ہیں..... ”رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَىٰ فُلَانٍ“ یعنی اُس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے..... پھر عرش اٹھانے والے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں..... اور اُن کے ارد گرد والے یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے..... پھر یہ (رحمت والا) حکم زمین پر اُتار دیا جاتا ہے..... (مسند احمد)

## ایک عجیب کیفیت

الغرض..... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے شکوہ پیدا نہ ہو..... بلکہ..... یہ یقین دل میں مستحکم ہو کہ..... اللہ تعالیٰ کا فضل تو بے حد ہے..... میں خود ہی گناہگار، قصور وار..... اور مجرم ہوں..... یہی وہ عجیب کیفیت ہے جو مچھلی کے پیٹ سے بھی آدمی کو زندہ باہر لے آتی ہے..... حضرت یونس علیہ السلام کی دعاء پڑھ کر دیکھ لیجئے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ“

یا اللہ آپ تو پاک ہیں..... آپ سے کوئی شکوہ نہیں..... اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ..... میں خود ہی ظالم اور قصور وار ہوں..... جب یہ الفاظ دل کا حال بن جائیں..... یعنی دل مان لے کہ..... قصور اپنا ہے..... اور اللہ تعالیٰ سے کوئی شکوہ نہیں..... تو پھر..... نصرت کے ایسے دروازے کھلتے ہیں کہ..... عقل دنگ رہ جاتی ہے..... مگر..... افسوس ہم اس کیفیت سے محروم رہتے ہیں..... اور کتنی عجیب بات ہے کہ..... حضرت یونس علیہ السلام جیسے نبی کو..... جو گناہوں سے معصوم تھے..... یہ کیفیت نصیب ہوئی..... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ..... جن کو جنت کی باقاعدہ اور پکی بشارت تھی..... اس کیفیت میں ڈوب کر..... خود کو قصور وار سمجھ کر..... رو رہے ہیں..... جبکہ ہم..... جو سر سے پاؤں تک گناہوں میں

لتھڑے ہوئے ہیں..... اس کیفیت سے محروم رہتے ہیں..... حالانکہ..... ہمارے لیے تو خود کو قصور وار سمجھنا..... زیادہ آسان ہونا چاہئے تھا..... روئے زمین کا کونسا گناہ ہے جو ہم..... دین کے دعویداروں میں نہیں ہے؟..... عہدے بازی، جھگڑے بازی، پروٹوکول کا حرص..... حب دنیا..... تکبر..... شہرت پسندی، تصویر بازی..... اور نعوذ باللہ بے حیائی..... کس کس گناہ کا تذکرہ کیا جائے..... حد اور انقض نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے..... اور اجتماعی اموال میں بے احتیاطی نے ہمیں کڑی کا جال بنادیا ہے..... حقیقت میں ہم توبہ، استغفار کے بے حد محتاج ہیں..... اللہ پاک ہمیں توفیق دے کہ..... ہم اپنے گناہوں کی شدت کو سمجھیں..... قرآن پاک ہی کو لے لیجئے..... ہم اس کو نافذ کرنے کی باتیں کرتے ہیں..... مگر..... ہمارے رات اور دن اس کی تلاوت سے خالی گزرتے ہیں..... ہم اس کے حقوق سے غافل ہیں..... کتنے حافظ دین کے کام کے دھوکے میں..... حفظ کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں..... اگر یہی ہمارا دین ہے کہ..... قرآن پاک بھی بھول جائیں تو پھر..... اللہ پاک ہی ہمیں ہدایت عطا فرمائے..... الغرض..... ہم بہت گناہگار ہیں..... مگر اس کے باوجود..... اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھیں کہ اس نے ہمیں..... ایمان کی دولت بخشی..... ہمیں دین اور جہاد کا مضبوط نظریہ عطا فرمایا..... ہمیں اس دور میں اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی..... ہم سے دین کا کام لیا..... اور ہمیں اپنے کاموں میں لگایا..... ان نعمتوں کی فہرست بہت لمبی ہے..... ہم..... ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے..... بس ضرورت اس بات کی ہے کہ..... ہم میں سے ہر شخص صرف اپنے عیب دیکھ کر..... ان پر آنسو بہائے..... اپنے گناہ ڈھونڈ کر..... ان سے کچی توبہ کرے..... اور دین کے کام کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت..... اور اس کا عظیم احسان سمجھ کر..... اس کی قدر کرے.....

### گھپ اندھیروں میں روشنی

حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں پکارا

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ: اظْلُمَاتٍ يَعْنِي كُنِّي اندھیرے..... اندھیرا ایک ہو تو اسے ظُلْمَةٌ کہتے ہیں..... اور زیادہ ہوں تو جمع ظُلُمَات..... آپ خود سوچیں کہ کتنے اندھیرے حضرت یونس علیہ السلام پر جمع ہو گئے تھے..... رات کا اندھیرا..... سمندر کا اندھیرا..... مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا..... بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جس مچھلی نے آپ کو نگا تھا اس مچھلی کو..... ایک اور اس سے بھی بڑی مچھلی نے نگل لیا..... یعنی اندھیروں پر اندھیرے تھے گھپ اور اندھے اندھیرے..... مگر ان اندھیروں میں جو روشنی چمک رہی تھی..... وہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

امام نفی لکھتے ہیں:

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ پس انہوں نے پکارا اندھیروں میں یعنی بہت شدید اور کثیف اندھیرے مچھلی کے پیٹ کے..... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَاهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ“

(یعنی اندھیرا تو ایک تھا مگر وہ اس قدر شدید اور گہرا اور تہہ بہ تہہ تھا کہ کئی اندھیروں سے بڑھ کر تھا..... یہ پہلا قول ہے۔ یارات کا اندھیرا، سمندر کا اندھیرا اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا.....) (یعنی واقعی کئی اندھیرے تھے)

حدیث میں آیا ہے: جو مصیبت زدہ اس دعاء کے ذریعہ فریاد کرے گا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی..... حسن بصریؒ فرماتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی قسم حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے نجات دی کہ انہوں نے اپنے قصور کا اعتراف کیا..... (المدا رک)

”کبریت احمر“

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

ہر کام اور مقصد خواہ وہ ”جلالی“ ہو یا ”جمالی“ اس کے لئے یہ آیت مبرا کہ اسم اعظم اور

”کبریت احمر“ ہے.....

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

یہ آیت نہایت مجرب تاثیر اور سریع الاثر ہے، مشائخ کا اس دعاء کی فوری تاثیر پر اجماع اور اتفاق ہے، اس دعاء کے ورد کے کئی طریقے ہیں جن میں دو طریقے آسان تر ہیں.....

①..... کسی بھی حاجت کے لئے بارہ دن تک روزانہ بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اور اول آخر چند بار درود شریف پڑھے.....

②..... حاجت کے لئے ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے.....

خلاصہ یہ ہے کہ اس عمل کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں، اس لئے کہ اس عمل کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں ہے جس کی صحت (وثبت) قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی..... قرآن مجید میں اس عمل کی شان میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں.....

فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُفَجِّ الْمُؤْمِنِينَ (الانبیاء: ۸۸)

پس ہم نے ان (یعنی یونس علیہ السلام) کی دعاء قبول کی اور انہیں غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیتے ہیں.....

### استغفار حاصل کرنے کے دو طریقے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ”استغفار“ نصیب فرمائے..... پیارے بھائیو! استغفار کے فوائد بے شمار ہیں..... استغفار ہر خیر کی کنجی اور چابی ہے..... یہ اس اُمت کے لیے اللہ تعالیٰ کی امان ہے..... استغفار کی نعمت ہمیں نصیب ہو جائے..... اس کے لیے چند ضروری باتیں آج پیش خدمت ہیں.....

① دوسروں کے عیب تلاش نہ کریں..... دوسروں کے عیب دیکھنے اور تلاش کرنے سے..... انسان استغفار سے محروم ہو جاتا ہے..... بلکہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے اس جرم کی وجہ سے..... بعض اوقات

ایمان سے بھی محرومی ہو جاتی ہے..... العیاذ باللہ..... ایک آدمی نے چالیس سال مفت دین کی خدمت کی..... مگر اس میں یہ عادت تھی کہ وہ عورتوں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگا رہتا تھا..... فلاں کا فلاں سے تعلق..... فلاں کی فلاں سے یاری..... فلاں میں یہ عیب، یہ گناہ، یہ کمزوری..... بس یہی عادت..... جب موت کا وقت آیا تو وہ ایمان سے محروم ہو گیا..... بھائیو! ہر شخص اپنے عیب اور اپنے گناہ دیکھے..... دوسروں کے عیوب سے آنکھیں بند رکھے..... تب ان شاء اللہ استغفار نصیب ہوتا ہے..... پاک کرنے والا استغفار

① اپنے گناہ کسی کو نہ بتائیں..... بس صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کریں..... اسی طرح صرف زبانی تواضع کے طور پر..... خود کو گناہ گار اور برا بھلا نہ کہیں..... زبانی تواضع یہ ہوتی ہے کہ کوئی آدمی خود کو..... لوگوں کے سامنے گناہ گار، حقیر اور برا بتائے..... اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو..... اور اگر کوئی اور اسے گناہ گار یا برا کہہ دے تو اسے غصہ آئے..... آگ لگ جائے..... میرے بھائیو! یہ خطرناک بیماری ہے جو دل کو نادم نہیں ہونے دیتی..... اور نفاق پیدا کرتی ہے..... گناہ کوئی کھیل تو نہیں..... بلکہ عظیم اور تبارک رب تعالیٰ کی نافرمانی کو گناہ کہتے ہیں..... پھر خود کو گناہ گار کہنے کا کیا مطلب؟..... اور وہ بھی صرف زبانی..... ہاں دل سے خود کو گناہ گار سمجھے..... مجرم سمجھے..... اور پھر تڑپ تڑپ کر استغفار کرے..... بزرگوں میں سے جو خود کو گناہ گار کہتے تھے..... تو ان میں یہ حوصلہ تھا کہ کوئی دوسرا بھی..... ان کو گناہ گار یا برا بھلا کہہ دیتا..... تو بالکل ناراض نہ ہوتے..... اور نہ انہیں غصہ آتا..... کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ واقعی گناہ گار ہیں..... ہمارے اندر جب وہ اخلاص اور ہمت نہیں تو..... ہم صرف لفظی تواضع، فیشن یا غصہ میں..... خود کو گناہ گار کہہ کر اپنی نافرمانی پر لوگوں کو گواہ نہ بنائیں..... اور نہ گناہ گار کے لفظ کو بلکا سمجھیں..... میرے بھائیو! استغفار تو وہ کرتا ہے جو اپنے عظیم رب کی..... محبت سے سرشار ہوتا ہے..... یہ ایک صفت ہے جو مومنین کے دل میں..... یہ فکر پیدا کر دیتی ہے کہ میرا محبوب رب..... مجھ سے ناراض نہ ہو..... اور یہ حسن ظن پیدا کر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ..... ہر گناہ کو توبہ سے معاف فرماتے ہیں..... میرے بھائیو! استغفار..... استغفار..... استغفار..... وہ سنو! وہ خود



ارشاد فرما رہے ہیں.....

**ترجمہ** ”کہہ دیجیے! اے میرے گناہ گار بندو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے

شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، وہ غفور ہے وہ رحیم ہے“ (سورۃ الزمر آیت ۵۳)  
 بھائیو! تمام گناہوں کے ارادے چھوڑ کر..... اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر..... اور اسکی رحمت کا  
 یقین..... استغفار..... استغفار..... استغفار.....

### چند اشارے

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی اور پوری امت مسلمہ کی مغفرت فرمائے..... کبھی آپ نے  
 قرآن پاک میں استغفار کے احکامات اور قصوں پر غور کیا؟..... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی  
 اپنے والد سے عرض کر رہے ہیں..... اے ہمارے ابا جی ہمارے لئے استغفار فرمائیے..... والد محترم  
 نے وعدہ فرمالیا..... غور کریں! حکم آ رہا ہے کہ اے نبی! یہ گناہ گار لوگ اگر آپ کی خدمت میں آئیں  
 اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے..... پھر آپ بھی ان کیلئے استغفار فرمائیں تو ان کی  
 معافی پکی..... سبحان اللہ غور کریں! حکم آ رہا ہے اے نبی! کلمہ طیبہ پکا کریں..... اور اپنے لئے اور تمام  
 مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار فرمائیں..... اور دیکھیں! فرمایا جا رہا ہے کہ وہ عظیم فرشتے جو  
 عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ زمین والوں کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں..... اور دیکھیں فرمایا جا رہا  
 ہے کہ منافقین کو کہا جاتا تھا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ تمہارے لئے استغفار فرمائیں تو  
 منافقین تکبر سے اپنے سر گھمانے لگتے..... ان اشاروں پر غور کریں ان کا لطف لیں اور ان سے اپنے  
 لئے سبق سمجھیں..... یہ سب قرآن پاک کے روشن انوارات ہیں.....

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ

وَالْاَمْوَاتِ...

## صبح شام استغفار کے فوائد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب بھی کوئی دو فرشتے کسی دن کوئی اعمال نامہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں جس کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ استغفار ملاحظہ فرما لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس اعمال نامے کے دونوں جانب کے درمیان (کے گناہوں) کو میں نے اپنے بندے کے لئے بخش دیا“ (بزار)

پس چاہیے کہ ہر مسلمان دن رات کے آغاز اور اختتام پر تسبیح اور استغفار کا اہتمام کرے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَا مِنْ حَافِظَيْنِ يَرِيعَانِ إِلَى اللَّهِ فِي يَوْمٍ فَيَبْرِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَفِي آخِرِهَا اسْتَغْفَرَا إِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ ظَرْفَيْ الصَّحِيفَةِ“

(رواہ الزاروفیہ تمام بن نجیح وثقہ ابن حبان وغیرہ وضعف البخاری وغیرہ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح کذا فی مجمع الزوائد ۱۰/۲۵۱ کتاب التوبہ باب الاکسار من الاستغفار رقم الحدیث ۱۷۵۸۰)

## اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار

اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار..... اے مسلمانو! بار بار توبہ، بار بار استغفار..... اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مان کر دل کی ندامت کے ساتھ..... استغفار..... آج امت مسلمہ استغفار کی بے حد محتاج ہے..... ظالم حکمرانوں نے اس امت کو لوٹ لیا، برباد کر دیا..... کافروں نے ہر اسلمے کا رخ مسلمانوں کی طرف پھیر دیا..... ہمارا ایمان گناہوں نے لوٹ لیا..... اور ہمارا سکون دنیا کی محبت نے غارت کر دیا.....

## صبح کے وقت کا استغفار

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دعاء سکھائی اور اس بات کا حکم فرمایا کہ اس کا خیال رکھنا کہ تمہارے گھر والے روزانہ اس کو پڑھیں۔ فرمایا صبح کے وقت یہ کہو.....

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَإِلَيْكَ، اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ أَنْتَ وَلِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرِّدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُضِرٍّ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِي أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً مُحِيطَةً أَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ، اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّكَ تَبْعُثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِن تَكَلَّمْنِي إِلَى نَفْسِي تَكَلِّمْنِي إِلَى صَبِيْعَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي لَا أَثْنِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفُ عَنِّي ذَنْبِي كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ۔

یا اللہ! میں بار بار حاضر ہوں اور یہ میری سعادت مندی ہے خیر آپ کے خزانے میں ہے آپ کی طرف سے ہے آپ کی وجہ سے ہے اور آپ کی جانب ہے یا اللہ! میں نے جو بھی بات کی یا نذرمانی یا قسم کھائی تو آپ کی مشیت اس کے سامنے ہے جو آپ کی مشیت وہ ہوگا اور جو آپ کی مشیت نہیں وہ نہیں ہو سکتا گناہ سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی توفیق صرف آپ ہی دے سکتے ہیں بلاشبہ آپ ہر چیز پہ قادر ہیں یا اللہ! میں نے جو بھی دعاء مانگی رحمت بھیجی وہ ان پر ہو جن پر آپ کی رحمت ہے اور اگر میں نے کوئی لعنت کی تو ان پر ہو جن پر آپ کی لعنت ہے حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں آپ ہی میرے ولی ہیں مجھے اسلام کی حالت میں موت دے اور صالحین کے ساتھ ملا..... یا اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے رضا بالتضاء کا موت کے بعد اچھی زندگی کا آپ سے لقاء کی لذت کا آپ سے ملاقات کے شوق کا۔ اور اس بات کا کہ کوئی ضرر دینے والی بات نہ ہو اور نہ کوئی گمراہ کن فتنے کا میں شکار ہو جاؤں اور یا اللہ میں ظالم یا مظلوم بننے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے کہ میں حد سے تحب و زکردن یا کوئی میرے اوپر تجاوز کرے یا کوئی ایسا گناہ کر ٹیٹھوں جو میری نیکیوں کو کھائے یا کوئی ایسا گناہ جس کی مغفرت نہ ہو یا اللہ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے ظاہر اور باطن کے جاننے والے اے ذوالجلال والاکرام میں اس دنیا میں آپ سے عہد کرتا ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کی گواہی کافی ہے اس بات پر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ملک آپ کا، تعریف آپ کی، آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ آپ کے بندے اور رسول ہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے آپ کی ملاقات حق ہے جنت حق ہے قیامت آتی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور آپ قبروں والوں کو زندہ فرمائیں گے۔ اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر آپ نے مجھے میرے نفس کے سپرد کیا تو مجھے نقصان، بے پردگی، گناہ اور خطا کے سپرد

کر دیں گے سوائے آپ کی رحمت کے مجھے اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں پس میرے تمام گناہوں کو معاف فرما گناہوں کو آپ کے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ میری توبہ قبول فرمائیے۔ بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے اور پوری طرح رحمت کرنے والے ہیں۔

(مسند احمد، طبرانی، حاکم)

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ دعاء وامرہ ان یتعاهدہ اہلہ کل یوم قال: قل حين تصبح "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ" الخ

(رواہ احمد من حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ 5/191 ط... عالم الکتب بیروت والحاکم فی مستدرکھو الطبرانی، کذا فی مجمع الزوائد برقم 16988 ط... دار الفکر بیروت)

### رات سوتے وقت تین بار :

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص بستر پر (سونے کے لئے) آتے وقت یہ دعاء تین مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اگرچہ وہ درختوں کے پتوں کی تعداد میں ہوں اگرچہ وہ ایک بڑے ٹیلے کی ریت کے برابر ہوں اگرچہ وہ دنیا کے دنوں کی تعداد میں ہوں (دعاء یہ ہے)

”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“

دعاء کا ترجمہ میں بخشش مانگتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سدا زندہ، پوری

کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی، احمد، ابویعلیٰ)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ" الخ

{آخر جہ الترمذی فی دعوات (باب ماجاء فی الدعاء اذا اوى الى الفراشه) برقم ۳۳۹۷ وقال

ہذا حدیث حسن غریب، واحمد و ابویعلیٰ کلاهما عن ابی سعید رضی اللہ عنہ {

### رات کو اٹھتے وقت استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تَزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ“

**ترجمہ** آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، یا اللہ آپ پاک ہیں، میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور آپ سے آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ فرما اور مجھے اپنے خزانہ خاص میں سے رحمت عطا فرما بے شک آپ بہت عطا کرنے والے ہیں۔ (ابوداؤد، حاکم، بیہقی، ابن حبان)

عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ کان اذا استيقظ من الليل قال: لا اله الا انت الخ

(رواہ ابوداؤد فی ابواب النوم، باب ما يقول اذا تعار من الليل، والحاكم، والبيهقي، وابن حبان)

### تہجد کے وقت کا پرکيف استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز تہجد کیلئے اٹھتے تو یہ دعاء پڑھتے:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ

حَقِّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ اَنْبْتُ وَبِكَ  
خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ  
إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

**ترجمہ** یا اللہ تمام تعریف آپ کیلئے، آپ زمینوں اور آسمانوں کے نور، تمام تعریف آپ کیلئے  
آپ آسمانوں اور زمینوں کے قائم رکھنے والے، تعریف آپ کیلئے آپ آسمان اور زمین  
اور جو کچھ ان میں ہے سب کے رب، آپ کا قول سچا، آپ کا وعدہ سچا، آپ کی ملاقات حق،  
جنت حق، جہنم حق، قیامت حق، یا اللہ میں آپ کے سامنے سرنگوں ہوا اور آپ ہی پر میں ایمان  
لایا اور آپ ہی پر توکل کیا، اور آپ کی ہی طرف دل سے متوجہ ہوا اور آپ ہی کی قوت سے میں  
نے محاصمت کی، اور میں آپ ہی کے دربار میں اپنا فیصلہ لے گیا میرے اگلے پچھلے، کھلے چھپے  
گناہوں کو معاف فرما دیجئے آپ میرے معبود ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں (موظا امام مالک)  
عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلاة من  
جوف الليل يقول: "اللهم لك الحمد الخ

(رواہ مالک فی الصلاة باب ماجاء فی الدعاء ۱/۵۲۱ برقم ۵۰۲ ط: دار احیاء تراث  
العربی مصر)

### مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت استغفار

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد ﷺ پر  
درود و سلام بھیجتے اور یہ دعاء پڑھتے:

“رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ”

اور جب باہر تشریف لاتے تو محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجتے اور یہ دعاء پڑھتے.....

“رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ” (ترمذی، احمد، وغیرہ)

عن فاطمة الكبرى رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم وقال "رب اغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب رحمتك" واذا خرج صلى على محمد وسلم وقال "رب اغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب فضلك"

(رواه الترمذى فى الصلاة باب مايقول عند دخوله المسجد، وابن ماجه، واحمد وغيرهم)

### وضو کے بعد استغفار کی مسنون دعاء

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وضو سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي ذَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي"

**ترجمہ** یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھے میرے گھر میں کثادتگی عطا فرما اور مجھے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو یوں دعاء کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دعاؤں نے کچھ چھوڑا بھی؟ (مطلب یہ کہ دین و دنیا کی ہر بھلائی اس میں موجود ہے)۔ (ابن السنی)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الْخ"

قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكُنْ مِنْ شَيْءٍ؟  
{اخر جہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ باب ما یقول بین ظہرائی وضوءہ برقم 28}

### نماز میں استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ" کے نازل ہونے کے



بعد میں نے نبی کریم ﷺ کا معمول یہ دیکھا کہ آپ جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو یہ دعاء پڑھتے.....

”سُبْحَانَكَ رَبِّي وَيَحْمَدُكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي“

**ترجمہ** اے میرے رب! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور آپ کی تعریف کرتا ہوں، یا اللہ مجھے معاف فرما۔..... (مسلم)

عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم منذ نزل عليه ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ يصلي صلاة الادعاء اوقال فيها: ”سُبْحَانَكَ رَبِّي وَيَحْمَدُكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي“ (رواه مسلم، باب ما يقال في الركوع والسجود)

### نماز کے بعد استغفار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ“

**ترجمہ** یا اللہ! آپ عیوب سے محفوظ و سالم ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ کی ذات بڑی بابرکت ہے اے جلال و عظمت اور اکرام و اعزاز کے مالک۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ“

{اخرجه مسلم في كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب استحباب الذكر بعد الصلاة، و ابوداؤد بنحوه و الترمذی في الصلاة (باب ما يقول اذا سلم من الصلاة) برقم ۳۰۰ و النسائی (باب الاستغفار بعد التسليم) و ابن ماجه في الصلاة باب ما يقال بعد التسليم}

**فائدہ** تبارکت کے بعد، یا، کا اضافہ بھی بعض روایات سے ثابت ہے۔ اس لئے جو مشہور ہے وہ بھی درست ہے۔

### افتتاح نماز کا استغفار :

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے یہ دعاء پڑھتے:

”وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِيْ، فَاعْفُ عَنِّيْ ذُنُوبِيْ جَمِيعًا، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، وَ اهْدِنِيْ لِحَسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِنِيْ لِحَسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَ اضِرْفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَضِرْفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَابُكَ وَ اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ.“

**ترجمہ** میں نے تو پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے آگے سر جھکانے والوں میں سے ہوں۔ یا اللہ آپ بادشاہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ میرے رب اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میرے تمام گناہوں کو بخش دے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا، مجھے اچھے اخلاق کی رہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی رہنمائی سوائے آپ کے کوئی نہیں کر سکتا، اور مجھ سے برے اخلاق کا رخ موڑ دے سوائے آپ کے مجھ سے برے اخلاق کا کوئی رخ نہیں موڑ سکتا۔

میں بار بار حاضر ہوں، (آپ کی فرمانبرداری کی) خوش بختی لیتا ہوں، خیر تمام کی تمام آپ کے خزانوں میں ہے، اور برائی آپ کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی (آپ کا ہر کام اچھا ہے کسی کو برا نہیں کہا جاسکتا) میرا اعتماد آپ پر اور میرا دوزنا آپ کی طرف آپ برکت والے اور اونچی شان والے ہیں میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد)

عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه اذا قام الى الصلاة قال: وجهت وجهی الخ

(رواہ مسلم فی الصلاة باب الدعاء فی صلاة الیل، وابوداؤد فی الصلاة باب ما یستفتح به الصلاة، والترمذی والنسائی واحمد)

### سجدہ میں استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سجدے میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجُلَّةً وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ“

**ترجمہ** یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے اور کھلے چھپے ہر قسم کے گناہ معاف فرما۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن حبان)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ: ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الخ

(رواہ مسلم فی الصلاة باب ما یقال فی الركوع والسجود، ابوداؤد برقم ۸۷۴ بترقیم الشیخ محمد عوامہ وابن حبان)

### سجدوں کے مابین استغفار

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي“

**ترجمہ** یا اللہ میری مغفرت فرمائیے، اور مجھ پر رحم فرمائیے اور میری بگڑی بنائیے اور مجھے

ہدایت دیجئے اور مجھے رزق عطا فرمائیے۔ (ترمذی، معجم الطبرانی)

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين

السجدتين اللهم اغفر لي الخ

(رواه الترمذی فی الصلاة باب ما يقول بين السجدتين، والطبرانی فی المعجم الثلاثه)

### دعائے قنوت میں استغفار

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کرنے کے بعد قنوت نازلہ

والی دعاء پڑھی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَلْفَ

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ... الى آخره“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! ہماری اور مومنین و مومنات مسلمان و مسلمات کی مغفرت فرما اور ان کے

دلوں کو آپس میں جوڑ دے اور ان کی آپس میں صلح کرا دے اور ان کو نصرت عطا فرما آپ

کے دشمن اور ان کے دشمن پر۔ (بیہقی، مصنف عبد الرزاق)

عن عبید ابن عمیر رحمه الله ان عمر رضي الله عنه قنت بعد الركوع وقال:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَلْفَ

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ... الى آخره“

(رواه البيهقي في السنن باب دعاء القنوت وعبد الرزاق)

### تشہد کا استغفار

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان

یہ دعاء پڑھتے تھے.....

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“

**ترجمہ** یا اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کا آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے۔ آپ ہی آگے کرنے والے اور آپ ہی پیچھے کرنے والے۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسلم، ابوداؤد)

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل لہ ثم یكون من آخر ما یقول (صلی اللہ علیہ وسلم) بین تشهد والتسلیم ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ الْخُ

(رواہ مسلم فی الصلاة باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ، و ابوداؤد فی الصلاة باب ما یستفتح بہ الصلاة)

### رکوع اور سجدے کا مسنون استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“

**ترجمہ** یا اللہ! اے ہمارے پروردگار! میں ہر عیب سے آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں یا اللہ میری مغفرت فرمائیے۔ (بخاری)

فائدہ: استغفار کی یہ دعاء بے حد قیمتی اور جامع ہے، اس میں تسبیح، تحمید ذکر اور استغفار سب آگئے، حضرت رسول کریم ﷺ آخری عمر مبارک میں اس کی کثرت فرماتے تھے، اسی سے اس کے مقام اور قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي"  
 {اخرجه البخارى فى كتاب الاذان باب الدعاء فى الركوع رقم الحديث ۷۹۳، و فى تفسير سورة النصر،}

### نماز کا مسنون استغفار

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء تلقین فرمائی:

"اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ."

**ترجمہ** یا اللہ میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا، اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، پس اپنی خصوصی مغفرت کے ذریعے مجھے معاف فرمائیے اور میرے اوپر رحم فرمائیے۔

باشبہ آپ ہی بہت مغفرت کرنے والے بہت رحم کرنے والے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

**فائدہ** نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد یہ دعاء مانگنی چاہیے.....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ "قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخْ" اخرجه البخارى فى الاذان باب الدعاء قبل السلام برقم ۸۳۴، و مسلم فى كتاب الذكر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذكر۔

### نماز کے بعد کا استغفار

حضرت ذوالفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ“

سو مرتبہ پڑھتے سنا ہے۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بار بار توبہ قبول

کرنے والے خوب مغفرت کرنے والے ہیں۔

(نسائی کبریٰ 6/31 حدیث نمبر 9931 مسند احمد 2/84)

عن ذاذان قال: حدثني رجل من الانصار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في دبر الصلوة اللهم اغفر لي وتب علي انك انت التواب الغفور حتى بلغ مائة مرة.

(رواه النسائي في الكبرى 6/31 برقم 99/31 طبع دار الكتب العلمية و احمد في مسنده 2/84 طبع عالم الكتب بيروت برقم 55/64)

### شب قدر کا استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے..... اے اللہ کے نبی! مجھے بتائیے اگر میں شب قدر کو پا لوں تو

کیا دعاء مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یوں کہو:

”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“

**ترجمہ** یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں مجھے معاف

فرمائیے۔ (احمد، ابن ماجہ)

عن عائشه رضي الله عنها: يا نبي الله ارأيت ان وافقت ليلة القدر ما أقول؟

قال تقولين ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“

(رواه احمد 1/161 برقم ۲۵۳۸۳ طبع عالم الكتب بيروت، وابن ماجه ۲/۱۵۶۵ برقم

۳۸۵۰ طبع دار الفكر بيروت)

## سعی کا استغفار

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بطن مسیل میں سعی فرماتے تو یہ دعاء فرماتے:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْغَزِيُّ الْكَرِيمُ“

**دعاء کا ترجمہ** اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی سب سے بڑھ کر عزیز اور سب سے بڑھ کر کرم والے ہیں۔ (طبرانی)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سعی فی بطن المسیل قال: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْغَزِيُّ الْكَرِيمُ۔  
(رواہ الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابراہیم)

## جہنم کی آگ سے بچانے والا استغفار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص یہ دعاء پڑھے:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ  
آمَنْتُ بِكَ مُخْلِصًا لَكَ دِينِي أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَتُوبُ  
إِلَيْكَ مِنْ سُوءٍ عَمِلْتُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي لَا يَغْفِرُ ذَا إِلَّا أَنْتَ“  
جو یہ دعاء دن کو تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ! آپ ہی کے لئے تعریف ہے آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ میرے رب میں آپ کا بندہ، میں آپ پر ایسا ایمان لایا کہ میری بندگی خالص آپ کے لئے ہے۔ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ اپنی بساط کی حد تک آپ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے اور عہد پر قائم ہوں۔ اپنے برے اعمال سے آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہ کی آپ سے



مغفرت مانگتا ہوں۔ جسے آپ کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ (تجم الاوسط طبرانی)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من

قال اللهم لك الحمد الخ

يقول ذلك ثلاث مرات فمن قالها في يومه حرمه الله على النار۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط)

### گناہوں کو مٹانے والا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ استغفار گناہوں کو مٹانے کا آلہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

“الْإِسْتِغْفَارُ مِجَازٌ لِلدُّنُوبِ”

(رواہ الدیلمی عن حذیفہ کذا فی الكنز ۱/۲۴۱، وفی الجامع الصغیر، قال المناوی: وفیه

عبید بن کثیر التمار قال الذہبی قال الازدی متروک عن عبید اللہ بن خراش ضعفہ الدار القطنی

وغیرہ عن عمہ العوام بن الحوشب)

### اختتام مجلس کا استغفار

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مجلس کا کفارہ یہ کہ اس دعاء کو پڑھنے سے پہلے نہ اٹھے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تُبْ عَلَيَّ وَاعْفُ عَنِّي“

اس دعاء کو تین مرتبہ پڑھے اگر مجلس فضولیات کی ہو تو یہ دعاء کفارہ ہو جائے گی اور اگر مجلس ذکر کی ہو تو

یہ دعاء اس پر مہر ہو جائے گی۔

دعاء کا ترجمہ یا اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں آپ کے سوا کوئی

معبود نہیں میری توبہ قبول فرمائیے اور مجھے بخش دیجئے..... (طبرانی، معجم الزوائد)

عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: کفارة المجلس ان لا يقوم حتی یقول سبحانک اللہم وبحمدک لا الہ الا انت تب علی واغفر لی یقولها ثلاث مرات فان کان مجلس لغط کان کفارة له وان کان مجلس ذکر کان طابعا علیہ.

(رواہ الطبرانی کدافی مجمع الزوائد 10/207 برقم 17164 ط... دار الفکر بیروت۔ باب کفارة المجلس)

### ایک مجلس، سواستغفار

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجلس سے اٹھنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ تک یہ دعاء پڑھتے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُوْرُ“

**دعاء کا ترجمہ** اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ آپ بار بار توبہ قبول کرنے والے اور بار بار مغفرت کرنے والے ہیں۔ (ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ وغیرہ)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: کان تعدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة من قبل ان یقوم "رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور۔

(رواہ الترمذی فی الدعوات باب ما یقول اذا قام من مجلسہ، واحمد وابن ابی شیبہ وغیرہم)

### آخری وقت بھی استغفار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعاء پڑھتے سنا:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِي الْأَعْلَى“

**ترجمہ** یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جاملے۔

(ترمذی، مالک، ابن ماجہ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ وَفَاتِهِ ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِي الْأَعْلَى“

{رواہ الترمذی فی الدعوات برقم 3496 وقال: هذا حديث حسن صحيح، ومالك في جامع الجنائز وابن ماجه ايضا في الجنائز باب ماجاء في مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم برقم 1619}

### اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ پانے والا استغفار

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص گھر سے نماز کیلئے نکلے اور یہ دعاء پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ، وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَشَايِ هَذَا، فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءًا وَلَا سُمْعَةً، وَخَرَجْتُ إِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، فَاسْئَلُكَ أَنْ تُعِينَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

**ترجمہ** یا اللہ! میں آپ سے آپ پر سوال کرنے والوں کے حق کے ذریعے مانگتا ہوں اور میں

آپ سے اپنے اس چلنے کے واسطے سے مانگتا ہوں کیونکہ میں اکڑ، تکبر، دکھاوے اور شہرت کیلئے نہیں نکلا ہوں بلکہ میں تو آپ کی ناراضی سے بچنے اور آپ کی رضا کی تلاش کے لئے نکلا ہوں پس میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے بچا لیجئے اور میرے گناہ معاف فرما دیجئے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

**فائدہ** بعض روایات میں الفاظ کا کچھ فرق ہے مگر فضیلت یہی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْخَيْرَ خَرَجَ ابْنُ مَاجَهٍ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ بِابِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ بِرَقْمِ 778، وَاحْمَدُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَابِ الْبَيْهَقِيِّ فِي الدَّعَوَاتِ بِابِ الْقَوْلِ وَالِدَعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَنْزِلِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَابْنِ السَّنِيِّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ بِابِ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَلَفْظُهُ لَابْنِ مَاجَهٍ {

### استغفار، غصہ کا علاج

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب غصہ آتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ناک کو ملتے اور فرماتے اے عائشہ! یہ دعاء پڑھ!

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاَذْهَبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاجْزِنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ."

**ترجمہ** یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میرے گناہ معاف فرما، اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کن فتنوں سے بچا۔ (ابن السنی)

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا غَضِبَتْ عَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفِهَا ثُمَّ يَقُولُ: "يَا عَوَيْشُ! قُولِي: اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ الْخ"

{اخر جہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ باب ما یقول اذا غضب برقم 457}

### بے شمار گناہوں کی معافی

روایت میں ہے کہ:

جو شخص اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تین بار یوں کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ  
تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ (وہ گناہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں، یا  
علاج کی ریت کے شمار کے برابر یا درختوں کے پتوں کے موافق یا دنیا کے دنوں کے عدد کے مطابق  
ہوں)..... (احیاء العلوم)

(ترمذی بروایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور کہا ہے کہ روایت غریب ہے اور بخاری نے تاریخ  
میں اس کو نقل کیا ہے مگر اس میں بستر پر لیٹنے کے وقت اور تین کی قید نہیں)  
ایک اور روایت میں یوں ہے:  
جو شخص کہے:

سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَعَمِلْتُ سُوءًا فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ  
اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ چیونٹی کے نال جیسے ہوں۔

**ترجمہ** یا اللہ آپ پاک ہیں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور برائی کی ہے پس آپ میری  
مغفرت فرمادیں کہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ (احیاء العلوم)

### ملاقات کے وقت استغفار

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
جب دو مسلمان ملتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی تعریف کرتے ہیں اور  
اس سے (استغفار کرتے ہیں یعنی) مغفرت مانگتے ہیں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی  
ہے۔ (ابوداؤد، بیہقی، ابویعلیٰ)

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس فرمان کے مطابق آپس میں ملاقات کے وقت سلام، حمد اور استغفار کا  
معمول بنائیں اور ایک دوسرے کو مغفرت کی دعاء دیا کریں.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمَدَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَا غُفِرَ لَهُمَا..

{اخرجه ابو داود في الادب (باب المصافحة) برقم ۵۱۶۹، وابن شيهه برقم ۲۶۲۳۱، والبيهقي في السنن (كتاب النكاح، باب ما جاء في مصافحة الرجل الرجل) برقم ۱۳۵۶۹، وفي الشعب، وابو يعلى في مسند البراء}

### ... لاتقنطوا ...

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب اس آیت کے بدلے میں مل جائے:

”يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ“

**ترجمہ** اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (طبرانی)

عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا أَحْبَبُّ أَنَّ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهَذِهِ الْآيَةِ {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ}“

{رواه الطبرانی في الاوسط، واسناده حسن۔ قاله الهيثمي في مجمع الزوائد (كتاب التوبة باب قوله تعالى يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم) برقم 17622}

### حضرت سفیان ثوری کا استغفار

ابو عبد اللہ محمد بن خزیمہ الاسکندرانی فرماتے ہیں:

جب حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے شدید غم اور صدمہ پہنچا، تب میں نے

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ بہت ناز سے چل رہے ہیں..... میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ خدام کی چال ہے دارالسلام یعنی جنت میں..... میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت عطا فرمائی اور مجھے تاج پہنایا اور سونے کے دو جوتے پہنائے اور ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ تمہارے اس قول کا بدلہ ہے کہ..... قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (مخلوق نہیں)..... پھر ارشاد فرمایا: اے احمد مجھ سے وہ دعاء مانگو جو تم تک سفیان ثوری سے پہنچی تھی اور تم دنیا میں مجھ سے مانگا کرتے تھے، میں نے کہا:

يَا رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ يَفْقِدُ رَتِّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اَغْفِرْ لِي كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى لَا تَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ

اے ہر چیز کے رب، ہر چیز پر اپنی قدرت کے صدقے مجھے ہر چیز معاف فرما دیجئے یہاں تک کہ آپ مجھ سے کسی چیز کا سوال (و حساب) نہ فرمائیں

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے احمد! یہ سامنے جنت ہے، اٹھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔

(البدایہ والنہایہ ص ۷۳۷ ج ۱۰)

## رحمت الہی کی شان

ذرا محبت کی آنکھیں کھولیں..... حضرت آقائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ پڑھتے ہیں:

① جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ایک بات لکھی..... اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے اوپر ہے..... (وہ بات یہ ہے کہ)

”بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی“..... (مشق علیہ)

اللہ، اللہ، اللہ..... میرا رب بہت رحیم ہے..... بہت رحیم ہے..... جب گناہوں کے بعد مسجد جانے کی توفیق ملے..... تب سوچیں کہ..... میرا رب کتنا عظیم ہے..... اور رحیم ہے کہ..... اپنے مجرم کو اپنے گھر آنے کی اجازت اور توفیق دی..... لوگ تو مانگیں توڑ دیتے ہیں..... مگر یہاں مجرم کو اپنے گھر میں اپنے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت..... اللہ، اللہ، اللہ.....

① اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک سو ”رحمتیں“ ہیں..... اُن سو میں سے صرف ایک رحمت کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نازل فرمایا ہے..... اسی رحمت کے سبب جنات، انسان، مویشی اور حشرات آپس میں نرمی اور محبت کرتے ہیں..... اور اسی کے سبب وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں..... اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے مؤخر رکھی ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم فرمائیں گے..... (بخاری، مسلم)

ساری مخلوق..... زمین کی پیدائش سے لیکر قیامت تک صرف ایک ”رحمت“ کے بل بوتے..... طرح طرح کی محبتوں، خدمتوں، اور تعلقات سے سرشار ہے..... ہر ماں کی بچے سے محبت..... اولاد کی والدین سے محبت..... خاوند بیوی کا پیار..... اور معلوم نہیں کیا کیا..... یہ ہوئی ایک رحمت..... اور جب قیامت کے دن ننانوے رحمتیں ٹھٹھیں ماریں گی تو..... پھر ساری مخلوق کہہ اٹھے گی: بے شک اللہ تعالیٰ بہت رحیم ہیں..... بہت رحیم ہیں..... بہت رحیم اور مہربان.....

② اگر مومن اللہ تعالیٰ کی سزا کو جان لے تو کبھی جنت کی توقع نہ کرے اور اگر کافر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جان لے تو کبھی اُس کی جنت سے مایوس نہ ہو..... (بخاری، مسلم)

کوئی شک نہیں..... عظیم مالک..... شدید العقاب ہے..... سخت سزا والا..... سخت پکڑ والا..... قارون زمین میں دھنسا جا رہا ہے..... دھنسا جا رہا ہے..... توبہ، توبہ..... فرعون روز آگ میں جلایا جاتا ہے..... نہ آگ ختم ہوتی ہے، نہ درد ختم ہوتا ہے..... اور نہ عذاب ختم ہوتا ہے..... وہاں کے خزانے ختم ہونے والے نہیں..... مگر رحمت بھی تو ایسی کہ..... ادھر توبہ اٹھی نہیں کہ ادھر سے رحمت موسلا دھار برستی ہے..... ایسی رحمت کہ کافر کو اُس کی حقیقت معلوم ہو جائے تو..... کفر پر مرنے کے باوجود جنت کی امید کرنے لگے..... اور ہم اپنے آقا ﷺ کے فرمان میں پڑھ چکے ہیں..... اللہ تعالیٰ نے خود دلکھ دیا ہے.....

رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي

کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی.....



## دیر کیسی؟

### استغفار میں دیر اور جھجک کیوں؟

اللہ تعالیٰ بہت رحیم ہے، بہت رحیم..... بے حد رحیم اور مہربان..... اللہ، اللہ، اللہ.....  
 ذرا سا غور کریں کہ..... کیسے کیسے لوگوں کو اور کیسے کیسے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا.....  
 ایک شخص اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب نبی ﷺ کے مقابلے میں..... تلوار سے لڑ رہا ہے.....  
 حضور پاک ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر حملے کر رہا ہے..... پھر اُس نے کلمہ پڑھا، توبہ کی تو  
 اللہ تعالیٰ نے فوراً معاف فرمادیا..... اب اُن کا نام لیں تو ساری اُمت کہتی ہے..... رضی اللہ عنہ..... کہ اللہ تعالیٰ  
 اُن سے راضی ہو گیا..... گناہ کی شدت کا اندازہ لگا نہیں..... اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا  
 اندازہ لگانے کی کوشش کریں..... اب تو مان جاؤ! گناہ گار بھائیو! اور بہنو! کہ اللہ تعالیٰ رحیم ہے..... پھر  
 توبہ اور استغفار میں دیر کیوں؟ جھجک کیوں؟.....

وہ دیکھو! سنو پیارے آقا ﷺ کا فرمان:

اگر تم نے گناہ کئے، یہاں تک کہ تمہارے گناہوں سے زمین اور آسمان کے درمیان کا حصہ بھر  
 جائے اور تم نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لی تو وہ تمہیں بخش دے گا..... (الحديث)  
 سبحان اللہ..... ہمارے نزدیک زمین بھی بڑی اور آسمان بھی بڑا..... مگر ہمارے رب کے نزدیک نہ  
 زمین بڑی نہ آسمان بڑا..... اور نہ اُن دونوں کے درمیان کا خلا بڑا..... انہوں نے تو رحمت کی ایک  
 نظر فرمائی ہے..... اور سارے گناہ نیکوں میں تبدیل ہو جانے ہیں..... پھر بھی توبہ میں دیر؟..... پھر بھی  
 استغفار میں تاخیر؟.....

### شیطان کے دو جال

سبحان اللہ..... اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی عجیب ہے..... اپنے مجرموں کو اپنا بندہ کہہ کر بلاتے ہیں.....

اور کھلی معافی کا اعلان فرماتے ہیں..... اور معافی مانگنے والوں کو اونچے اونچے مقامات..... اور ہر طرح کی نعمتوں سے نوازتے ہیں..... کوئی ہے جو اپنے مجرم کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کر سکتا ہو؟..... پھر بھی ہم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کے سہارے ڈھونڈتے ہیں..... اور کبھی ایک لمحہ بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص اور مخلص نہیں کرتے..... شیطان کی پوری کوشش ہے کہ وہ ہمیں توبہ، استغفار سے روکے..... کبھی نیکی کے تکبر میں ڈال کر..... اور کبھی گناہ سے مایوس کر کے..... جب کوئی بندہ اپنے گناہوں سے مایوس ہو کر توبہ چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اپنی کامیابی پر خوشی مناتا ہے..... اور جب کوئی بندہ اپنی نیکی کے زعم میں تو نہیں کرتا تو شیطان اُسے اپنا شکار بنا لیتا ہے.....

### اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ

آقا ﷺ کا فرمان ہے:

اللہ تعالیٰ ہر رات اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دن کا گناہگار توبہ کر لے اور ہر دن اپنا (رحمت والا) ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہگار توبہ کر لے..... اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔ (صحیح مسلم)

اللہ اکبر کبیرا..... اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ!!!..... ہمیں یہ رحمت نصیب ہو جائے تو پھر شیطان ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے..... اللہ پاک بلا رہا ہے..... اپنی رحمت کی طرف، توبہ کے دروازے کی طرف

تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور)

اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ.....

فَقُتِبُوا إِلَى اللَّهِ (الذاریات)

پس اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ پڑو.....

اے مسلمانو!..... آج کا سورج بھی مشرق کی طرف سے نکلا ہے..... معلوم ہوا کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ ہمیں اپنی طرف بلا رہا ہے..... رب عظیم کو ہماری ضرورت نہیں مگر پھر

بھی ہمیں بلارہا ہے..... پھر دیر کس بات کی؟..... ہم گناہ چھوڑ دیں، ہم مایوسی کو پرے پھینک دیں.....  
اور دوڑ پڑیں اپنے رب کی طرف اپنے پیدا کرنے والے، پالنے والے مالک کی طرف.....  
یا اللہ توبہ، یا اللہ توبہ، یا اللہ توبہ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

### کوئی ہے جو استغفار کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک نقل فرماتے ہیں کہ  
”ہر رات کو (تین پہروں میں سے) پہلا پہر گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تجسلی  
فرماتے ہیں پس فرماتے ہیں میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں کوئی ہے جو مجھے پکارے  
تاکہ اس کی پکار کا جواب دوں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اسے دے دوں کوئی ہے جو  
مجھ سے (استغفار یعنی) مغفرت طلب کرے تاکہ اس کی مغفرت کروں۔ صبح روشن ہونے تک  
یہی معاملہ جاری رہتا ہے“ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَنْزِلُ  
اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَنْخَضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ: "أَنَا  
الْمَلِكُ. أَنَا الْمَلِكُ. مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي  
فَأُعْطِيهِ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيَعَ الْفَجْرُ."  
{اخرجه البخاری فی التہجد (باب الدعاء والصلاة من آخر الليل) برقم ۱۱۳۵، وفي مواضع  
اخری، ومسلم فی صلاة المسافرين (باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والاجابة  
فيه) واللفظ له، وابوداؤد، والترمذی، وابن ماجه}

### وضو، نماز، استغفار

حضرت اسماء بن حکم فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”میرا معمول (حدیث کے بارے میں) کچھ یوں تھا کہ اگر میں خود رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنتا تو اللہ کو جتنا منظور ہوتا مجھے اس سے نفع پہنچاتے (یعنی میں اس پر عمل کرتا) اور کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتے تو میں ان سے قسم لیتا (کہ حدیث کا معاملہ ہے بات پکی ہونی چاہیئے) اگر وہ قسم کھاتا تو میں ان کو سچا مان لیتا۔

فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اور میں نے خلاف معمول ان سے قسم نہیں لی کہ مجھے ان کے تقویٰ، علم اور احتیاط پر اعتماد تھا اس لئے میں ان سے قسم لیے بغیر ان کی تصدیق کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو بھی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ“ الْآیۃ

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا (کسی اور طرح) اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کئے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكِيمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلِفُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ“ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ

”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا  
لِذُنُوبِهِمْ.“ الآية

{اخرجه ابو دائود (باب الاستغفار) برقم 1516، والترمذی فی تفسیر سورة آل عمران برقم 3006، والنسائی، وابن ماجه فی الصلاة (باب ماجاء فی ان الصلوة کفارة) برقم 1395، وابن ابی شیبہ برقم 7724، واحمد فی مسنده فی احادیث ابی بکر۔}

### زمین سے آسمان تک گناہ..... پھر بھی مغفرت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا یہ فرمایا جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان خلا کو بھر دیں اور پھر (بھی) تم اللہ تعالیٰ سے (استغفار کرو گے یعنی) مغفرت طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے یا یہ فرمایا میری جان ہے اگر تم خطائیں نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئیں گے جو خطائیں کرے گی پھر استغفار کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے۔“ (احمد، ابویعلیٰ، ابن ماجہ)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمْ لَعَفَرَ لَكُمْ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوا لَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.“

{رواه احمد ۲۳۸/۳ و ابویعلی فی مسنده ۳۲۱۱ و رجالہ ثقات کذا فی مجمع الزوائد للہیثمی (کتاب التوبہ باب سعة رحمة اللہ رقم الحدیث ۱۷۶۲۳) و اخرجه ابن ماجه بنحوه عن ابی هریرہ فی الزهد (باب ذکر التوبہ) برقم ۳۲۳۸}

## گناہ کبیرہ

گناہ کوئی بھی ہوا سے چھوٹا نہ سمجھا جائے صغیرہ گناہوں پر اگر اصرار کیا جائے یعنی ان کو معمولی سمجھ کر بار بار کیا جائے تو وہ کبیرہ گناہ بن جاتے ہیں..... اور کبیرہ گناہوں پر اگر سچی توبہ کر لی جائے تو ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے..... صغیرہ گناہ عام نیکیوں سے بھی معاف ہوتے رہتے ہیں..... اس لئے کبیرہ گناہوں کی زیادہ فکر کی جائے کہ ان سے بچنا ہے اور اگر ہو چکے ہوں تو ان سے سچی توبہ کرنی چاہیے..... کبیرہ گناہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟..... اس میں بہت تفصیل ہے..... ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کتاب قوت القلوب میں اس بارے میں تمام احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کبیرہ گناہوں کی اصل تعداد سترہ ہے.....

❶ کفر.....

❷ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا..... یعنی کبھی بھی نہ چھوڑنے کا ارادہ رکھنا اور ہمیشہ اس میں لگے رہنا.....

❸ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا جسے ”قنوط“ (یعنی قنوطیت) کہتے ہیں.....

❹ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے نیاز ہو جانا اور خود بخود یہ فرض کر لینا کہ میرا کیا ہے میں تو بخشا ہوا

ہوں..... یہ وہ چار کبیرہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہے.....

❺ جھوٹی گواہی کہ جس سے کسی کا حق باطل ہو جائے.....

❻ کسی پر زنا کی تہمت لگانا کہ اس سے کسی پر شرعی حد قائم ہو جائے.....

❼ جھوٹی قسم جو کسی کو مال سے محروم کر دے.....

❽ جادو اور سحر وغیرہ کہ یہ بھی کلمات ہی ہوتے ہیں جو زبان سے ادا کئے جاتے ہیں..... ان چار کبیرہ

گناہوں کا تعلق زبان سے ہے.....

❾ شراب نوشی یا کوئی بھی ایسی چیز جو نشہ، خمار اور مستی کا باعث ہو.....

❿ یتیم کا مال کھانا.....

۱۱) سود کھانا..... ان تینوں چیزوں کا تعلق پیٹ سے ہے.....

۱۲) زنا.....

۱۳) لواطت..... ان دو گناہوں کا تعلق شرم گاہ سے ہے.....

۱۴) قتل.....

۱۵) چوری جس سے شرعی حدود واجب ہو..... ان دو کبیرہ گناہوں کا تعلق ہاتھ سے ہے.....

۱۶) کفار سے مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ سے بھاگ جانا..... اس کبیرہ گناہ کا تعلق پاؤں سے

ہے..... اور یہ اس وقت ہے جب کفار کی تعداد دگنی یا اس سے کم ہو.....

۱۷) ماں باپ کو رنج پہنچانا..... اس کبیرہ گناہ کا تعلق جسم کے تمام اعضاء سے ہے.....

(خاصہ کیمائے سعادت)

اس فہرست میں سے ایک ایک گناہ کو پڑھتے جائیں..... ساتھ ساتھ سچی توبہ کرتے جائیں..... اور

ان گناہوں کی نفرت دل میں بیٹھائیں..... اور ان سے دور رہنے کے عزم کو پختہ کرتے جائیں.....

### صغیرہ گناہ کب کبیرہ بن جاتا ہے

بعض اسباب ایسے ہوتے ہیں جو ”گناہ صغیرہ“ کو گناہ کبیرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں تب ان کی آفت بڑھ جاتی ہے وہ اسباب چھ ہیں.....

۱) گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا..... یعنی اسے بار بار کرنا اور کرتے رہنا کہ چھوڑنے کا خیال ہی نہ کرے

بلکہ اسے اپنی عادت بنا لے..... یہ خطرناک ہے قطرہ قطرہ پانی متواتر پتھر پر گرتا رہے تو اس میں

سورخ کر دیتا ہے..... پس جو شخص گناہ صغیرہ میں مبتلا ہوا سے چاہیے کہ اس کے تدارک کے لئے

ہمیشہ استغفار کرتا رہے..... اس کا غم کھائے اور پریشانی پریشانی کا اظہار کیا کرے اور دل میں ٹھان

لے کہ آئندہ اس کے قریب نہیں جاؤں گا.....

۲) دوسرا سبب گناہ صغیرہ کو کبیرہ بنانے کا یہ بنتا ہے کہ آدمی گناہ کو بالکل معمولی چیز سمجھ کر اسے اہمیت ہی نہ

دے اور اسے حقارت سے دیکھے (یعنی اسے معمولی بات سمجھ کر کرتا رہے) حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان کے نزدیک گناہ ایک پہاڑ سے کم نہیں ہوتا اور اسے ہمیشہ یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اس کے سر پر پھمٹ نہ پڑے اور دوسری طرف منافق کے نزدیک گناہ کی حیثیت ایک مکھی سے زیادہ نہیں ہوتی جو ناک پر بیٹھ جائے اور اڑ جائے..... دراصل جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اور اس کا ایمان سلامت ہو تو وہ ہر گناہ کو بڑا سمجھتا ہے کہ اس میں مالک کی نافرمانی ہوئی ہے.....

④ تیسرا سبب یہ ہے کہ آدمی گناہ میں خوشی محسوس کرے اور اس گناہ کرنے کو ایک کارنامہ اور فسخ تصور کرے ایسے لوگوں کو اکثر فخریہ انداز میں اس طرح کی باتیں کہتے سنا جاسکتا ہے کہ مثلاً..... فلاں کو میں نے ایسا فریب دیا کہ مزہ آگیا..... یا فلاں کو میں نے خوب ذلیل کیا وغیرہ وغیرہ.....

⑤ چوتھا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی صغیرہ گناہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی ہو تو وہ اس حالت سے دھوکہ کھا جائے اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے گناہوں کی کھلی چھوٹ دے دی ہے..... ان گناہوں میں لگا رہے اور توبہ نہ کرے اور یوں اپنی ہلاکت کا سامان مکمل کر لے.....

⑥ پانچواں سبب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی پردہ پوشی فرمائی ہو تو وہ شکر ادا کرنے کی بجائے اس پردہ کو اپنے ہاتھوں سے ہٹا دے اور اپنے گناہ کو اس طرح لوگوں پر ظاہر کرے کہ اور لوگ بھی اس گناہ میں رغبت کرنے لگیں ایسی صورت میں دوسرے لوگوں کو گناہ پر لگانے کا وبال بھی اس کے سر پڑے گا..... اسلئے بزرگان سلف نے کہا ہے کہ اس سے بڑا غضب اور کیا ڈھایا جاسکتا ہے کہ ایک مسلمان کی نظر میں گناہ کو آسان اور مرغوب بنا دے.....

⑦ چھٹا سبب یہ ہے کہ وہ عالم دین اور پیشوا ہو کر گناہ میں الجھا رہے اور دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر بے باکانہ گناہ کرنے لگیں اور کہیں کہ اگر فلاں کام غلط ہوتا تو وہ عالم اور پیشوا کیوں اس کا ارتکاب کرتا؟..... مثلاً کوئی عالم ریشمی لباس پہنتا ہو یا درباروں کے چکر کاٹتا ہو یا بادشاہ کے حضور میں حاضر رہتا ہو اور اس سے مال و زر حاصل کرتا ہو یا مال و جاہ کی کثرت کا حریص ہو اور اس پر ناز بھی کرے



یا مناظرے میں وہابیات باتیں کرتا ہو یا اپنے ہمسروں اور معاصرین کو طعنے بازی اور بدزبانی کا نشانہ بناتا ہو وغیرہ..... تب اس کے شاگرد بھی وہی سیکھ جائیں گے..... اور جب وہ استاذ بنیں گے تو اپنے شاگردوں کو یہی طرز عمل منتقل کریں گے اور یوں برائی کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا اور ان میں سے ہر کوئی ایک ایک بستی کی ویرانی اور بربادی کا سبب بن جائے گا..... پس یہی وجہ ہے کہ گناہ کا وبال علماء کے لئے بہت بڑا ہوتا ہے..... ان کا ایک گناہ ہزاروں گناہوں کے برابر ہے..... اسی طرح ان کی عبادت کا ثواب بہت بڑا ہوتا ہے اور ان کی ایک عبادت ہزاروں عبادتوں کا اجر دے جاتی ہے کیوں کہ جو لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں ان کی عبادت میں بھی اس عالم کو ثواب ملتا ہے..... (خلاصہ کیمیائے سعادت)

اچھا تو یہ ہے کہ علماء گناہوں سے باز رہیں اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہوں بھی تو وہ چھپا رہے اور توبہ سے اس کو مٹانے کی کوشش کرتے رہیں..... (کیمیائے سعادت)

### صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے خالی نہیں

وہ استغفار جو صرف زبان سے ہو اور دل اس سے غافل رہے، وہ خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتا..... استغفار وہ زیادہ مفید ہے جس میں زبان کے ساتھ دل کی بھی شرکت ہو..... دل کی شرکت سے مراد یہ ہے کہ استغفار کرتے وقت دل میں خوف ہو، مغفرت اور معافی کی طلب ہو..... ندامت، پشیمانی اور خجالت دل پر مسلط ہو..... لیکن یاد رہے کہ صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے یکسر خالی نہیں..... کیونکہ اس سے اور کچھ نہیں تو کم از کم زبان بے ہودہ باتوں سے محفوظ رہتی ہے..... اور فضول باتوں سے خاموشی خود بڑی اچھی چیز ہے کہ یہ وہ نیک اور مبارک عادت ہے کہ جب پڑ جائے تو زبان بیہودہ باتیں کرنے کی نسبت استغفار پڑھنے کی طرف زیادہ مائل ہو جاتی ہے (ساتھ یہ امید بھی ہوتی ہے کہ زبانی استغفار پڑھتے پڑھتے بالآخر دل بھی کسی وقت ساتھ شریک ہو جائے اور کام بن جائے.....

ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے ان سے کہا..... ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ میری زبان پر

اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری تو ہوتا ہے لیکن بے دلی سے..... یعنی دل کی توجہ کے بغیر..... فرمایا..... شکر کر کہ تیرے کسی عضو (زبان) کو خدمت پر مامور تو کیا جاتا ہے..... یعنی کم از کم زبان کو تو اللہ پاک نے اچھے کام پر لگا دیا ہے..... یہاں ایک اہم بات یاد رکھیں..... جب کوئی شخص صرف زبان سے ذکر اور استغفار کرتا ہو اور اس کا دل حاضر نہ ہوتا ہو تو شیطان اس پر بہت سخت حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے..... اے بندے! زبان کو بند ہی کر لے، جب تیرا دل غیر حاضر ہے تو زبانی جمع حشرِ محض گستاخی اور بڑی بے ادبی ہے..... شیطان کے اس حملے اور فریب کا جواب دینے والے افراد تین طرح کے ہوتے ہیں

①..... سابق: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطان کے اس وسوسے کے جواب میں کہتے ہیں..... ہاں! تیری بات تو ٹھیک ہے، خالی زبانی جمع خرچ کا کیا فائدہ! تو یہ لے میں اب زبردستی اپنے دل کو حاضر کر لیتا ہوں..... یہ لوگ شیطان کو جلاتے ہیں اور اس کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں.....

②..... ظالم: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطان کی باتوں میں آجاتے ہیں اور کہتے ہیں..... تو نے بالکل ٹھیک کہا واقعی دل کی توجہ کے بغیر زبان ہلانا بیکار ہے..... اور پھر واقعی ذکر و استغفار چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑی دانش مندی کا کام کیا..... حالانکہ یہ لوگ شیطان کی موافقت کر رہے ہوتے ہیں.....

③..... مقصد: یہ وہ لوگ ہیں جو شیطانی وسوسے کے جواب میں کہتے ہیں..... یہ درست ہے کہ میرا دل حاضر نہیں..... لیکن میں زبان کو ذکر الہی سے کیوں روکوں؟ آخر خاموش رہنے سے تو ذکر الہی بہتر ہی ہے..... کیونکہ بلاشبہ صراف کا پیشہ بادشاہی سے کم درجے کا ہے..... لیکن خاکروبی (یعنی بھنگی) کے پیشے سے تو اچھا ہے..... اب اگر کوئی صراف بادشاہ نہ بن سکے تو اس کے لئے یہ کہاں مناسب ہے کہ صراف چھوڑ کر بھنگی بن جائے؟..... (خلاصہ کیسائے سعادت)

### استغفار سے کبیرہ گناہ معاف

حضرت زید بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص

(یہ دعاء) پڑھے:

”اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“  
 اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو“ (جو کہ کبیرہ  
 گناہ ہے)“ (ترمذی، ابوداؤد، طبرانی)

عَنْ زَيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ قَالَ  
 ”اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ غَفَرَ اللهُ  
 لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَّ مِنَ الرَّخْفِ“

{اخرجه الترمذی فی الدعوات (باب دعاء الضیف) رقم ۳۵۷۷، وقال: هذا حديث غريب  
 لانعرف الا من هذا الوجه، واللفظ له، وابوداؤد قبل كتاب الزكاة بسبعة ابواب (باب في  
 الاستغفار) برقم ۱۵۱۲، وابن شيبه عن معاذ وابن مسعود، والطبرانی في الكبير عن ابن  
 مسعود، وفي الاوسط عن البراء بن عازب، الحاكم في المستدرک (كتاب الدعاء والتكبير)  
 عن ابن مسعود، وقال الهيثمي: ورجاله وثقوا}

### چھوٹے گناہ کیسے ہلاک کرتے ہیں؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ”ان گناہوں سے بچو جنہیں چھوٹا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان گناہوں کی مثال جنہیں چھوٹا شمار کیا  
 جاتا ہے ایسی ہے جیسے کوئی قوم کسی وادی میں اترے (اسے آگ کی ضرورت پڑے) تو یہ  
 ایک لکڑی اور وہ ایک لکڑی لے کر آئے یہاں تک کہ انہوں نے اتنی لکڑیاں اٹھائیں جس سے  
 انہوں نے اپنا کھانا پکا لیا..... حقیقت یہ ہے کہ جب ایسے گناہوں کے کرنے والے کی پکڑ ہوتی  
 ہے تو وہ اس کو ہلاک کر کے رکھ دیتے ہیں“ (احمد، طبرانی)

یعنی جس طرح ایک ایک لکڑی جمع ہو کر آگ کا والا بن گیا، یہی حال ان چھوٹے گناہوں کا ہے  
 جن سے توبہ نہ کی جائے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "إِنَّا كُفِّرْنَا وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّمَا مِثْلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ كَمِثْلِ قَوْمٍ نَزَلُوا ابْطَنَ وَإِدْفَاءً ذَا بَعُودٍ وَجَاءَ ذَا بَعُودٍ حَتَّى تَحْمَلُوا مَا أَنْضَجُوا بِهِ خُبْرَهُمْ. وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذَ بِهَا صَاحِبُهَا يُهْلِكُهُ."

(رواه احمد و رجاله رجال الصحيح ورواه الطبرانی فی الثلاثة من طریقین، ورجال احدهما رجال الصحيح غير عبد الوهاب بن عبد الحکیم، ووثقة، کذا فی مجمع الذوائد کتاب التوبة رقم الحديث ۱۷۶۲)

### مؤثر استغفار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص..... "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" کہے تو جیسے اس نے کہا وہ لکھ لیا جاتا ہے اور پھر عرش کے ساتھ معلق کیا جاتا ہے..... اس کو اس کہنے والے کا کوئی گناہ نہیں مٹا سکتا یہاں تک کہ اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو جائے اور وہ اسی طرح مہر بند ہو جیسے کہ اس نے کہا تھا۔ (طبرانی)

عن ابن عباس رضي الله عنه رفع الحديث انه قال، من قال: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمُوتُ هَذَا ذَنْبٌ عَلَيْهِ صَاحِبُهَا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَهُوَ مُحْتَرَمٌ كَمَا قَالَهَا. (اخرجه الطبرانی، وفيه مالک بن يحيى وهو ضعيف، قاله الهيثمي في مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۵ برقم ۷۵۹۲ افی کتاب التوبة باب كيفية الاستغفار)

### رحمت اور مغفرت کا پھیلاؤ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو (اپنی رحمت کا) ہاتھ پھیلاتے دیتے ہیں تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ (مراد خصوصی

رحمت) پھیلا دیتے ہیں تاکہ رات کا گناہ گارتوبہ کر لے (یہ معاملہ یوں ہی چلتا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا (مسلم، احمد)

”عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئَةُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئَةُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“

(رواہ مسلم فی التوبۃ باب قبول من الذنوب وان تکررت، واحمد فی مسنده من حدیث ابی موسیٰ)

## ”اللہ کی قسم فلاں کی مغفرت نہیں ہوگی“ کہنا کیسا ہے؟

حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کسی (گناہگار) کے بارے میں کہہ دیا کہ اللہ فلاں کو نہ بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کون ہے جو قسم کھا کر مجھے پابند کر رہا ہے کہ فلاں کو نہ بخشوں گا یا درکھ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل کو ضائع کر دیا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کی مغفرت بہت وسیع ہے اس نے خود اپنا نام ”رحمن، رحیم، غفور، غفار اور رؤف وودود“ رکھا ہے زمین بھر کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے بیچ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی مغفرت چاہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا اسی لئے کسی کو کسی اور کے بارے میں یہ کہنے کی اجازت نہیں کہ اللہ کی قسم اس کی مغفرت نہیں ہوگی اپنی فکر کرنی چاہیے۔

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: ”وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ. وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَّكِلُ عَلَى أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاحْبَطْتُ عَمَلَكَ، أَوْ كَمَا قَالَ...“

(رواہ مسلم کتاب البر والصلة باب النهی عن تقییط الانسان من رحمة اللہ)

## ہر چھوٹے بڑے دانستہ نادانستہ گناہ سے استغفار

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں جب بھی تمہارے نبی ﷺ کے قریب ہوا کسی بھی نماز میں فرض ہو یا نفل تو میں نے آپ کو ان کلمات سے دعا کرتے سنا:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ كُلَّهَا اللَّهُمَّ اَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ  
الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِي صَالِحَهَا وَلَا يَضُرُّ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میرے گناہوں کی مغفرت فرما، میرے تمام گناہوں اور خطاؤں کی مغفرت فرما، اے اللہ مجھے اونچی شان عطا فرما، میری بگڑی بنا دے، مجھے نیک اعمال اور اخلاق کا راستہ دکھا، آپ کے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا، اور کوئی برے اعمال سے پھیر نہیں سکتا۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال: ما دنوت من نبیکم ﷺ فی صلوٰۃ المکتوبۃ ولا تطوع الا سمعته یدعو بہؤلاء الکلمات لا یزید فیہن ولا ینقص منہن۔  
”اللهم اغفر لذنوبی وخطایای کلہا اللهم انعشنی واجبرنی واهدنی لصالح  
الاعمال والاخلاق فانہ لا یہدی لصالحہا ولا یصرف سیئہا الا انت“  
(رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح غیر زبیر ابن خریق وهو ثقہ کذا فی مجمع  
الزوائد للہیثمی۔ ۱۳۸/۱۰ برقم۔ ۱۶۹۸۲) (طبع دار الفکر بیروت)

## معافی اور رہنمائی

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، اور قبیلہ قیس کی ایک عورت سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی ﷺ کو سنا: آپ یہ دعا فرما رہے ہیں..... (دونوں راویوں کے الفاظ کو جمع کیا جا رہا ہے)  
”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهِدُّكَ لَا زُشْدَ أَمْرِي،“

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میرے گناہ معاف فرما، غلطی سے ہوئے ہوں یا قصداً، یا اللہ! میں آپ سے اپنے اچھے معاملات کی رہنمائی مانگتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ. وامرأة من قیس انهما سمعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احدهما: سمعته یقول: اللہم اغفر لی ذنبی الخ  
(رواہ احمد، ۳/۲۱ برقم ۱۶۲۶۹ طبع عالم الکتب بیروت)

### ان گناہوں پر استغفار جو دوبارہ ہو گئے

سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مطرف بن عبد اللہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی:  
”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ حَتَّى سَأَلْتُكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيهِ، وَأَسْتَغْفِرُكَ حَتَّى جَعَلْتَهُ لَكَ عَلَى نَفْسِي ثُمَّ لَمْ أَوْفِ لَكَ بِهِ، وَأَسْتَغْفِرُكَ حَتَّى آذَنْتُ فِيهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَ قَلْبِي فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتُ“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میں استغفار کرتا ہوں ان گناہوں سے جن کی میں نے معافی مانگی تھی لیکن دوبارہ کر بیٹھا، اور میں معافی مانگتا ہوں ان اعمال کے بارے میں جو میں نے آپ کے لیے اپنے اوپر لازم کئے لیکن پھر میں نے ان کو پورا نہیں کیا، اور میں مغفرت چاہتا ہوں ان اعمال کی جو میں نے اپنے گمان میں آپ کی رضا کے لیے کیے تھے مگر میرے دل میں اس چیز کی آمیزش ہو گئی جو آپ کو معلوم ہے۔ (شعب الایمان، بیہقی)

عن سفیان یقول: کان من دعاء مطرف بن عبد اللہ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ الخ  
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۵/۳۳۲ برقم ۷۱۶۷ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

## طواف میں استغفار

حضرت عبدالاعلیٰ التیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طواف کرتے ہوئے میں کیا کہوں؟

فرمایا یہ کہو:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَخَطَايَايَ، وَعَمْدِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي إِنَّكَ إِنَّمَا تَغْفِرُ لِمَنْ تُهْلِكُنِي“

**دعاء کا ترجمہ** یا اللہ میرے گناہوں، اور میری خطاؤں کو معاف فرما، اور قصدا کی ہوئی غلطیوں کو معاف فرما، اور میرے کاموں میں میرے حد سے تجاوز کرنے کو معاف فرما، کیونکہ اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ (شعب الایمان)

عن عبدالاعلیٰ التیمی قال: قالت خديجة بنت خويلد رضي الله عنها يا رسول الله ما اقول وانا اطوف بالبيت؟ قال: قل: (اللهم اغفر لي الخ (رواه البيهقي في شعب الایمان في الحج، فصل في فضيلة الحجر الاسود، والمقام، والاستلام، ۴/۵۳ برقم ۴۰۴۳ طبع دار الكتب العلمية)

## ظلم اور ناشکری پر استغفار

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دعاء کی: یا اللہ میرے ظلم اور کفر کو معاف فرما۔ کسی نے پوچھا..... اے امیر المؤمنین! ظلم کی بات تو سمجھ میں آتی ہے مگر کفر کا کیا معاملہ ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا:

”ان الانسان لظلوم كفار“

کہ بلاشبہ انسان بہت ظلم کرنے والا، بہت کفر کرنے والا ہے۔ (ابن ابی حاتم)



**قائدہ** عربی میں کفر و معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک معنی وہی جو اردو میں مشہور ہے۔ (یعنی ایمان کی ضد) اور دوسرا معنی ناشکری کے بھی آتے ہیں۔ یہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوسرے معنی مراد لیے ہیں۔.....

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال: (اللهم اغفر لي ظلمي وكفري. قال قائل: يا امير المؤمنين. هذا الظلم، فما بال الكفر؟ قال: ان الانسان لظلوم كفار

(رواه ابن ابی حاتم، كذا في كنز العمال ۶/۲۷۷ برقم ۵۰۴۶ طبع مؤسسة الرسالة)

### چھ طرح کے گناہوں پر استغفار

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عام دعاء یہ تھی.....  
 ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَغْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ“

**دعاء کا ترجمہ** اے اللہ! میرے لیے بخش دیجیے ان گناہوں کو جو مجھ سے غلطی سے سرزد ہوئے، اور ان گناہوں کو جو قصد اسرزد ہوئے، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے چھپ کر کیا، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے ظاہر کر کے کیا، اور ان گناہوں کو جو میں نے لاعلمی میں کیے ہیں، اور ان گناہوں کو جن کو میں نے جان کر کیا ہے۔ (احمد، بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: كان عامة دعاء النبي ﷺ اللهم اغفر لي الخ

(رواه احمد ۴/۴۳۷ برقم ۱۹۹۲۵ طبع عالم الكتب بيروت، من حديث عمران بن حصين-

ورواه بالفاظ متقاربة الطبراني في الكبير من حديثه والبرار. انظر مجمع الزوائد ۱۰/۲۷۱

برقم ۱۷۳۵۶ طبع دار الفكر بيروت)

## اپنی عمر کی ہر ایک سانس کی قدر کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 آدمی کی خوش بختی میں سے (ایک بات یہ) کہ اس کی عمر لمبی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع  
 الی اللہ نصیب کرے..... (متدرک حاکم)  
 عمر عزیز کا ہر لمحہ قیمتی ہے۔ جنت میں جانے کے بعد غم، حزن، مالا اور افسوس نام کی کوئی چیز نہیں البتہ  
 زندگی کے وہ لمحات افسوس دلائیں گے جو گناہ میں یا نیکی کے بغیر گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی طرف  
 رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
 إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطْوِلَ عُمرُهُ وَيَزُقَّهُ اللَّهُ إِلَا تَابَةً  
 (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد، واقره عليه الذهبي انظر المستدرک للحاکم الحدیث  
 الثاني من کتاب التوبة والانابة)

## گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 جس نے اپنے مسلمان بھائی پر آبرو یا مال (کسی بھی قسم) کا ظلم کیا ہو اسے چاہیے کہ آج ہی  
 اسے معاف کر لے قبل اس کے کہ اس ظلم کا بدلہ اس دن لیا جائے جس دن نہ دینا ہوگا اور نہ  
 درہم۔ اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کی بقدر لے لئے جائیں گے اور اگر  
 کوئی نیک عمل نہ ہو تو مظلوم کی برائیوں میں سے کچھ اس پر ڈال دی جائیں گی۔ (احمد، بخاری)  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ  
 كَانَتْ لِأَخِيهِ عَنْدَهُ مَظْلَمَةٌ مِنْ عَرِضٍ أَوْ مَالٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ

يُؤْخَذُ مِنْهُ يَوْمَ لَا دِينَارَ وَلَا دِرْهَمَ. فَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَةٍ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَمَلٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ“  
(اخرجه احمد و البخاری... کذا فی الكنز فی کتاب التوبه)

### گناہ کا اظہار

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
میری تمام اُمت کے ساتھ عافیت کا معاملہ کیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو ”مجاہرین“  
ہیں..... پوچھا گیا یا رسول اللہ! ”مجاہرین“ کون ہیں؟ فرمایا وہ شخص جو رات کو کوئی (گناہ کا)  
کام کرتا ہے تو اس کا رب عز و جل اس کا پردہ رکھتا ہے لیکن صبح کو وہ لوگوں سے کہتا ہے اے  
فلاں! میں نے گزشتہ رات کو یہ کیا وہ کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس پردے کو ہٹا لیتا ہے.....  
(المجم الاوسط والصغیر للطبرانی)  
مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری کے پردے کو نہیں ہٹانا چاہیے کیونکہ یہ گناہ سے بھی بڑا گناہ بلکہ  
اعلان بغاوت ہے اور باغی کیلئے معافی نہیں۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي  
مُعَافٍ إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الْمُجَاهِرُونَ؟ قَالَ: الَّذِي يَعْمَلُ  
الْعَمَلِ بِاللَّيْلِ فَيَسْتُرُهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُصْبِحُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ  
كَذَا وَكَذَا فَيَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ.

(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط وفيہ عون بن عمارہ وهو ضعيف كذا قاله الهيثمي في  
مجمع الزوائد كتاب التوبه باب فيمن يستره الله تعالى فيفضح نفسه)

### صرف وسوسہ گناہ نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خواہش انسان کے لئے اس وقت تک معاف ہے جب تک اس پر عمل نہ کرے یا اس کی بات نہ کرے۔ (مسند احمد، حلیۃ الاولیاء)

کوئی ناجائز خواہش دل میں آئے تو اس وقت تک کوئی گناہ نہیں جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، اور اگر جھوٹ، تہمت، غیبت، گالی وغیرہ کا ارادہ دل میں پیدا ہو تو اس وقت تک کوئی گناہ نہیں جب تک اس کو زبان پر نہ لایا جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْهُوِي مَغْفُورًا لِصَاحِبِهِ مَا لَمْ يَعْمَلْ بِهِ أَوْ يَتَكَلَّمْ  
(رواہ احمد فی مسندہ عبد ابی ہریرہ کذا فی الكنز برقم ۱۰۳۰۱، وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ ورقم السیوطی علیہ بالضعف فی الجامع الصغیر، وافرہ علیہ المناوی فی فصل الہاء)

### بدعت کا وبال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ کو پردے میں رکھا“

بدعتی شخص تو اپنی ”بدعات“ کو نیکی سمجھتا ہے اور ان پر اجر کا امیدوار رہتا ہے اور اس کی توجہ توبہ کی طرف جاتی ہی نہیں۔ العیاذ باللہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ“

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح غیر ہارون بن موسیٰ الفروی وھو ثقۃ کذا فی مجمع الزوائد کتاب التوبہ لباب الاول مند ۱۰/۲۲۲)

### روح کا علاج

مجاہدین میں ”استغفار“ کی مہم چلانے پر چند ضروری باتیں:

① کیا مجاہدین نے جہاد چھوڑ دیا ہے اب وہ استغفار میں لگ گئے ہیں؟..... جی نہیں قرآن پاک میں مقبول مجاہدین جن کا خریدار اللہ تعالیٰ ہے ان کی پہلی صفت (التَّائِبُونَ) بیان فرمائی ہے..... یعنی توبہ، استغفار کرنے والے.....

② پہلے کلمہ طیبہ کی مہم چلی کیا اس کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا کہ استغفار کی مہم میں لگ گئے؟..... جی نہیں یہ قرآن پاک کی ترتیب ہے..... کلمہ پکا کرو اور پھر استغفار میں لگ جاؤ..... ملاحظہ فرمائیں سورہ محمد آیت: ۱۹.....

”فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثُوكُمْ“

**آیت کا ترجمہ** سو تو جان لے کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کی اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کیلئے اور اللہ کو معلوم ہے بازگشت تمہاری اور گھر تمہارا۔  
یہ آیت اور اس کا ترجمہ دو چار بار ضرور پڑھ لیں دل کو حقیقی مزا آ جائے گا..... الحمد للہ کلمے کی برکت سے استغفار کی توفیق ملی ہے اور استغفار کلمے پر یقین میں اضافہ کرتا ہے اور رکاوٹیں دور کرتا ہے.....  
③ نفس پوچھے گا میں نے اتنے گناہ تو نہیں کیے کہ ہزاروں بار استغفار کروں..... تو اسے تنہائی میں لے جائیں اور اسے اس کی ہر وہ حرکت یاد دلائیں جو اس نے ہمیں جہنم اور ذلت میں ڈالنے کے لئے کی..... تب تو وہ نہیں تھکا اب جب عبادت کا وقت آیا تو تھکتا ہے اس سے پوچھیں ظالم کون سادہ ایسا ہے جب تو نے مجھے برباد نہیں کیا کبھی ایک دن کی پانچ نمازیں بھی ایسی ادا کرنے دیں جن میں کامل خشوع اور اخلاص ہو کہ میں وہ نمازیں اپنے عظیم مالک کو پیش کر سکوں..... جھوٹ، غیبت، بدزبانی، بد نظری، ریا کاری، مال کی لالچ..... اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں سے اُمیدیں باندھنا..... ظالم تیرے کس کس ظلم کو یاد کروں بس اسی طرح یاد کرتے جانتیں یہاں تک کہ نفس رونے لگے اور اللہ تعالیٰ کا یہ باغی توبہ کرنے لگے.....

گناہوں نے ہمیں بے کار کر دیا..... یہ ہر وقت شہوت کے وسوسے کیوں ہیں؟ یہ وہ بدبودار کیڑے ہیں جو گناہوں نے ہماری روح میں پیدا کر دیئے ہیں..... یہ بے چینی اور پریشانی کیوں ہے؟ یہ وہ زخم ہیں جو گناہوں نے ہمارے دل پر لگا دیئے ہیں..... یہ مایوسی کیوں ہے؟..... یہ وہ فالج ہے جو گناہوں نے ہماری روح پر ڈال دیا ہے..... یہ سستی کیوں ہے؟..... یہ وہ میل اور جالے ہیں جو گناہوں نے ہمارے دل پر تان دیئے ہیں؟ استغفار وہ صابن ہے، وہ پانی ہے جس سے ہم روح اور دل کو دھوئے ہیں اور وہ مرہم ہے جس سے ہم اندرونی زخموں کو بھرتے ہیں.....

قرآن پاک سمجھاتا ہے کہ دل بھی بیمار ہوتے ہیں..... دلوں کی زندگی اور صحت کن چیزوں میں ہے؟

فرائض کی ادائیگی، تلاوت، ذکر، کلمہ طیبہ، استغفار، درود شریف، صالحین کی صحبت.....

نفس اور شیطان نے ہمیں جسم کی فکر میں ڈال دیا ہے۔۔۔ مال کی فکر، عزت کی فکر، شہوت کی فکر، نام نمود کی فکر، دنیوی مستقبل کی فکر..... اب مسلمانوں کو اسلام کی فکر نہیں رہی اسلام کی دعوت، اسلام کی عزت، اسلام کے غلبے کی فکر..... ذاتی خواہشوں نے ہمیں زمین و آسمان میں بے قدر اور بے قیمت کر دیا ہے..... اسی لئے قرآن پاک کے اوراق جل رہے ہیں اور ان کی راکھ ہماری نفس پرستی پر رو رہی ہے..... ہزاروں بہنیں بے عزت ہوئیں اور جیلوں میں سسکتی ہیں..... ہر تحریک کے شہداء کا خون ہم سے سوالات کر رہا ہے کہ ادنیٰ سی خواہشات نے تمہیں مار دیا..... پس بھائیو! استغفار کر کے اپنے مالک کو منانے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری حالت پر رحم ہو.....

### دلوں کا زنگ — کیسے دور ہوگا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو اور اس کو صاف کرنے کا ذریعہ استغفار کرنا ہے“

(شعب الایمان بیہقی، المعجم الاوسط والمعجم الکبیر للطبرانی۔ ابن عدی نوادر الاصول)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِقُلُوبِ  
صَدَاقَةِ كَصَدِّ الْأَحْدِيدِ وَجَلَاءَ هَذَا إِلَّا سِتْرُ غَفَارٍ

(اخرجه ابن عدى في الكامل عن انس، والحكيم الترمذى كذا قاله السيوطى فى الجامع الصغير  
برقم ٢٣٨٩، وقال شارحه المناوى: ورواه عنه اى عن انس باللفظ المزبور البيهقى فى الشعب  
والطبرانى فى الاوسط والصغير قال الهيثمى وفيه الرايدين سلمه الطبرانى وهو كذاب)



## فهرست

## حصه اول

۵	تعارف	❁
۱۹	سورة البقرة	❁
۳۴	سورة آل عمران	❁
۴۳	سورة النساء	❁
۵۵	سورة المائدة	❁
۶۵	سورة الانعام	❁
۶۸	سورة الاعراف	❁
۷۵	سورة الانفال	❁
۷۸	سورة التوبة	❁
۸۹	سورة يونس	❁
۹۱	سورة هود	❁
۹۷	سورة يوسف	❁
۱۰۰	سورة الرعد	❁
۱۰۲	سورة ابراهيم	❁
۱۰۴	سورة الحجر	❁
۱۰۶	سورة النحل	❁



## فهرست

## حصه اول

۵	تعارف	❁
۱۹	سورة البقرة	❁
۳۴	سورة آل عمران	❁
۴۳	سورة النساء	❁
۵۵	سورة المائدة	❁
۶۵	سورة الانعام	❁
۶۸	سورة الاعراف	❁
۷۵	سورة الانفال	❁
۷۸	سورة التوبة	❁
۸۹	سورة يونس	❁
۹۱	سورة هود	❁
۹۷	سورة يوسف	❁
۱۰۰	سورة الرعد	❁
۱۰۲	سورة ابراهيم	❁
۱۰۴	سورة الحجر	❁
۱۰۶	سورة النحل	❁

١٥٨	سورة ص	☼
١٦١	سورة الزمر	☼
١٦٦	سورة المؤمن	☼
١٧١	سورة حم السجدة	☼
١٧٣	سورة الشورى	☼
١٨٠	سورة الجاثية	☼
١٨٢	سورة الاحقاف	☼
١٨٥	سورة محمد	☼
١٨٨	سورة الفتح	☼
١٩٢	سورة الحجرات	☼
١٩٤	سورة ق	☼
١٩٩	سورة الذاريات	☼
٢٠٠	سورة النجم	☼
٢٠١	سورة الحديد	☼
٢٠٣	سورة المجادلة	☼
٢٠٨	سورة الحشر	☼
٢٠٩	سورة الممتحنة	☼
٢١٢	سورة الصف	☼
٢١٣	سورة المنافقون	☼
٢١٦	سورة التغابن	☼

۲۱۹	سورة الطلاق	☼
۲۲۰	سورة التحريم	☼
۲۲۳	سورة الملك	☼
۲۲۵	سورة نوح	☼
۲۲۸	سورة المزمل	☼
۲۳۰	سورة المدثر	☼
۲۳۱	سورة البروج	☼
۲۳۳	سورة النصر	☼
۲۳۵	قرآن مجید اور مقبول استغفار	☼
۲۵۲	وظیفہ مقبول استغفار	☼

### حصہ دوم

۲۵۹	توحید، دعاء، امید اور استغفار	☼
۲۶۰	دعوت استغفار	☼
۲۶۲	اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ♦ سید الاستغفار	☼
۲۶۳	بہترین دعاء کیا ہے	☼
۲۶۴	نبی کریم ﷺ کا آخری وقت تک استغفار	☼
۲۶۴	آخری عمر میں تسبیح اور استغفار کی کثرت	☼
۲۶۵	ہر طرح کے گناہوں سے استغفار	☼

۲۶۶	استغفار پر مغفرت کا پکا وعدہ ♦ دین اور جہاد کی محنت کے بعد تسبیح اور استغفار	☼
۲۶۷	گناہوں کے تیرہ نقصانات	☼
۲۶۹	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا استغفار	☼
۲۷۱	گناہوں کے دنیوی نقصانات	☼
۲۷۲	استغفار کا ایک مؤثر اور شاندار قرآنی وظیفہ	☼
۲۷۶	دعائیں ایمان والوں کے لئے سانس لینے کی طرح سکون آور ہیں	☼
۲۷۶	شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی ہے	☼
۲۷۹	استغفار کے بیس فائدے	☼
۲۸۰	انسان کے لئے خطرناک لمحہ	☼
۲۸۱	استغفار شیطان کی کمر توڑتا ہے	☼
۲۸۲	استغفار کرنے والا جھوٹوں اور غافلوں کی فہرست سے خارج	☼
۲۸۲	استغفار مرہم اور حفاظت	☼
۲۸۳	بندے کا امن ♦ چار طرح کے افراد کے لئے بشارت	☼
۲۸۴	استغفار والا بنادے ♦ اے لوگو! توبہ کرو ♦ روزانہ ستر بار استغفار	☼
۲۸۵	استغفار پر عظیم انعام	☼
۲۸۶	اللہ تعالیٰ کے پیارے نام	☼
۲۸۷	مغفرت کا سمندر	☼
۲۸۹	ہر طرح کے گنہگار کے لئے مغفرت کی شان	☼
۲۹۰	عملیات کے بارے میں ایک اہم وضاحت	☼
۲۹۱	گناہوں کی تشہیر نہ کریں	☼

۲۹۲	مفید سبق	❁
۲۹۳	دوسروں کے لئے استغفار کے بارے میں دو طرح کی آیات	❁
۲۹۳	کفار، مشرکین اور منافقین کے لئے استغفار کرنا جائز نہیں	❁
۲۹۶	بھائی کے لئے استغفار	❁
۲۹۷	اولاد کے لئے استغفار	❁
۲۹۸	ایک بات بتائیں ❖ یہ درجات کہاں سے؟	❁
۲۹۹	مسلمان خواتین کے لئے استغفار ❖ خواتین کو استغفار کا خصوصی تاکید حکم	❁
۳۰۰	والدین کے لئے استغفار	❁
۳۰۲	اہل ایمان کے لئے ملائکہ کا استغفار	❁
۳۰۳	اپنے رفقاء اور چھوٹوں کے لئے استغفار	❁
۳۰۵	چھوٹوں کو بڑوں کے لئے استغفار کرنے کا حکم	❁
۳۰۶	دوسروں سے استغفار کرانا	❁
۳۰۷	دوسروں کے لئے استغفار	❁
۳۰۸	نبی کریم ﷺ کا تائب مجرم کے لئے استغفار	❁
۳۰۸	دوسروں کیلئے استغفار پر مستجاب الدعوات	❁
۳۰۹	دوسروں کیلئے استغفار پر بے شمار نیکیاں ❖ زندوں کا بد یہ مرنے والوں کیلئے	❁
۳۱۰	استغفار کے بعض مسائل اور مقامات	❁
۳۱۲	آخری عمر، زیادہ استغفار	❁
۳۱۳	مجلس میں استغفار ❖ مجلس کا کفارہ	❁
۳۱۶	مُہر اور کفارہ	❁

۳۱۷	تسبیح واستغفار کی قوت	❁
۳۱۹	نماز کے افتتاح میں استغفار ❖ سواری کے وقت استغفار	❁
۳۲۱	استغفار کے وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو ملقین ہوئے	❁
۳۲۲	اغْفِرْ لِي	❁
۳۲۳	تسبیح، حمد، استغفار ❖ فالج سے حفاظت کی دعاء	❁
۳۲۴	اللہ تعالیٰ کی عظمت	❁
۳۲۶	اللہ تعالیٰ کا خوف ❖ اللہ تعالیٰ کا خوف بر بہتری کی جڑ ہے	❁
۳۲۸	ایمان خوف و امید کا نام ہے	❁
۳۲۹	دل کی مہر ❖ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے	❁
۳۳۰	ایک مبارک دعاء	❁
۳۳۱	یا اللہ! آپ تو آپ ہیں..... ❖ بڑی بشارت	❁
۳۳۲	قیمتی دعاء	❁
۳۳۳	توبہ کا لغوی معنی	❁
۳۳۵	توبہ کے دو معانی	❁
۳۳۶	انابت کا معنی توبہ اور رجوع الی اللہ	❁
۳۳۷	اللہ تعالیٰ توبہ سے کتنے خوش ہوتے ہیں؟	❁
۳۳۸	توبہ کب تک؟ ❖ توبہ صرف اللہ کے لئے	❁
۳۳۹	توبہ کی قبولیت کی پانچ شرطیں	❁
۳۴۰	ندامت کا مطلب	❁
۳۴۱	گناہ پر غمگین ہونا ❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان	❁

۳۴۱	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا فرمان	✽
۳۴۲	توبہ خالص ہو ✽ توبہ کا طریقہ	✽
۳۴۳	توبہ کا ضابطہ ✽ توبہ کریں مذاق نہیں	✽
۳۴۴	توبہ قبول ہونے کی علامات ✽ ندامت ہوتے ہی مغفرت	✽
۳۴۵	توبہ کل نہیں آج ✽ برے دن کونے ہوتے ہیں؟	✽
۳۴۶	بہترین خطا کار کون؟ ✽ بار بار پھسلنے اور سنبھلنے والے	✽
۳۴۷	توبہ..... ایک دلچسپ نکتہ ✽ تابعِ محنتی عابد سے بڑھ سکتا ہے	✽
۳۴۸	توبہ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے	✽
۳۴۹	توبہ کا دروازہ کتنا بڑا ہے؟	✽
۳۵۰	مؤمن کی مثال ✽ مؤمن بار بار توبہ کرنے والا	✽
۳۵۱	موت نہیں توبہ ✽ سونے کا پہاڑ نہیں توبہ	✽
۳۵۲	استغفار اور توبہ پوری زندگی	✽
۳۵۳	استغفار اور توبہ میں کیا فرق ہے؟	✽
۳۵۵	توبہ کرنے سے تھکنا نہیں چاہیے	✽
۳۵۶	توبہ کی عجیب فضیلت ✽ توبہ حضرت آدم علیہ السلام کی میراث	✽
۳۵۷	جنت تک پہنچانے والا استغفار	✽
۳۵۹	دنیا میں خوفِ آخرت میں امن ✽ جنت کا ایک دروازہ توبہ کے لئے	✽
۳۶۰	توبہ ایک نور ہے	✽
۳۶۱	راتِ دل توبہ اور ندامت ✽ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب آواز	✽
۳۶۲	توبہ کے بعض فوائد ✽ سچی توبہ کی شرائط	✽

۳۶۳	قبولیت توبہ کی چند علامات	☼
۳۶۴	گناہ پر ندامت نہ کہ نیکی پر گھمنڈ ♦ خوش نصیب وہ جو توبہ پر مرے	☼
۳۶۵	مکمل پاکی ♦ شیطان کا سبق	☼
۳۶۶	جلد استغفار تو فرشتہ گناہ نہیں لکھتا ♦ بار بار توبہ ٹوٹے توبہ کیا کرے	☼
۳۶۷	چھوٹے گناہوں سے بھی توبہ کرو	☼
۳۶۷	توبہ کی دو اور گناہوں پر اصرار کا علاج	☼
۳۶۸	تاخیر نہ کریں	☼
۳۷۰	جوانی کی توبہ ♦ واپس آ جاؤ قبول کر لیں گے	☼
۳۷۰	اے میرے مالک! میں آ رہا ہوں	☼
۳۷۱	ملاقات کا شوق	☼
۳۷۲	توبہ کو ٹوٹنے نہ دیں	☼
۳۷۳	اگر توبہ ٹوٹ جائے	☼
۳۷۴	اگر چہ ستر بار روزانہ توبہ ٹوٹے ♦ توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی	☼
۳۷۵	اپنی ذات پر رحم کھائیں	☼
۳۷۶	گناہوں کے بعد نیکیاں ♦ گناہ گار صدیق بن گیا	☼
۳۷۷	اسلام کے بعد اسلام لانا ♦ توبہ کا وعظ کہنے والوں کے لئے	☼
۳۷۸	عقلمند کون؟	☼
۳۷۹	توبہ انابت، توبہ استیاء	☼
۳۷۹	توبہ کا ایمان افروز واقعہ	☼
۳۸۱	دوا اعلان ہو رہے ہیں	☼



۳۸۲	دو طرح کے گناہ گار	❁
۳۸۴	جو توبہ نہ چاہے ❖ ایمان افروز واقعہ	❁
۳۸۶	دروازہ سب کے لئے کھلا ہے	❁
۳۸۷	توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو	❁
۳۸۷	ہماری مسلمان بہنیں بہت اونچے مقام والی ہیں	❁
۳۸۷	ایک دردناک واقعہ	❁
۳۸۸	بنی اسرائیل کے ایک تابع کا قصہ	❁
۳۸۹	گناہ بخشش کا ذریعہ	❁
۳۸۹	اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا؟	❁
۳۹۰	ایک خطرناک بیماری	❁
۳۹۱	نسخہ آسان ہے	❁
۳۹۲	استغفار کا ایک وظیفہ	❁
۳۹۳	استغفار کا ایک مفید وظیفہ	❁
۳۹۳	اندھیروں سے نکلنے کا طریقہ	❁
۳۹۴	اسم اعظم کی تاثیر	❁
۳۹۵	قبولیت، شفاء اور مغفرت	❁
۳۹۶	ہر مسلمان کے لئے	❁
۳۹۷	مقبول اور مؤثر دعاء ❖ امام آلوسی رحمہ اللہ کا مشاہدہ	❁
۳۹۸	اُمّت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات	❁
۳۹۹	دو ۲ امانیں	❁

۴۰۰	گناہوں کو مٹانے کا آلہ	❁
۴۰۱	استغفار ہر حال میں مفید ہے ❖ قوت کاراز	❁
۴۰۲	مغفرت ایک عظیم نعمت	❁
۴۰۳	ہر پریشانی کا حل استغفار	❁
۴۰۵	جامع استغفار نبوی	❁
۴۰۶	استغفار ہر نعمت اور آسانی کی چابی ہے	❁
۴۰۶	فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ	❁
۴۰۶	تمام ضروریات کا جامع استغفار	❁
۴۰۷	مغفرت اور سیدھا راستہ ❖ کافی دعاء	❁
۴۰۸	دنیا آخرت کی ہر خیر و بھلائی	❁
۴۰۹	دعاء جبریل علیہ السلام	❁
۴۰۹	حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت	❁
۴۱۰	استغفار کے واقعات	❁
۴۱۲	استغفار کی برکت کا ایک عجیب واقعہ	❁
۴۱۳	استغفار کی دعا کیوں نہیں استعمال کرتی؟	❁
۴۱۴	استغفار کے فوائد ہر طبقے کے لئے	❁
۴۱۵	رزق میں وسعت کا طریقہ	❁
۴۱۷	کشادگی، اطمینان اور بے گمان رزق	❁
۴۱۸	استغفار کا ایک مجرب وظیفہ	❁
۴۱۹	استغفار کے ساتھ وسعت رزق کی دعائیں	❁

۴۲۰	استغفار پر مشتمل جامع دعاء	✽
۴۲۱	نومسلموں کے لئے ♦ وضو کے بعد استغفار	✽
۴۲۲	استغفار کیجئے..... مرنے سے پہلے حوروں کی زیارت ہوگی	✽
۴۲۳	استغفار والوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت ♦ استغفار نبوی	✽
۴۲۴	استغفار سے زبان کی اصلاح	✽
۴۲۴	دنیوی آزمائشوں اور مصائب سے خلاصی	✽
۴۲۵	تفکرات، غم، مصیبت اور قرض سے نجات	✽
۴۲۶	بوجھ ہٹا کریں ♦ چار قرآنی تحفے	✽
۴۲۸	”تریاق مجرب“	✽
۴۲۹	بیماروں کے لئے خوشخبری	✽
۴۲۹	اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے	✽
۴۳۰	خوش کرنے والا اعمال نامہ ♦ گناہوں کا تدارک	✽
۴۳۱	گناہ چھوڑنے کی برکات	✽
۴۳۲	دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟	✽
۴۳۲	اپنا اعمال نامہ استغفار سے بھر دیں ♦ خوشخبری	✽
۴۳۳	رسول اللہ ﷺ کا استغفار	✽
۴۳۳	استغفار مقررین کا عمل ہے	✽
۴۳۵	تمام گناہوں کی معافی کا ضامن استغفار	✽
۴۳۵	جمعہ کے دن کا مؤثر استغفار	✽
۴۳۶	ایک عظیم تحفہ	✽

۴۳۷	دل کو چکائیں	❁
۴۳۸	بوڑھے والدین کی خدمت کرنیوالوں کو بڑھاپے میں خدمتگار نصیب ہوتے ہیں	❁
۴۳۹	بڑھاپے کو پر نور بنانے کا طریقہ	❁
۴۴۰	دینی کام میں ترقی ❖ نفس کو قربان کرنے والے ولی	❁
۴۴۱	فرعونی سیاست	❁
۴۴۲	یہ عجیب اسلامی ملک ہے ❖ اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا	❁
۴۴۳	عذاب کا جھٹکا	❁
۴۴۴	زمین پھٹنے کیلئے تیار ہو چکی ہے ❖ محاسبہ اور استغفار	❁
۴۴۵	تین دشمن	❁
۴۴۶	ایک عجیب واقعہ	❁
۴۴۷	استغفار کی جامع مسنون دعائیں	❁
۴۴۸	استغفار سے بیماری کا علاج	❁
۴۴۹	گھر والوں کو استغفار کی تعلیم	❁
۴۴۹	استغفار کا فاروقی عمل	❁
۴۵۰	استغفار پر مشتمل شفاء کا عمل	❁
۴۵۱	محبوب استغفار	❁
۴۵۱	نیند سے بیداری کے وقت استغفار	❁
۴۵۲	قیامت تک محفوظ استغفار ❖ بھرپور استغفار	❁
۴۵۳	حضرت آدم علیہ السلام کا استغفار	❁
۴۵۴	گناہوں سے بالکل پاک	❁

۴۵۵	روشنی اور تاریکی کی جنگ	❁
۴۵۵	جہاد کا راستہ بہت آزمائشوں والا ہے	❁
۴۵۶	جہاد میں مال لگانا کعبہ شریف کی تعمیر میں مال لگانے سے افضل ہے	❁
۴۵۸	مسلمان اور نماز میں سستی؟	❁
۴۵۸	اے مجاہدو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو	❁
۴۵۸	اے مسلمان بہنو! نماز کا معاملہ ٹھیک کرلو	❁
۴۵۹	اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے ❖ ہمت والو! تھکو نہیں	❁
۴۶۰	ایک عجیب کیفیت	❁
۴۶۱	گھپ اندھیروں میں روشنی	❁
۴۶۲	”کبریت احمر“	❁
۴۶۳	استغفار حاصل کرنے کے دو طریقے	❁
۴۶۵	چند اشارے	❁
۴۶۶	صبح شام استغفار کے فوائد	❁
۴۶۶	اے مسلمانو! صبح استغفار، شام استغفار	❁
۴۶۷	صبح کے وقت کا استغفار	❁
۴۶۹	رات سوتے وقت تین بار	❁
۴۷۰	رات کو اٹھتے وقت استغفار	❁
۴۷۰	تہجد کے وقت کا پر کیف استغفار	❁
۴۷۱	مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت استغفار	❁
۴۷۲	وضو کے بعد استغفار کی مسنون دعاء ❖ نماز میں استغفار	❁

۴۷۳	نماز کے بعد استغفار	❁
۴۷۴	افتتاح نماز کا استغفار	❁
۴۷۵	سجدہ میں استغفار ❖ سجدوں کے مابین استغفار	❁
۴۷۶	دعائے قنوت میں استغفار ❖ تشہد کا استغفار	❁
۴۷۷	رکوع اور سجدے کا مسنون استغفار	❁
۴۷۸	نماز کا مسنون استغفار ❖ نماز کے بعد کا استغفار	❁
۴۷۹	شب قدر کا استغفار	❁
۴۸۰	سعی کا استغفار	❁
۴۸۰	جہنم کی آگ سے بچانے والا استغفار	❁
۴۸۱	گناہوں کو مٹانے والا ❖ اختتام مجلس کا استغفار	❁
۴۸۲	ایک مجلس، سو استغفار ❖ آخری وقت بھی استغفار	❁
۴۸۳	اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہ پانے والا استغفار	❁
۴۸۴	استغفار، غصہ کا علاج ❖ بے شمار گناہوں کی معافی	❁
۴۸۵	ملاقات کے وقت استغفار	❁
۴۸۶	لا تقنطوا ❖ حضرت سفیان ثوری کا استغفار	❁
۴۸۷	رحمت الہی کی شان	❁
۴۸۹	دیر کیسی؟ ❖ شیطان کے دو جال	❁
۴۹۰	اللہ تعالیٰ کا رحمت والا ہاتھ	❁
۴۹۱	کوئی ہے جو استغفار کرے؟ ❖ وضو، نماز، استغفار	❁
۴۹۳	زمین سے آسمان تک گناہ..... پھر بھی مغفرت	❁

۴۹۴	گناہ کبیرہ	❁
۴۹۵	صغیرہ گناہ کب کبیرہ بن جاتا ہے	❁
۴۹۷	صرف زبانی استغفار بھی فائدہ سے خالی نہیں	❁
۴۹۸	استغفار سے کبیرہ گناہ معاف	❁
۴۹۹	چھوٹے گناہ کیسے ہلاک کرتے ہیں؟	❁
۵۰۰	مؤثر استغفار ❖ رحمت اور مغفرت کا پھیلاؤ	❁
۵۰۱	”اللہ کی قسم فلاں کی مغفرت نہیں ہوگی“ کہنا کیسا ہے؟	❁
۵۰۲	ہر چھوٹے بڑے دانستہ نادانستہ گناہ سے استغفار	❁
۵۰۲	معافی اور رہنمائی	❁
۵۰۳	ان گناہوں پر استغفار جو دوبارہ ہو گئے	❁
۵۰۴	طواف میں استغفار ❖ ظلم اور ناشکری پر استغفار	❁
۵۰۵	چھ طرح کے گناہوں پر استغفار	❁
۵۰۶	اپنی عمر کی ہر ایک سانس کی قدر کرو	❁
۵۰۶	گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو	❁
۵۰۷	گناہ کا اظہار ❖ صرف وسوسہ گناہ نہیں	❁
۵۰۸	بدعت کا وبال ❖ روح کا علاج	❁
۵۱۰	دلوں کا زنگ کیسے دور ہوگا؟	❁

